OSMANIA UNIVERSITY

ع

آئین اکبری

جلد اوّل

حصّۂ دوّم

سلسلۂ نصابِ جامعۂ عثمانیہ

آئینِ اکبری

جلد اوّل (حصہ دوم)

تصنیف

علامہ ابوالفضل

ترجمہ

مولوی محمد فدا علی صاحب طالب

رکن شعبۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۵۷ھ سنہ ۱۳۴۸ف سنہ ۱۹۳۹ع

دارالطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن
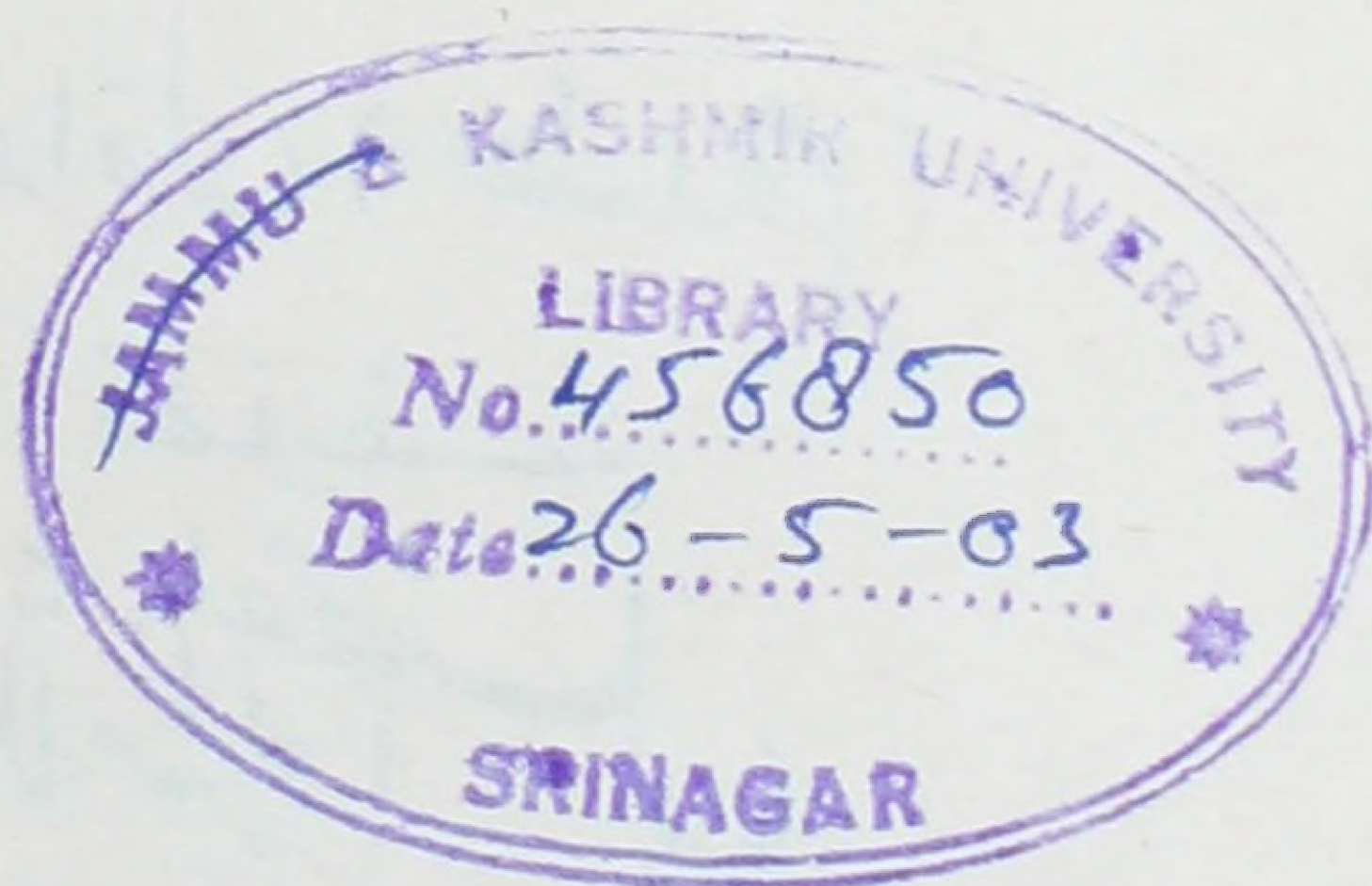
فہرست مضامین

آئین اکبری جلد اوّل (حصۂ دوم)

آئین (۵)

کوتوال

اس عہدے کے لئے وہ شخص موزوں ہے جو جری تجربہ کار، ہوشیار و مستعد، بردبار، معاملہ فہم اور نیک خصال ہو۔

اس کی ہوشیاری اور شب گشت سے رعایا آرام و آسائش کی نیند سوتی اور بد اطوار افراد نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

کوتوال کو چاہیئے کہ آباد مکانوں اور معمور شوارع عام کی مکمل فہرست مرتب رکھے اور اہل شہر کو اپنی ہدایت سے باہمی ہمدردی و اعانت کا خوگر بنائے۔ رعیت کو ایسا باہم شیر و شکر بنا دے کہ شادی و غم میں ایک دوسرے کے شریک و رفیق کار رہیں۔

چند مکانات کے مجموعے کو ایک محلّہ قرار دے اور ایک سمجھدار شخص کو میر محلہ مقرر کرے اور مسافروں کی آمد و رفت، محلّے کے دیگر واقعات کا روزنامچہ میر محلہ کے دستخط سے اپنے دفتر میں داخل کرے۔

اہل محلہ میں سے ایک شخص اور اس کے ساتھ ایک غیر متعلق شخص کو جاسوس مقرر کرے لیکن ایک دوسرے کو اس کا علم نہ ہونے دے۔ ان دونوں کی کارروائی پر نگاہ رکھے اور ہوشیاری سے کام لے۔

نو وارد مسافروں کے لئے ایک جداگانہ سرائے تعمیر کرائے اور اس میں انھیں

قیام کرنے کی اجازت دے اور چند ہوشیار آدمیوں کے ذریعے سے اُن کی بابت علم حاصل کرے۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ ہر طبقے کے اشخاص کی آمنی اور اُن کے اخراجات پر غائر نظر رکھے اور نیک نیتی کو اپنا شعار بنا کر اپنی جانفشانی سے انتظام میں رونق پیدا کرے۔

پیشہ وروں کے ہر طبقے میں ایک کو سرگروہ اور دوسرے کو دلال مقرر کرے تاکہ بازار کی خرید و فروخت انھی کی نگرانی میں انجام پائے اور ان سے ہمیشہ روزنامچہ طلب کرتا رہے۔

اس عہدہ دار کو چاہیئے کہ شہروں کے مختلف کوچوں کو وسیع کرے اور اُن کی ناکہ بندی کا انتظام کرے اور شارع عام کو نجاست و گندگی سے پاک و صاف رکھے۔

ایک پہر رات گزرنے کے بعد لوگوں کو شہر میں داخل ہونے یا باہر جانے سے باز رکھے۔

بیکار اشخاص کو کسی نہ کسی کام میں لگائے۔

قدیم عناد و مخالفت کو دور کرے اور کسی فرد کو دوسرے کے مکان میں زبردستی فروکش نہ ہونے دے۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ چوروں کو گرفتار کرے اور مال مسروقہ برآمد کرکے مالک کے سپرد کرے یا اُس کے نقصان کا ذمہ دار ہو۔

اُسے چاہیئے کہ اس امر کی کامل نگہداشت رکھے کہ باج اور تمغا کے محاصل، ہتھیار، ہاتھی، گھوڑے، اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری اور سامان خرید و فروخت کے کسی اور چیز پر نہ لگائے جائیں اور ہر صوبے کے کسی ایک مقام پر ان کے وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔

کوتوال کا فرض ہے کہ قدیم سکوں کو دارالضرب میں گلوا دے یا نامسکوک کی حیثیت سے انھیں سرکاری خزانے میں داخل کرے۔ شاہ وقت کے چاندی اور سونے کے سکوں کے نرخ کو گھٹنے اور بڑھنے سے روکے، البتہ گھسنے سے وزن میں جو کمی واقع ہو اُس کے مطابق قیمت میں کمی روا رکھے۔

بازار کے نرخوں میں ارزانی کا خیال رکھے اور کسی کو شہر سے باہر جاکر غلہ خریدنے کی

اجازت نہ دے اور اس بات کا لحاظ رکھے کہ دولتمند افراد اپنی ضرورت سے زائد غلّہ نہ خرید کریں۔

اوزان و ترازو کی صحت پر پوری توجّہ کرے اور سیر کو تیس دام سے کم و بیش نہ ہونے دے اور گز کا جو حساب طے پا چکا ہے اُس میں کم و بیشی نہ ہونے دے۔

رعایا کو سر بازار شراب بنانے یا اُس کے ناپ تول کرنے یا اُس کے خرید و فروخت کرنے کی اجازت نہ دے۔ اس کی جستجو نہ کرے کہ خفیہ طور پر لوگ کیا کرتے ہیں۔

ایسے فوت شدہ یا لاپتہ اشخاص کا حال جن کا کوئی وارث نہ ہو، ضبط تحریر میں لائے اور اُس کی حفاظت کرے۔

مرد اور عورتوں کے استعمال کے لئے جدا گھاٹ معیّن کرے اور اس بات کا لحاظ رکھے کہ دریا پر گھاٹ بھی اُن کے لئے مختلف ہوں۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ موٹ چلانے کے لئے معتبر اشخاص مقرر کرے اور عورتوں کو گھوڑے پر نہ سوار ہونے دے۔

اس امر کی ہدایت کرے کہ بیل، بھینسا، گھوڑا اور اونٹ ذبح نہ کئے جائیں۔ اس بات کی نگرانی کرے کہ کوئی شخص دوسرے کو اپنے طور پر مقیّد یا بند نہ کرے اور بردہ فروشی نہ ہونے پائے اور کوئی عورت اپنی مرضی کے خلاف ستی ہونے پر مجبور نہ کی جائے۔ کسی مجرم کو دار پر نہ چڑھایا جائے۔ بارہ سال سے کم عمر کے لڑکوں کا ختنہ نہ کیا جائے لیکن اس عمر سے زیادہ اطفال کے ختنہ میں مزاحمت نہ کی جائے۔ ملنگوں اور قلندروں نیز ریاکار سوداگروں کو یا تو شہر بدر کیا جائے یا انھیں اُن کے اعمال سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کی جائے لیکن اس امر کا لحاظ رہے کہ اس فعل سے خدا پرست اور گوشہ نشینوں اور تارک الدّنیا لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے اور وہ آزردہ خاطر نہ ہونے پائیں۔

قصّاب، صیّاد، غسّال اور مہتروں کو علٰحدہ محلّوں میں بسائے اور دوسروں کو ان سنگ دل اشخاص سے میل جول نہ رکھنے دے۔

جو شخص جلّاد کے ساتھ برتن میں پانی پیئے اُس کا ایک ہاتھ کاٹے اور جو اُس کے برتن میں کھانا کھائے اُس کی ایک انگلی کاٹی جائے۔

قبرستان شہر سے باہر مغرب کی سمت مقرر کرے۔ دین الٰہی کے پیروؤں کو

سوگ کے زمانے میں نیلے کپڑے پہننے سے باز رکھے اور سرخ لباس پہننے کی ہدایت کرے۔
یکم فروردین سے انیس ماہ مذکور تک اور آبان کے تمام ماہ میں اور ہر شمسی ماہ
کی پہلی اور سولھویں تاریخ الٰہی تہواروں کے دن اور چاند اور سورج گرہن کے دنوں
میں تیز ہر اتوار کو جانور ذبح ہونے نہ دے لیکن شکارگاہ میں یا حالت مرض میں بلحاظ ضرورت
ان ایام میں بھی گوشت خواری کو جائز رکھے۔
مقتل شہر کے باہر مقرر کرے اور اس امر کا لحاظ رکھے کہ الٰہی تہواروں کے مراسم و
انعقاد میں فرق نہ آنے نہ پائے۔
نوروز کی شب اور انیس فروردین کی رات کو روشنی کا انتظام کرے۔
عید کی رات اور عید کے دن تین تین گھنٹے بعد نوبت بجوائے۔
فارسی اور ہندی جنتریوں میں تاریخ الٰہی کو رواج دے اور ہندی فرہنگ میں
ماہ کی ابتدا شکل بچہ سے کرے۔

آئین (۶)
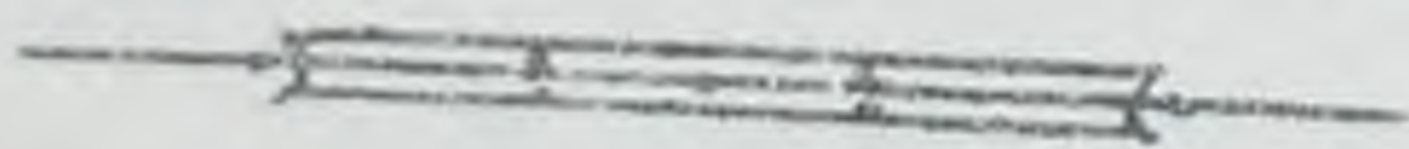
عمل گزار

(محاصل مالگزاری کو جمع کرنے والا)

اس عہدہ دار کو زراعت پیشہ لوگوں کا ہمدرد اور جفاکش و راستباز ہونا چاہیئے۔

عمل گزار پر لازم ہے کہ اپنے کو اعلیٰ ترین طاقت کا جانشین خیال کرے اور ایسی جگہ قیام کرے کہ ہر شخص آسانی کے ساتھ اُس کے پاس جا سکے اور کسی فرد کو بھی دادرسی میں واسطہ و ذریعہ کی حاجت نہ ہو۔ سرکش اور حیلہ باز اشخاص سے اوّل بہ نرمی پیش آئے لیکن اگر یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہو تو اُن کو سزا دے اور زمین کے بیکار پڑی رہنے کے خیال سے خوف زدہ نہ ہو۔

راہزنوں قاتلوں اور بد اعمال افراد کو سزا دینے یا اُن پر جرمانہ کرنے میں تامل نہ کرے اور اپنے علاقے میں ایسا معقول انتظام کرے کہ کسی شخص کو فریاد کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ غریب کسانوں کو قرضہ دے کر اُن کی امداد کرے اور قرضے کی رقم آسانی کے ساتھ بتدریج وصول کرے۔ گاؤں کے چودھری کی سعی و کوشش سے جس وقت اُس موضع کی سرکاری رقم وصول ہو جائے اُس وقت اُس شخص کو ہر بیگھے میں نصف بسوہ کی آمدنی یا ایک ایسی رقم جو اُس کی خدمات کے لائق ہو عطا کرے۔ ہر زمین مزروعہ کی پیمائش کرے اور اس قسم کے حصۂ زمین کے مختلف قطعات کو نظر غور سے دیکھ کر

ان ٹکڑوں کی نوعیت وحقیقت سے آگاہی حاصل کرے۔

ظاہر ہے کہ مختلف ممالک میں مزروعہ زمین کی قدر وقیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور خاص خاص فصلوں کے لئے خاص خاص قطعات مخصوص ہیں اس لئے عمل گزار کو زمینوں کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر ہر کاشتکار سے جداگانہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ سابق عمل گزار کی قرارداد پر توجّہ کے ساتھ غور کرے اور اگر اُس سے پہلے معاملات میں نادانی یا خیانت واقع ہوتی ہے تو اُس کی چارہ جوئی کرے۔

ویران مقامات کو آباد کرنے کی کوشش کرے اور معمور حصّوں کی آبادی میں فرق نہ آنے دے۔

عمدہ اجناس کی پیداوار میں زیادتی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس اضافے کے لئے اگر محاصل میں کچھ کمی کرنی پڑی تو اس سے دریغ نہ کرے۔

اگر کاشتکار اپنی مخصوص زمین قرارداد سے کم کاشت کرے اور اس کے لئے عذر پیش کرے تو ایسے عذر کو قبول نہ کرے۔

اگر کسی گاؤں میں بنجر زمین نہ باقی رہے اور اس گاؤں کا کوئی کاشتکار اپنے کھیتوں سے زیادہ کاشت کرنے کے خواہشمند ہوں تو انھیں دوسرے موضع میں زمین عنایت کرے۔

ناپ تول میں توجّہ اور انصاف سے کام لے۔ کاشتکاروں کے لئے سال بسال آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے اور قرارداد کے مطابق سوا لگان کے اور کوئی رقم اُن سے وصول نہ کرے۔ اگر بعض کاشتکار پیمائش کے حساب سے اور بعض مزروعہ زمین کی نوعیت اور موسمی فصل کے اعتبار سے زمین کا لینا قبول کریں تو ان سب کے پٹے لکھوا کر جہاں پناہ کے ملاحظے میں جلد روانہ کرے۔

مالگزاری صرف نقدی رقم پر محدود نہ کرے بلکہ غلہ بھی وصول کرے جس کی چند صورتیں ہیں۔ کنکوٹ (ہندی میں غلّے کو کن اور تخمینے کو کوٹ کہتے ہیں) اس طریقے سے مراد یہ ہے کہ اراضی کو جریب یا قدموں سے ناپنے اور غلّے کے وزن کا اپنے تجربے اور فراست سے اندازہ کرے۔

تجربہ کار اشخاص کا بیان ہے کہ اس طریق کار کی صحت میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔

اگر کسی قسم کا اندیشہ دل میں پیدا ہو تو بہترین، متوسط اور ادنیٰ ہر سہ قسم کے کھیتوں کا تین بار اندازہ کرے اور اس طرح شبہ کو دور کرے۔ اکثر اوقات زمین کا بھی تخمینہ کرتے ہیں جو صحیح اُترتا ہے۔

بٹائی جس کو بھاولی بھی کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیت کو کاٹ کر غلّے کا انبار لگاتے ہیں اور تمام شرکا کے روبرو قرارداد کے مطابق غلّہ تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں متعدد تجربہ کار دیکھ بھال کرنے والوں کی ضرورت ہے ورنہ دغاباز و بدطینت افراد خیانت سے باز نہ آئیں گے۔

کھیت بٹائی۔ اس صورت میں مزروعہ زمین کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

لانگ کٹائی۔ غلّوں کو کاٹ کر ان کے بوجھ باندھتے ہیں اور باہم تقسیم کر لیتے ہیں۔ ہر شخص اپنا حصہ اپنے مکان لے جاتا ہے اور غلّے کو صاف کر کے فائدہ اٹھاتا ہے۔

اگر یہ امر رعیت کو تکلیف دہ اور اُن کی مرضی کے خلاف نہ ہو تو پیداوار کو بازار کے نرخ پر فروخت کر کے بجائے غلّے کے نقد رقم بنا لے۔

اس زمین میں اگر کاشتکار عمدہ قسم کا غلّہ بوئیں تو پہلے سال معمولی رقم سے ایک چوتھائی کم وصول کرے۔

اگر وصولیابی رقم کے وقت معلوم ہو کہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سال کے پیداوار زیادہ ہے اور مزروعہ زمین کم اور مالگزاری مساوی ہے تو اس کمی پر برہم نہ ہو اور اس امر میں نزاع نہ کرے۔

ہمیشہ کاشتکاروں کو راضی و خوش رکھے اور ظلم پیشہ زبردست افراد کو طاقت نہ پکڑنے دے بلکہ ایک ایک کاشتکار سے گفتگو کرے اور مہربانی کے ساتھ اُن کو نوشتے دے اور رقم وصول کرے۔

جریب کش، پیمائش کرنے والوں اور دیگر عمّال سررشتہ سے ضمانت لے۔ پیمائش کے عملے کو جس روز کام پر مامور کرے تیرہ دام اور اکیس سیر غلّہ اجرت میں ادا کرے اور مہینے پر حساب میں شامل کرے اور ترتیب مندرجۂ ذیل کے اعتبار سے شمار کرے۔

آٹا پانچ سیر، گھی نصف سیر، دانہ اور ترکاری وغیرہ کے لئے چار دام نقد۔

تبکچی۔ چار سیر آٹا، آدھ سیر گھی، پانچ سیر دانہ اور چار دام نقد۔
جریب کش وٹھاپہ دار۔ ہر چار آدمیوں کو آٹھ سیر آٹا ایک سیر روغن پانچ دام نقد۔
پیمائش شدہ زمین پر نشان لگائے اور سب سے بڑے کاشتکار سے اس امر کا مچلکہ لے کہ موضع میں قابل کاشت زمین کو پوشیدہ نہ رکھیں اور مختلف فصلوں میں جن زمینوں میں مختلف کاشت ہوتی ہے، اُن کا صحت کے ساتھ معائنہ واندراج کرائیں۔
دوران پیمائش میں اگر کوئی قطعۂ زمین کم مرتبے کا نظر آئے تو اُس کی نوعیت کا اُسی وقت اندازہ کرے اور اُس زمین کی پیداواری حالت سے برابر واقفیت حاصل کرے تحریر کاشتکار کے حوالے کرنا رہے۔
اگر مالگزاری وصول کرنے کے بعد اس طرح کی اطلاع ملے تو ہمسایوں سے حالات دریافت کرے اور کاغذ خام سے اُس کی جانچ کرے اور اعتدال سے کام لے۔
جس طرح کہ کارکن سوانح کے تمام واقعات قلمبند کرتا ہے اسی طرح پٹواری اور مقدم بھی اپنے اپنے حسابات کے دفتر تیار رکھتے جائیں۔
اس کو چاہیئے کہ اُن کاغذات کا مقابلہ کرے اور اُن پر اپنی مُہر کر کے ہر ایک کی نقل تبکچی کے حوالے کرے۔
جب ایک موضع کا بندوبست ختم ہو جائے تو اُس کا ایک منتخبہ تیار کرے اور اس کاغذ کی کارکن اور پٹواری سے تصدیق کرا کے نوشتہ جات کو ہفتہ وار درگاہ والا میں روانہ کرتا رہے اور اس امر کا لحاظ رکھے کہ ان کاغذات کے ارسال کرنے میں پندرہ روز سے زیادہ کی تاخیر نہ ہو۔
نسق کے کاغذات روانہ کرنے کے بعد اگر کسی کھیت میں ارضی وسماوی آفات کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے تو اُس وقت موقع پر پہنچ کر نقصان کا اندازہ کرے اور اُس کو قلمبند کر کے فوراً درگاہ شاہی کو روانہ کرے تاکہ یا تو وہ نقصان صحیح تسلیم کیا جائے یا یہ کہ اُس کے متعلق کوئی جدید آئین مقرر کیا جائے۔
رقم مالگزاری نرمی کے ساتھ وصول کرے اور مقررہ زمانے کے علاوہ کسی اور وقت تحصیل شروع نہ کرے۔
ربیع کی تحصیل کو ہولی سے شروع کرے (ہولی ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جو آخر دلو

یا آغاز و درمیان حوت میں منایا جاتا ہے) اور خریف کا دسہرے سے آغاز کرے۔ (دسہرہ بھی ہندوؤں کا تہوار ہے جو سنبلہ کے آخر یا اوسط اور میزان کے اوائل میں ہوتا ہے) اس امر کی نگہداشت کرے کہ خزانچی کوئی خاص سکہ نہ طلب کرے بلکہ جو سکّہ وزن اور چلن میں کھرا ہو وصول کرے اور اگر کھوٹ یا کمی ہو تو اُسے مسکوک سکّے کے نرخ سے وصول کرے اور اس فرق کو اپنے دفتر میں درج کرے۔

اس امر کا انتظام رکھے کہ کاشتکار اپنی واجب الادا مالگزاری کو خود مختلف اوقات میں لے کر آئے تاکہ بدطینت وخودغرض افراد کے واسطہ ہونے میں جو خرابیاں اور تکالیف پہنچتی ہیں اُن سے سب محفوظ رہیں۔

جو غلّہ کہ تیّار ہو جائے اُس کی مالگزاری تمام وکمال خوبی کے ساتھ وصول کرے اور اس کی رقم کو دوسری جنس کے تیّار ہونے پر موقوف نہ رکھے۔

جو شخص کہ خراجی زمین کو نہ جوتے بلکہ اُس کو بطور چراگاہ کے استعمال کرے تو ہر بھینسے کے عوض چھ دام اور ہر بیل کے معاوضے میں تین دام سالانہ وصول کرے۔ لیکن جو جانور کہ نسل بڑھانے کے لایق نہ ہوئے ہوں اُن پر کسی قسم کا محصول نہ مقرر کرے۔ ہر ہل کے لئے چار بیل، دو گائے، ایک بھینسا مقرر کرے اور ان پر کوئی محصول نہ لگائے۔ جو رقم کہ خزانے میں داخل ہو اُس کی جانچ کرے اور خود اُس کا شمار اور مقابلہ کر کے کارکن کے روزنامچے میں اُس کا اندراج کرائے اور خزانچی سے تصدیق کرا کے اس رقم کو الگ تھیلی میں رکھے اور تھیلی کو سربمہر کر کے ایک مضبوط مکان میں رکھے۔ اس مکان کے دروازے پر مختلف قفل لگائے جن میں سے ایک کی کنجی اپنے پاس رکھے اور دوسری کنجیاں خزانچی کے سپرد کرے۔

ہر ماہ کے آخر تک بھی سے روزنامچہ لے کر درگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

جس وقت دو لاکھ دام خزانے میں جمع ہو جائیں تو معتبر اشخاص کی معرفت شاہی بارگاہ میں روانہ کرے۔

ہر موضع کے پٹواری کو ہدایت کرے کہ جو رقم وہ رعیت سے وصول کرے وہ اُن رسائد میں جو وہ کاشتکاروں کو دیئے تفصیل کے ساتھ مندرج کرے اور جو رقم کہ باقی رہ جائے اُس کو اپنے رجسٹر (کاغذات) میں نام بنام درج کر کے اُس پر موضع کے

سربرآوردہ اشخاص کی دستخط لے اور نہایت آسانی کے ساتھ اس رقم کو دوسری فصل پر وصول کرے۔

سیورغال کے فرامین کا ہمیشہ معائنہ کرتا رہے اور ان کاغذات کی نقل دفتر میں روانہ کرکے برابر اُن کا مقابلہ کرتا رہے۔

چک نامجات کی صحت کا ہمیشہ علم حاصل کرتا رہے اور متوفی وغائب و بے سرکار اشخاص کے حصوں کو بازیافت کرے۔ اس امر کا لحاظ رکھے کہ سیر کی زمین نہ کہ لگان کی اور نیز یہ کہ بازیافت کی زمینیں بیکار نہ پڑی رہیں۔ غائب و نیز متوفی افراد کے مال کی بخوبی حفاظت کرے اور حقیقت واقعی سے اطلاع دے۔

اس امر کی نگہداشت رکھے کہ جزیے کی رقم نہ وصول کی جا سکے۔ جو زمین کہ قدیم زمانے میں ملکی مصلحت کے لحاظ سے عطا کی گئی ہو اُس میں خلل اندازی نہ کرے اور اپنے سفر و دعوت و نیز جلسۂ ماتم کو رقم وصول کرنے کے ذرائع نہ بنائے اور تحائف قبول کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہے۔

گاؤں کا مقدم یا پٹواری جس وقت رقم لے کر آئے اور چبوترے پر پہنچ کر ایک دام کورنش و آداب کے نام سے پیش کرے تو اُسے قبول نہ کرے۔ اسی طرح بل کسی کو بھی (یعنی اُس رقم کو جو کھیتوں کی تیاری کے بعد ہر موضع سے عام طور پر وصول کی جاتی ہے) بُرا سمجھ کر اُس کے گرد نہ پھٹکے۔ علاوہ ازیں پیشہ وری، چوکیداری، راہداری، باغات، منڈی و قرقی و ماہی گیری و نیز بکری و روغن زرد و روغن کنجد و کنبلی و چمڑہ و اون وغیرہ کے محصول، جس سے حریص و ناخدا ترس لوگ اپنی جیب گرم کرتے ہیں، وصول نہ کرے۔

جو اشخاص کہ موضع کے حالات سے پوری واقفیت رکھتے ہوں ان میں سے نوبت بہ نوبت ایک ایک فرد کو اس امر پر مقرر کرے کہ درگاہ شاہی میں حاضر ہو کر موضع کے تمام تفصیلی حالات و ذیلی امور سے مطلع کرتا رہے۔

اُسے چاہیئے کہ رعایا، جاگیرداروں اور قرب و جوار کے لوگوں کے حالات، سرکشوں کے مغلوب ہونے کی کیفیت، تمام اشیا کے نرخ و کرایے کی تفصیل، فقرا اور پیشہ وروں کے حالات و دیگر واقعات کی کیفیت ہر ماہ بارگاہ عالی میں روانہ کرے۔

اگر کوتوال اپنے عہدے پر موجود نہ ہو تو اُس کی عدم موجودگی میں کوتوال کے فرائض بھی انجام دے۔

آئین (۷)

تبکچی

اس شخص کو راستباز، انشا پرداز ہوشیار ہونا چاہیئے ۔ یہ عہدے دار عمل گزار کا دست راست ہے جس کے بغیر چارۂ کار نہیں ہے ۔ تبکچی کا فریضہ ہے کہ ہر موضع کا نقدی اور جنسی دہ سالہ موازنہ قانون گو سے حاصل کرے اور زمین کی کیفیت اور موضع کے مراسم و دستور سے آگاہ ہو کر عمل گزار کو واقعات سے مطمئن کرے اور ہمیشہ اُس کی امداد و اعانت کرتا رہے ۔

کاشتکاروں کے ساتھ جو معاملات و شرائط طے ہوں اُنھیں قلمبند کرے ۔ ہر گاؤں کی جداگانہ حدبندی کر کے مزروعہ اور بنجر زمین کا صحیح اندازہ کرے اور منصب ضابط (کارگزار) جریب کش اور تھانہ دار کے نام درج کرے ۔ اسی طرح کسان اور سردار موضع کے نام لکھ کر آخر میں موضع کی پیداوار کا اندراج کرے ۔ اپنے روزنامچے میں گاؤں، پرگنہ اور فصل کی صراحت کرے، اور پیداوار میں جو کمی واقع ہوتی ہے اُسے وضع کر کے پیدا شدہ غلّے کی قیمت معلوم کرے ۔ اہل ہندوستان کی رسم کے مطابق تاریخ کاشت کے نیچے نام اور جنس اور کمی ہر سہ امور کی خانہ پُری کرے ۔

جب موضع کا بندوبست ہو جائے تو ہر کاشتکار کی جمع کو صحیح کرے، اور اس طرح تمام موضع کے محاصل کا تعیّن کرے ۔

تبکچی کی اس قرار داد کے مطابق عمل گزار محاصل وصول کرے اور بندوبست
کی ایک نقل، جسے ہندی میں خسرہ کہتے ہیں، بارگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

اگر توجیہ کے وقت پرانا خسرہ موجود نہ ہو تو پٹواری سے ہر کاشتکار کا
نام اور اُس کے کھیت کی نوعیت کی نقل حاصل کر کے جدید خسرہ تیار کرے اور
توجیہ و باقی و واصل باقی کے کاغذات وقت پر روانہ کرے۔

اپنے روزنامچے میں ہر موضع کے ساتھ اُس کے تحصیلدار کا نام درج کرے۔

جو کسان مالگزاری لے کر آئے اُس کا نام مندرج کر کے اُس کو ایک رسید خزانچی
کی دستخطی عطا کرے۔

پٹواری اور مقدّم کی توجیہ کی نقل جس کی بنا پر تحصیل کی جاتی ہے۔ نیز سر خط
جو کہ رعایا کو دیا جاتا ہے پٹواری سے حاصل کرے اور ان کاغذات کا بہ غور مطالعہ کرے اور اگر ان کی
رو سے یہ ثابت ہو کہ معاملات میں خیانت کی گئی ہے تو بد دیانت افراد پر جرمانہ کرے اور ہر موضع کی
واصل و باقی سے عامل کو ہر روز مطلع کر کے اُس کو تیز کارگزاری پر آمادہ کرے۔

اگر کاشتکار اپنے حسابات کی جانچ کرنا چاہیں تو فوراً اُن کا مطالبہ پورا کرے اور پٹواری کے نوشتے
کے مطابق ہر فصل کے اختتام پر ہر موضع کی اصل رقم و باقی کو لکھے اور جمع و خرچ کے روزنامچے میں ہر شعبے کا
تمام سر رشتہ و اندراج کرے اور اس پر خزانچی و عامل کی مہریں ثبت کرائے۔ مہینے کے ختم پر اس
روزنامچے کو ایک بند خریطے میں رکھ کر جس پر عمل گزار کی مہر ہو بارگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

تبکچی کا فرض ہے کہ مہر روپیہ اور دیگر اجناس کے نرخنامے پر اعیان شہر کی مہر روزانہ ثبت
کرائے اور ہر فصل کے آخر میں خزانچی کے جمع و خرچ کے کاغذات پر اس کی مہر کرائے اور ہر سال
کے ختم پر محصل اور جمع بندی پر عمل گزار کے دستخط کرا کے بارگاہ عالی کو روانہ کرے۔

جو موضع کہ تاخت و تاراج کیا جائے، اُس کے مال اور مویشی کو قلمبند کر کے اُس کی کیفیت
اپنے روزنامچے میں درج کرے اور حقیقت حال کا معروضہ آستانہ شاہی کو روانہ کرے۔

تحصیل کا زمانہ ختم ہونے کے بعد ہر موضع کی باقی کو لکھ کر کاغذ عمل گزار کے سپرد کرے
اور اُس کی ایک نقل بارگاہ عالی میں روانہ کرے اور اپنی علیحدگی کے وقت اپنے تمام باقی
و تقاوی وغیرہ کے کاغذات عامل حال کے سپرد کرے اور تمام امور اُسے بخوبی سمجھا کے
اور ان کی فہرست اُن سے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کرے۔

آئین (۸)

خزانہ دار

زمانۂ حال کی اصطلاح میں اسے خوطہ دار کہتے ہیں۔

خزانے کا دفتر حاکمِ شہر کی قیام گاہ کے قریب تر ہونا چاہیے۔ خزانے کے لئے ایسی جگہ تجویز کی جائے کہ اُسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

خزانہ دار کو چاہیئے کہ کاشتکاروں سے ہر قسم کی مُہر، روپیہ، پیسہ اور اُس کے حصے وصول کرے اور کسانوں سے کسی خاص سکّے کا طلبگار نہ ہو۔

مقدّس سکّوں پر کسی قسم کی کمی کا مطالبہ نہ کرے، البتّہ اُن کے وزن میں جو کمی واقع ہو، صرف اُسے پورا کرا لے۔

قدیم مسکوک سکّوں کو ناسکہ سمجھ کر قبول کرے۔ خزانے کو ایک مضبوط کمرے میں رکھے اور رقم کو مقدار سے ادر کارکُن روزانہ شام کو شمار کرے۔ سرِ خطہ پر عمل گزار کی مُہر سے اور روزنامچے کا کارکُن کے کاغذات سے مقابلہ کر کے اس پر اپنے دستخط ثبت کرے۔

خزانے کے دروازے پر عامل کی طرح خود بھی ایک قفل لگائے۔

عامل اور کارکن کو اطّلاع دے کہ خزانے کا دروازہ کھولے۔ عامل و کارکن کے علم و اطّلاع کے بعد کسانوں سے روپیہ وصول کرے اور وصولی رقم کی رسید عطا کرے

بیاض حساب پر جس کو ہندی میں بہی کہتے ہیں، پٹواری کے دستخط کرائے تاکہ کسی قسم کا اختلاف نہ پیدا ہو سکے۔

کسی قسم کے اخراجات اُس وقت تک نہ کرے جب تک کہ دیوان کی سند نہ حاصل کرے۔ خزانے کو نفع حاصل کرنے کی دکان نہ بنائے۔ اگر کسی وقت بجید ضروری اخراجات کرنے ناگزیر نظر آئیں تو کارکن اور شقدار کی تحریرات پر عمل کرے اور حقیقت واقعی سے آستانۂ والا کو مطلع کرے۔

واضح ہو کہ سپہ سالار سے لے کر خزانہ دار تک کی کارگزاری در حقیقت فرمانروائے وقت کے منصبی فرائض ہیں، لیکن چونکہ تنہا ایک شخص ہر صیغے کی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہے، اس لئے حکمران ہر سررشتے میں اپنا ایک خاص نائب مقرر کر کے سلطنت کے ضروری رشتہ ہائے نظام کو مضبوط و مستحکم فرماتے ہیں۔
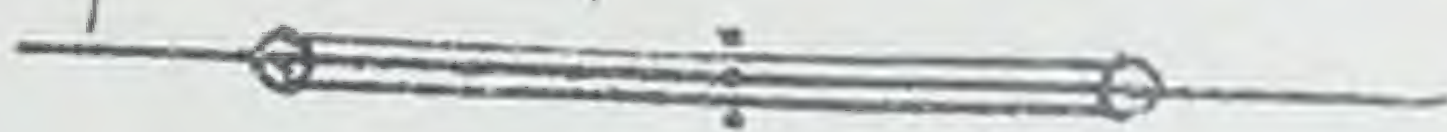
آئین (۹)

روان و روزی

انسانی اعمال و افعال میں قوت اور نفع قبول کرنے کی استعداد کی پیدائش و بقا اس امر پر منحصر ہے کہ انسان کا جسم بہترین طریقے پر پرورش و پرداخت حاصل کرے اور نیز یہ کہ اُسی پرداخت کے صحیح تناسب سے انسان کے اعضا و جوارح میں حرارتِ غریزی کو تقویت پہنچتی ہے۔

اگر تغذیے کا صحیح استعمال نہ ہو تو انسان کا جسم فربہ اور روحانی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

بہترین پرورش و پرداخت کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کے خیالات فراست اور اُس کے اعمال و افعال خیر کی برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔

جو اشخاص کہ سعادت طلب اور صراط اعمال پر ہوشیاری سے قدم رکھتے ہیں وہ سب سے پیشتر غذا کے معاملات میں احتیاط برتتے ہیں اور ہر قسم کی غذا سے اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کرتے لیکن جو افراد کہ سادہ دل لیکن خدا ترس ہیں اُن کے لئے اس تمیز کو مدّنظر رکھنا مشکل ہے۔ ان کا ذریعۂ معاش محدود ہے اور خود اُن کے دماغ میں فراست کی اتنی روشنی نہیں ہے کہ سیاہ و سفید میں تمیز کر سکیں اور معاملے کی تہ کو پہنچ کر اطمینان کے ساتھ زندگی کے دن بسر کریں۔ ان افراد کا حشر یہ ہوتا ہے کہ

خدا کی ناراضی کے خوف سے بھوک کی ناقابلِ برداشت تکالیف اٹھا کر اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ مندرجِ ذیل ہے۔

فرض کرو کہ ایک شخص کا سرمایۂ زندگی چند گائے ہیں جن کے دودھ پر اُس کی بسر اوقات ہے۔ گردشِ روزگار سے مویشی گم ہو گئے اور مالک نے چند روز فقر وفاقہ میں بسر کیئے۔

ایک ہوشیار شخص نے انتہا جفاکشی کے بعد گم شدہ جانوروں کو تلاش کر کے مالک کے پاس لے آیا لیکن مالک ان جانوروں کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور یہ عذر پیش کرتا ہے کہ مجھ کو اس امر کا علم نہیں ہے کہ زمانۂ گم شدگی میں ان جانوروں نے کس طرح اپنی شکم سیری کی ہے۔ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ سادہ دل مالک چند روز میں ختم ہو جاتا ہے۔

ایسے خدا ترس افراد کی بیجا عاقبت اندیشی کے بے شمار قصص مرقوم ہیں۔

اس کے علاوہ دُنیا میں بے شمار دُنیا پرست حرص وہوس کے بندے ایسے بھی موجود ہیں جو اپنے اور غیر کے مال میں قطعاً فرق نہیں کرتے اور اپنے دینی ودنیاوی فرائض کو پامال کر کے دل کی خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ جو جاہل وکج رائے اشخاص اپنی احتیاج کو تاخت وتاراج کا اصل سبب قرار دے کر دائمی سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

نیک وسلامتی پسند افراد اپنی سادہ دلی کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ جو زمین بغیر کاشت کے پڑی ہوئی ہے کسی نہ کسی کی ملکیت ضرور ہے اور اگر بفرضِ محال کوئی قطعہ زمین کا ایسا دستیاب بھی ہو جسکا کوئی مالک نہ ہو تو ایسی زمین میں کشت کاری کے اسباب کا فراہم کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ شرط پوری ہو گئی تو اُس قوت کو حاصل کرنا جس کے ذریعے سے وہ کشتکاری کریں، ناپید ہے۔

ان افراد کو کوئی کان دستیاب نہیں ہوتی جن سے معدنیات کو حاصل کریں اور اگر اُن کو ایسی کان کا نشان بھی دیا جائے جس کا مالک موجود نہیں ہے تو اُس سے کسبِ معاش کرنا دشوار ہے۔ یہ اشخاص فنِ سپاہ گری سے بھی کنارہ کش رہتے ہیں اور اس خیال میں مستغرق ہیں کہ کم قیمت وادنیٰ ترین مال کے عوض جان عزیز کو خطرے میں

ڈالنا گناہ ہے۔

ایسے سادہ دل افراد ہمیشہ تجارت سے بھی علیحدہ رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا عقیدہ ہے کہ دُنیا میں ایسے اشخاص موجود ہیں جو کم مرتبہ مال کو گراں قیمت پر فروخت کرتے اور اُس کے عیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھ کر مال کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔

برخلاف اس کے جب وہ کوئی مال خریدتے ہیں تو اُس کی خوبیوں کو نظر انداز کر کے اُس میں ناجائز وغیر موجود خوبی بیان کرتے اور اس طرح اپنا نفع دوسروں کے نقصان میں تلاش کرتے ہیں۔

نیز یہ اُن اشخاص سے بھی راضی وخوش نہیں ہیں جو مخالف فرقوں کے مال و اسباب پر قبضہ کر کے اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ اگر اس قسم کے دعوے کا حامی دوربین و آگاہ دل ہے تو اُس کے لئے اس قسم کا قبضہ زحمت و پریشانی میں اضافہ کرے گا نہ کہ دوسرے کی شے کو اپنے قبضے میں کرنے کی دلیل ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ محض عقیدے کے اختلاف کی وجہ سے ناجائز قبضے کو کیونکر پسندیدہ وعمدہ خیال کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے برخلاف یہ فعل حلال ساختن ایک کرشمہ ہے جس کو حریص وطمع دار اشخاص کے خواب پریشاں کی تعبیر کہہ سکتے ہیں اور جس کی صدا اہل دل افراد کے کانوں کو ہرگز خوش گوار نہیں معلوم ہو سکتی۔

اس زمانے میں قبلۂ عالم نے شارع عام پر رہنمائی کا چراغ روشن فرما دیا ہے جس کی بابرکت روشنی نے ہر شخص میں قوت تمیز پیدا کر دی ہے اور ہر راہرو راستے اور چاہ میں شناخت کرتا اور غارتباہی میں گرنے سے محفوظ اور اپنی بزرگ زندگی کو بیکار بسر کرنے سے مامون ہے۔

چونکہ انسانی سرشت میں بے شمار انقلابی و اختلافی تحریکات موجود ہیں اور عوام کی ظاہری و باطنی شورشیں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں اور نفسانی خواہش گراں پائی کی سستی سے آزاد ہو کر بیحد تیز رفتاری کے ساتھ قدم آگے بڑھا رہی ہے اور غیظ و غضب کا سبک سر جانور بے لگام ہو رہا ہے اور اس دیو آباد دُنیا میں جو کم ہمتی سے معمور ہے دوستی کا جذبہ نادر الوجود اور انصاف تقریباً معدوم ہے اس لئے ایسے آشوب گاہ میں

ان امور کا علاج صرف قہر سے کیا جا سکتا ہے اور یہ انتظام صرف انصاف پسند فرمانروایان عالم کی تدبیر حکمرانی سے مہیّا و فراہم ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب ایک گھر اور ایک محلّے کا انتظام بغیر کسی تجربہ کار و انجام اندیش رہنما کی سیاست و عطا کے درست نہیں ہو سکتا تو اس فتنہ گاہ عالم کی شورش و ناگوار صدائیں بلا کسی خدائے مجازی کے دبدبۂ حکومت کے کیونکر خاموش و فرد ہو سکتی ہیں۔ اگر حکمرانی کا وجود نہ ہو تو اہل عالم کے جان و مال عزّت و عقائد کی حفاظت کس طریقے پر ممکن ہو سکتی ہے، اگرچہ بعض تجرد پسند افراد نے اپنی غیر معمولی روحانیت سے ان امور کو انجام دینے کی کوشش کی، لیکن تجربے نے ثابت کر دیا کہ بغیر سلاطین کی امداد و اعانت کے اُن کے ارادوں کی تکمیل نہ ہو سکی۔

اس طلسم خیز آتشیں نہاد عالم میں افسوں و نیز شعبدہ بازوں کی کثرت ہے اور دُنیا کے تلاطم خیز دریا میں شورش کے طوفان بے تمیزی اُٹھا کرتے ہیں بیشمار انسان اپنی کم فہمی اور نا عاقبت اندیشی سے اس بیگانہ و موج خیز دریا میں غرق آب ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔

جن افراد نے عقل و فراست سے کام لیا اور اس پُر آشوب راہ سے کنارہ کش ہو کر سفر آخرت کا سامان مہیّا کرنے میں کامیابی حاصل کی وہ اس پر آشوب دُنیا کے ہر گوشے میں ہدف ملامت کا نشانہ بنے اور دیوانے و بے دین و کافر وغیرہ طعن آمیز خطابات سے یاد کئے گئے۔

دُنیا کی اس بیگانہ مجلس میں اگر کوئی عاقل شامل ہوتا ہے تو وہ بھی مجبوراً دیوانوں کے مراسم اختیار کر لیتا ہے کہ وہ اس طرح کم فہم افراد کی سرزنش اور اُن کے طعن سے محفوظ رہ سکے۔

ظاہر ہے کہ ہر مُلک میں دولتمند افراد بکثرت پائے جاتے ہیں اور مزروعہ زمین بطور وراثت باپ سے فرزند پر منتقل ہوتی رہتی ہے، لیکن بُری خصلتوں اور نا عاقبت اندیشی کی وجہ سے اُن کی ملکیت مشکوک و مشتبہ ہو جاتی ہے اور اُن کے وجود ہمت کی برکت سے عاری ہو جاتے ہیں۔

اگر کاشتکار کو مربّی عالم و سرچشمۂ حیات کی امداد کا خیال رہتا ہے اور سوداگر

اپنے بدارادوں سے باز آکر فرمانروائے وقت کی اعانت کے تصور اور خدائی فیض کے شامل ہوجانے سے قوی دل رہتا ہے تو اس میں شبہ نہیں کہ اُن کی ملکیت اور اُن کے مقبوضات ہر شے عقل کے تابع فرمان ہوجاتی ہے ان دلائل سے واضح ہوگیا کہ مال ومتاع کی خوبی نیت پر منحصر ہے۔ انصاف پسند فرمانروا کی ذات نمک ساز ہے جو ناپاک کو پاک، اور بد کو نیک بناتی ہے اور خود حکمراں بغیر مخلص مددگاروں اور فزونی اسباب شوکت اور خزانے کی معموری کے کوئی کام انجام نہیں دے سکتا اور عالم کی زیب وزینت اور اطاعت شعاری کی تکمیل ممکن نہیں ہوسکتی، اس لحاظ سے ہر شخص جو فطرۃً طاقتور ہے سب سے پیشتر سپاہگری کا پیشہ اختیار کرتا اور اہل زمانہ کی امداد کا خیال دل میں جاگزیں کرکے اپنی جان کو اغیار کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے وقف کردیتا ہے۔ روزی کے ذرائع کسان ومزدور کے لئے اُسی طرح بکثرت پائے جاتے ہیں جس طرح کہ جانوروں کے لئے چارہ۔ اگر انسان ان ذرائع سے کاربرآری نہیں کرسکتا تو خودداری کے ساتھ اپنی کوبھی دیگر خدامِ ملک کے گروہ میں داخل کرتا ہے۔ اسی طرح روزی کی گرم بازاری دوچیزوں پر منحصر ہے۔ انصاف پسند فرمانروایان عالم کا عدل اور سعادتمند محکوم طبقے کی خیر وفلاح کی نگہداشت۔ فرومایگان طبیعت پرست معقول دلائل کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ اشخاص محسوسات کے دائرے سے قدم بڑھاکر سطح اعلیٰ پر نہیں پہنچ سکتے۔ ایسے اجسام خاکی دلائل کے سرچشمے سے سیراب نہیں ہوسکتے، اُن کی فلاح کے لئے آب شمشیر کی ضرورت ہے جو ان کی غیر معقول تشنگی کو بجھا سکے۔

بادشاہ کی سطوت کی موجودگی میں کج فہم وغرور پسند افراد گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہوجاتے ہیں اور انصاف پسند وخیر طلب اشخاص کے اقبال کا بول بالا ہوتا ہے۔

سلطنت کے بیش قیمت عناصر اربعہ کی اجرت جو کچھ بھی مقرر کی جائے اس میں شبہ نہیں کہ وہ ہر طرح بہتر وخوب ہے اور اس کے ساتھ خدا کی مرضی کے موافق بھی ہے۔ مکان کے محافظ کو مالکان مکان اجرت ادا کرتے ہیں اور عالم کے محافظوں کو دُنیا کے پاسبان اُن کا حق خدمت ادا کرتے ہیں۔ اگر انسان کا تمام مال واسباب اُس کی عزّت وناموس کی پاسبانی میں خرچ ہوجائے تو بھی اُس کو چاہیئے کہ شکرانے کی رقم کو اپنے اوپر بطور قرض کے واجب الادا سمجھے۔ جب عزّت وناموس کی خدمت کا

یہ حال ہو تو سلطنت کے عناصر اربعہ کی نگہبانی کی اجرت کا کیا ٹھکانا ہے لیکن باوجود اس خدمت کی عظمت و شان کے انصاف پسند فرمانروا ضرورت فرمانروائی سے زیادہ رقم نہیں وصول کرتے اور اپنے ہاتھ کو حرص و طمع کی نجاست سے آلودہ نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ یہ قاعدہ زمانہ و مقام کے تغیّر و اختلاف سے برابر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس پسندیدہ تقریر سے یہ امر واضح ہو گیا کہ عاقبت اندیش فرمانروا اپنی دوربینی اور انصاف پسندی سے جو رقم رعیت سے وصول کر کے اطاعت شعار خدمت گزاروں کو بطور حق خدمت ادا فرماتے ہیں۔ اُن کا یہ فعل مناسب اور کمال درجہ شائستہ اور عام طور پر رائج ہے۔

اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ سپاہیوں کی روزی سب سے بہتر سب سے زیادہ واعلیٰ ہے اور اس کے بعد کسان اور دیگر پیشہ وروں کی۔ قدیم یونانی کتابوں میں مرقوم ہے کہ پیشے کی صرف تین قسمیں ہیں، شریف، رذیل اور متوسط۔ شریف پیشہ انسانی نفس سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بھی تین قسم سے زائد نہیں ہوتا۔ اوّل وہ جو صرف جوہر عقل کا ماتحت ہے جیسے عاقبت اندیشی اور حُسن سیاست۔ دوسری قسم تحصیل علم ہے جیسے انشاپردازی و شیریں زبانی۔ تیسری قسم قلبی جرأت سے متعلق ہے جیسے سپہگری، رذیل پیشے کی بھی تین قسمیں ہیں، اوّل وہ جو عام طور پر انسانی فلاح و مصلحت کے خلاف ہو مثلاً احتکار (یعنی غلّے کو ارزانی کے زمانے میں اس لئے جمع کرنا کہ اُس کو گرانی کے وقت زیادہ قیمت پر فروخت کرے)۔ دوسری قسم وہ جو انسانی فضیلتوں میں سے کسی خوبی و فضیلت کے مخالف ہو مثلاً مسخرہ پن۔ تیسری قسم وہ ہے جس سے انسانی طبیعت کو نفرت پیدا ہو جیسے حجّامی، دبّاغی و جاروب کشی۔ متوسط قسم میں متعدد پیشے اور کسب معاش کے طریقے داخل ہیں، جن میں بعض پیشے ضروری و ناگزیر ہیں جیسے کاشتکاری۔ بعض غیر ضروری ہیں جیسے رنگریزی۔ چند پیشے محض سادہ ہیں جیسے درودگری (بڑھئی کا پیشہ) اور لوہاری۔ بعض پیشے مرکّب ہیں جیسے ترازوگری اور چاقوسازی۔

اس بیان سے بھی سپاہگری کی فضیلت و برتری ظاہر ہے۔ غرضکہ بہترین طریقہ روزی پیدا کرنے کا وہ پیشہ ہے جس میں انصاف پسندی، پارسائی اور مردمی و جرأت

پائی جائے اور بدکاری و بدنفسی سے قطعاً تعلق نہ رکھتا ہو۔
شریف طبیعت حضرات ہر پیشے میں تین خوبیوں کا وجود خیال کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اعلیٰ پیشہ وہ ہے جس میں صاحب پیشہ ظلم سے دور اور ننگ وعار سے علیحدہ اور بخل سے کنارہ کش رہے۔
ننگ وعار سے مسخرگی وغیرہ دیگر ذلیل پیشے مراد ہیں اور بخل و دناءت کا مطلب یہ ہے کہ کسی رذیل پیشے کی طرف قلبی میلان ہو۔
اگر انسان کو بہترین روزی نصیب ہو تو اس کا فریضہ ہے کہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ محفوظ رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ اُس کے اہل وعیال تنگی سے زندگی نہ بسر کریں نیز یہ کہ سائل اُس کے دروازے سے مایوس و ناکام نہ واپس ہو اور خود صاحب مال بخل و حرص کا نشانۂ ملامت نہ بنے۔ مال کی حفاظت بغیر اس امر کے ممکن نہیں ہے کہ انسان آمدنی سے کم ایسا خرچ مقرر کرے جو رقم پس انداز ہو اس میں ایک حصہ تجارتی کاروبار میں لگا کر منافعہ حاصل کرے۔ کچھ رقم سکوں میں محفوظ کرے۔ ایک حصہ مال واسباب کی خریداری کے لئے محفوظ رکھے۔ ایک حصہ مال کا دوسروں کی نفع رسانی کی نذر کرے اور ایک حصے سے زمینداری و اراضی خرید کرے۔ آمدنی کا ایک حصہ نیک دل قرضخواہوں کو عطا کرے اور اپنے اخراجات کو واقفیت حالات وحق پسندی وحیا و وقار کے ساتھ جاری رکھے۔ جود وعطا خندہ پیشانی کے ساتھ کرے اور اس مصرف سے کسی طرح کی پشیمانی و ملال کو دل میں جگہ نہ دے۔ امور خیر میں صرف رضا مندئ الٰہی کو پیش نظر رکھے اور شکر واحسان ونام ونمود و معاوضہ کا خیال دل میں نہ لائے۔ مال و دولت کا بیشتر حصہ خلوت نشین فقرا کی نذر کرے۔ دو طریقے مصارف کے اور بھی ہیں جو اگر خیر خوبی کے ساتھ برتے جائیں تو اُن سے بھی انسان سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ جو رقم سخاوت و ایثار کی مد میں صرف ہو جیسے تحائف وغیرہ اس قسم کی عطا کو جلد اور پوشیدہ کرنا چاہیئے۔ انسان کو چاہیئے کہ تحائف کی زیادتی اور اُن کی خوبی کو نظر انداز کرے اور کثرت وعمدگی پر اس قدر شیفتہ نہ ہو کہ پریشان حال و مفلس بن جائے۔ دوسری قسم وہ ہے جو بلحاظ ضرورت ناگزیر ہو اور مہربانی کے حصول یا نقصان رسی سے بچنے کے لئے خرچ کی جائے۔ مثلاً ظلم پیشہ افراد و نیز کم عقل، کمینہ طبیعت اشخاص کو رقم اس لئے دی جائے کہ جان و مال وعزت

ان کی نقصان رسانی سے محفوظ رہیں۔ ایسی صورت میں انسان اخراجات میں میانہ روی اختیار کرے آرام و آسائش یا مہربانی کے حصول میں جو رقم صرف کی جائے۔ مناسب یہ ہے کہ اس میں فی الجملہ زیادتی و کثرت پائی جائے۔

اہل عالم معاش کے معاملے میں صرف تین اقسام پر منقسم ہیں۔ ایک گروہ تو روزی و معاش کا اس درجہ شیدائی ہے کہ روحانی ضروریات کا خیال ہی اُس کے دل میں نہیں گزرتا۔ اُس کے حصول کا تو ذکر ہی کیا۔ ایک جماعت ایسی ہے جو اپنی خوش نصیبی سے حقیقی و روحانی مقاصد کے اس قدر دلدادہ ہے کہ معاش سے قطعاً بے پرواہ و غافل ہے۔ لیکن سعادتمند و خوش کردار افراد کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حقیقت واقعی سے غافل نہیں ہوتا اور ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں ظاہری اسباب و حالات کو روحانی و باطنی خوبیوں کے حاصل کرنے کا واسطہ خیال کرتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اس طریقۂ کار سے وہ بھی شیفتگان حق کی جماعت میں داخل ہو کر عرفان و حقیقت شناسی کے تیسرے مرتبے پر فائز ہوگا اور جب وارفتگی کے جنگل میں قدم رکھے گا تو عرفان کے مرتبۂ دوم پر پہنچ کر آرام و آسائش سے مخلوق کی خدمت سے رضائے الٰہی حاصل کرے گا۔

غرضکہ مرتبۂ فرمانروائی کے حق الخدمت پر کافی روشنی ڈال دی گئی۔ روزی و اسباب معاش کی گرم بازاری انصاف پسند و عاقبت اندیش فرمانرواؤں کی توجہ و نیک طینت خدام سلطنت کی حسن نیت پر منحصر ہے۔ چونکہ اسباب جاہ و جلال و طریق حکمرانی ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں اور مزروعہ زمین ہر مقام پر یکساں نہیں ہوتی۔ بعض ممالک میں محنت قلیل اور پیداوار کثیر ہوتی ہے اور بعض شہروں میں اس کے برعکس۔ اس کے علاوہ نہروں اور دریاؤں نیز آبادی کی دوری و نزدیکی کی وجہ سے ہر ملک کی پیداوار میں اختلاف ہوتا ہے اس لئے ہر ملک کے فرماں روا اپنے ممالک کی نوعیت کا لحاظ کر کے مال گزاری مقرر کرتے ہیں۔ ہندوستان کے وسیع ملک میں جہاں ہر زمانے میں متعدد روشن دماغ فرماں روا حکمرانی کا ڈنکہ بجا چکے ہیں۔ پیداوار کا چھٹا حصہ شاہی حق کے طور پر وصول کیا جاتا تھا اسی طرح روم میں پانچواں توران میں چھٹا اور ایران میں دسواں حصہ وصول کرتے ہیں۔ ملک پارس میں

ایک قسم کا محصول جس کو خراج کہتے تھے، فی کس وصول کیا جاتا تھا۔ قباد نے اس طریقے کو ناپسند کیا اور ارادہ کیا کہ قابل کاشت زمین کی پیمائش کر کے اسی اندازے سے محصول مقرر کرے لیکن اس خواہش کی تکمیل سے قبل ہی اُس نے وفات پائی اور نوشیروان نے اس ارادے کو پورا کیا اور دس مربع قبضے کی ایک جریب مقرر کی۔

یہ جریب ساٹھ شاہی مربع گز کی تھی، اس جریب کی ایک چوتھائی کو قفیز کے نام سے موسوم کر کے اُس کی قیمت تین درہم مقرر کی اور پیداوار کا ایک چوتھائی حق شاہی معین کیا۔ قفیز ایک پیمانہ ہے جس کو صاع بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن آٹھ رطل کا ہوتا ہے بعض اشخاص کو وزن میں اختلاف ہے۔ درہم ایک مثقال کے برابر ہے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اہل علم کے مشورے سے نوشیروانی طریقے پر عمل فرمایا لیکن حالات زمانہ کے اختلاف سے حضرت فاروق اعظم نے چند تغیرات بھی فرمائے جیسا کہ کتب قدیم میں مرقوم ہے۔

توران و ایران میں عرصے سے پیداوار کا دسواں حصہ محصول کرتے تھے۔ اس محصول میں اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ نصف سے بھی زاید ہو جاتا ہے لیکن یہ روش جابر و خود مختار حکومتوں کو بری نہیں معلوم ہوتی۔ مصر میں بہترین زمین کے ایک فدان (فلان) پر تین، متوسط پر دو اور ادنیٰ پر ایک ابراہیمی وصول کرتے ہیں۔ فدان سے سو مربع قبضہ زمین مراد ہے اور ہر قبضہ ایک باع کے برابر ہے۔ ابراہیمی کی قیمت چالیس کبیر ہے اور چودہ کبیر ایک اکبر شاہی روپے کے برابر ہے۔ سلطنت روم کے بعض ممالک میں کسانوں سے ایک جوڑ بیل کے عوض تیس اقچہ (اوقچہ یا اخچہ) وصول کرتے ہیں۔ اقچہ ایک نقرئی سکہ ہے جو اکاسی ابراہیمی کے برابر ہوتا ہے۔ خالصہ سے بیالیس اقچہ اور سپاہیوں سے اکیس اقچہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حاکم صوبہ پندرہ اقچہ مزید وصول کرتا ہے۔ بعض ممالک میں ایک ہل کے عوض بیس اقچہ اور ہر سپاہی سے سات اقچہ وصول کئے جاتے ہیں۔ حکومت چھ اقچے اپنا حق لیتی ہے۔ بعض شہروں میں ستائیس اقچہ سنجق بیگی کے اور بارہ اقچہ سوقباشی (کوتوال) کے لئے مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ اس ملک میں بعض دیگر قواعد بھی رائج ہیں، جن کا ذکر کتابوں میں مرقوم ہے۔

مذہب اسلام نے مقبوضہ زمین کو تین قسم پر منقسم کیا ہے۔ عشری، خراجی اور صلحی، اول دو قسمیں پانچ پانچ اور تیسری دو شعبوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ عشری: اول زمین تہامہ، جن میں مکّہ، طائف، یمن، عمان اور بحرین کے علاقے داخل ہیں۔ دوم وہ زمین جس کے مالک بخوشی دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ سوم وہ زمین جو فتح کر کے تقسیم کر دی گئی ہے۔ چہارم وہ زمین، جس پر کسی مسلم نے مسجد تعمیر کی، یا انگور کی ٹٹی یا باغ لگایا یا اس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا۔ پنجم، غیر مزروعہ زمین جو مالک کے حکم سے جوتی گئی ہے۔ خراجی اول فارس وکرمان کے ملک، دوم زمین جس سے کسی ذمی نے اپنے مکان کا احاطہ کیا ہو۔ سوم وہ خراب زمین، جس کو مسلم قابل کاشت بنائے اور اس کو کسی ایسے چشمے سے سیراب کرے، جو بیت المال کے مصارف سے تیار کیا گیا ہو۔ چہارم وہ ملک، جو صلح سے حاصل کیا گیا ہو۔ پنجم، وہ زمین، جو کسی ایسے پانی سے سیراب کی جائے جو خراجی ہو۔

صلحی زمین، بنی نجران و بنی ثعلب۔ ان زمینوں کی مفصل کیفیت قدیم کتابوں میں مرقوم ہے۔

اکثر کتابوں میں زمین کی چار قسمیں کی گئی ہیں۔ اول وہ زمین، جس کو مسلمانوں نے آباد کیا ہو۔ ایسی زمین کو زمین عشر خیال کرتے ہیں۔ دوم وہ زمین، جہاں کے باشندوں نے دین اسلام قبول کر لیا ہو۔ بعض کے خیال میں یہ زمین بھی عشری ہے اور بعض کی رائے ہے کہ ایسی زمین خلیفۂ وقت کی مصلحت کے مطابق عشری یا خراجی سمجھی جا سکتی ہے۔ سوم وہ زمین جو فتح کی گئی ہو۔ اس زمین کو بھی ایک گروہ عشری کہتا ہے اور ایک خراجی، بعض کی رائے ہے کہ یہ زمین بھی خلیفۂ وقت کی رائے کے مطابق عشری یا خراجی کہی جا سکتی ہے۔ چہارم، وہ زمین، جہاں کے غیر مسلم باشندوں نے صلح کر لی ہو۔ یہ زمین خراجی سمجھی جاتی ہے۔

جو محصول کہ خراجی زمینوں سے وصول کیا جاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ مقاسمہ جو پیداوار کا پانچواں یا چھٹا حصہ ہے۔ وظیفہ جو زمین کی حیثیت و نیز دیگر سہولتوں کے لحاظ سے مقرر کیا جائے۔ ایک گروہ مال گزاری کی تمام رقم کو خراج کہتا ہے اور اگر رقم ادا کرنے والوں کا حصہ خود ان کے خرچ سے زائد ہو تو ایسی صورت میں چند

شرائط کی بنا پر اُن سے زکوٰۃ وصول کرتے ہیں اور اس رقم کو عشر کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر قول کے متعلق علما میں بیحد اختلاف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت میں غیر مسلم افراد پر اس اصول پر محصول مقرر فرمایا کہ طبقۂ اعلیٰ میں فی کس اڑتالیس درہم، طبقۂ اوسط میں فی کس چوبیس اور ادنیٰ میں ہر شخص پر بارہ درہم مقرر کئے گئے۔ اس رقم کو جزیئے کے نام سے موسوم کیا گیا۔

ہر ملک میں زراعتی پیداوار کے محاصل کے علاوہ سلطنت رعایا کے مال پر ایک اور رقم عائد کرتی ہے، جسے تمغا کہتے ہیں۔ توران و ایران میں بعض افراد سے محصول بطور مال کے وصول کرتے ہیں اور بعض سے انھیں جہات کے مطابق اور بعض دیگر سے بطور سائر جہات اور بعض اشخاص سے وجوہات و فروعات کے نام سے۔ مختصر یہ کہ جو محصول کہ مزروعہ زمین پر لگایا جاتا ہے، اُسے مال کہتے ہیں۔ صنعت و حرفت کے مختلف اقسام میں بہترین مال کے محصول کو جہات اور بقیہ کو سائر جہات۔ مالگزاری کے علاوہ محصول سے زائد جو رقم وصول کی جاتی ہے، اسے وجوہات کہتے ہیں، ورنہ یہ رقم فروعات کہلاتی ہے۔

ہر ملک میں اس قسم کے مطالبات سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے اور رعایا کو تکلیف پہنچتی ہے۔ قبلۂ عالم نے حقیقت شناسی، رعایا پروری و دوربینی سے ان تمام ناواجب محصولات کو یک قلم موقوف فرمایا اور ظلم و ستم سے رعیت سے مال وصول کرنے کی عادت کو پسند نہ فرمایا۔ جہاں پناہ نے بلشتر گز و بیگہ و طناب کا تعین فرما کر بہترین طریق پیمائش جاری فرمایا اور اس کے بعد ملک کی زمین کو نوعیت و حیثیت کے اعتبار سے مختلف اقسام میں تقسیم فرمایا اور ہر زمین پر مناسب حال محصول مقرر فرمایا۔
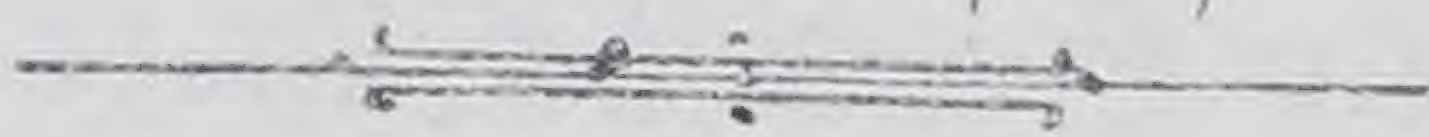
آئین (۱۰)

گز الٰہی

گز مقدار کی پیمائش کرنے والا اور حقیقت حال سے مطلع کرنے والا ہے۔ ہر خاص وعام اس کی طرف رجوع ہوتا اور ہر نیک وبد اس کا خواہشمند ہے۔ بلکہ ہندوستان میں تین قسم کے گز رائج تھے۔ دراز، میانہ اور کوتاہ۔ ہر قسم چوبیس برابر کے حصوں میں منقسم تھی اور ہر حصے کو طسوج کہتے ہیں۔ قسم اوّل کا طسوج آٹھ معتدل جو کی چوڑائی کے برابر تھا، اس طرح پر کہ جو برابر ایک دوسرے سے پیوستہ رکھ کر پیمائش کی جائے۔ دوسرے دو، یعنی میانہ وکوتاہ کے طسوج اس قسم کے سات اور چھ جو کے برابر ہیں۔ بڑے گز سے کھیت وفاصلہ وشہر وقلعہ وحوض ومٹی کی دیوار کی پیمائش کی جاتی ہے۔ میانہ گز سے سنگی وچوبی عمارتیں، بے سمت مکانات، عبادت خانے، کنوئیں اور باغ ناپے جاتے ہیں اور چھوٹے گز سے کپڑا، ہتھیار، پلنگ۔ سنگاسن۔ چوڈول۔ ڈولی صندلی، وعسرابہ وغیرہ ناپتے ہیں۔

دوسرے ممالک میں اگرچہ ایک گز میں چوبیس طسوج ہوتے ہیں، لیکن ایک طسوج دو حبّے کا، ایک حبّہ دو جو کا، ایک جو چھ خردل کا، ایک خردل بارہ فلس کا، ایک فلس چھ فتیلے کا، ایک فتیلہ چھ نقیر کا، ایک نقیر آٹھ قطمیر کا، ایک قطمیر بارہ ذرے کا، ہر ذرہ آٹھ ہبا کا اور ہر ہبا دس دہمہ کا خیال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ چار طسوج کا ایک دانگ اور چھ دانگ کا ایک گز خیال کرتے ہیں۔
بعض ایک گز میں چوبیس انگشت شمار کرتے ہیں اور ہر انگشت کو ایسے چھ جو کی چوڑائی کے برابر سمجھتے ہیں، جو متصل اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے رکھے جائیں۔ اور ہر جو کو گھوڑے کی ایال کے چھ بالوں کے برابر شمار کرتے ہیں۔
قدیم کتابوں میں گز کو دو بالشت اور دو انگوٹھے کی گرہ کے مساوی تسلیم کرتے ہیں اور اُس کی ناپ سولہ گرہوں سے کرتے ہیں اور ہر گرہ کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ان حصص کو چار بہر کہتے ہیں اور ہر بہر کو گز کا $\frac{1}{64}$ حصہ خیال کرتے ہیں۔
بعض قدیم کتابوں میں گز کی سات قسمیں مذکور ہیں۔ گز سوداء جو $24\frac{2}{3}$ انگشت کے مساوی ہے۔ اس گز کی ہارون الرشید عباسی نے اپنے ایک حبشی غلام کے ہاتھ سے پیمائش کرائی جو محل شاہی میں کسی خدمت پر مامور تھا۔ رود بار نیل کی پیمائش اسی گز کے مطابق ہے اور نیز مکان و کپڑے بھی اسی گز سے ناپے جاتے تھے۔ ذراع قصیہ، (جس کو ذراع عامہ اور ذراع دور بھی کہتے ہیں) یہ گز چوبیس انگشت کے برابر تھا، اور ابن ابی لیلیٰ اس کا موجد ہے۔ یوسفیہ حاکمان بغداد مکانات کی اسی گز سے پیمائش کرتے تھے۔ یہ گز پچیس انگشت کے برابر تھا۔ ہاشمیہ صغریٰ، یہ $28\frac{1}{3}$ انگشت کے برابر ہے۔ بلال بن ابی بردہ نے اس کو رائج کیا۔ بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس گز کے موجد بلال کے جد امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری ہیں۔ ہاشمیہ کبریٰ، یہ گز $29\frac{1}{2}$ انگشت کے مساوی اور منصور عباسی کا رائج کردہ ہے۔ ذراع ملک، جس کو زیادیہ بھی کہتے ہیں۔ زیاد پسر خواندۂ ابوسفیان نے اس کو ایجاد کر کے ملک عراق عرب کی اس سے پیمائش کی۔ عمریہ، جو اکتیس انگشت کے مساوی ہے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں دراز و کوتاہ اور میانہ ہر سہ اقسام پر کافی غور فرما کر تینوں گزوں کے طول کی مجموعی ایک تہائی پر بند مٹھی اور استادہ انگوٹھے کے فاصلے کو اور بڑھایا اور اس پیمائش کو ایک گز مقرر فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس گز کے دونوں طرف قلعی کی مہر کر کے اُس کو حضرت حذیفہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس روانہ کیا اور ان بزرگوں نے اس گز سے عراق عرب کی پیمائش کی۔ مامونیہ، یہ گز $69\frac{1}{4}$ انگشت

کے برابر ہے اور مامون عباسی اس کا موجد ہے۔ مامون کے عہد میں نہر اور جنگل اور فرسخ اسی گز سے ناپے گئے۔

بعض قدیم افراد گز کرباس (وہ گز جس سے کپڑا ناپا جائے) کو سات قبضہ کے اور ہر قبضہ کو چار بستہ انگشت کے مساوی خیال کرتے ہیں بعض کے نزدیک گز مذکورہ طول سے ایک انگشت کم ہے بعض اشخاص کی رائے ہے کہ گز مساحت (دیگر پیمائش کا گز) بھی مذکورۂ بالا سات قبضے کے مساوی ہے۔ لیکن ایک گروہ کہتا ہے کہ اس کے ساتویں قبضے میں ایک استادہ انگشت کا طول اور زائد ہے۔ ایک گروہ اس پیمائش پر بھی ایک انگشت کا اضافہ تسلیم کرتا ہے۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ مذکورۂ بالا گز سات قبضے کا ہے۔ اس طرح کہ ہر قبضے میں ایک انگشت کا اضافہ ہے۔

سلطان سکندر لودی نے بھی ہندوستان میں ایک گز رائج کیا جو ½ ۴۱ اسکندری کے برابر تھا۔ یہ گز لوہے کا تھا جس میں چاندی ملی ہوئی تھی جنت آشیانی نے اس گز پر لفظ اسکندری کا اور اضافہ کیا اور گز ۴۲ اسکندری کا قرار پایا۔ اس گز کی مقدار بتیس انگشت تھی۔ قدیم حکما بھی گز کی بابت یہی لکھتے ہیں جیسا کہ مذکور ہوا۔ شیر خاں وسلیم خاں کے زمانۂ حکومت میں جبکہ ہندوستان غلے کی تقسیم اور زمین کی قطع و برید سے آزاد ہوا تو اسی گز سے پیمائش شروع ہوئی۔ اکتیس سنہ الہٰی تک اگرچہ کپڑوں کی ناپ اکبر شاہی گز سے ہوتی تھی جو چھیالیس انگشت کے برابر تھا، لیکن زراعت و عمارت کی پیمائش میں یہی گز اسکندری رائج تھا۔ قبلۂ عالم نے اپنی دوربین فہم و فراست سے اس امر کا اندازہ فرمایا کہ گزوں کا اختلاف رعیت کی پریشانی کا سبب ہے اور بد دیانت اشخاص کے لئے بے ایمانی کا آلہ ہے، اس لئے ان گزوں کو یک قلم رد فرما کر ایک معتدل گز اکتالیس انگشت کا جاری فرمایا اور خدا کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اس کو گز الہٰی کے نام سے موسوم کیا۔ اس زمانے میں تمام اشخاص ہر کام میں یہی گز استعمال کرتے ہیں۔

آئین (۱۱)

طناب

قبلۂ عالم نے جریب میں بھی وہی قدیم شمار گز اور ساٹھ مربع کی پیمائش کو پسند فرمایا۔ لیکن پیمائش میں الٰہی گز کا اعتبار کیا گیا۔ اس ملک میں طناب سے مراد سن کی بٹی ہوئی رسّی کی پیمائش تھی، جو موسم کی خشکی وتری کی وجہ سے چھوٹی اور بڑی ہوجاتی تھی۔ اس رسّی کو اوس میں رکھ کر تر کیا کرتے تھے اور پیمائش اکثر اوقات صبح کے وقت کی جاتی تھی جب کہ رسّی شبنم سے تر ہو کر چھوٹی ہوجاتی تھی۔ دن کے آخری حصّے میں رسّی سوکھ کر کچھ بڑی ہوجاتی تھی۔ پہلی صورت میں کسان نقصان برداشت کرتے تھے اور دوسری حالت میں شاہی محاصل میں کمی واقع ہوتی تھی۔ انیس سنہ الٰہی میں بانس کی ایک جریب تیار کی گئی۔ لوہے کے حلقوں سے اُسے جوڑ دیا گیا۔ یہ جریب کمی وزیادتی سے محفوظ ہے، جس کی وجہ سے تمام عالم کو اطمینان وآرام حاصل ہوا اور خیانت پسند افراد کے ہاتھ کٹ گئے۔

آئین (۱۲)

بیگہ

بیگہ جریب کا ایک نام ہے ۔ ایک بیگہ ساٹھ مربع گز زمین کا شمار کیا گیا۔ اگر بیگے کی چوڑائی یا لمبائی یا ہر دو طول و عرض میں کمی یا زیادتی واقع ہو جاتی ہے تو اس کو مربع پیمائش پر اعتبار کر کے تین ہزار چھ سو مربع گز کا ایک بیگہ بنا لیتے ہیں۔

بیس بسوہ کا ایک بیگہ سمجھا جاتا ہے اور بیس بسوانسہ کا ایک بسوہ ہوتا ہے۔ زمین کی پیمائش میں بسوانسہ پر اجزا کی تقسیم ختم ہو جاتی ہے تو بسوانسہ تک کی زمین پر محصول نہیں لگایا جاتا۔ لیکن دس بسوانسہ کی زمین ایک بسوہ کے برابر خیال کی جاتی ہے اور محصول وصول کیا جاتا ہے ۔ بعض اشخاص بسوانسہ کی بھی تقسیم کرتے ہیں اور ان کے نزدیک بسوانسہ میں بھی بیس حصے ہیں اور ہر حصہ تسوانسہ کہلاتا ہے۔ تسوانسہ میں بھی چوبیس حصے ہیں اور ہر حصہ پتوانسہ کہلاتا ہے ۔ اسی طرح پتوانسہ بھی بیس حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصے کو اسوانسہ کہتے ہیں۔

بیگہ اگر سن کی طناب سے ناپا جائے تو بانس کی طناب کی پیمائش سے دو بسوہ بارہ بسوانسہ طول میں کم ہوتا ہے اور اسی طرح سو بیگوں میں بارہ بیگوں کا فرق پڑ جاتا ہے ۔ اگرچہ رسی کی طناب بھی طول میں ساٹھ گز کی ہوتی ہے، لیکن بٹنے میں رسی چار گز کم ہو کر چھپن گز رہ جاتی ہے۔

الٰہی گز ایک بسوہ، سولہ بسوانسہ، تیرہ تسوانسہ، آٹھ بتوانسہ اور چار اسوانسہ بڑا ہوتا ہے۔ ان دونوں گزوں کے تفاوت سے ایک بیگے میں چار بسوہ، بیس بسوانسہ، تیرہ تسوانسہ، آٹھ بتوانسہ اور چار انسوانسہ کی اور سو بیگے میں ہر دو طریقے سے بائیس بیگے تین بسوے اور سات بسوانسے کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔
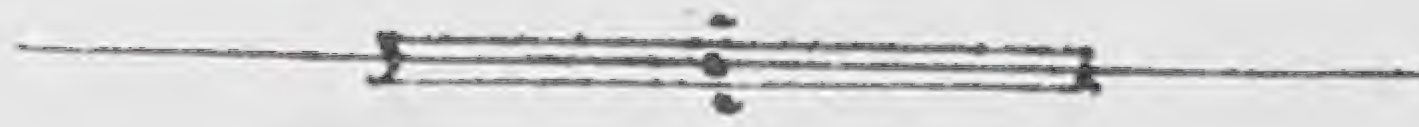
آئین (۱۳)

زمین و پایہا و اندازہ بارنج فرماں دہی

(زمین اس کی تقسیم اور حق شاہی)

قبلۂ عالم نے اپنی دوربیں فہم و فراست سے گز و طناب و بیگہ کی نوعیت کا تعین فرماکر اپنی عاقبت اندیشی سے زمین کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا اور ہر زمین پر جدا گانہ محصول مقرر فرمایا۔ زمینوں کے مختلف حصے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) پولج، وہ زمین جس کی ہر سال و ہر فصل میں کاشت کی جائے اور زمین کی طاقت میں فرق نہ آئے۔

(۲) پَرَوْتی، وہ زمین، جو جدید طاقت حاصل کرنے کے لئے قلیل عرصے تک غیر مزروعہ چھوڑ دی جائے۔

(۳) چچر، زمین جو تین یا چار سال تک قابل کاشت نہ ہو۔

(۴) بنجر، جس پر پانچ یا اس سے زائد سال کے بعد قابل کاشت ہو۔

پہلی دو قسمیں تین طرح کی ہوتی ہیں، عمدہ، میانہ اور خراب۔ تینوں قسم کی پیداوار یک جا جمع کرکے تین پر تقسیم کرتے ہیں اور خارج قسمت کو اصل پیداوار تسلیم کرکے اُس کا ایک تہائی حق شاہی سمجھا جاتا ہے۔ جو مالگزاری شیر خاں نے مقرر کی تھی اور جس سے کم

محصول کسی صوبے میں نہیں پایا جاتا جہاں کہ پسند آیا۔ سپاہ اور کسانوں کی آسانی کے لئے مالگزاری کا نقدی میں وصول کرنا قرار پایا۔

ربیعی ربیع پولچ (محاصل ربیعی)

اس کو ہندی زبان میں اساڑھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ محاصل جو ربیع کی فصل میں اعلیٰ و ادنیٰ اقسام کی زمینوں سے لئے جائیں۔

گیہوں، اعلیٰ قسم کے بیگے میں فی بیگہ اٹھارہ من اور اوسط درجے کے بیگے میں بارہ من اور ادنیٰ میں آٹھ من پینتیس سیر۔ جملہ وزن پیداوار کا تیسرا حصہ بارہ من اڑتیس سیر ایک پاؤ محصول قرار دیا گیا۔ اور اس محصول کا تہائی حصہ چار من بارہ سیر تین پاؤ حق شاہی قرار پایا۔

چنا، اعلیٰ بیگے میں تیرہ من اور اوسط میں ساڑھے دس من اور ادنے میں ساڑھے سات من۔ اس کا تیسرا حصہ دس من ساڑھے تیرہ سیر ہوتا ہے، جس میں سے تین من اٹھارہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

عَدَس، جسے ہندی میں مَسُور کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں آٹھ من دس سیر۔ اوسط میں ساڑھے چھ من۔ ادنیٰ میں چار من پچیس سیر۔ تیسرا حصہ اس کا چھ من اٹھارہ سیر ایک پاؤ ہوتا ہے۔ دو من چھ سیر اس میں سے لے لیتے ہیں۔

جَو، اعلیٰ میں اٹھارہ من، اوسط میں ساڑھے بارہ من، ادنیٰ میں آٹھ من، پندرہ سیر۔ چار من ساڑھے بارہ سیر حق شاہی مقرر کیا گیا۔

کتان۔ ہندی میں اس کو السی کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے چھ من۔ اوسط میں پانچ من دس سیر۔ ادنیٰ میں تین من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

تخم معصفر، ہندی میں کُرڑ کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں آٹھ من تیس سیر۔ اوسط میں چھ من تیس سیر، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من بارہ سیر حق شاہی مقرر ہے۔

ارزن۔ ہندی اس کو چینہ کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے آٹھ من،

ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر۔ دو من ساڑھے ستائیس سیر حق شاہی ادا کیا جاتا ہے۔
سرشف ۔اہل ہند سرسون کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے
آٹھ من، ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر۔ ڈھائی من ساڑھے ستائیس سیر حق شاہی قرار پایا۔
مشنگ ۔ہندوستانی مٹر کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں تیرہ من، اوسط میں ساڑھے دس من،
ادنیٰ میں آٹھ من پچیس سیر۔ اس میں سے ساڑھے تین من تین سیر دیوان میں داخل کیا جاتا ہے۔
شملیت ہندی میں اس کو میتھی کہتے ہیں۔ تامہی۔ اس کو حلبہ کہتے ہیں۔
اعلیٰ میں چودہ من، اوسط میں گیارہ من، ادنیٰ میں ساڑھے نو من پندرہ سیر۔ ساڑھے
تین من پندرہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔
شالی کور، یہ دھان کی ادنیٰ ترین قسم ہے۔ اعلیٰ میں چوبیس من، اوسط میں اٹھارہ من،
ادنیٰ میں چودہ من دس سیر، چھ من دس سیر بطور حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔
خربزہ و نانخواہ، (ہندی میں نانخواہ کو اجوائن کہتے ہیں) ان پر نیز پیاز اور
دیگر سبزی پر کوئی محصول قرار نہیں دیا گیا۔ نقدی وصول کرنے کا دستور العمل جاری
کیا گیا ہے، جس کا آئندہ ذکر کیا جائے گا۔

محاصل خریفی

قند سیاہ، ہندی میں ساونی کہتے ہیں۔
اعلیٰ میں تیرہ من، اوسط میں ساڑھے دس من۔ ادنیٰ میں ساڑھے
سات من۔ تین من اٹھارہ سیر حق شاہی لیا جاتا ہے۔
پنبہ، اعلیٰ میں دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من،
ڈھائی من اس کا حق شاہی مقرر کیا گیا۔
شالی مشکین، اس کے چاول چھوٹے اور بہت سفید، خوشبودار اور جلد
پکنے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ اعلیٰ میں چوبیس من، اوسط میں چودہ من دس سیر،
چھ من دس سیر حق شاہی مقرر کیا گیا۔
شالی سادہ ۔ یہ دھان اتنا عمدہ نہیں ہوتا، اعلیٰ میں سترہ من، اوسط میں

ساڑھے بارہ من - ادنیٰ میں نو من پندرہ سیر - چار من پندرہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

ماش - اہل ہند اس کو مونگ کہتے ہیں، اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر، دو من ساڑھے تیئیس سیر حق شاہی قرار دیا گیا۔

ماش سیاہ - اہل ہند اس کو اُڑد کہتے ہیں - بدستور مونگ -

موٹھ - مونگ سے کم مرتبہ، اُڑد سے بہتر ہے - اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیئیس سیر - ایک من انتیس سیر بطور حق شاہی داخل کیا جاتا ہے۔

جرت، اس ملک میں اسے جوار کہتے ہیں - اعلیٰ میں تیرہ من، اوسط میں ساڑھے دس من - ادنیٰ میں ساڑھے سات من - تین من اٹھارہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

شاماخ، اس ملک میں اسے سانواں کہتے ہیں، اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے آٹھ من، ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر - دو من ساڑھے ستائیس سیر بطور حق شاہی لیتے ہیں۔

کودروں، یہ مثل سانواں کے ہوتا ہے، لیکن اس کا بیرونی پوست سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے، اعلیٰ میں سترہ من، اوسط میں ساڑھے بارہ من، ادنیٰ میں نو من پندرہ سیر - چار من ساڑھے بارہ سیر حق شاہی دیوان میں داخل کیا جاتا ہے -

کنجد، ہندی میں اسے تل کہتے ہیں، اعلیٰ میں آٹھ من، اوسط میں چھ من، ادنیٰ میں چار من - اس کا حق شاہی دو من وصول کیا جاتا ہے -

کال، اہل ہند اس کو کنگنی کہتے ہیں، بفتح کاف و نون خفی و ضم کاف فارسی وکسر نون وسکون یائے تحتانی - اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر - ایک من انتیس سیر حق شاہی لیتے ہیں۔

توریا، یہ سرسوں سے مشابہ لیکن سرخی مائل ہوتا ہے - اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر - ایک من انتیس سیر اس کا حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

ارزن، یہ ربیع کی فصل میں زائد پیدا ہوتا ہے، اعلیٰ میں سولہ من، اوسط میں
ساڑھے تیرہ من، ادنیٰ میں دس من پچیس سیر۔ چار من ساڑھے اٹھارہ سیر حق شاہی
لیا جاتا ہے۔

لہڈرہ، اس کا خوشہ و دانہ کنگنی سے مشابہ ہوتا ہے، اعلیٰ میں ساڑھے
دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من ساڑھے
تیئیس سیر بمقابلہ ان پیداوار کے حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

منڈوہ، اس کا خوشہ مثل سانواں کے ہوتا ہے اور دانہ سرسوں کی مانند
لیکن بعض دانہ اس کا سرخ اور بعض سفید ہوتا ہے۔ اعلیٰ میں ساڑھے گیارہ من،
اوسط میں نو من، ادنیٰ میں ساڑھے چھ من۔ تین من اس غلے کا حق شاہی قرار
دیا گیا ہے۔

کودیا، دانہ اس کا باقلا سے مشابہ ہوتا ہے لیکن قدرے چھوٹا، اعلیٰ
میں ساڑھے دس سیر، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔
دو من ساڑھے بیس سیر بطور حق شاہی طلب کیا جاتا ہے۔

کوردی، دانہ اس کا مثل سانواں کے ہوتا ہے لیکن بمقابلہ سانواں کے
ادنیٰ تر ہے، اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین
من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر حق شاہی لیا جاتا ہے۔

کلت، یہ مثل مسور کے ہوتا ہے لیکن رنگ میں اس سے کسی قدر
زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کا پانی اونٹ کے لئے مفید ہے اگر اس کے
پانی سے پتھر کو تر کرکے کاٹیں تو پتھر آسانی سے کٹ جاتا ہے۔ اعلیٰ میں
ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من
دس سیر۔ دو من ساڑھے بیس سیر بطور حق شاہی دیوان میں داخل
کیا جاتا ہے۔

بھرٹی۔ یہ غلہ بھی سانواں سے مشابہ لیکن اس سے زیادہ سفید
ہوتا ہے۔ اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں
تین من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر اس میں حق شاہی وصول

کیا جاتا ہے۔
محاصل حفاظات میں بعض مقامات پر ایک پاؤ غلّہ وصول کیا جاتا ہے، لیکن بعض مقامات پر اس میں اضافہ بھی کردیتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بیان سے ناظرین پر واضح ہوجائے گا۔
نیل، کوکنار، پان، ہلدی، سنگھارہ، سن، کچالو، کدو، حنا، خیار، بادرنگ، بادنجان، مولی، گاجر، کریلہ، ککوڑہ، ٹینڈس، کچرہ کے لئے پیداوار کی تہائی مقرر نہیں ہے بلکہ نقدی وصول کی جاتی ہے، جیسا کہ آیندہ معرض بیان میں آئے گا۔ اسی آئین کے مطابق پودتی کا جو قابل زراعت و استقبال ہے، مثل لوبیا کے محصول لیا جاتا ہے۔
قبلۂ عالم نے اپنی بیدار مغزی و تدبر سے ان اموال کی وصولیابی میں مذکورۂ بالا وخاص نوازش و توجہ فرمائی ہے اور اطراف مملکت میں اپنے ترحم سے دسویں حصّے کو معاف فرما کر اس معاف شدہ حصّے کو دو حصّوں میں منقسم فرما دیا ہے، اور باوجود اس کی اکثریت کے نصف پٹواری اور نصف قانون گو کو مرحمت فرما دیا گیا ہے۔ پہلا شخص زمینداروں کی جانب سے ایک نویسندہ ہے جو محاصل و مداخل کو لکھتا ہے۔ کوئی موضع یا قصبہ اُس کے وجود سے خالی نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص کا وجود کسانوں کے لئے جائے پناہ ہے، لیکن یہ ہر پرگنے میں ایک ہوتا ہے۔ آجکل قانون گو کا حصّہ موقوف کردیا گیا ہے، لیکن یہ گروہ اپنی مقبولہ خدمت کے معاوضے میں تین مختلف طریقوں سے بارگاہ شاہی سے فوائد حاصل کرتا ہے۔ ان کی ماہانہ تنخواہیں یہ ہیں:۔ اوّل پچاس روپے، دوم تیس روپے، سوم بیس روپے، اور اسی تعداد کے لحاظ سے جاگیرات تن مقرر کی جاتی ہیں۔ زمانہ سابق میں یہ قاعدہ مقرر تھا کہ شقدار، گماشتے اور کارکن اور آئین ایک دن میں اٹھاون دام ضابطانہ وصول کرتے تھے لیکن اس شرط سے کہ ربیع کی فصل میں دو سو بیگے اور خریف کی فصل میں دو سو پچاس بیگے سے کم پیمائش نہ کی ہو، لیکن شہریار دریادل نے ترحم و بخشش فرما کر فی بیگہ ایک دام مقرر فرمادیا۔ اکثر محاصل جو ہندوستان کے برابر ہیں، اُن کو شہریار دریادل نے خدا کی شکرگزاری کے صلے میں معاف فرمادیا مثلاً جزیہ و میر بحری و کرالعسی و محصول جو گروہ در گروہ معابد میں حاضر ہوتے تھے اور ان

کوئی چیز لی جاتی تھی اور گاؤ شماری و سر درختی و پیشکش و قروق و اقسام پیشہ ورو دار وغہ گانہ و تحصیلداری و فوطہ داری و سلامی و وجہ کرایہ و خریطہ و مہرانی و حاصل بازار، و نخاس و سن و کنبل و روغن و آدھوڑی و کیالی و وزانی و قصابی و دباغی و قماربازی و قتلغہ و سماوری و آبداری و پگ (کہ پگڑی کے معاوضے میں کوئی چیز لی جائے) و دودی (یعنی جو شخص کہ آگ جلائے تو کوئی چیز دے) و رسم خانہ (یعنی جب فروخت کریں یا خریدیں، ہر دو حال میں ان سے وصول کیا جائے) اور نمکی (جو زمین شور سے بنایا جائے) اور بلکٹی (جو وقت رخصت کسانوں سے لیا جائے) و تہ بندی و چونہ گری و خماری و دلالی و ماہی گیری اور محصول درخت آں اور جو کچھ کہ اس گروہ کی اصطلاح میں سائرجہات کے نام سے موسوم ہے، یک قلم معاف فرما دئے گئے۔

آئین (۱۴)

چچر

اگر زمین بارش کی کثرت اور سیلاب کی شورش کی وجہ سے بیکار ہو جاتی ہے اور کسانوں کو اس کی درستی میں محنت و تکلیف اٹھانی پڑتی ہے تو پہلے سال میں دو حصے منجملہ پانچ حصوں کے وصول کئے جاتے ہیں اور دوسرے سال میں تین اور تیسرے سال چار حصے اور پانچویں سال دستور قدیم کے لحاظ سے مالگزاری نقد یا کسی اور جنس میں بھی وصول کی جاتی ہے' اور تیسرے ہر بیگہ پر پانچ فیصدی اور ایک دام کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔

آئین (۱۵)
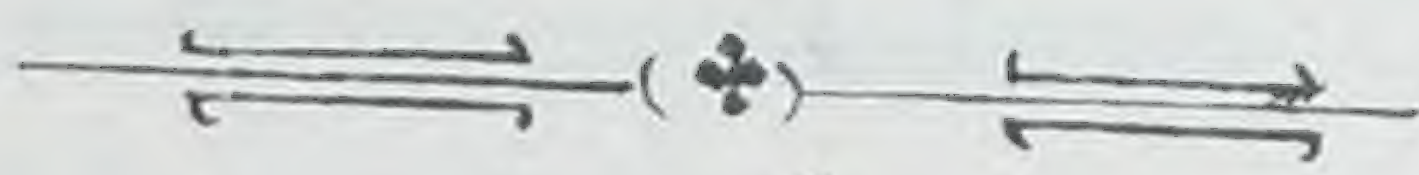
بنجر

چونکہ اس قسم کی زمین کی حالت میں بے انتہا فرق پیداوار میں رونما ہوجاتا ہے
اس لئے ایسی زمین کے مندرجۂ ذیل محاصل وصول کیے جاتے ہیں۔

ربیعی

گیہوں سیلابی۔ پہلے سال میں فی بیگہ آدھا من، دوسرے سال ایک من،
تیسرے سال دو من، چوتھے سال تین من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔
سرسوں بارانی، پہلے سال پانچ سیر۔ دوسرے سال پچیس سیر، تیسرے سال
پینتیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال مثل پولج کے پیداوار ہونے لگتی ہے
چنا، پہلے سال زمین سیلابی سے دس سیر اور زمین بارانی سے پانچ سیر، دوسرے
سال ہر دو صورت میں تیس سیر، تیسرے سال ہر دو صورت یعنی سیلابی و بارانی میں
ایک من دس سیر، چوتھے سال ہر دو صورت میں دو من دس سیر، پانچویں سال مثل پولج کے۔
جو، پہلے سال میں زمین سیلابی سے آدھا من، زمین بارانی سے پانچ سیر،
دوسرے سال سیلابی سے ایک من اور بارانی سے پینتیس سیر، تیسرے سال سیلابی
سے دو من اور بارانی سے ایک من، چوتھے سال سیلابی سے تین من اور بارانی سے
ڈھائی من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔

عدس (مسور) پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر۔ دوسرے سال ہر دو سے تیس سیر، تیسرے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، چوتھے سال ہر دو سے ایک من تیس سیر۔ پانچویں سال میں بدستور۔

ارزن (باجرہ) پہلے سال سیلابی سے دس سیر اور بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر، تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر، چوتھے سال ہر دو سے ایک من، پانچویں سال مثل پولچ کے۔

کتاں (السی) پہلے سال میں سیلابی سے دس سیر اور بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے آدھا من اور بارانی سے پانچ سیر، تیسرے سال ہر دو سے تیس سیر، چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، پانچویں سال بدستور سابق۔

خریفی

ماش، پہلے سال زمین سیلابی سے آدھا من، زمین بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من اور بارانی سے آدھا من، تیسرے سال سیلابی سے ڈیڑھ من، بارانی سے ایک من، چوتھے سال سیلابی سے دو من دس سیر، بارانی سے ڈیڑھ من، پانچویں سال مثل پولچ کے۔

جوار، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے آدھا من، تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ایک من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے دو من، پانچویں سال مثل پولچ کے۔

موٹھ، بارانی سے اول سال پانچ سیر، دوسرے سال آدھا من، تیسرے سال تیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال مثل پولچ کے۔

لہڈرہ، بارانی سے پہلے سال پانچ سیر، دوسرے سال آدھا من، تیسرے سال ایک من دس سیر، چوتھے سال دو من، پانچویں سال بدستور پولچ کے۔

کودروں، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے آدھا من، تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ڈیڑھ من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے ڈھائی من، پانچویں سال بدستور سابق۔

منڈوہ، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے تیس سیر، تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ڈیڑھ من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے ڈھائی من، پانچویں سال مطابق دستور۔

کودری، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے ہر دو سے پچیس سیر،

تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر پانچویں سال دستور کے مطابق۔

کال، پہلے سال سیلابی سے دس سیر بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر تیسرے سال پینتیس سیر چوتھے سال ایک من دس سیر پانچویں سال دستور کے مطابق۔

توریا، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے پچیس سیر تیسرے سال سیلابی سے ایک من دس سیر بارانی سے بیس سیر چوتھے سال سیلابی سے ڈیڑھ من، بارانی سے ایک من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔

سانواں، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، پانچویں سال اسی قاعدے سے۔

باجرہ، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو سے تیس سیر تیسرے سال ہر دو سے ایک من چوتھے سال ہر دو سے ڈیڑھ من، پانچویں سال بدستور سابق۔

تل، پہلے سال بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال بیس سیر تیسرے سال تیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال بدستور سابق۔

پیشتر چوتھے سال ساڑھے دس سیر اور ایک دام وصول کیا جاتا تھا لیکن موجودہ زمانے میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بنجر فی بیگہ پہلے سال ایک یا دو سیر غلہ وصول کریں اور دوسرے سال پانچ سیر اور تیسرے سال تیسرا حصہ اور چوتھے سال چوتھا حصہ اور ایک دام، اس کے علاوہ دیگر سالوں میں تیسرا حصہ وصول کیا جائے، لیکن سیلابی میں قدرے فرق ہونا ضروری ہے۔

ان جملہ حالات و مراتب میں کسان کو جس صورت میں آسانی ہو خواہ نقدی میں یا غلے میں ہر دو طریق سے محصول ادا کر سکتا ہے، زمین بنجر دامن کوہ اور سیلابی پرگنات سرکار سنبل و بہرائچ کی زمینیں بنجر نہیں باقی رہ جاتیں، کیونکہ سیلابوں کی وجہ سے اس قدر نئی مٹی یہاں آکر جمع ہو جاتی ہے کہ یہ زمینیں پولج سے بھی زیادہ کشت و کار کے لئے سہل و آسان ہو جاتی ہیں اور پولج سے زائد پیداوار

ہوتی ہے لیکن جہاں پناہ نے اپنی انتہائی مہربانی سے ان زمینوں کو بنجر کے برابر مقرر فرمادیا اور نقد اور کنکوٹ اور بھاؤلی میں مال گزاری کی وصولیابی میں کسان کو اختیار دیا گیا کہ جس صورت سے وہ مناسب سمجھے محصول ادا کرے۔

آئین (۱٦)

نوزدہ سالہ

ہمیشہ سے یہ قاعدہ مقرر تھا کہ کارداں و تجربہ کار افراد کی ایک مجلس قائم کی جاتی تھی اور اس مجلس میں یہ اشخاص باہمی مشورے سے تمام ممالک محروسہ کے نرخناموں کو مرتب کرتے اوسال نرخناموں کو غور سے دیکھ کر جملہ اجناس و غلہ کی مناسب قیمت قرار دیتے تھے چھٹویں سال الٰہی مطابق ۹٦۸ھ ہلالی سے چوبیسویں سال الٰہی تک مولف نے کمال محنت و جانفشانی کے ساتھ ان نرخناموں کو فراہم کیا اور ناظرین کی آگاہی کے خیال سے ان کو جلد اول میں مرتب کرکے ہر سال کے ہندسوں کو علیحدہ علیحدہ قلمبند کر دیا۔

ربیعی صوبۂ آگرہ

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۹۰ دام	۸۰ سے ۹۰ تک	۹۰	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۳۸ سے ۴۸ تک	۳۶ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۴۲ تک	۴۳ سے ۴۵ تک	۳۲ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۸۵ تک	۴۲½ سے ۸۰ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۳۰ سے ۸۵ تک	۵۲ سے ۱۱۶ تک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۲۶ سے ۵۲ تک	۵۰ سے ۸۵ تک
نخود ہندی (دیسی چنا)	۸۰ دام	۷۶ سے ۸۰ دام تک	۸۰	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۳۸ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۰ تک	۲۱ سے ۳۸ تک	۱۶ سے ۳۴½ تک	۲۶½ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۴۷ تک	۴۰ سے ۸۶ تک
جو	۸۰ دام	۶۶ سے ۷۰ دام تک	۹۰	۳۸ سے ۵۰ تک	۳۸ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۴۰ سے ۴۵ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۲۱ سے ۲۸ تک	۲۱ سے ۴۳ تک	۲۱ سے ۴۵ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۶ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۳۵½ تک	۳۶ سے ۴۵ تک	۲۳ سے ۳۶ تک	۴۰ سے ۹۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
عدس	۶۰ دام	۶۰ ے	۵۰	۳۲ ے	۳۲ ے	۳۲ ے	۳۲ ے	۲۶ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۷ ے	ے	ے	ے	ے
(مسور)		۶۸ تنک		۵۰ تنک	۵۰ تنک	۵۰ تنک	۵۰ تنک	۳۲ تنک	۳۴½ تنک	۲۸ تنک	۳۰ تنک	۲۲ تنک	۲۳ تنک	۲۵ تنک	۳۰½ تنک	۳۰ تنک	۴۲ تنک	۵۰ تنک
ارزن	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۶ ے	۱۴ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۴ ے	۱۴ ے	۱۶ ے	۱۱½ ے	۱۲½ ے	۱۲ ے	۱۶ ے
(چینہ)								۲۸ تنک	۲۰ تنک	۲۲ تنک	۴۲ تنک	۱۸ تنک	۱۷ تنک	۱۹ تنک	۲۵ تنک	۲۴ تنک	۴۲ تنک	۳۴ تنک
مُنگ	۰	۶۸	۰	۰	۰	۰	۴۴	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۹ ے	۱۷ ے	۱۷ ے	۱۷ ے	۱۷ ے	۱۸ ے	۳۲½ ے
(مٹر)								۲۶ تنک	۲۴ تنک	۲۴ تنک	۲۲ تنک	۲۴ تنک	۲۸ تنک	۳۰ تنک	۳۰ تنک	۳۰ تنک	۲۸ تنک	۵۶ تنک
خربزہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۸۶ ے	۸۶ ے	۸۶ ے	۸۶ ے	۸۶ ے	۸۶ ے	۸۲ ے	۸۲ ے	۸۲ ے	۸۲ ے
(ولایتی)									۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک	۱۲۰ تنک
خربزہ	۱۰ دام	۱۰ دام	۰	۰	۸	۸	۸	۱۶	۱۶	۱۵ ے	۱۵ ے	۸ ے	۱۵ ے	۱۵ ے	۱۰ ے	۱۲ ے	۱۲ ے	۱۲ ے
(ہندی)										۱۶ تنک	۱۷ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک	۱۶ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دھان	۶۰ دام	۶۰	۶۰	ے۵۰	ے۵۴	۶۰	ے۵۴	ے۴۰	ے۳۶	ے۳۶	ے۳۶	ے۳۲	ے۳۲	ے۳۲	ے۳۴	ے۳۴	ے۳۴	ے۵۰
(شالی کود)				۶۰ تک	۶۰ تک		۶۰ تک	۴۵ تک	۴۶ تک	۴۴ تک	۴۵ تک	۵۰ تک	۴۲ تک	۵۴ تک	۵۶ تک	۴۸ تک	۴۸ تک	۶۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	ے۷۰	ے۷۰	ے۶۰	۷۰	ے۵۰	ے۷۰	ے۷۰	ے۷۰	ے۷۲
										۹۰ تک	۷۱ تک	۹۰ تک		۸۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۷۴ تک	۷۴ تک
پیاز	.	.	.	.	.	.	.	.	ے۷۰	ے۵۴	ے۷۰	ے۷۰	ے۷۲	ے۷۲	ے۷۰	ے۷۰	ے۷۰	ے۷۰
									۷۳ دام تک	۷۰ تک	۷۳ تک	۷۲ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک
میتھی	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۰ دام	۷۰	ے۵۰	ے۴۰	۷۰	ے۵۰	ے۶۰	ے۲۸	ے۳۲	ے۴۰
											۷۰ تک	۷۰ تک		۸۰ تک	۷۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک
(شلجم)				.	.	.	.	.	۲۰	ے۲۰	ے۲۰	ے۲۰	ے۲۰	ے۱۶	ے۱۶	ے۱۸	ے۱۸	ے۲۲
گاجر (دگدر)	ایک من	ایک من	ایک من						۳۰ تک	۳۰ تک	۲۸ تک	۳۰ تک	۳۰ تک	۲۶ تک	۲۶ تک	۲۵ تک	۲۵ تک	۴۰ تک

جنس	از ۸ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کیو کیو (کاہو)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۱۶
خریفی صوبۂ آگرہ																		
نیشکر (پونڈہ)	.	.	.	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۷۰ سے ۲۰۰ تک	۱۶۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک
نیشکر سادہ (گنّا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۴ سے ۱۴۵ تک	۱۱۲ سے ۱۲۷ تک	۱۰۰ سے ۱۵۰ تک	۹۰ سے ۱۳۴ تک	۹۶ سے ۱۳۴ تک	۹۶ سے ۱۳۴ تک	۹۴ سے ۱۳۴ تک	۱۰۴ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۴ تک	۷۶ سے ۱۰۰ تک	۸۸ سے ۱۲۶ تک
دھان (شالی شکری)	.	.	.	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۴۶ سے ۷۰ تک	۵۳ سے ۴۹ تک	۳۹ سے ۴۷ تک	۴۰ سے ۴۹ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۴۴ سے ۷۰ تک	۴۷ سے ۷۸ تک	۳۷ سے ۸۰ تک	۴۷ سے ۸۰ تک	۵۶ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک

بیج	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دھان	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۵۲ ے	۵۲ ے	۵۶ ے	۴۴ سے	۳۶ سے	۳۶ ے	۳۶ سے	۳۶ ے	۳۶ ے	۲۹ ے	۲۵ ے	۴۰ سے	۳۸ ے	۴۶ ے
(شالی ساٹھی)					۴۰ تک	۶۰ تک	۶۵ تک	۵۲ تک	۴۵ تک	۵۲ تک	۴۵ تک	۴۲ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۸ تک	۴۷ تک	۶۶ تک	۴۸ تک
دھان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸ دام	۴۸ سے	۴۸ ے	۴۸ سے	۴۸ ے	۴۸ سے	۴۸ ے	۴۸ سے	۴۸ ے	۴۸ ے
(شالی مونجی)										۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک
پنبہ	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۷۰ سے	نوے	۸۵ ے	۷۰ ے	۶۲ ے	۷۰ ے	۵۹ سے	۷۶ ے	۶۰ سے	۴۴ ے	۴۴ ے
(روئی)								۹۲ تک		۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۴ تک	۱۰۱½ تک	۹۰ تک	۵۸ تک	۶۰ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۶۰ ے	۵۰ سے	۵۰ ے	۶۰ ے	۶۰ سے	۶۰ سے	۵۶ ے	۵۶ ے
											۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۷۰ تک	۷۶ تک
تل	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے	۵۰	۵۰	۴۰ ے	۲۸ سے	۲۵ ے	۲۱ سے	۲۱ سے	۱۹ ے	۲۴ سے	۱۰½ سے
(کنجد)								۴۶ تک			۵۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۳۸ تک	۳۲½ تک	۳۶½ تک	۳۷ تک	۴۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
موٹھ	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۴ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۳½ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۰½ سے ۲۵ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۳ سے ۲۵ تک	۱۶½ سے ۳۳ تک
اُڑد (ماش)	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۴	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۵½ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۳۲ تک اور ۱۸ جیتل	۲۵ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۵½ سے ۴۵ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۳۹½ تک	۲۷ سے ۴۷½ تک	۲۶½ سے ۵۰ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۴۳ تک	۲۷½ سے ۴۸ تک	۲۲ سے ۶۵½ تک	۲۲ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۵۰ تک
جوار	۵۰	۵۰	۶۰	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۸ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۴۳ تک	۲۲ سے ۴۳ تک	۲۰ سے ۳۴½ تک	۲۲½ سے ۴۶½ تک	۲۹ سے ۴۷ تک	۳۴ سے ۴۸ تک	۳۴ سے ۳۵ تک
لہدرہ	۴۸ دام	۴۸	۴۸ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۲۰ سے ۴۲ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۴۲ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۴۲ تک	۱۸ سے ۴۲ تک	۱۷ سے ۳۱½ تک	۱۷ سے ۳۱½ تک	۱۸ سے ۳۳ تک	۱۸ سے ۳۳ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۲۳ تک	۱۴ سے ۳۲ تک	۱۹ سے ۳۲ تک	۱۹ سے ۳۷ تک	۱۶ سے ۳۶½ تک	۲۰ سے ۳۶½ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۲۲ سے ۲۷ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۱ سے ۲۲½ تک	۱۹ سے ۲۴ تک	۱۶ سے ۳۲ تک	۱۸½ سے ۲۵ تک	۱۸½ سے ۲۵ تک	۲۱ سے ۴۱ تک	۲۱ سے ۴۲½ تک	۲۱ سے ۳۹½ تک	۲۴ سے ۵۰ تک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۰ سے ۲۳ تک	۸ سے ۲۳½ تک	۸ سے ۲۳ تک	۱۰ سے ۲۳ تک	۷ سے ۲۲½ تک	۵ سے ۲۳½ تک	۵ سے ۲۳½ تک	۷ سے ۲۲½ تک	۷ سے ۲۰ تک	۷ سے ۲۳ تک
ساقواں (شاماخ)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۶ سے ۴۳ تک	۱۸ سے ۲۰ تک	۱۰ سے ۱۳ تک	۱۰ سے ۲۰ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۷ سے ۱۲ تک	۸ سے ۱۶ تک	۶½ سے ۱۵½ تک	۶½ سے ۱۴ تک	۷ سے ۱۷ تک	۷ سے ۱۳ تک	۹ سے ۱۴ تک
گال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۴۰	۴۰	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۳ سے ۱۴ تک	۱۳ سے ۲۸ تک	۱۳ سے ۱۴ تک	۱۸ سے ۱۴ تک	۸ سے ۱۲ تک	۹ سے ۱۷ تک	۹ سے ۲۳ تک	۸½ سے ۲۳ تک	۸½ سے ۱۸½ تک	۱۲ سے ۱۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۴۲ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۴۲ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۶ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۴۲ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۴۲ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۶ تک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۲۶ سے ۱۳۰ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۲۴ سے ۱۳۲ تک	۱۱۶ سے ۱۴۰ تک	۱۱۶ سے ۱۳۶ تک	۱۳۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۷ سے ۱۴۰ تک	۱۳۰ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۴ سے ۷۸ تک	۷۸ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۴ تک	۶۰ سے ۸۴ تک
توریا	۸۰ دام	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۳½ سے ۳۲ تک	۲۹ سے ۴۰ تک	۱۷½	۱۷½ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
زرچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو			۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تنک	۵۴ سے ۷۰ تنک	۵۴ سے ۷۰ تنک	۶۰ سے ۷۰ تنک	۶۰ سے ۷۰ تنک	۶۰ سے ۷۰ تنک	۶۰	۶۰
کلت (قلت)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۰	۲۶
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۷۰ تنک	۲۴	۵۳ سے ۷۲ تنک	۵۳	۵۳
کچرہ (ہندوانہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تنک	۹ سے ۱۱ تنک	$9\frac{1}{2}$ سے ۱۵ تنک	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۰ سے ۱۲ تنک
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰ دام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ الہاباس																		
گیہوں (گندم)	۹۰ دام	۹۰	۹۰	۶۰ سے ۴۶ تک	۸۰ سے ۱۰۰ تک	۸۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰	۶۲	۴۸ سے ۷۰ تک	۴۲ سے ۱۰۰ تک	۴۲ سے ۱۰۰ تک	۴۸ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۴۲½ سے ۶۲½ تک	۴۸½ سے ۸۶ تک	۶۲½ سے ۸۶ تک	۴۰ سے ۶۲ تک	۴۰ سے ۷۵ تک
کابلی چنا (نخود کابلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳ سے ۵۰ تک	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۳۳ سے ۵۰ تک	۳۳ سے ۵۰ تک	۳۷ سے ۷۵ تک	۲۶ سے ۷۵ تک	۴۰ سے ۶۲½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دیسی چنا (نخود ہندی)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۲۶ سے ۶۶ تک	۷۶ سے ۹۰ تک	۷۶ سے ۹۰ تک	۷۶ سے ۹۰ تک	۵۶ سے ۹۰ تک	۴۲ سے ۷۰ تک	۱۷ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۵۴ تک	۲۰ سے ۴۵ تک	۳۰ سے ۴۵ تک	۳۰ سے ۷۴½ تک	۴۳½ سے ۵۷½ تک	۴۳ سے ۵۰ تک	۳۶½ سے ۴۴ تک	۲۴ سے ۳۴ تک
جو	۷۰	۸۰	۸۰	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۷۰ تک	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۶ تک	۵۰ سے ۱۰۶ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۴۰ سے ۱۰۰ تک	۴۰ سے ۱۰۰ تک	۴۰ سے ۱۰۰ تک	۴۴ سے ۹۰ تک	۴۶ سے ۶۰ تک	۴۳ سے ۶۰ تک	۳۷ سے ۶۰ تک
ترکاری	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۸۶ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۴	۲۸ سے ۷۰ تک	۳۲ سے ۵۰ تک	۳۰ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۵۰ تک	۲۳ سے ۵۰ تک	۲۲½ سے ۴۷ تک	۴۵ سے ۸۳ تک	۳۸ سے ۵۶ تک	۲۴ سے ۵۶ تک
پوستہ (کوکنار)	۱۶۰ دام	۱۶۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
تخم معصفر (کوڑ)	نصف من تخم	نصف من تخم	نصف من تخم	۷۰ سے ۸۰ تک دام	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۴۴ سے ۷۰ تک	۵۶ سے ۷۰ تک	۵۶ سے ۷۰ تک	۵۶ سے ۷۰ تک	۵۶ سے ۷۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کتان (السی)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۴	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۵ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۳۰ سے ۳۸ تک	۲۰ سے ۳۴ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۴ تک
سرسوں (سرشف)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۸۰	۸۰	۸۰	۲۰ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۴ تک	۲۶ سے ۳۴ تک	۲۲ سے ۳۴ تک	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۵ سے ۳۴ تک	۲۶½ سے ۳۶½ تک	۲۸ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۲ سے ۳۴ تک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰	۵۰	۴۰ سے ۴۵ تک	۴۵ سے ۶۰ تک	۴۵ سے ۶۰ تک	۴۵ سے ۶۰ تک	۴۲	۱۷ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۱۵ سے ۳۰ تک	۱۵ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۳۴ تک	۲۴ سے ۳۶ تک	۲۱ سے ۳۵½ تک	۲۵ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۳۸½ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۴۰	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۷ سے ۲۶ تک	۱۷ سے ۲۶ تک	۱۴ سے ۲۶ تک	۱۶ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۱۴ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۱۲ سے ۲۳ تک	۱۲ سے ۲۰ تک	۱۴ سے ۳۰½ تک
مشنگ (مٹر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۸ سے ۲۳ تک	۱۷ سے ۲۰ تک	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۷ سے ۲۴ تک	۱۷ سے ۲۴ تک	۱۸ سے ۲۴ تک	۱۸ سے ۲۴ تک	۱۷ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۲۱½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خربزہ ولایتی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۸۰ سے ۱۶۰ تک	۶۶ سے ۱۶۰ تک	۴۳ سے ۱۶۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک
ہندی و دیسی خربزہ	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۸ سے ۱۶ تک	۹ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۴۰ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۱۰۰ تک	۵۲ سے ۱۰۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک
دھان (شالی کہنہ)	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۵۴ سے ۸۰ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۳۲ سے ۴۶ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۸ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۴۰ سے ۴۲ تک	۴۲ سے ۵۰ تک
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۶۲ سے ۷۶ تک	۷۲ سے ۷۶ تک	۷۲ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۹۵½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
میتھی (شلمیت)	۰	۰	۰	-	۰	۰	۰	۰	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۸۲ تک	۵۲ سے ۷۲ تک	۲۸ سے ۸۰ تک	۴۰ سے ۸۰ تک
گزر (گاجر)	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۱ـمن	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۳۹ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۲۵ تک	۱۴ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۴ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۲۵
خریفی صوبۂ الٰہ آباس																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۱۷۰ سے ۲۰۰ تک	۱۶۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ (دگنا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۷۰ سے ۱۸۰ تنک	۱۷۴ سے ۱۸۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۴۴ تنک	۸۶ ½ سے ۱۱۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۸۶ ½ سے ۱۳۴ تنک	۸۶ ½ سے ۱۶۵ ½ تنک	۸۶ سے ۷۰ تنک	۷۶ سے (۷۰) تنک	۷۰ سے ۱۲۶ تنک
شالی مشکین (دھان)	۰	۰	۰	۸۰ دام	۸۰	۸۰ سے ۹۰ تنک	۸۰	۸۰	۵۶ سے ۱۰۰ تنک	۵۶ سے ۷۶ ½ تنک	۵۶ سے ۷۶ تنک	۵۶ سے ۷۶ تنک	۵۰ سے ۷۶ تنک	۵۴ ½ سے ۷۷ تنک	۴۹ سے ۷۷ تنک	۴۹ سے ۷۷ تنک	۵۶ سے ۷۶ تنک	۵۶ سے ۷۶ تنک
شالی سادہ (دھان)	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۸۰ سے ۹۰ تنک	۷۰	۴۸	۳۶ سے ۸۰ تنک	۳۶ سے ۵۰ تنک	۳۶ سے ۵۷ ½ تنک	۳۴ سے ۵۷ ½ تنک	۳۷ سے ۵۷ ½ تنک	۳۷ سے ۵۷ ½ تنک	۳۷ سے ۵۸ تنک	۴۲ سے ۵۹ تنک	۴۰ سے ۵۰ تنک	۳۶ سے ۴۴ تنک	۳۰ سے ۶۱ تنک
شالی منجی (دھان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۶۰	۴۴ ½	۶۵	۶۵	۶۵
پنبہ (روئی)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۹۶	۹۰ سے ۱۲۰ تنک	۹۰ سے ۱۲۰ تنک	۷۰ سے ۱۲۰ تنک	۷۰ سے ۱۲۰ تنک	۷۰ سے ۱۲۰ تنک	۷۰ سے ۱۲۰ تنک	۷۰ سے ۱۲۳ تنک	۸۰ ½ سے ۱۰۲ ½	۷۰ سے ۱۰۲ ½	۵۰ سے ۷۰ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۱۰۰ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۸۶ تک	۶۰ سے ۹۹½ تک
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۴	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۳۹ سے ۵۰ تک	۳۹ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۶½ سے ۳۸ تک	۲۲ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۵۲ تک	۲۴ سے ۴۶ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۰	۵۰	۳۶	۲۲ سے ۶۰ تک	۲۹ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۶ تک	۲۰ سے ۴۶ تک	۱۸ سے ۴۶ تک	۱۳ سے ۳۰ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۶½ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۷ تک	۱۶½ سے ۲۸ تک
ماش (اُڑد)	۸۴ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۰	۴۸	۳۶	۲۸ سے ۷۰ تک	۲۸ سے ۴۲ تک	۲۸ سے ۴۲ تک	۲۴ سے ۴۲ تک	۲۵ سے ۴۲ تک	۲۷ سے ۴۴ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۵۴ تک	۲۴ سے ۵۴ تک
مونگ	۸۴ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۷۲ تک	۳۲ سے ۴۶ تک	۳۰ سے ۴۶ تک	۳۲ سے ۴۶ تک	۳۸ سے ۴۶ تک	۳۲½ سے ۴۶ تک	۲۸½ سے ۵۶ تک	۳۴ سے ۵۶ تک	۳۰ سے ۵۰ تک	۲۶ سے ۵۶ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۶۰	۴۸	۴۸	۴۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۹ سے ۴۶½ تک	۲۲½ سے ۴۵ تک	۳۰ سے ۴۵ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۴ تک
لہنڈرہ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۴۰ سے ۵۶ تک	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۶۱ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۶	۴۲	۴۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۲۱ سے ۴۳ تک	۳۴ سے ۴۴½ تک	۲۸ سے ۵۸ تک	۲۰ سے ۳۶½ تک	۲۰ سے ۴۴ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴ سے ۶۴ تک	۴۵ سے ۶۴ تک	۵۴ سے ۶۴ تک	۳۶	۲۱ سے ۶۰ تک	۲۱ سے ۳۳ تک	۲۰ سے ۴۴ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۶½ سے ۳۶ تک	۲۱½ سے ۳۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک	۳۱ سے ۴۸ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۱ سے ۳۹½ تک
کودی	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۳۰	۳۰	۳۰	۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۷ سے ۲۲ تک	۷ سے ۴۱ تک	۷ سے ۴۱ تک	۷ سے ۴۱ تک	۱۰	۷ سے ۴۱ تک

جنس	سنہ ۶-۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شماخ	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۳۰	۳۶	۵۴	۳۶ سے	۳۰	۳۰	۲۰	۱۰ سے	۱۰ سے	۱۰ سے	۷ سے	۸ سے	۷ سے	۱۰½ سے	۱۰ سے
(سانواں)							۴۵ تنک				۴۰ تنک	۲۲ تنک	۲۲ تنک	۲۲ تنک	۲۲ تنک	۴ آتنک	۸ آتنک	۷ آتنک
گگال	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۵۰ سے	۵۰ سے	۵۰ سے	۲۸	۱۳ سے	۱۳ سے	۱۳ سے	۱۰ سے	۸ سے	۱۰½ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۴½ سے	۱۲ سے
(کنگنی)					۵۶ تنک	۵۶ تنک	۵۶ تنک		۴۴ تنک	۴۲ تنک	۲۴ تنک	۲۴ تنک	۴۲ تنک	۲۱½ تنک	۲۳ تنک	۲۳ تنک	۲۴ تنک	۲۲½ تنک
ارزن	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۶	۲۰ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۱۸ سے	۲۰ سے	۱۴ سے	۱۴ سے	۱۴ سے	۱۴ سے
(چینہ)									۳۶ تنک	۳۶ تنک	۳۶ تنک	۳۶ تنک	۳۶ تنک	۳۸ تنک	۲۸ تنک	۲۸ تنک	۲۸ تنک	۳۰ تنک
منڈوہ	۴۶ دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۵۲ سے	۵۲ سے	۳۴	۲۲ سے	۲۲ سے	۲۲ سے	۱۷ سے	۱۳ سے	۱۹ سے	۲۵ سے	۲۵ سے	۲۲ سے	۱۸ سے
						۵۶ تنک	۵۶ تنک		۵۶ تنک	۲۹½ تنک	۲۹½ تنک	۲۹½ تنک	۲۹½ تنک	۳۹½ تنک	۲۳ تنک	۲۳ تنک	۲۸ تنک	۲۸ تنک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۵۰ سے	۱۳۰ سے	۱۲۰ سے	۱۳۰ سے	۱۳۰ سے	۱۳۰ سے	۱۳۲ سے	۱۳۲ سے	۱۳۲ سے	۱۳۲ سے
									۱۶۰ تنک	۱۶۰ تنک	۸۰ تنک	۱۶۰ تنک	۸۰ تنک	۱۴۰ تنک	۱۴۰ تنک	۱۴۰ تنک	۱۴۰ تنک	۱۶۰ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۷	۷۰ سے ۱۲۰ تنکہ	۷۰ سے ۸۰ تنکہ	۷۰ سے ۸۰ تنکہ	۷۶ سے ۸۰ تنکہ	۷۶ سے ۸۰ تنکہ	۶۰ سے ۸۸ تنکہ	۶۰ سے ۹۰ ۱/۲ تنکہ	۸۰	۸۰	۸۰
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ سے ۸۰ تنکہ	۳۲ سے ۳۴ تنکہ	۳۲ سے ۳۴ تنکہ	۲۴ سے ۳۴ تنکہ	۲۴ سے ۳۴ تنکہ	۳۲ سے ۳۰ تنکہ	۲۹ سے ۳۰ تنکہ	۲۶ ۱/۲ سے ۳۰ تنکہ	۲۶ ۱/۲ سے ۳۰ تنکہ	۲۶ ۱/۲ سے ۳۰ ۱/۲ تنکہ
زرد چوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۲۴	۱۸	۲۹ ۱/۲
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۸۰ تنکہ	۶۰ سے ۸۰ تنکہ	۶۰ سے ۸۰ تنکہ	۶۰ سے ۸۰ تنکہ	۶۰ سے ۸۰ تنکہ

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
بچرۂ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ سے ۱۲ دام تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۹½ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۵ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۴ تک
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۶۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۴۰	۲۴۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	-	۲۰ دام	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
بٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ربیعی و خریفی صوبۂ اجمیر میں تمام نسخوں میں خانہ ہائے جداول خالی ہیں۔

ربیعی صوبۂ اودھ

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۹۰ دام	۹۰	۹۰	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۴۶ سے ۶۵ تک	۴۸	۴۲ سے ۵۰ تک	۵۰ سے ۵۲ تک	۳۳ سے ۴۶ تک	۳۳ سے ۳۴ تک	۴۶ سے ۵۰½ تک	۴۶ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۴½ تک	۳۲ سے ۳۴ تک	۴۸ سے ۴۶ تک

جنس	نخود کابلی (کابلی چنا)	نخود هندی (دیسی چنا)	جو	ترکاری	کوکنار (پوستہ)
سنہ ۶ و ۷ الٰہی	۰	۸۰ دام	۸۰ دام	۸۰ دام	۱۶۰ دام
سنہ ۸	۰	۸۰	۷۰	۸۰	۱۶۰
سنہ ۹	۰	۸۰	۶۰	۸۰	۱۶۰
سنہ ۱۰	۰	۴۰ سے ۵۶ تک	۴۲ سے ۵۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۱	-	۴۸ سے ۷۶ تک	۴۲ سے ۶۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۲	۰	۴۸ سے ۷۶ تک	۵۲	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۳	۰	۴۸ سے ۷۴ تک	۴۸ سے ۵۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۴	۰	۳۴ سے ۵۸ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۶۲ سے ۷۲ تک	۱۳۰
سنہ ۱۵	۵۰ دام	۲۴ سے ۳۳ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۱۳۰
سنہ ۱۶	۵۰	۲۶ سے ۳۳ تک	۳۰ سے ۳۲ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۱۳۰
سنہ ۱۷	۵۰	۲۶ سے ۳۳ تک	۳۲ سے ۶۱ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۱۸	۵۰	۲۰ سے ۲۷ تک	۲۰ سے ۲۷ تک	۴۰ سے ۶۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۱۹	۵۰	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۰	۵۰	۳۰ سے ۵۱ تک	۲۹½ سے ۳۵ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۱	۵۰	۴۲ سے ۵۷ تک	۴۳ سے ۶۲ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۲	۵۰	۳۰ سے ۵۷½ تک	۳۴ سے ۵۶½ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۳	۵۰	۱۹ سے ۴۴ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۴	۵۰	۲۱ سے ۴۴ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے	۷۰	۶۰ سے	۶۰ سے	۵۲ سے	۵۲ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے
(کوسنبھ)								۷۰ تک		۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک
کتان	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۸ سے	۶۸ سے	۶۸ سے	۶۸ سے	۵۰ سے	۳۰ سے	۲۶ سے	۲۶ سے	۳۰ سے	۱۸ سے	۲۰ سے	۲۱ سے	۱۷½ سے	۱۷ سے	۱۷ سے
(السی)				۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۶۸ تک	۳۱ تک	۳۱ تک	۳۱ تک	۳۱ تک	۳۱ تک	۲۷ تک	۳۱ تک	۲۸ تک	۲۲ تک	۳۴ تک
سرشف	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۸ سے	۶۸ سے	۶۸ سے	۶۸ سے	۵۰ سے	۳۰ سے	۲۸ سے	۲۶ سے	۲۲ سے	۲۲ سے	۲۵ سے	۱۹ سے	۲۵ سے	۲۰ سے	۲۱ سے
(سرسوں)				۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۶۸ تک	۳۱ تک	۳۳ تک	۳۳ تک	۳۳ تک	۳۳ تک	۲۹ تک	۳۱ تک	۳۱ تک	۲۸ تک	۲۲ تک
عدس	۶۰ دام	۶۰	۵۰	۴۰	۴۰ سے	۴۰ سے	۵۰ سے	۳۲ سے	۱۸ سے	۱۹ سے	۲۰	۱۴ سے	۱۴ سے	۱۷ سے	۲۰ سے	۱۹ سے	۱۹ سے	۱۸ سے
(مسور)					۴۵ تک	۴۵ تک	۴۵ تک	۴۰ تک	۲۷ تک	۲۰ تک		۱۹ تک	۱۸ تک	۲۴ تک	۲۴ تک	۲۸ تک	۲۲ تک	۲۵ تک
ارزن	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰ سے	۳۰ سے	۳۰ سے	۲۶	۱۵ سے	۱۷ سے	۱۷ سے	۱۴ سے	۱۴ سے	۱۶ سے	۱۴ سے	۱۶ سے	۱۴ سے	۱۴ سے
(چینہ)					۴۰ تک	۴۰ تک	۴۰ تک		۱۷ تک	۲۰ تک	۲۰ تک	۱۸ تک	۱۶ تک	۱۸ تک	۱۷ تک	۱۷ تک	۱۶ تک	۱۷ تک

جنس	سنه ۶ و ۷ الٰہی	سنه ۸	سنه ۹	سنه ۱۰	سنه ۱۱	سنه ۱۲	سنه ۱۳	سنه ۱۴	سنه ۱۵	سنه ۱۶	سنه ۱۷	سنه ۱۸	سنه ۱۹	سنه ۲۰	سنه ۲۱	سنه ۲۲	سنه ۲۳	سنه ۲۴
ششنگ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۸	۲۸	۱۶ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۳۱½ تک	۱۵	۱۶ سے ۲۸ تک	۱۶ سے ۳۲ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۱۶ سے ۳۱ تک
خربزهٔ ولایتی (دمٹر)		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۶۰ سے ۸۰ تک	۶۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک
خربزهٔ ہندی (دیسی خربزه)	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۱۶	۸ سے ۱۶ تک	۱۶	۱۳ سے ۱۶ تک	۸ سے ۱۶ تک	۱۵ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک
شالی کور (دھان)	۶۶ دام	۶۶	۶۶	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰ سے ۷۲ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۳ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۳۵ سے ۴۲ تک	۳۵ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۵۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۱ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک
شلمیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۸۰ تک
گزر (گاجر)	ایک من	ایک من	ایک من	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۲۴	۲۴	۵۰ سے ۹۰ تک	۲۴	۲۰ سے ۲۵ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۲۸ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۲۵
خریفی صوبہ اودھ																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ (گنّا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۲۰	۱۶۰ سے ۱۸۰ تک	۱۶۰ سے ۱۸۰ تک	۱۶۰ سے ۱۸۰ تک	۱۶۰ سے ۱۸۰ تک	۱۲۴	۱۲۴ سے ۱۴۴ تک	۱۰۰ سے ۱۱۰ تک	۱۰۰ سے ۱۱۰ تک	۱۰۰ سے ۱۱۰ تک	۹۰ سے ۱۰۶ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۴ سے ۸۰ تک	۶۴ سے ۱۰۷ تک
شالی مشکین قسم اول (دھان)	.	.	.	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۵۶	۵۶ سے ۶۸ تک	۵۶	۵۶ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۴۹½ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۷۶ تک	۴۰ سے ۷۶ تک	۳۶ سے ۶۰ تک
شالی سادہ (دھان قسم دوم)	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۸ سے ۵۲ تک	۳۶	۳۶ سے ۴۸ تک	۳۶ سے ۴۸ تک	۳۶ سے ۴۸ تک	۲۸ سے ۳۶ تک	۲۴ سے ۳۸ تک	۲۲ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۲۱ سے ۳۶ تک	۲۳ سے ۳۶ تک
شالی مونجی (دھان قسم سوم)	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۶۰	۴۴½	۶۵	۶۵
پنبہ (روئی)	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰ سے ۱۳۰ تک	۱۱۰ سے ۱۲۰ تک	۱۱۰ سے ۱۲۰ تک	۸۸	۹۰	۹۰	۷۰ سے ۹۰ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۲ سے ۱۳۰ تک	۷۲ سے ۱۳۰ تک	۶۵ سے ۷۹ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۹۰ تک	۴۶ سے ۹۰ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۶ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۶۴ تک
گنجد (تل)	۶۰	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۶۴	۵۰	۵۰	۴۰ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۵۰ تک	۲۴ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۹ سے ۹۰½ تک	۲۱½ سے ۲۳ تک	۲۱½ سے ۳۰ تک	۲۶ سے ۹۲ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۲	۲۲ سے ۳۶ تک	۲۲	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۳ سے ۲۱½ تک	۱۸ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۲ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۰ تک
ماش	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴ سے ۴۵ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۵۰ سے ۴۵ تک	۳۶	۲۸	۲۸ سے ۳۶ تک	۲۸	۲۷ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۳ سے ۲۵ تک	۲۸ سے ۴۲½ تک	۲۸ سے ۳۴ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۲۸ تک
مونگ	۴۸	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۸ تک	۲۸½ سے ۴۴ تک	۳۰ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۲۵ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۴۸ سے ۶۰ تک	۴۶ سے ۶۰ تک	۴۸ سے ۶۰ تک	۴۰	۲۶
بہدرہ	۴۸	۴۸	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۴	۱۶ سے ۴۴ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک
لوبیا	۰	۰	۱۶ سے ۴۴ تک	۴۴	۴۴ سے ۴۵ تک	۰	۰	۰	۲۴
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۴	۴۴ سے ۴۵ تک	۴۴ سے ۴۵ تک	۵۰ سے ۴۵ تک	۳۶	۲۱ سے ۲۳ تک
کوری	۴۰	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۳۰	۲۰	۱۰

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۶	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۸ تک	۲۵½ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۶ تک
بہدرہ	۲۰	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۸ تک	۱۸ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۸½ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۳۰ تک
لوبیا	۱۵ سے ۵۰ تک	۳۲	۳۲	۳۰	۳۶½	۳۵	۲۰	۲۰	۲۰
کودرم	۲۱ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۴۱ تک	۳۲ سے ۴۳ تک	۱۸ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۲۸ تک
کوری	۱۰	۸ سے ۱۰ تک	۱۰	۱۰	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۲ تک	۹ سے ۱۲½ تک	۹ سے ۱۲½ تک	۱۲½ سے ۱۸½ تک

جنس	۱ تا ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شماخ (سانوا)	۳۶	۳۶	۵۰	۳۰	۳۰ سے ۳۶ تنک	۳۰	۳۶	۲۰	۱۰	۱۰ سے ۲۰ تنک	۱۰	۹ سے ۱۰ تنک	۹ سے ۱۰ تنک	۹ سے ۱۲ ½ تنک	۸ ½ سے ۱۸ تنک	۱۰ سے ۱۶ تنک	۸ سے ۱۲ تنک	۱۱ سے ۱۶ ½ تنک
گال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰ سے ۵۰ تنک	۴۰ سے ۵۰ تنک	۴۴ سے ۵۰ تنک	۲۶	۱۳	۱۳ سے ۲۸ تنک	۱۳	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۰ سے ۱۳ تنک	۱۱ سے ۱۵ تنک	۱۲ سے ۲۳ تنک	۱۲ سے ۲۳ تنک	۱۴ سے ۱۴ ½ تنک	۱۲ سے ۱۴ تنک
ارزن (چینہ)	۴۴	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۴ سے ۳۶ تنک	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۱۸ سے ۲۰ تنک	۲۰ سے ۲۸ تنک	۱۴ سے ۲۸ تنک	۱۴ سے ۲۸ تنک	۱۴ سے ۲۲ تنک	۱۴ سے ۲۵ تنک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰ سے ۵۲ تنک	۵۰ سے ۵۲ تنک	۳۴	۲۲ سے ۲۳ تنک	۲۲ سے ۲۳ تنک	۲۲ سے ۲۳ تنک	۱۶ سے ۲۲ تنک	۱۸ سے ۲۰ ½ تنک	۱۸ سے ۳۱ ½ تنک	۲۲ سے ۳۱ تنک	۱۸ سے ۲۸ تنک	۱۴ سے ۲۸ تنک	۱۴ سے ۲۸ تنک
نیل	۱۴	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۳۲	۱۳۲ سے ۱۳۶ تنک	۱۳۰ سے ۱۳۶ تنک	۱۳۶	۱۳۰ سے ۱۶۰ تنک	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	.	.	.	.	.	۳۲	۳۲	۳۲	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۱ سے ۳۲ تک	۱۸ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۴½ سے ۲۴ تک
زرد چوبہ (ہلدی)	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	.	.	.	.	.	.	.	.	۶۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
سلکت	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۰ دام	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۲۴	۱۸	۲۹½
حنا (مہندی)	.	.	.	.	.	.	.	.	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸ سے ۷۰ تک	۵۸ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کجرہ ہنداش	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۰ دام	۱۶ سے ۱۸ تک	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۳۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۲۴۰	۲۴۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ دہلی																		
گندم و گیہوں	۹۰	۸۴ سے ۹۰ تک	۹۰	۴۴ سے ۶۰ تک	۴۸ سے ۵۶ تک	۵۶	۵۶	۵۰ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۷ تک	۳۶ سے ۴۸ تک	۳۷ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۳۱½ سے ۵۰ تک	۴۵ سے ۸۳ تک	۳۶½ سے ۸۲ تک	۲۰ سے ۵۶ تک	۶۵ سے ۱۰۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نخود کابلی (کابلی چنا)		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۴½ دام	۵۴	۵۴	۵۴	۳۳ سے ۵۸ تنک	۵۴	۵۴ سے ۵۷ تنک	۵۴½ سے ۵۷ تنک	۵۰ سے ۵۷ تنک	۵۷ سے ۶۰½ تنک
نخود ہندی (دیسی چنا)	۷۰ دام	۷۰ سے ۸۶ تنک	۸۰	۴۴ سے ۵۶ تنک	۴۰ سے ۴۴ تنک	۴۰ سے ۵۰ تنک	۴۰ سے ۵۰ تنک	۳۰ سے ۴۴ تنک	۲۰ سے ۳۰ تنک	۲۱ سے ۳۰ تنک	۲۱ سے ۳۰ تنک	۲۱ سے ۴۰ تنک	۱۹ سے ۳۰ تنک	۱۹ سے ۵۰ تنک	۱۹ سے ۴۴ تنک	۲۱ سے ۳۰½ تنک	۲۴ سے ۳۸ تنک	۱۹ سے ۳۷ تنک
جو	۸۰ دام	۶۰ سے ۷۰ تنک	۶۰	۳۲ سے ۵۰ تنک	۳۲ سے ۴۰ تنک	۴۰	۴۰	۳۶	۱۶ سے ۳۷ تنک	۱۶ سے ۳۹ تنک	۲۰ سے ۴۴ تنک	۱۲ سے ۳۷ تنک	۱۲ سے ۳۰ تنک	۱۲ سے ۳۰ تنک	۲۰ سے ۴۴ تنک	۱۹ سے ۳۷ تنک	۲۶ سے ۴۲ تنک	۴۰ سے ۷۲½ تنک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۴۰ سے ۷۰ تنک	۴۰ سے ۷۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۵۴ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک
کوکنار (پوستہ)	۱۰۸ دام	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
تخم معصفر (کرڑ)	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۰	۰	۸۰ دام	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰	۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰	۲۰ سے ۳۰ تک
سرشف (سرسوں)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۸ سے ۶۰ تک	۲۲ سے ۳۰ تک
ارزن (چینا)	۴۴	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۴ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۲۰ تک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰ سے ۸۰ تک	۵۰	۳۴ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۴ تک

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر (کرڑ)	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۷۰ تک	۱۴½ سے ۲۸ تک	۸ سے ۱۹ تک	۲۶ سے ۳۰ تک
سرشف (سرسوں)	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۷ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۱۴½ سے ۲۲ تک	۱۹½ سے ۳۰ تک	۱۹½ سے ۲۴ تک	۲۸ سے ۴۸ تک
ارزن (چینا)	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۳۰ تک	۱۲ سے ۱۷ تک	۱۲ سے ۱۷ تک	۱۲½ سے ۱۸ تک	۱۲ سے ۱۸ تک	۱۲ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۳۰ تک
عدس (مسور)	۱۹ سے ۲۴½ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۴ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۳۰ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خشنگ	۰	۴۶ سے ۷۰ تنک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ سے ۲۶ تنک	۱۵ سے ۲۴ تنک	۱۵ سے ۳۰ تنک	۱۵ سے ۴۴ تنک	۱۵ سے ۲۴ تنک	۱۵ سے ۲۴ تنک	۱۵ سے ۲۵ تنک	۱۷ سے ۳۲ تنک	۱۷ سے ۴۴ تنک	۲۰ سے ۵۶ تنک
ولایتی خربزہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۶۶ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک	۸۰ سے ۱۲۰ تنک
خربزۂ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۰ دام	۱۰	۰	۰	۸ سے ۱۰ تنک	۸ سے ۱۰ تنک	۸ سے ۱۰ تنک	۱۱ سے ۱۵ تنک	۱۱ سے ۱۶ تنک	۱۱ سے ۱۶ تنک	۱۰½ سے ۱۶ تنک	۱۱ سے ۱۶ تنک	۱۱ سے ۱۶ تنک	۱۰ سے ۱۶ تنک	۱۲ سے ۱۶ تنک	۱۲ سے ۱۶ تنک	۱۲ سے ۱۶ تنک	۱۲ سے ۱۶ تنک
شالی کور (دھان)	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۴۰ سے ۶۰ تنک	۴۰ سے ۶۰ تنک	۶۰	۵۴	۴۰ سے ۴۵ تنک	۳۶ سے ۶۲ تنک	۳۴ سے ۴۵ تنک	۲۴ سے ۴۸ تنک	۲۸ سے ۵۲ تنک	۲۴ سے ۵۴ تنک	۲۴ سے ۵۴ تنک	۳۰ سے ۵۶ تنک	۳۰ سے ۵۶ تنک	۳۰ سے ۵۶ تنک	۳۰ سے ۷۰ تنک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۰	۷۰ سے ۸۰ تنک	۷۰ سے ۸۰ تنک	۷۰ سے ۸۰ تنک	۷۰ سے ۸۰ تنک	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۳ تنک	۷۰ سے ۷۳ تنک	۷۰ سے ۷۳ تنک	۷۰ سے ۷۳ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۳۲ تک	۷۰ سے ۴۲ تک	۷۰ سے ۴۲ تک	۷۰ سے ۴۲ تک	۷۰ سے ۴۲ تک
شملیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۳۰ سے ۷۰ تک	۲۲ سے ۷۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۴۲ سے ۶۰ تک	۴۲ سے ۶۰ تک
گزر (گاجر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۹ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۲۵ تک	۲۲ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶ سے ۱۸ تک	۲۴ سے ۲۵ تک
خریفی صوبۂ دہلی																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۲۰۰	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک

جنس	۶ دورۂ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	=۱۰۶	=۱۰۶	=۱۰۶	=۱۰۶	=۱۰۶	=۱۱۲	=۱۰۴	=۹۰	=۹۶	=۹۰	=۹۰	=۹۰	=۹۴	=۶۰	=۸۰
(گنّا)				۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۶۴ تک	۱۳۰ تک	۱۳۴ تک	۱۳۴ تک	۱۳۴ تک	۱۰۶ تک	۱۰۰ $23\frac{1}{2}$ تک	۱۳۰ تک	۱۰۰ تک	۱۰۲ تک
شالی مشکیں	۰	۰	۰	=۷۰	=۷۰	=۸۰	=۷۰	۶۴	=۴۷	=۴۸	=۴۷	=۴۸	=۴۴	=۱۴	=$47\frac{1}{2}$	=$47\frac{1}{2}$	=۵۴	=۴۲
(دھان قسم اول)				۸۰ دام تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۷۲ تک		۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۷۷ تک	۷۷ تک	۷۸ تک	۷۸ تک	۹۰ تک
شالی سادہ	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	=۵۲	=۵۲	=۵۲	۵۶	=۴۴	=۳۲	=۳۱	=۳۰	=۲۸	=۱۸	=۳۲	=۲۰	=۳۶	=۳۴
(دھان قسم دوم)					۶۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک		۴۸ تک	۴۵ تک	۴۵ تک	۴۹ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۷ تک	۵۸ تک	۶۴ تک	۶۶ تک
شالی مونجی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	=۴۷	=۴۸	=۴۳	=۴۸	=۴۰	=۵۰	=$44\frac{1}{2}$	=۴۳	=۴۳	=۳۸
(دھان قسم سوم)									۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک
پنبہ	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۹۰	۹۰	=۷۵	=۷۰	=۶۰	=۷۰	=۷۶	=۸۸	=۵۶	=۴۴	=۴۵
(روئی)										۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۱۱۲ تک	۱۵۰ تک	۱۲۰ تک	۶۸ تک	۷۰ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	=۴۴	=۵۴	=۵۴	=۵۴	=۵۴	=۵۷	=۵۷	=۵۷
											۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۴۴ تک	۵۰	۳۲ سے ۵۰ تک	۳۵ سے ۴۰ تک	۳۵ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۳۴ تک	۱۹½ سے ۴۵ تک	۱۹½ سے ۳۶½ تک	۲۰ سے ۳۶ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۰	۴۰	۳۲	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۹ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۲ تک	۱۹½ سے ۲۲ تک	۱۰ سے ۱۹½ تک	۱۰ سے ۱۸ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۳۶ تک
ماش	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۲	۴۰	۳۲	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۵½ سے ۳۵ تک	۲۶ سے ۳۵ تک	۲۲ سے ۳۲ تک	۱۹ سے ۳۱ تک	۲۲ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۲۹½ تک	۱۳ سے ۲۲ تک	۲۵ سے ۴۴ تک	۲۸ سے ۴۵ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۴۵ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۴۰½ تک	۲۳ سے ۴۶ تک	۳۰ سے ۴۴ تک	۳۰ سے ۵۵ تک
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۳۴ تک	۲۶	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۱۸ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۴۲ تک	۱۹ سے ۴۲ تک	۱۹ سے ۴۲ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۵۳ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
لہنڈرہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۰	۲۰	۲۰	۱۸ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۱ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۳۱ تک	۱۸ سے ۴۴ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ سے ۳۳ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۳۴ تک	۲۰ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۲۳ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۴	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰	۳۰	۳۰ سے ۴۱ تک	۲۱	۲۱	۱۶ سے ۳۰ تک	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۰ ½ سے ۲۵ تک	۱۷ ½ سے ۳۶ تک	۱۹ ½ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۳۹ تک	۲۹ سے ۵۰ تک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶	۱۰	۹ ½	۱۰	۱۰	۶ سے ۱۰ تک	۴ سے ۱۰ تک	۵ سے ۱۰ ½ تک	۵ سے ۱۴ تک	۵ سے ۱۲ ½ تک	۱۰ ½ سے ۱۵ تک
شمراخ (ساتواں)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۳۰	۲۶ سے ۳۰ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۶	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۰ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۶ ½ سے ۱۵ تک	۶ ½ سے ۱۵ تک	۵ ½ سے ۱۲ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۷ سے ۱۳ تک	۱۰ ½ سے ۱۵ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۲۰	۲۰	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۳ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۲۲ تک	۸½ سے ۲۱ تک	۱۲½ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۲۰	۲۰	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۳ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۲۲ تک	۸½ سے ۲۱ تک	۱۰½ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۴۰	۴۰	۳۰ سے ۳۴ تک	۲۲	۲۲	۲۲	۱۶ سے ۳۲ تک	۱۴ سے ۲۳ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک	۱۳ سے ۲۲ تک	۱۷½ سے ۳۳ تک	۲۴ سے ۳۵ تک	۲۳ سے ۴۴ تک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۲۰ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۲ تک	۱۲۰ سے ۱۳۶ تک	۱۲۴ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۳۴ سے ۱۳۶ تک	۱۳۶ سے ۱۵۰ تک	۱۳۶ سے ۱۵۰ تک	۱۳۰ سے ۱۵۰ تک
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۸	۷۰	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۴ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۰	۰	۰	۳۲	۳۲	۳۲	۲۸ سے ۳۲ تک	۳۲	۱۹½ سے ۴۰ تک	۱۷½ سے ۴۰ تک	۳۰½ سے ۳۸ تک	۱۸½ سے ۴۰ تک	۱۸½ سے ۳۸ تک
زردچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ سے ۱۲۰ دام تک	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۷ سے ۶۰ تک	۵۷ سے ۶۰ تک	۵۷ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸	۲۶	۲۶	۳۲	۳۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۰	۲۶
خار (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کچرہ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۹½ سے ۱۵ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲½ تک	۱۵	۱۰ سے ۱۲½ تک	۱۰ سے ۱۲½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پان	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
سنگھاڑہ	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
ارہر	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
آل	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
برٹی	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
ربیعی صوبۂ لاہور																		
گندم گیہوں	۹۰ دام	۸۰	۹۰	۵۰	۵۶	۵۶	۶۰	۶۰	۴۴ سے ۵۲ تک	۴۸ سے ۵۲ تک	۴۰	۲۴	۳۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۲۸ سے ۳۶ ½ تک	۴۴ سے ۵۵ تک	۳۸ سے ۴۴ تک	۵۵ سے ۶۸ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳½ سے ۵۳ دام تک	۵۷½ دام ۳½ جیتل	۴۳ سے ۵۷½ تک ۵۷½ دام و ۳½ جیتل	۵۷ دام اور ۱۶ جیتل	۵۷½ دام اور ۳½ جیتل	۵۷	۵۷½ دام اور ۳½ جیتل	۵۷ دام اور ۳½ جیتل	۵۷½ سے ۶۳ تک	۵۷½ سے ۶۳ تک
نخود ہندی (ہندی چنا)	۸۰ دام	۷۴	۸۰	۴۸	۴۸	۴۸	۵۰	۵۰	۲۶ سے ۳۰ تک	۳۲ سے ۴۳ تک	۲۵	۱۶	۲۰	۲۴½ سے ۲۸ تک	۱۶ سے ۲۱ تک	۲۸ سے ۳۴ تک	۲۸ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۵۳ تک
جو	۷۰	۷۰	۶۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۲۶ سے ۴۳ تک	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۴	۱۲	۲۱	۲۲ سے ۲۷ تک	۱۸ سے ۴۳ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۵۱ تک	۴۰ سے ۵۱ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰	۵۰	۵۰	۵۴	۵۴	۵۴	۴۵ سے ۴۷ تک	۵۴ سے ۴۷ تک

جنس	۶ سنہ الٰہی	۸ سنہ	۹ سنہ	۱۰ سنہ	۱۱ سنہ	۱۲ سنہ	۱۳ سنہ	۱۴ سنہ	۱۵ سنہ	۱۶ سنہ	۱۷ سنہ	۱۸ سنہ	۱۹ سنہ	۲۰ سنہ	۲۱ سنہ	۲۲ سنہ	۲۳ سنہ	۲۴ سنہ
کوکنار (پوستہ)	۱۶۰ دام	۱۶۰	۱۶۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰	۱۲۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
تخم معصفر (کرڈ)	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶	۷۰	۶۰	۶۰	۷۰	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
کتان (السی)	۰	۰	۵۰	۶۰	۶۰	۶۰	۵۰	۵۰	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۵	۱۹	۲۴	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۳ سے ۳۰ تک	۱۵ سے ۳۰ تک	۱۴ سے ۳۰ تک	۲۵ سے ۴۰ تک
سرشف (سرسوں)	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۵	۱۹	۳۰	۲۲ سے ۳۳ تک	۱۶ سے ۲۳ تک	۱۸ سے ۳۸ تک	۱۸ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۳۰ سے ۳۲ تک
عدس (مسور)	۱۶۰ دام	۶۰	۵۰	۳۶	۳۶	۳۶	۴۰	۴۰	۲۷ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۷ تک	۲۰	۱۶	۱۲	۱۲½ سے ۱۹ تک	۱۳ سے ۱۶½ تک	۱۹ - ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۲ تک	۲۹ سے ۳۲ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۴	۱۹ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۶	۱۳	۲۰	۱۶ سے ۱۸ تک	۷½ سے ۱۰½ تک	۷½ سے ۱۴ تک	۱۲ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۲۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
مشنگ (مٹر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ دام	۱۵	۱۹ سے ۲۸ تک	۲۸ سے ۳۶ تک	۱۵	۱۹ سے ۲۳ تک	۱۹	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۳۶ تک
خربزہ ولایتی (ولایتی خربزہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰ سے ۱۰۰ دام تک	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۸۰	۶۶	۸۶	۸۶	۸۶
خربزہ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۰ دام	۱۰	۰	۰	۸	۸	۱۲ سے ۱۴ تک	۱۲ سے ۱۴ تک	۱۳	۱۳	۱۳	۱۵	۱۵	۱۱ سے ۱۲ تک	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
شالی کور (دھان)	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۵۴	۵۴	۶۰	۵۴	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۲۴	۲۴	۲۷	۲۷	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۶ سے ۲۷ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۵۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۳ سے ۷۴ تک	۷۳ سے ۷۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳ دام	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک
شلیت (میتھی)		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰ دام	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۲ سے ۴۵ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۳۰ سے ۴۹ تک	۴۰ سے ۴۶ تک
گزر (گاجر)	نصف من	نصف من	نصف من	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۸ سے ۲۶ تک	۲۱ سے ۳۲ تک
کیو (کاہو)		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۱	۲۱	۱۸½	۱۸½	۱۶ سے ۲۰ تک	۲۵ سے ۵۰ تک
خریفی صوبۂ لاہور																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

جنس	۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ (گنا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۹۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۵۰	۱۰۰ سے ۱۲۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تنک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تنک	۱۲ ½ سے ۱۲۰ تنک	۹۰ سے ۱۰۷½ تنک	۹۴ سے ۱۳۱ تنک	۹۶ سے ۱۳۰ تنک	۷۰ سے ۱۳۰ تنک	۱۰۵ سے ۱۳۰ تنک
شالی مشکین (دهان قسم اول)	۰	۰	۰	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۶۰	۴۶	۴۶	۴۳	۴۰	۵۰ سے ۶۰ تنک	۴۰½ سے ۶۲ تنک	۴۴ سے ۶۰ تنک	۴۳ سے ۶۰ تنک	۶۰ سے ۶۵ تنک
شالی سادہ (دهان قسم دوم)	۸۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۳۴	۴۵ سے ۵۰ تنک	۳۶ سے ۴۰ تنک	۳۶ سے ۴۰ تنک	۳۲ سے ۳۶ تنک	۲۶ سے ۳۲ تنک	۳۲½ سے ۳۶½ تنک	۳۲ سے ۳۲½ تنک	۲۴ سے ۳۸ تنک	۳۰ سے ۴۸ تنک	۴۵ سے ۵۶ تنک
شالی مونجی (دهان قسم سوم)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۵ دام	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۵۰	۵۰	۴۳ سے ۵۰ تنک	۳۲ سے ۵۶ تنک	۵۰ سے ۵۲ تنک
پنبہ (روئی)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۹۹	۱۲۰	۹۶ سے ۴۰ تنک	۷۰	۹۴	۸۰	۹۰ سے ۹۵½ تنک	۹۰ سے ۱۳۰ تنک	۸۰ سے ۱۶۰ تنک	۴۴ سے ۷۰ تنک	۵۵ سے ۹۸ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۸۰	۶۴	۵۰ سے ۵۸ تک	۴۸	۴۰	۳۶	۳۶	۲۵ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۳۴ تک	۳۲ سے ۴۰ تک
موٹھ	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۶	۳۰	۳۶	۲۸ سے ۳۰ تک	۳۰ سے ۳۸ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۸½ سے ۲۳ تک	۱۲ سے ۲۷ تک	۱۰½ سے ۲۷ تک	۱۴ سے ۲۸ تک
ماش	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۶	۳۶	۳۰ سے ۳۸ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۳۴	۲۰ سے ۲۶ تک	۱۸ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۶۰ تک	۳۹ سے ۵۰ تک	۳۹ سے ۵۰ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۱	۲۳	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۸½ سے ۲۳ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۲۶ سے ۳۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۴	۳۲	۳۰ سے ۳۲ تک	۳۲ سے	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۵ سے ۲۷ تک	۲۵	۳۸½	۲۴½ سے ۳۰ تک	۲۳ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۴۰ سے ۶۰ تک
لہدرہ	۴۸	۴۸	۵۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۱	۲۳	۱۵ سے ۲۳ تک	۱۵½ سے ۲۳ تک	۱۹ سے ۲۴ تک	۲۶ سے ۳۴ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۳	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۲½ سے ۲۷ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۲۸ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰ سے ۳۲ تک	۳۲	۳۰ سے ۳۲ تک	۳۰	۲۶	۲۴ سے ۳۰ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۴۴ تک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶	۱۶	۱۰	۱۰	۱۰	۵	۱۰	۵ سے ۱۲ تک	۶½ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۲ تک	۵ سے ۱۴½ تک

جنس	۶و۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شالی خ (دساتواں)	۳۶دام	۳۶	۵۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۶	۱۶	۱۰	۱۰	۱۰	۷	۷ سے ½۱۰ آنک	۷ سے ۱۰ آنک	۸ سے ۹ آنک	۹ سے ۱۲ آنک	۱۲ سے ۸ آنک
گال (کنگنی)	۴۴دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۱۸ سے ۳۰ آنک	۱۷	۱۶ سے ۷ آنک	۱۲ سے ۱۴ آنک	۱۳ سے ½۱۳ آنک	½۷ سے ½۱۵ آنک	½۸ سے ½۱۱ آنک	۱۰ سے ۱۴ آنک	۱۰ سے ½۱۴ آنک	½۱۲ سے ۲۰ آنک
ارزن (چینہ)	۴۴دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۶	۱۸ سے ۲۰ آنک	۲۰ سے ۲۴ آنک	۲۰ سے ۲۴ آنک	۱۶ سے ۲۰ آنک	۱۴ سے ۸ آنک	۱۶ سے ½۲۱ آنک	½۶ سے ۱۵ آنک	۸ سے ۱۱ آنک	۱۰ سے ۲۰ آنک	۱۵ سے ۲۰ آنک
منڈوہ	۴۸دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۰	۲۸ سے ۳۰ آنک	۲۶ سے ۲۸ آنک	۲۶ سے ۲۸ آنک	۲۶ سے ۲۸ آنک	۲۲ سے ۲۶ آنک	۲۱	۲۵	۱۸ سے ۲۵ آنک	۲۰ سے ۲۶ آنک	۲۶ سے ½۲۶ آنک
نیل	۱۴۰دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰ سے ۱۳۴ آنک	۱۳۰ سے ۱۳۴ آنک	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۴

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۰	۷۰	۸۲	۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۳ سے ۳۴ تک
زرد چوبہ ہلدی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۷۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۲۸ سے ۷۰ تک
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۴ سے ۲۸ تک	۲۴	۲۴	۴۸	۲۶ سے ۳۲ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۶۸ سے ۷۱ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک
کجرہ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۲۳ دام ۵۰ جیتل سے ۲۶۳ تک	۰	۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
الہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
بڑٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ربیعی صوبۂ ملتان

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	-	۰	۵۲	۵۲	۳۶	۲۴	۳۰	۳۶ سے ۶۰ تک	۲۱½ سے ۴۰ تک	۰	۴۰ سے ۵۲ تک	۴۶ سے ۶۴ تک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل
نخود ہندی (دیسی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۲	۲۳ سے ۲۵ تک	۱۶	۲۰	۲۱½ سے ۴۰ تک	۱۳½ سے ۴۰ تک	۲۰½ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک
جو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۴ دام	۳۶	۲۲	۱۲	۲۱	۲۰½ سے ۴۰ تک	۱۶ سے ۴۰ تک	۲۰½ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۶۰	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۰	۵۰	۵۳ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک
کوکنار (پوستہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۶۰ سے ۱۴۰ تک	۴۰ سے ۱۴۰ تک	۱۰۰ سے ۱۴۰ تک	۱۰۰ سے ۱۴۰ تک	۱۰۰ سے ۱۴۰ تک
تخم معصفر (کرڈل)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۶۰	۶۰	۷۰	۶۰ سے ۴۶ تک	۴۰ سے ۴۶ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کتان (اسی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۰	۲۰	۱۹	۲۴	۲۴	۲۳	۲۳	۱۶ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۳۰ تک
شرشف (سرسوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۰	۲۵	۱۹	۳۰	۱۸ سے ۶۰ تک	$15\frac{1}{2}$ سے ۴۰ تک	$14\frac{1}{2}$ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۳۶

جنس	سنه ۶ و ۷ الٰہی	سنه ۸	سنه ۹	سنه ۱۰	سنه ۱۱	سنه ۱۲	سنه ۱۳	سنه ۱۴
عدس (مسور)	·	·	·	·	·	·	·	·
ارزن (چینه)	·	·	·	·	·	·	·	·
مشنگ (مٹر)	·	·	·	·	·	·	·	·
خربزۂ ولایتی (ولایتی خربزہ)	·	·	·	·	·	·	·	·
خربزۂ ہندی (دیسی خربزہ)	·	·	·	·	·	·	·	·
شالی کور (دھان)	·	·	·	·	·	·	·	·

جنس	سنه ۱۵	سنه ۱۶	سنه ۱۷	سنه ۱۸	سنه ۱۹	سنه ۲۰	سنه ۲۱	سنه ۲۲	سنه ۲۳	سنه ۲۴
عدس (مسور)	۲۸ دام	۲۸	۱۹	۱۴	۱۶	۶ سے ۲۰ ۱/۲ تک	۱۲ ۱/۲ سے ۲۴ تک	۱۳ ۱/۲ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۴۲ تک	۲۷ سے ۴۲ تک
ارزن (چینه)	۲۲	۲۲	۱۶	۱۳	۲۰	۱۶ سے ۳۷ تک	۱۸ ۱/۲ سے ۲۴ تک	۱۰ سے ۱۶ تک	۱۳ سے ۱۶ تک	۱۷ سے ۴۲ تک
مشنگ (مٹر)	۱۵ دام	۱۵	۱۹ سے ۲۰ تک	۲۶ سے ۳۰ تک	۱۵ ۱/۲	۱۹	۱۹	۱۸ ۱/۲	۳۰ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۳۰ تک
خربزۂ ولایتی (ولایتی خربزہ)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۲۰	۸۲	۶۶	۶۰ سے ۸۰ تک	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
خربزۂ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۳	۱۳	۱۳	۱۱	۱۱	۱۲ سے ۱۹ تک	۱۲ سے ۲۰ تک	۱۱ سے ۱۲ تک	۱۱ سے ۱۶ تک	۱۲
شالی کور (دھان)	۴۴ دام	۴۴	۴۴	۲۴	۲۷	۲۶	۲۸ سے ۳۶ تک	۴۰	۴۰	۴۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
اجوائن	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۳ دام	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۶۴ سے ۷۰ تک	۴۴ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۴۷ تک	۵۶ سے ۴۷ تک	۴۴ سے ۶۰ تک
پیاز	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۴۷ تک	۴۰ سے ۴۷ تک	۵۲ سے ۴۷ تک	۳۶ سے ۴۷ تک	۴۴ سے ۶۰ تک
شلیت (میتھی)	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۲ دام	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۶۰	۳۵ سے ۴۰ تک	۱۴½ سے ۵۲ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۰½ تک
گزر (گاجر)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۴ دام	۲۴	۲۴	۲۴	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰	۱۶	۲۴ سے ۲۶ تک
کیو (کاہو)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۵ دام	۲۵	۲۵	۲۵	۲۱	۲۰	۱۸½	۱۸½	۲۰	۲۵

خریفی صوبۂ ملتان

جنس	۷ الٰہی سنہ	۸ سنہ	۹ سنہ	۱۰ سنہ	۱۱ سنہ	۱۲ سنہ	۱۳ سنہ	۱۴ سنہ	۱۵ سنہ	۱۶ سنہ	۱۷ سنہ	۱۸ سنہ	۱۹ سنہ	۲۰ سنہ	۲۱ سنہ	۲۲ سنہ	۲۳ سنہ	۲۴ سنہ
نیشکر سیاه (پونڈه)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰۰ دام	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
نیشکر ساده (دگنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۰ دام	۱۲۰	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰	۱۰۰ سے ۱۱۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۱۰۰
شالی مشکین (دهان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰ دام	۴۶	۴۶	۴۰	۴۰	۶۰	۴۵ سے ۶۲ تک	۴۵ سے ۶۲ تک	۵۴ سے ۶۲ تک	۶۵ سے ۷۲ تک
شالی ساده (دهان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰ دام	۴۰	۴۰	۳۲	۳۲	۲۸½ سے ۴۸ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۳۰½ سے ۴۰ تک	۳۸ سے ۴۸ تک
شالی مونجی (دهان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۵ دام	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۵۰	۵۰	۵۰	۵۶	۵۲

جنس	سنہ ۶ جلوس الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پنبہ (روئی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۰۴	۷۰	۶۴	۸۰	۷۰ سے ۹۶ تک	۹۰ سے ۹۵½ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۴۴ سے ۹۰ تک	۵۶ سے ۹۰ تک
ترکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰	۵۰	۴۰ سے ۷۸ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کنجد (تل)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۴۸	۴۰	۳۶	۳۶	۴۰ سے ۴۸ تک	۱۹½ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۴۰ تک
موٹھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۱ دام	۲۵	۲۵	۲۱	۲۰	۲۳ سے ۴۰ تک	۱۳ سے ۴۰ تک	۱۳ سے ۴۰ تک	۱۴ سے ۱۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک
ماش	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۶ دام	۳۰	۳۰	۲۵	۲۴ سے ۲۵ تک	۳۴ سے ۴۸ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
مونگ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۲۷	۳۴ سے ۴۸ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۶ تک	۳۲ سے ۳۳ تک	۳۲ سے ۵۰ تک
جوار	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۹ دام	۳۲	۳۲	۲۷	۲۵	۳۹ سے ۴۸ تک	۱۵½ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۳۲ سے ۴۸ تک
لہدرہ	-	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۲۸	۲۸	۲۶	۲۱	۲۳ سے ۴۸ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۱۳	۱۶	۲۶ سے ۳۰ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۳ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۷½ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۸ تک
کودرم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۳ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۷½ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کوری	.	.	.	.	.	.	.	.	۳۲دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۶	۲۳ سے ۲۰ تک	۱۸ $\frac{1}{2}$ سے ۳۰ تک	۱۸ $\frac{1}{2}$ سے ۳۰ تک	۱۶	۲۶
شاخ (سانوال)	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۸دام	۱۰	۱۶	۱۰	۵	۱۰ سے ۱۶ تک	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۵ سے ۱۲ $\frac{1}{2}$ تک
سگال (رنگنی)	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۶دام	۱۰	۱۰	۱۰	۷	۱۰ سے ۱۰ $\frac{1}{2}$ تک	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ $\frac{1}{2}$ تک	۱۲ سے ۱۲ $\frac{1}{2}$ تک
ارزن (چینہ)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۰دام	۲۴	۲۴	۲۴	۱۴	۲۰ $\frac{1}{2}$ سے ۲۸ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۱۰ سے ۲۱ تک	۱۰ سے ۲۰ تک	۱۵ سے ۲۰ تک
منڈوہ	.	.	.	.	.	.	.	.	۳۰دام	۲۸	۲۸	۲۴	۲۱	۲۵	۲۵	۲۵	۱۸ سے ۲۵ تک	۲۶ سے ۳۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۶ دام	۱۳۶	۱۳۶	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
سن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۸ دام	۷۸	۷۸	۷۰	۷۰	۴۸ سے ۷۲ تک	۴۰ سے ۸۲ تک	۴۰ سے ۸۲ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۷۰ سے ۸۲ تک
توریا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۴	۳۴	۳۴	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۳ سے ۳۴ تک
زرد چوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۲۰	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۷۰	۷۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۲	۲۶	۲۲	۲۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴ سے ۳۰ تک
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۴۸ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۷۰	۷۰
کجرہ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۰ دام	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۳۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نام جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ مالوہ																		
گندم (گیہوں)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۳ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴
نخود ہندی (دیسی چنا)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
جو	۷۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
ترکاری	۷۵ دام	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
کوکنار (پوستہ)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰

جنس	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹
نخود ہندی (دیسی چنا)	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک
جو	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک
ترکاری	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک
کوکنار (پوستہ)	۳ مظفری سے ۷۵ دام تک	۳ مظفری سے ۷۰ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک

جنس	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نخود ہندی (دیسی چنا)	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک
جو	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک
ترکاری	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک
کوکنار (پوستہ)	۴ مظفری سے ۱۰۰ تنک	۴ مظفری سے ۱۰۰ تنک	۴ مظفری سے ۱۰۰ تنک	۴ مظفری سے ۱۰۰ تنک	۴ مظفری سے ۱۰۰ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر (کڑر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳ مظفری سے ۷۵ دام تک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۲ مظفری سے ۷۵ تنک	۲ مظفری سے ۷۵ تنک	۲ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک
کتان (السی)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک
شف (سرسوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک
عدس (مسور)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ارزن (چینہ)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
مشنگ (مٹر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
خربزۂ ولایتی (ولایتی خربزہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خربزۂ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک
شالی کور (دھان)	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۵۴	۵۴	۶۰	۵۴ سے ۷۰ تنک	۵۶	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک
اجوائن	۷۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۵۵ تنک	۳ مظفری سے ۵۵ تنک	۳ مظفری سے ۵۵ تنک	۳ مظفری سے ۵۵ تنک	۳ مظفری سے ۵۵ تنک
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شلیت (منتہی)							.	.	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک
گزرہ (گاجر)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک
کیو (کاہو)	.	.	.	.	.	.	.	.	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تنک

جنس	سنه ۶ و ۷ الٰہی	سنه ۸	سنه ۹	سنه ۱۰	سنه ۱۱	سنه ۱۲	سنه ۱۳	سنه ۱۴	سنه ۱۵	سنه ۱۶	سنه ۱۷	سنه ۱۸	سنه ۱۹	سنه ۲۰	سنه ۲۱	سنه ۲۲	سنه ۲۳	سنه ۲۴
خریفی صوبہ مالوہ																		
نیشکر سیاه (پونڈه)	۰	۰	۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک
نیشکر ساده (گنا)	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۶ مظفری سے ۵۰ آتک	۴ مظفری سے ۵۰ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک	۷ مظفری سے ۷۵ آتک
شالی مشکیں (دو قسم اول)	۶۲½ دام	۰	۶۲½	۶۲½	۶۲½	۶۲½	۶۲½	۶۲½	۲½ مظفری سے ۶۲½ تک	۲½ مظفری سے ۶۲½ تک	۲½ مظفری سے ۶۲½ تک	۲½ مظفری سے ۶۲½ تک	۲½ مظفری سے ۶۲½ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک
شالی ساده (دو قسم دوم)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شالی مونجی (دوسا قسم سوم)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری سے ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
پنبہ (روئی)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۶۲½ تک	۲ مظفری سے ۶۲½ تک	۲ مظفری سے ۶۲½ تک	۲ مظفری سے ۶۲½ تک	۲ مظفری سے ۶۲½ تک
ترکاری	۷۵ دام	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک	۳ مظفری سے ۷۵ تک
کنجد (تل)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۴۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
موٹھ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
ماش (اُڑد)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
مونگ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶،۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
بھدرہ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
لوبیا	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
کودرم	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کوری	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
شماخ (سانواں)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
گال (کنگنی)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
ارزن (چینہ)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
منڈوہ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک
نیل	۱۵۰ دام	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ [illegible]ی سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک
سن	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک
توریا	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ ۱/۲ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
زردچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
حنا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
انگرہ ہندوانہ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام									۹۲ دام
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برتی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

صوبہ الہاباس

نو سرکار، پندرہ دستور العمل

(۱) سرکار الہاباس = پندرہ محل، تین دستور

حویلی الہاباس وغیرہ۔ تین محل ایک دستور۔ حویلی الہاباس، کنتت، پرگنہ از آگرہ،
جلال آباس وغیرہ۔ چار محل ایک دستور۔
بھدوئی وغیرہ۔ سات محل ایک دستور۔ بھدوئی، سکندر پور، سرائو، سنگرور، متہہ،
کوائی، ہادیا باس۔

(۲) سرکار بنارس = آٹھ محل، ایک دستور

اسمائے مقامات:۔ حویلی بنارس، بلدۂ بنارس، پندرھا، کسوار، ہرھولہ، بیالسی

(۳) سرکار جون پور = اکتالیس محل، دو دستور

حویلی جون پور وغیرہ انتالیس محل، ایک دستور = آلدمیو، انگلی، بہتری، بھدانو،
تلہنی، جون پور، حویلی جون پور، چاندی پور بڈھر، چاندہ، چریاکوٹ، چکیسر، غریب، خاص پور ٹانڈہ،
خان پور، دیوگادں، رآری، سنجھولی، سکندر پور، سکڈی، شہر پور، شادی آباد، ظفر آباد،
قریات مئو، قریات دوست پور، قریات مینڈہہ، قریات سویتہ، کولہ، گھیسنوہ گھوسی،
کوڈیہ، گوپال پور، کراکت، منڈیاہو، محمد آباد، مجھورا، مئو، نظام آباد، نیگون، ننھوپور۔
مونگرہ وغیرہ۔ دو محل، ایک دستور = مونگرہ، گڈوارہ۔

(۴) سرکار چنادہ = چودہ محل، ایک دستور،

حویلی چنادہ، اہیرواڑہ، بھولی، بدھول، ٹانڈہ، دھوس، راگھوپور۔
قریئے جو دریا کے کنارے پر واقع ہیں مجھوارہ، ٹہایچ ہواری، ٹہولی، سلیپور، نرون

(۵) سرکار غازی پور = اٹھارہ محل، ایک دستور

حویلی غازی پور، بلیا، پچوتر۔ بلہاباس، بھریاباد، بھلایچ، چوسا، دیہبا، سید پور ندی،
ظہور آباد، قریات پلی، کوپاچیت، گنڈھا، کرندہ، لکھنیسر، مدن بنارس، محمد آباد، پرہار باری۔

(۶) سرکار کڑہ = بارہ محل، ایک دستور

بلدۂ کڑہ، حویلی کڑہ، اٹچھی، اتھربن، ایاسا، راری، کراری، کوتلا، کوترا عرف کوسون،
فتح پور ہنسوہ، ہٹگانو، ہنسوہ۔

(۷) سرکار کوررہ = آٹھ محل، تین دستور

حویلی کوررہ وغیرہ دو محل، ایک دستور۔ حویلی کوررہ۔ گھاتم پور۔
گوتیا وغیرہ تین محل، ایک دستور۔ گوتیا، گنیر، کیرن پور کنار۔
جاجمؤ وغیرہ۔ تین محل، ایک دستور۔ جاجمؤ، محسن پور، مجھادن۔

(۸) سرکار کالنجر = دس محل، ایک دستور

کالنجر یا حویلی، اگواسی، اجیگڈہ، سیندھا، سموتی، شادی پور، رسن، کھہرلیہ
مہوبا، مودھا۔

(۱) سرکار مانک پور = چودہ محل دو دستور

مانک پور با حویلی، آر دل، بہلول، سلون، جلال پور، بلکھر، قریات کرارہ، قریات پایگاہ، کھٹوت، نصیر آباد۔
رائے بریلی وغیرہ۔ چار محل، ایک دستور = رائے بریلی، لھہنڈی، جائس، دلمؤ۔
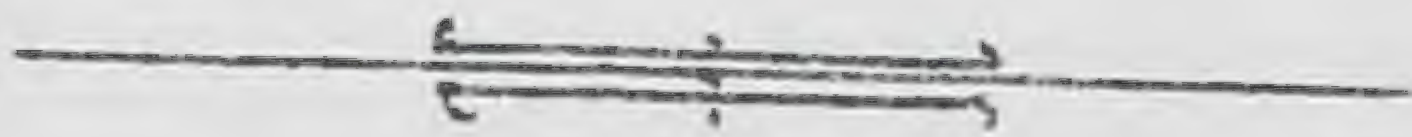
صوبۂ اودھ۔ پانچ سرکار، بارہ دستور العمل

(۱) سرکار اودھ۔ ۲۱ محل، تین دستور

حویلی اودھ انیس محل، ایک دستور۔ دو پرگنے اس سرکار کے خیرآباد میں شامل ہوگئے ہیں۔ آودھ باحویلی، انبودھا، انہونہ، پچھم راٹھ، بلہری، بسوڈھی، تھانہ بھدانو، بکٹھا، دریاآباد، رودولی، سیلک، سلطان پور، ساتن پور، سبہہ، سروا پالی، سترکہ، گوارچہ، منگلسی، نی پور۔

ایک پرگنہ ایک دستور۔ ابراہیم آباد۔

ایک پرگنہ ایک دستور۔ کشنی۔

(۲) سرکار بہرائچ۔ گیارہ محل تین دستور العمل

حویلی بہرائچ وغیرہ آٹھ محل ایک دستور، بہرائچ باحویلی ۲ محل، بہرہ، حسام پور، دانکڈون۔ رجھت، سنجھولی، فخر پور قلعۂ نواگڈھ۔

فیروزآباد وغیرہ دو پرگنہ ایک دستور = فیروزآباد سلطان پور۔

ایک محل ایک دستور = کھروسا۔

(۳) سرکار خیرآباد۔ بائیس محل تین دستور العمل

خیرآباد وغیرہ بارہ پرگنہ، ایک دستور = حویلی خیرآباد، بسارا، بسوہ، بسرہ چھتیاپور۔ کھیری گڈھ، صدرپور، کھیری، کھرکھیلا و لاہرپور ۲ محل، مچہرہٹہ اور ہرگانو ۲ محل پالی وغیرہ آٹھ محل ایک دستور۔ پالی، بروراجنہ۔ بادن، سانڈہی، سرہ گوپامو، کھانکت مئو، نیم کھار۔ بھرواڑہ وغیرہ ۲ محل۔ یہ سرکار آودھ میں داخل تھے۔ بھرواڑہ، بیلا

(۴) سرکار گورکھپور۔ چوبیس پرگنہ ایک دستور

حویلی گورکھپور باپلدہ ۲ محل، اترولا، انھولا، بنایک پور وغیرہ ۴ محل، بانجھی پارا، بستوا پارا، تیل پور، چلوپارا، دریاپارا، دیوا پارا، دکوٹلہ ۲ محل، رصلی، رام گڈھ دگوری ۲ محل، رسول پور وگھوسی ۲ محل، کٹھلا، کھلاپارا، مھولی، مندوہ، مندلہ، منگھرو رتن پور ۲ محل، مھر نخوی۔

(۵) سرکار لکھنؤ۔ پچپن محل دو دستور العمل

حویلی لکھنؤ وغیرہ سینتالیس پرگنہ، ایک دستور = ابنٹھی، اسولی، اسیون، اسوہا، اونچ گانو، بلگر بجنور، باری، بھربھو، بنگوان، تھولی، بیٹھن، پرسندن، پاتن، باراینکور، جھلوتر، دیوی، دیورگہ، ددرہ، رن بیرپور، رام کوٹ، سندیلہ، سائی پور، سردسی، سہالی، سیدھور، سیدھو پور، سنڈی، سرون، فتح پور، گڈھ انبٹھی، کرسی، کاکوری، کھنجرہ، کھاتم، گرنڈا، کوبھنی، لکھنؤ یا حویلی، لشکر، ملیح آباد، موہان، مورانو، مڈیانو، مھونہ، منوی، ملرایہ، بڈیہہ، اینھار۔

اناّم وغیرہ، آٹھ پرگنہ ایک دستور = اناّم، بلگرانو، بنگرمو، ہردوئی، ساتن پور، فتح پور چوراسی، کچھ اندو، ملاوہ۔

ربیعی صوبۂ اودھ												
	پرگنۂ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بہروارہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنو وغیرہ	انام وغیرہ
گندم	۵۴ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۰ ج	-	-	-	-	-	-
نخود ہندی	۴۳ د ۷ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	-	-	-	-	-	-
خردل	....	۴۰ د ۶ ج	....	....	....	....	-	-	-	-	-	-
جو	۳۹ د ۳ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	-	-	-	-	-	-
عدس	۲۳ د ۱۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۱۰ ج	-	-	-	-	-	-
گل معصفر	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د	۸۳ د ۱۲ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۱ د ۱۴ ج	-	-	-	-	-	-
کوکنار	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	-	-	-	-	-	-
ترکاری	۶۹ د ۹ ج	۷۶ د ۱ ج	۶۸ د ۵ ج	۵۶ د ۱۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۶ د ۱۲ ج	-	-	-	-	-	-
کتان	۲۹ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۴ ج	-	-	-	-	-	-

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواره وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنو وغیرہ	انام وغیرہ
سرشف	۳۰ د ۵ ج	۳۸ د	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۳ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	.	.	.	.	.	.
ارزن	۲۰ د ۳ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۱۲ د ۱۹ ج	۱۵ د ۳ ج	۷ د ۲۲ ج	۲۰ د ۳ ج	.	.	.	.	.	.
مشنگ	۲۹ د ۲ ج	۳۸ د	۲۹ د ۲ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۵ ج	.	.	.	.	.	.
گور	۳۰ د ۵ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۲۸ د ۷ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	.	.	.	.	.	.
پیاز	۷۸ د	۸۰ د ۱۸ ج	۷۹ د ۱۰ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	.	.	.	.	.	.
شملیت	۵۵ د ۲۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۷۸ د ۲۰ ج	......	.	.	.	.	.	.
خربزۂ ولایتی	۱۱۵ د ۲۰ ج	۲۳۰ د ۴ ج	۱۵۰ د ۱ ج	۱۱۰ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	.	.	.	.	.	.
خربزۂ ہندی	۴ د ۱۳ ج	۱۴ د ۲۳ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	.	.	.	.	.	.
زیرہ	۷۹ د ۱۵ ج	۶۱ د ۱۲ ج	......	......	......	......		.	.	.	.	.
سیاه دانه	......	۱۵۰ د ۲ ج	......	......	......	......		.	.	.	.	.

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواره وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ	انام وغیرہ
شالی کھرہ	....	۴۶ د ۲۴ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۵ د ۲۱ ج	.	.	.	.	.	.
اجوائن	....	۹۷ د ۵ ج	۷۹ د ۱۰ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۳ د ۲۱ ج	.	.	.	.	.	.
خریفی صوبۂ اودھ												
شکر پونڈہ	۲۴۰ د ۹ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۳۰ د ۸ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۰۳ د ۱۵ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۲۰ د ۱۵ ج	۲۳۱ د ۱۵ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۳۱ د ۱۵ ج	۲۳۱ د ۲۵ ج
شکر سادہ	۱۹۰ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۲۶ د	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۳ ج	۱۳۱ د ۲۳ ج	۱۹۰ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۳۱ د ۳ ج
شالی مشکیں	۶۷ د ۲ ج	۷۱ د ۴ ج	۷۱ د ۴ ج	۶۲ د ۵ ج	۶۵ د ۴ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۶۵ د ۲۴ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۶ د ۲ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۷۴ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج
شالی سادہ	۴۳ د ۱۵ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۳ د ۱۷ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۶ د ۲۴ ج
ماش	۳۳ د ۱۵ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۳ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۴ د ½۱ ج	۳۹ د ۱۷ ج
پنبہ	۸۳ د ۲۱ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۱۷ ج	۹۳ د ۲۳ ج

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرایچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواره وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
موٹھ	۳۵ د ۱۸ ج	۱۴ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۲۳ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۲۳ ج
مگ	۱۶ د ۱۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
توریا	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۶ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
ارزن	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
نیل	۱۶۳ د ۱۵ ج	۱۹۲ د ۳ ج	۱۶۲ د ۳ ج	۱۶۳ د ۶ ج	۱۹۳ د ۶ ج	۱۶۲ د ۶ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
حنا	۷۰ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
سن	۸۹ د ۱۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۵ د ۲۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
ترکاری	۷۹ د ۲ ج	۴۷ د ۵ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۶ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
کچرہ	۱۲ د ۲۰ ج	۴ د ۳ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۴ د ۴ ج	۱۲ د ۸ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔
پان	۲۳۰ د ۱۴ ج	۲۶۰ د ۳ ج	۲۴۴ د ۲۱ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۔	۔	۔	۔	۔	۔

	پرگنۂ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواره وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	٠	٠	٠	٠	٠	٠
لوبیا	......	۳۸ د	۲۷ د ۲۴ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......
جواری	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۵ د ۸ ج	۳۸ د	۳۳ د ۱۴	۳۸ د	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۵ د ۲ ج	۳۸ د	۳۵ د	۳۲ د ۱۵ ج
زردک	......	۸۱ د ۱۵ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......	......
لوری	......	۱۳ د ۱۵ ج	......	۱۵ د ۵ ج	......	......	......	......	......	......	......	......
تربزۂ ولایتی	......	۱۰۵ د ۲ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......	......
ارہر	......	......	......	۲۲ د ۹ ج	......	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۵ د ۴ ج	......	......	......	......
لہدرہ	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۷ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۵ د ۲۴ ج	۲۵ د ۱۸ ج
کودرم	۲۸ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۲ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۸ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۱۴ د ۷ ج
منڈوہ	۲۵ د ۱۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۵ د ۱۸ ج	۵۵ د ۱۸ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۲ ج

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواڑہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
کنجد	۴۱ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۴ د ۱۰ ج	۴۵ د ۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۱ د ۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۰ د ۲۰ ج	۴۱ د ۹ ج
شماخ	۱۸ د ۱۵ ج	۱۹ د	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۰ ج
مونگ	۴۳ د ۱۵ ج	۴۸ د ۲ ج	۴۸ د ۳ ج	۴۱ د ۲ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۱ د ۱۰ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۱ د ۹ ج

آل، کوری، زردچوبہ، کلت۔

صوبۂ دار الخلافہ آگرہ

(۱) سرکار دار الخلافہ آگرہ - چالیس پرگنے - چار دستور العمل

حویلی آگرہ وغیرہ - چھ محل ایک دستور = حویلی آگرہ، چنوار، جلیسر بلدۂ آگرہ، معولپور، مہاون۔
بیانہ وغیرہ - تینتالیس محل ایک دستور = حویلی بیانہ ۲ محل، اودیہی اود، اول، بھساور، تودہ بھیم، بناور، چوسٹھ، کھانوا، رجھوبر، فتح پور عرف سیکری، سیونکر سیونکری، متھرا، مہولی، منگوٹلہ، بھسکر، وزیرپور، ہیلک، ہندون، راپری، باری، بجوارہ۔
اٹاوہ وغیرہ - تین محل ایک دستور = اٹاوہ، رویری، ہتکانت۔
منداور وغیرہ - دو محل ایک دستور - منداور، گھٹولر۔

(۲) سرکار الور - تینتالیس پرگنے - تین دستور

پرگنۂ الور وغیرہ - تینتیس محل ایک دستور = حویلی الور، وہرا، ڈڈیکر، بہادرپور، پنائن، کھلوہر، جلال پور، بہروزپور، راٹھ، بالہٹہ بھرکول، حاجی پور، بودہ تھل، انتھلہ، ہابرو پرات، بلہار، برودہ فتح خاں، برودہ میو، بسانہ، حسن پور بدوہر، حسن پور گوری، دیولی ساجاری، سکھن کیارہ، گھاٹ سیون، کوہ رانا، مونگونا، منداورہ، نوگانو، ناہر گڈھ، ہرسوہی، وہرپور محل، ہرسانا۔
بچھرہ وغیرہ - پانچ محل ایک دستور - بچھرہ، کھوہری رعنا، بھیوان، اسمٰعیل پور، امرن۔
مبارک پور وغیرہ - پانچ محل ایک دستور = مبارک پور، ہرسوتی، منداور، کھیبر تھلی، موج پور۔

(۳ و ۴) سرکار تجارہ و سرکار ایرج، چار دستور

سرکار ایرج - سولہ محل ایک دستور = ایرج پرہار، بھانڈیر، بیجیور، پاندور، چھترہ، ریابانہ، شاہ زادہ پور، کھٹولہ وغیرہ، کجھودہ، کیدار، کونچ، کھیاکس، کانٹی، کھایرہ، مہولی۔

سرکار تجارہ۔ اٹھارہ محل، ایک دستور= تجارہ، ایندور، اوجینہ، اومرا، اومری پور، بیلگوان، بنوہرا، جھمراوت، خان پور، ساکرس، سانٹھاداری، فیروزپور، فتح پور مونگریا، کوٹلہ، کرہیرا انگینان۔

کھوارہ کاتھانہ ایک دستور، ملبیسرو ایک دستور۔

(۵) سرکار قنوج۔ پانچ دستور

حویلی قنوج وغیرہ۔ گیارہ محل، ایک دستور= حویلی قنوج، بارا، بھبھور، بلھور، بلگنانو، دیوہا، سکندرپور، سیولی، سیونرکہ، ملکوسہ، نانامئو۔

سکیٹہ وغیرہ چھ محل ایک دستور= سکیٹہ، کراولی، برنہ، سہار، بتیالی، سہاور۔

بھون گانو وغیرہ دس محل ایک دستور= بھون گانو، سونج، سکرانو، سکٹ پور، سرور، چھبرامئو، شمس آباد، بٹی علی پور، کنپٹل، بھوج پور۔

سکندرپور ایک دستور۔

پھپوند ایک دستور۔

(۶) سرکار سہار۔ دو دستور

سہار وغیرہ چھ محل ایک دستور= سہار، بہاری، بھڈولی، کامہ، کوہ مجاہد، ہوڈل۔

نونہرہ= ایک دستور۔

(۷ و ۸ و ۹) سرکار گوالیار وغیرہ۔ ایک دستور

سرکار گوالیار۔ تیرہ محل، ایک دستور= سرکار نرور۔ پانچ محل، ایک دستور، سرکار بیانوان۔ اٹھائیس محل، ایک دستور۔

(۱۰) سرکار کالپی۔ سولہ پرگنے، ایک دستور

اولی، بلاس پور، بدمعنیط، ڈیرا پور، دیوکلی، راہٹہ، رائے پور، سکن پور، شاہ پور، حویلی کالپی، کنار، کھندوٹ، کھنڈیلہ، بلدہ کالپی، محمد آباد، ہمیر پور۔

(۱۱) سرکار کول۔ چار دستور

تھانہ فریدا وغیرہ دس محل ایک دستور = تھانہ فریدا، پھاسو، ڈبنھائی، ملک پور، شکار پور، نوح، چندوس، خرجہ، اہار، تپل،

حویلی کول وغیرہ چار محل، ایک دستور = کول جلالی، سکندرہ راؤ، گنگیری۔

مارہرہ وغیرہ پانچ محل ایک دستور = مارہرہ، بلرام، سوزون، پچلانہ وسیدھو پور ۲ محل۔

(۱۲) سرکار نارنول۔ چار دستور

حویلی نارنول وغیرہ۔ آٹھ محل۔ حویلی نارنول یا بلدہ، بارب، کوٹ پوتلی، بابائی، کھنڈیلا، سنگھانا، کانوری، مواضع دامن کوہ۔

بروده رعنا وغیرہ۔ دو محل = برودہ رعنا، لاپوٹی۔

چال کلانہ وغیرہ۔ دو محل = چال کلانہ، کھوڈانا۔

کانودہ وغیرہ تین محل = کانوڈہ، نرہرہ، جھوجیون۔

ربیعی صوبۂ دار الخلافہ آگرہ

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بچھرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھوراکاتھانہ	بیسرو	سہار	پہاری	نوہنیرہ	قنوج
گندم	۶۷ د ۲ ج	د ۹ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۳ د ۱۰ ج	۶۳ د ۱۷ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۸ د ۲ ج	۶۰ د ۲۱ ج
نخود کابلی	۶۲ د ۹ ج	.....	.....	.....	.....	.....	.....	۵۵ د ۲۳ ج	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....
نخود ہندی	۴۴ د ۱۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۲ د ۱۳ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۷ د ۱۵ ج
جو	۴۹ د ۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۶ د	۴۲ د ۱۲ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۰ د
عدس	۲۹ د ۲ ج	۲۵ د ۱۷ ج	۲۹ د ۱۷ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۷ ج
تخم معصفر	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۰ د ۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۲۷ د	۱۲۷ د	۱۲۷ د	۱۲۷ د	۱۲۰ د	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۶۹ د ۲۲ ج
کوکنار	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۰ د ۲۰ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۱۲۷ د	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۳۳ د	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۲۸ د
ترکاری	۶۷ د ۲ ج	۵۸ د ۱۴ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۹ د ۷ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۹ د ۷ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۱ د ۱۲ ج
سرشف	۳۱ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۰ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۲۱ ج

	حویلی آگره	اٹاوه	حویلی بیانه	منداور	الور	بچهره	مبارکپور	ایرج	تجاره	کهورکاتهانه	بیسرد	سهار	بهاری	نونهیره	قنوج
ارزن	۲۴د۱۵ج	۲۳د۲ج	۲۰د۳ج	۲۱د۶ج	۲۱د۶ج	۲۲د۹ج	۲۳د۳ج	۲۳د۹ج	۲۱د۶ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۱د۶ج	۲۰د۶ج
مشنگ	۳۱د۸ج	۲۹د۲ج	۳۳د۴ج	۳۲د۱۱ج	۳۲د۱۱ج	۳۱د۲۰ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۳۱د۸ج	۳۲د۱۱ج	۳۱د۸ج	۳۱د۸ج	۳۱د۸ج	۳۲د۱۵ج	۳۹د۲ج
گزر	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۳۳د۴ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۲۵د۱۸ج	۲۶د۲۱ج	۲۶د۲۱ج	۲۵د۱۰ج	۲۹د۲ج	۲۵د۱۸ج	۲۵د۱۷ج	۲۵د۸ج	۲۹د۲ج	۳۱د۲۱ج
پیاز	۸۴د۲۴ج	۸۰د۱۲ج	۸۰د۱۱ج	۸۰د۱۸ج	۸۲د۱۷ج	۸۱د۱۶ج	۸۱د۱۷ج	۸۲د۱۷ج	۸۱د۱۲ج	۸۰د۲ج	۸۱د۱۶ج	۸۱د۱۶ج	۸۱د۱۶ج	۸۲د۱۷ج	۸۲د۱۸ج
شلمیت	۴۴د۱۸ج	۵۰د۸ج	۸۴د۲۴ج	۵۵د۸ج	۵۵د۲۹ج	۸۴د۲۳ج	۸۱د۱۶ج	......	۸۴د۲۴ج	۵۵د۲۳ج	......	......	۸۴د۲۴ج	۵۵د۲۳ج	۸۲د۱۸ج
خربزۂ ولایتی	۱۱۱د۲۰ج	۸۷د۱۷ج	۱۱۱د۲۰ج	۱۱۱د۲۰ج	۱۱۱د۲۰ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	......	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۱۱د۲۰ج	۱۱۹د۱۶ج
خربزۂ هندی	۱۵د۱۱ج	۱۴د۱۳ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۲ج	۱۵د۱۶ج	۱۴د۱۴ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۴د۱۴ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۴د۱۳ج	۱۵د۱۶ج	۱۴د۱۳ج
زیره	۸۴د۲۴ج	۸۳د۲۱ج	۸۴د۲۴ج	۸۴د۲۴ج	۸۴د۲۴ج	۸۱د۱۷ج	۸۴د۲۴ج	۸۲د۱۷ج	......	۸۴د۲۴ج	......	......	۸۱د۱۶ج	۸۴د۲۴ج	......
شالی کور	۵۵د۲۳ج	۴۹د۵ج	۴۸د۷ج	۵۱د۱۱ج	۵۱د۱۱ج	۵۳د۱۷ج	۵۱د۱۱ج	۵۰د۸ج	۵۰د۱۷ج	۵۱د۱۱ج	۵۳د۱۷ج	۵۳د۱۷ج	۵۶د۱۷ج	۵۱د۱۱ج	۴۶د۲۴ج
اجوائن	۸۴د۲۴ج	۸۳د۲۱ج	۸۴د۲۴ج	۸۴د۲۴ج	۸۴د۲۴ج	۸۱د۱۷ج	۸۴د۲۴ج	۸۶د۲ج	۸۱د۱۶ج	۸۴د۲۴ج	۸۱د۱۶ج	۸۱د۱۶ج	۸۱د۱۶ج	۸۴د۲۴ج	۸۳د۲۱ج
کتان	سیاه دانه														

خریفی آگرہ

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بچھرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھوراکاتھانہ	ببسرو	سہار	بہاری	نوہیرہ	قنوج
شکر پونڈہ	۲۳۹ د ۶ ج	۲۳۹ د ۸ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۰۰ د ۱۸ ج	۲۰۵ د	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۱۷ د	۲۱۸ د ۱۸ ج	۲۱۷ د	۲۲۰ د ۱۵ ج	۲۱۷ د	......
شکر سادہ	۱۴۷ د ۱۱ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۸ د ۱۷ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۱۲۰ د ۱۱ ج	۱۷۳ د ۱۳ ج	۱۸۵ د ۶ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۸ د ۱۶ ج	۱۳۸ د ۶ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۱ د ۲۳ ج
شالی مشکیں	۴۸ د ۲۰ ج	۶۰ د ۹ ج	۸۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۶ د	۶۷ د ۲ ج	۷۸ د ۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۶ د	۷۶ د ۱ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۳ د ۲۰ ج
شالی سادہ	۶ د ۹ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۵۸ د ۲ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۱۷ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۱۷ ج	۴۸ د ۴ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۱۷ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۱۷ ج	۲۶ د ۲۴ ج
آل	......	......	......	......	......	......	......	۲۵۰ د ۱۷ ج	......	......	......	......	......	......	......
ماش	۴۰ د ۶ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج
پنبہ	۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۷۹ د ۱۵ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۵ د ۱ ج	۹۵ د	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۳ د ۲۳ ج
موٹھ	۲۹ د ۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	......	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۲۳ ج
گگال	۲۰ د ۳ ج	۱۴ د ۱۳ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۰ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۵ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۹ ج

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بجھرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھورکاتھا	مبیسرو	سہار	پہاری	نہنیرو	قنوج
توریا	۴۰ د ۱۲ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۹ د ۳ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۳ ج	۳۸ د	۳۹ د ۳ ج	۴۴ د ۱۷ ج
ارزن	۲۹ د ۲ ج	۲۲ د ۹ ج	......	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج
نیل	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۹ د ۲۲ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۵۶ د ۱۸ ج	۱۹۳ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۳ د ۶ ج	۱۶۳ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۳ د ۱ ج
حنا	۷۰ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۶ د ۲ ج	۷۷ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۸ د	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۶ د ۱ ج
سن	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	[illegible] ۱۱ ج	۸۸ د ۲۰ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۸ د ۸ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۸ د ۸ ج	۸۸ د ۸ ج	۸۸ د ۸ ج	۷۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج
ترکاری	۸۴ د ۲۴ ج	۸۰ د ۱۲½ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج	۸۸ د ۷ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج
کچرہ	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۵ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج
پان	۲۲۳ د ۲۰ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د	۲۶۸ د	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۶۸ د ۲۰ ج
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۲۰ ج	....	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۱ د ۸ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۸ د	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۳ د ۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	....

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیاد	منداور	الور	بجھیرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھورا کا معاش	بسیرو	سہار	بہاری	نونہیرہ	تنوخ
جواری	۴۴ د ۱۸ ج	۳۵ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۵ ج
کوری	....	....	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	....
لہدرہ	۳۱ د ۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	....	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د	۲۵ د ۱۸ ج
کودرم	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۴ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج
منڈوہ	۳۱ د ۸ ج	۲۰ د ۲۴ ج	....	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۷ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج
کنجد	۴۴ د ۱۸ ج	۶۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۸ ج	۴۴ د ۷ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۷ ج
شماخ	۱۵ د ۱۷ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۵ د ۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۰ ج
مونگ	۴۹ د ۵ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۸ د	۴۱ د ۹ ج

شالی مونجی، زردک، تربزۂ ولایتی، ارہر، زردچوبہ، کنکت۔

تتمۂ ربیعی صوبۂ آگرہ

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپھوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رعنا	چال کلانہ	
گندم	۶۴ د ۲۱ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۹ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۱ د ۱۲ ج	•
نخود کابلی	....	....	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	....	....	....	....	....	....	•
نخود ہندی	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۸ د	۳۴ د ۱۷ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۳ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۶ د ۲۲½ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	•
جو	۴۰ د ۱۲ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۴۰ د ۱۲ ج	۴۰ د ۲ ج	۴۱ د ۹½ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۱ د ۹ ج	•
عدس	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۰ د ۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	•
گل معصفر	۷۳ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	•
کوکنار	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۴۵ د ۹ ج	۱۲۳ د	۱۲۸ د ۲ ج	۱۱۹ د ۷ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	•
ترکاری	۶۰ د ۹ ج	۵۷ د ۴ ج	۵۶ د ۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۰ د ۲۳ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۳ د ۲ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۵ د ۴ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۹ ج	•
سرشف	۳۲ د ۱۵ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۲۷ د ½ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	•

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپھوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رعنا	چاول کلانہ	.
ارزن	۲۱د۶ج	۲۰د۳ج	۲۱د۶ج	۲۰د۳ج	۱۶د۱۲ج	۲۰د۳ج	۲۰د۹ج	۱۹د	۲۲د۹ج	۲۱د۶ج	۲۰د۹ج	۲۲د۹ج	۲۰د۳ج	.
مشنگ	۳۱د۲۰ج	۲۴د۱۵اج	۲۹د۲ج	۲۰د۹ج	۳۱د۸ج	۲۲د۹ج	۲۶د۱۳ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۲۷د۲۳ج	۲۹د۲۱ج	۲۶د۲۱ج	.
گزر	۳۱د۲۰ج	۳۹د۲۰ج	۳۱د۲۰ج	۲۶د۱۳ج	۲۶د۲۳ج	۲۶د۲۱ج	۲۴د۱۵ج	۲۴د۱۵ج	۲۶د۱۳ج	۳۱د۸ج	۲۶د۱ج	۲۶د۲۰ج	۲۴د۱۵ج	.
پیاز	۸۷د۵ج	۸۰د۸اج	۸۷د۵ج	۸۲د۸اج	۸۴د۲۳ج	۸۲د۸اج	۸۹د۱۵ج	۸۱د۱۵ج	۸۱د۱۶ج	۸۷د۱۵ج	۸۴د۱۲ج	۸۱د۱۶ج	۷۷د۷ج	.
شلمیت	۸۹د۵اج	......	۸۱د۱۱ج	......	......	......	......	۴۹د۵ج	......	۸۹د۵اج	......	۸۱د۱۶ج	......	.
خربزہ ولایتی	......	۱۰۱د۱۹ج	......	۱۰۹د۴اج	۱۱۵د۲۰ج	۱۰۹د۴اج	۱۰۰د۱۶ج	۱۲۵د۹ج	۱۱۱د۸ج	......	۱۰۲د۲۱ج	۱۰۰د۱۶ج	......	.
خربزہ ہندی	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۴د۱۴ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۷د۲۲ج	۱۵د۱۶ج	۱۳د۱۳ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱د۱۶ج	.
زیرہ	۴۸د۲۴ج	۸۲د۸اج	۸۷د۵ج	۸۲د۸اج	۸۴د۲۴ج	۸۰د۸اج	......	۸۶د۲ج	۸۴د۲۴ج	۸۷د۵ج	۸۴د۲ج	۸۴د۲۴ج	......	-
شالی کور	۵۱د۵اج	......	۵۱د۵اج	۵۰د۸ج	۵۹د۷ج	۵۰د۲۰ج	۱۴د۵ج	۵۹د۲۳ج	۵۳د۷اج	۱۵د۵اج	۴۶د۲ج	۵۱د۱۱ج	۶۰د۹ج	-
اجواین	۴۸د۲۳ج	۸۰د۸اج	۸۷د۵ج	۸۲د۲ج	۸۶د۲ج	۸۶د۲ج	۴۸د۲۴ج	۸۶د۱اج	۴۸د۲۴ج	۸۷د۲۴اج	۴۸د۲۳ج	۴۸د۱۲اج	۸۴د۲۴ج	.

کتان ـ سیاہ دانہ - پرگنہ کالودہ کے نرخ اجناس کسی نسخے میں موجود نہیں ہیں۔

تتمۂ خریفی صوبۂ آگرہ

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پچپونڈ	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رغا	چال کلانہ
نیشکر پونڈہ	....	۲۲۳ د ۵ ج	....	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۳۹ د ۶ ج	....	۲۲۳ د ۱۸ ج	۲۱۹ د ۲ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	....	۲۱۶ د ۱۳ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۰۵ د ۱۸ ج
نیشکر سادہ	۱۳۸ د ۱۶ ج	۱۴۶ د ۱۳ ج	۱۴۷ د ۱۶ ج	۱۴۳ د ۱۳ ج	۱۴۷ د ۱۵ ج	۱۴۴ د	۱۳۴ د ۱۴ ج	۱۳۴ د ۱۴ ج	۱۳۴ د ۱۴ ج	۱۳۸ د ۱۶ ج	۱۳۴ د ۱۴ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۵ د ۶ ج
شالی مشکیں	۷۰ د ۱۴ ج	۵۹ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۷ د ۲ ج	۸۰ د ۱۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۷۴ د ۲۴ ج	۷۷ د ۶ ½ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۳ د ۲۰ ج
شالی سادہ	۴۰ د ۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۶ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۰ ج	۴۶ د ۲۳ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۲۰ ج	۴۶ د ۲۳ ج	۴۹ د ۵ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۵۳ د ۱۷ ج
آل	....	....	....	۲۰۵ د ۱۸ ج	....	۲۰۵ د ۱۸ ج	....	....	....	....	....	....	....
ماش	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج
پنبہ	۹۳ د ۲۳ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۷ د ۵ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج
موٹھ	۲۵ د ۱۸ ج	۲۲ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۹ د ۳ ج	۲۲ د ۳ ج	۲۲ د ۱۲ ج
کال	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۲۰ د ۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۹ ج

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپھوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رعنا	چال کلادہ
توریا	۳۸ د	۴۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۴۰ د	۳۸ د	۳۸ د	۳۳ د ۱۲ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۵ د ۹ ج	۴۶ د ½ ج
ارزن	۲۴ د ۱۵ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹½ ج
تیل	۱۶۰ د ۳ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج	۱۶۰	۱۶۰ د ۶ ج	۱۶۰ د ۳ ج	۱۶۲ د ۱ ج	۱۶۳ د ۱ ج	۱۶۰ د ۲۲ ج	۱۲۱ د	۱۶۵ د ۱۵ ج	۱۵۶ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د
حنا	....	۷۷ د ۴ ج	....	۶۹ د ۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۷ د ۴ ج	۷۲ د ۱۲ ج	۷۷ د ۴ ج	....	۷۶ د ½ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۷ د ۴ ج
سن	۸۲ د ۱۱ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۰ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۷۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج
ترکاری	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۴ د ۲۱ ج	۷۶ د	۸۸ د ۸ ج	۶ د	۷۷ د ۷ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۱۱ د ۱۴ ج
کچرہ	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۱۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۰½ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج
پان	....	۲۶۸ د ۲۰ ج	....	۲۶۸ د ۸ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۶۸ د ۸ ج	۲۲۳ د ۱۳ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	....	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج
سنگھاڑہ	....	۱۰۲ د ۲۲ ج	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۰۸ د ۱۱ ج	....	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۱۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۷ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	بروده رعنا	چال کلانہ
جواری	۳۹د۳ج	۳۵د۲۰ج	۳۹د۳ج	۳۸د۷ج	۳۴د۱۸ج	۳۸د۷ج	۳۵د۱۹ج	۳۵د۱۴ج	۳۵د۱۹ج	۳۹د۳ج	۳۵د۱۹ج	۳۵د۲۰ج	۳۳د۱۴ج
کوری	....	....	....	....	۱۵د۱۶ج	....	....	۱۱د۱۴½ج	۱۱ج؟	....	....	۱۲د۸ج	....
لہدره	۲۶د۲۱ج	۲۴د۵ج	۲۶د۲۱ج	۲۶د۲۱ج	۳۱د۸ج	۲۶د۲۱ج	۲۴د۱۵ج	۲۴د۱۵ج	۲۴د۱۵ج	۲۲د۲۱ج	۲۷د۲۳ج	۲۶د۲۳ج	۲۶د۲۳ج
کودرم	۳۰د۵ج	۲۷د۲۴ج	۳۰د۵ج	۲۷د۲۴ج	۳۱د۸ج	۲۷د۲۴ج	۲۹د۲ج	۳۲د۵ج	۲۹د۲ج	۳۰د۵ج	۲۹د۱ج	۳۳د۱۴ج	۲۹د۲ج
منڈوه	۳۰د۵ج	۲۶د۲۱ج	۲۹د۲ج	۲۶د۲ج	۳۱د۸ج	۲۵د۲۱ج	۲۷د۲۴ج	۲۷د۱۴ج	۲۷د۲۴ج	۲۹د۲ج	۲۰د۸ج	۲۵د۱۸ج	۲۷د۲۴ج
شاخ	۲۵د۸ج	۱۲د۸ج	۲۴د۱ج	۱۱د۵ج	۱۴د	۱۱د۵ج	۱۲د۸ج	۱۱د۸ج	۱۲د۸ج	۲۴د۵ج	۱۲د۷ج	۱۳د۵ج	۱۵د۹ج
مشنگ	۴۹د۶ج	۴۶د۲۴ج	۵۹د۵ج	۴۰د۶ج	۴۹د۵ج	۴۰د۶ج	۴۰د۶ج	۳۸د	۴۰د۶ج	۴۹د۵ج	۳۵د۱۹ج	۳۵د۲۰ج	۳۵د۲۰ج
زردچوبہ	۸۹د۱۱ج	....	۱۱۱د۲۰ج	....	....	....	....	....	....	۱۱۱د۲۰ج	....	....	....

شالی مونجی، زردک، تربوزه ولایتی، ارہر، کتھد، کلت۔

صوبۂ اجمیر سات سرکار، نو دستور العمل

(۱) سرکار اجمیر دو دستور

حویلی اجمیر وغیرہ = چوبیس پرگنہ، ایک دستور۔
حویلی اجمیر با بلدہ ۲ محل، آرائین، پربت، تھالی، بھوانہ، بوال، بابل باندھن، سندری بھرونڈا، توسینا، جوبنیر، دیوگاؤں، روشن پور، سانبھر، سروار، سیٹھلا، سلیمان آباد، کیکری، کھیروہ، ماہروٹ، مسعود آباد، نرائینہ، ہرسور۔
انبیر وغیرہ، چار پرگنہ ایک دستور = انبیر، بھاکوی، جھاگ، موز آباد۔

(۲) سرکار جودھپور = اکیس پرگنے، ایک دستور

حویلی جودھپور با بلدہ، آسوپ، اینڈراوتی، بھوڈھی، پلپارہ، بیلارہ، پالی وغیرہ ۳ محل، پالہ، پوڈھہ، بھادراجون، جیتارن، دوتارا، سوجھت، ساتل میر، سیوانا، کھیروا، کھیون سر، کونروج، تھیوہ۔

(۳) سرکار چتوڑ = اٹھائیس پرگنے، ایک دستور

حویلی چتوڑ با بلدہ ۲ محل، اسلام پور عرف رامپور اودی پور وغیرہ ۳ محل، اپرمال، ارٹود، اسلام پور عرف موہن، بودھنور، پھولیا، بنھیرا اپور، بھین سرور، باگور، بیگون، تیی حاجی پور، جیران، ساتور کھاتی، ساںڈری، سمیل با مزرعہ، کوسیانہ، ماندل گڑھ، ماندل، مداریا، نیمچ وغیرہ ۳ محل۔

(۴) سرکار رنتنبھور۔ چار دستور

رنتنبھور وغیرہ، چھیالیس پرگنے، ایک دستور = حویلی رنتنبھور، الہن پور، اٹاڈا،

آنوان، اسلام پور، ایوان، بوسامیر، برودہ، بھدلانون، بکلانت، بلاتیہ، بھوسور، بیلونہ، بالاکھتری، بھوری بہاڑی، باران، تلاد، جیت پور، جھائن، خلجی پور، دھری، سنسساری، کوٹا، کھندار، کھاتولی، کڈاود، لاکھری، لونڈہ، لہاود، مانگروٹا، مومیدانہ وغیرہ ۱۶ محل۔

چاٹسو وغیرہ سولہ پرگنہ، ایک دستور = چاٹسو، بروارہ، اونیارا، پاٹن، ہنتھٹا، سارسوپ، بولی، بیجری، تھرتی، نواہی، جھلاوہ، کھتاکھرہ، تسوی، سوپر، لارنہ، کروڑ، بوندی،

دیلھوارہ وغیرہ سات پرگنے، ایک دستور = دیلھواڑہ، ریواند صنعہ نگر، انترودہ، دیلانہ، الکھورہ، لوہروارہ،

توڈا وغیرہ تین پرگنے، ایک دستور = توڈا، تونک، نوری۔

(۵) سرکار ناگور = تیس پرگنے، ایک دستور

حویلی ناگور، آمرسرائن، ایندانہ، بھدانہ، بکدو، باتودھا، برودہ، بارہ گائن، چایل، چارودہ، جاکھرہ، خارج کھٹو، دنیدوانہ، دون پور، ریواسا، ردون، رسول پور، رہوت، سادیلہ، فتح پور، جھنجھون، کاسلی، کھائلہ، کوجورہ، کولیوہ، کمھاری، کیران، لادون، میرٹھ، منوہرنگر، نوکھا،

(۶ و ۷) سرکار سروہی و سرکار بیکانیر

ان دونوں کا دستور العمل مشخص نہیں ہے۔

ربیعی صوبهٔ اجمیر

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتھنبور وغیرہ	پرگنہ چانسو وغیرہ	پرگنہ دیہواره وغیرہ	پرگنہ توڈہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
گندم	۴۹ د ۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۳ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۲۴ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج
نخود هندی	۳۳ د ۱۴ ج	۲۰ د ۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۴۲ د ۱۲ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج
جو	۳۳ د ۱۴ ج	۲۰ د ۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۸ د	۴۹ د ۵ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۶۷ د ۲ ج
عدس	۲۲ د ۳ ج	۱۳ د ۱۱ ج	....	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۰ د ۳ ج	....	....
گل معصفر	۶۲ د ۱۵ ج	۳۸ د ۹ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۲ ج	۵۸ د ۹ ج	۵۹ د ۴ ج	۳۶ د ۲۹ ج	۶۷ د ۲ ج
کوکنار	۸۵ د ۱۵ ج	۶۰ د ۹ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۸۹ د ۲۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۶ د ۸ ج	۷۷ د ۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
ترکاری	۵۵ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۴۶ د ۸ ج	۵۵ د ۲۲ ج	۳۶ د ۲۴ ج	۶۲ د ۱۵ ج
کتان	۳۱ د ۸ ج	۲۰ د ۳ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	....	۳۱ د ۸ ج
سرشف	۲۴ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	....	۲۷ د ۱۴ ج	۱۸ د ۱۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چیتور وغیرہ	پرگنہ رنتنبھور وغیرہ	پرگنہ چانسو وغیرہ	پرگنہ دیلواڑہ وغیرہ	پرگنہ توڈہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
ارزن	۲۰ د ۹ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۴ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج
مشنگ	۲۶ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	....	۲۲ د ۲ ج	۲۰ د ۹ ج	....	....	....	....
گزر	۲۶ د ۲۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	....	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۲۱ ج	....	۲۷ د ۲۴ ج	۱۸ د ۱۱ ج	....
پیاز	۶۷ د ۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۹ د ۲۱ ج	۵۹ د ۲۱ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۸۹ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۶۸ د ۲ ج
شملیت	....	....	۵۵ د	....	۶۷ د	....	....	۵۵ د ۲۳ ج	....
خربزہ ولایتی	۱۰۰ د ۱۶ ج	۶۷ د ۲ ج	....	۸۳ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	....	۸۹ د ۱۱ ج	۵۹ د ۷ ج	....
خربزہ ہندی	۱۱ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۸ د ۲۴ ج
زیرہ	۷۰ د ۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۷۷ د ۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	....
شالی کور	۵۱ د ۱۱ ج	۳۳ د	....	۵۲ د ۱۴ ج	۵۲ د ۱۴ ج	۸۰ د ۶ ج	۳۳ د ۱۴ ج	....	....
اجوائن	۷۰ د ۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د	۸۰ د ۱۳ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۸۸ د ۷ ج
نخود کابلی، سیاہ دانہ۔									

خریفی صوبہ اجمیر

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ جیتور وغیرہ	پرگنہ رنتنبھور وغیرہ	پرگنہ چاٹسو وغیرہ	پرگنہ دیلهواره وغیره	پرگنہ تودہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
نیشکر پونڈہ	....	....	....	۲۳۹ د ۶ ج	۲۳۹ د ۶ ج	....	....	....	....
نیشکر سادہ	۱۱۵½ د ۲۰ ج	۸۶ د ۱ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
شالی مشکیں	۵۵ د ۱۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۸ د ۲ ج	۷۲ د ۲۰ ج	۶۷ د ۲۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	....
شالی سادہ	۴۴ د ۲۰ ج	۲۳ د ۲ ج	۴۴ د ۲ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۰ د ۱۷ ج	۶۷ د ۲ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج
ماش	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۹ د ۳ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۱۸ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج
پنبہ	۶۰ د ۱۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۶۷ د ۲ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۸ د ۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۵۴ د	۶۷ د
موٹھ	۲۴ د ۱۵ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۳۶ د ۳ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۰ د ۳ ج
گگال	۱۳ د ۱۵ ج	۸ د ۲۴ ج	۳۸ د ۲۱ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۶ ج	۱۰ د ۱۶ ج	۳۸ د ۸ ج
توریا	۳۸ د ۱ ج	۲۴ د ۱۶ ج	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۱۵ د ۵ ج	....	....	....

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتنبھور وغیرہ	پرگنہ پاٹسو وغیرہ	پرگنہ دلیهوارہ وغیرہ	پرگنہ توڑہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
ارزن	۱۷ د ۲۲ ج	۱۲ د ۷ ج	۵۵ د ۲۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۷ د ۲۴ ج	۵۵ د ۶ ج
نیل	۱۳۴ د ۴ ج	۸۵ د ۱۱ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۱۳۴ د ۴ ج
حنا	۶۷ د ۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۴۰ د ۲۱ ج	۶۷ د ۲ ج
سن	۸۲ د ۱۹ ج	۵۳ د ۸ ج	۸۷ د ۷ ج	۷۸ د ۸ ج	۷۸ د ۷ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج
ترکاری	۵۵ د ۲۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج
کیچڑہ	۱۳ د ۲ ج	۸ د ۲۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۵ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۸ د ۲۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۶ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۱ د ۲۰ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۳ د ۱۴ ج	۲۲ د ۹ ج
جواری	۲۴ د ۱۵ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۱۲ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۰ د	۳۱ د ۸ ج
لہدرہ	۲۰ د ۳ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۹ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۱۹ د	۱۷ د ۲۲ ج

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتھنبور وغیرہ	پرگنہ چاٹسو وغیرہ	پرگنہ دیلواڑہ وغیرہ	پرگنہ ٹوڈہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
کودرم	۲۲ د ۳ ج	۱۱ د ۵ ج	....	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	....
مندوه	۲۲ د ۲ ج	۱۴ د ۴ ج	....	۲۲ د ۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	....
کنجد	۳۳ د ۱۴ ج	۲۰ د ۳ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۴ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۲۲ د ۲۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج
شماخ	۱۵ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۶ د	....
مونگ	۲۴ د ۱۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۴۴ د ۱۲ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج
کوری	۲۱ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۸ د ۲۴ ج	۸ د ۲۴ ج	....	۱۱ د ۵ ج	۶ د ۳ ج	....
کلت	....	....	....	....	۳۳ د ۱۴ ج	....	....	۲۲ د ۹ ج	....

شالی مونجی، آل، پان، زردک، تربزہ ولایتی، آرہر، زرد چوبہ - سرکار بیکانیر اور سرکار سروہی کے نرخ اجناس کسی نسخہ میں موجود نہیں ہیں -

صوبۂ دہلی آٹھ سرکار اٹھائیس دستور العمل

(۱) سرکار دہلی = اڑتالیس پرگنے، سات دستور

حویلی قدیم، حویلی جدید، پالم، جھارسہ، مسعود آباد، تلپت، لونی، شکرپور، باغپت، کاسمنہ، داسنہ، سلیمان آباد، کھرکھودہ، سونی پت، تل بیگم پور، جلال پور۔

پانی پت وغیرہ، دس پرگنے، ایک دستور = پانی پت، کرنال، سفیدون، کتانہ، چھپروںلی، ٹانڈہ، بھگوان، گنور، جھنجھانہ، کانڈھلہ، کنتلیر، کھیرہ۔

برن وغیرہ، آٹھ پرگنے، ایک دستور = برن، سیانہ، جیور، ونگور، آڈہہ، پوٹھ، سینٹھہ، سکندر آباد۔

میرٹھ وغیرہ، سات پرگنے، ایک دستور = میرٹھ، ہاپوڑ، برناوہ، جلال آباد، سراوہ، گڈھ مکتیسر، ہتناور۔

جھجھر وغیرہ، چار پرگنے، ایک دستور = جھجھر، دادری، طاہا، مانڈوٹھی، بیری دوبلدھن۔

رہتک، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

پلول، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

(۲) سرکار بدائون = تیرہ پرگنے، ایک دستور

اجائون، انولہ، بدائون باحویلی، بریلی، برسر، تلہی، سہسوان، سنساسی، مندیہہ، کانت، گرٹ، سالباہن، گولہ۔

(۳) سرکار حصار فیروزہ = اٹھارہ محل، چار دستور

حویلی بابلدہ ہانسی، برحالہ، بروا، توشام و اگروہہ ۲ محل، فتح آباد۔

گوہانہ وغیرہ، چار پرگنے، ایک دستور = گوہانہ، آہرونی، بھٹو، سولہ دیہات۔
سرسا، ایک پرگنہ، ایک دستور۔
مہم وغیرہ، چھ پرگنے، ایک دستور = مہم، رہتک، جنید، کھانڈہ، توشانہ، اٹھکیرہ۔

(۴) سرکار ریواری = گیارہ محل، چار دستور

ریواری وغیرہ، آٹھ پرگنے، ایک دستور = ریواری، باول، کوٹ قاسم علی، پاٹودی، بھوہرہ، گھلوت، رتائی، جتائی، نمرانہ،
نادرو، ایک پرگنہ، ایک دستور۔
سوہنہ، ایک پرگنہ، ایک دستور۔
کوہانہ، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

(۵) سرکار سہارن پور = چھتیس محل، چار دستور

دیوبند وغیرہ، چھبیس محل، ایک دستور = دیوبند، سہارن پور، بھٹ کھنجاور، منگلور، نانوتہ، رام پور، سروت، پور چھپار، جوراسی، سیکری، بھوکرہری، سرسادہ، چرتھاول، رڑکی، بلکھرا، تھانہ بھیون، مظفرآباد، رائے پور تاتار، انبیٹھہ، نکور و تغلق پور ۲ محل، بھوکیپور، جھبٹہ، تھانہ بھیم، سنبلٹرا، کھوڈی و گنگوہ ۲ محل، لکھنوتی
کیرانہ وغیرہ، ۲ پرگنے، ایک دستور = کیرانہ، بیڈولی۔
سردھنہ وغیرہ، سات پرگنے، ایک دستور = سردھنہ، بھونہ، سورن پلری، بدھانہ، جولی، کھاتولی و بکھرا ۲ محل۔
اندری وغیرہ، ایک محل، ایک دستور۔

(۶) سرکار سہرند = تیتیس محل، چار دستور

حویلی سہرند وغیرہ، تیرہ پرگنے = حویلی سہرند، روپڑ، پایل، بنور، دھوتہ، دورالہ

دیوارتہ، گہرام، سینگن، قریات۔ آئے سمو۔ انبالہ و کیتھل۔

تھانیسر وغیرہ آٹھ پرگنے = تھانیسر، سادھوڑہ، شاہ آباد، خضر آباد، مصطفیٰ آباد، تبھور، سلطان پور، پوندری،

ٹھارہ وغیرہ دو پرگنے = ٹھارہ، لدھیانہ۔

سمانہ وغیرہ ۔ نو پرگنے = سمانہ، ستنام، منصور پور، مال نیر، ہاپری، پوندری، فتحپور بھٹنڈہ، ماچھی وارہ۔

(۷) سرکار سنبل سینتالیس محل تین دستور

بلدہ سنبل وغیرہ تینیس پرگنے = بلدہ سنبل (حویلی سنبھل) سنبھل، سرسی، تردلی، منجھولہ، جڑوار، گنور، نیودھنہ، دیورہ، ڈبھارسی، ڈھکہ، رجب پور، امروہہ، اوجھاری، کچہ، اعظم پور، اسلیم پور درگو، اسلام پور بہرد، افغان پور، چوپالہ، کندارکی، جھپرانون، گندور۔

چاندپور وغیرہ تیرہ پرگنے، چاندپور، شیرکوٹ، بجھور، مندادر، کیرٹ پور، جلال آباد، شہنش پور، نتھور، ندینہ، (نگینہ) اکبر آباد، اسلیم آباد، سیوہار، وجھالو ۲ محل۔

لکھنور وغیرہ گیارہ پرگنے = لکھنور، شاہی، کابرو کھانکری ۲ محل، بہت منہ، راج پور، دودیلہ، لیسوہ، سرساوہ، ببسار، ایروہی (بروئی)۔

(۸) سرکار کماون

اس سرکار کے پرگنوں کے نام کسی نسخے میں درج نہیں ہیں۔

ربیع صوبۂ دہلی

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	کلر بدانون	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	تاورو
گندم	۶۳ د	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۶۴ د ۱۱ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۰ د ۸ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۷ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۳ د ۱۰ ج	۶۴ د ۱۶ ج
نخود کابلی	....	....	....	....	....	....	....	....	۶۷ د ۲ ج	....	....	....	....	....
نخود ہندی	۳۶ د ۳ ج	۳۶ د ۱۳ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۱۶ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۱۶ ج	۳۰ د ۵ ج	۷ د ۱۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج
جو	۴۲ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۳۸ د	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۴۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۰ د ۱۲½ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۲ د ۱۲ ج
عدس	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۱۵ د ۲۳ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۶ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج
گل معصفر	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۸۴ د ۴ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۴ ج	۶۳ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د	۶۷ د ۲ ج	۶۰ د ۲۰ ج	۷۱ د ۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج
کوکنار	۱۲۳ د	۱۲۵ د ۳ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۲۰ د ۴ ج	۱۲۳ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۲۸ د	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۲۷ د ۶ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج
ترکاری	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۹ د ۷ ج	۴۷ د	۵۷ د ۱ ج	۶۰ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۱ د ۱۲ ج	۵۷ د	۶۰ د ۹ ج	۵۰ د ۷ ج
کتان	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۷ ج	۲۹ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۶ د ۱۲ ج	۲۴ د	۲۵ د ۱۳ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سرکار بداؤن	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواڑی	تاورو
سرشف	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۳۱د۲۰ج	۳۵د۵ج	۳۱د۲۰ج	۳۱د۲۰ج	۳۰د۲۰ج	۲۴د۷ج	۳۱د۲۰ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۳۰د۵ج	۳۱د۲۰ج	۳۱د۲۰ج
ارزن	۲۲د۹ج	۲۰د۳ج	۱۹د	۱۹د	۲۰د۳ج	۲۲د۳ج	۲۰د۳ج	۱۷د۹ج	۲۰د۳ج	۱۷د۲۰ج	۲۰د۳ج	۲۰د۳ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج
مشنگ	۲۹د۲ج	۲۶د۲۱ج	۲۴د۱۶ج	۲۹د۲ج	۲۶د۲۱ج	۳۱د۲۰ج	۲۶د۲۱ج	....	۲۹د۹ج	۲۹د۹ج	۲۹د۹ج	۲۶د۲۱ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج
گور	۲۱د۲۳ج	۴۴د۱۵ج	۳۳د۱۲ج	۴۴د۱۱ج	۲۴د۱۱ج	۵۳د۱۷ج	۲۹د۲ج	۲۶د۲۱ج	۳۳د۵ج	۳۹د۲ج	۲۹د۲ج	۲۹د۲ج	۲۶د۲۱ج	۵۴د۱۸ج
پیاز	۱۸د۱۶ج	۸د۷ج	۱۸د۱۶ج	۱۸د۱۶ج	۷۷د۷ج	۱۸د۱۶ج	۸۰د	۸۰د۸ج	۵۸د	۵۸د	۵۸د	۱۸د۱۶ج	۱۸د۱۶ج	۱۸د۱۶ج
شلیت	....	۶۲د۱۵ج	۹۴د۵ج	۹۴د۵ج	....	....	....	....	۳۵د	۳۸د	....	....	۱۸د۱۶ج	۱۸د۱۶ج
خربزہ ولایتی	۱۱۱د۲۰ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۴۵د۹ج	۱۴۵د۹ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج	۹۶د۴ج	۱۱۳د۱۲ج	۹۸د۱۰ج	۹۶د۴ج	۹۸د۲ج	۹۶د۴ج	۱۰۰د۱۶ج	۱۰۰د۱۶ج
خربزہ ہندی	۱۱د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۷د۱۶ج	۱۷د۲۲ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۳د۱۱ج	۱۱د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۴ج	۱۱د۱۶ج	۱۴د۱۴ج
مشانی کور	۵۳د۷ج	۵۳د۷ج	۵۳د۷ج	۵۵د۲۳ج	۶۰د۹ج	۶۰د۷ج	۴۶د۲۳ج	۳۸د	۴۶د۲۳ج	۴۵د۱۰ج	۴۶د۴ج	۴۴د۲۴ج	۲۱د۱۱ج	۵۳د۷ج
اجوائن	۸۴د۲۴ج	۸۹د۱۲ج	۸۴د۲۴ج	۸۶د۲ج	۸۴د۲۴ج	۸۱د۱۶ج	۵۸د	۵۸د	۵۸د	۵۸د	۸۴د۲۴ج	۵۸د	....	۸۱د۱۶ج
زیرہ سیاہ دانہ ۔														

خریفی صوبۂ دہلی

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سرکار بداؤن	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	سادورہ
نیشکر پونڈہ	۲۱۰ د ۵ ج	۲۰۴ د ۷ ج	۲۱۶ د ۲۲ ج	۲۱۹ د ۳ ج	۲۵۰ د ۸ ج	۲۱۸ د ۵ ج	۲۱۷ د	۲۱۶ د ۹ ج	۲۱۴ د ۳ ج	۲۱۴ د ۲ ج	۲۱۴ د ۲۰ ج	۲۱۷ د	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۳ د ۱۱ ج
نیشکر سادہ	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۱۳۸ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۹ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۲۵ د ۶ ج	۱۲۸ د ۲ ج	۱۲۷ د ۳ ج	۱۲۷ د ۹ ج	۱۳۷ د ۱۱ ج	۱۲۵ د ۶ ج
شالی مشکین	۸۰ د ۷ ج	۶۷ د	۶۳ د ۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۷۳ د ۸ ج	۷۶ و ۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۶۲ د ۱۱ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۲ د ۱ ج	۶۳ د ۸ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۷ د ۷ ج
شالی سادہ	۵۵ د ۷ ج	۴۴ د ۸ ج	۴۸ د ۲ ج	۴۶ د ۲۰ ج	۵۳ د ۷ ج	۸۰ د ۴ ج	۴۹ د ۵ ج	۳۸ د ۵ ج	۵۱ د ۴ ج	....	۴۵ د ۱ ج	۴۸ د ۲ ج	۶۳ د ۸ ج	۶۳ د ۸ ج
ماش	۳۵ د ۲ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۶ د ۳ ج	۳۸ د ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۱	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
پنبہ	۸۹ د ۱۱ ج	۹۱ د ۷ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۳ د ۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۵ د ۱ ج	۸۹ د ۱۲ ج	۹۶ د ۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۲ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج
موٹھ	۲۳ د ۱۱ ج	۲۶ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د	۲۲ د ۹ ج
کنگال	۱۶ د ۵ ج	۱۵ د ۹ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۴ د ۳ ج	۱۵ د ۶ ج	۱۱ د ۶ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۵ د ۳ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۵ د ۶ ج	۱۵ د ۶ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۲ ج
ارزن	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۱ د ۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۱۹ د ۴ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۱۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	بڑن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	کھربدائون	حویلی حصار	اگوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	تاورو
نیل	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۰ د ۱۲½ ج	۱۶۱ د ۴ ج	۱۶۵ د ۴ ج	۱۶۵ د ۱۲½ ج	۱۶۵ د ۱۲½ ج	۱۵۶ د	۱۵۶ د ۳ ج	۱۶۱ د
حنا	۷۷ د ۳ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۳ د ۱۸ ج	۸۷ د ۱۳ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۶ د	۴۲ د ۱۴ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۷ د ۷ ج
سن	۴۸ د ۲۴ ج	۸۹ د ۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۷۸ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۱ د	۸۰ د ۸ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۰ د ۸ ج	۸۰ د ۸ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۸ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۸ د ۹ ج
ترکاری	۷۰ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۷ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۷ ج
کچرہ	۱۱ د	۱۱ د	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج
پان	۲۲۳ د ۵ ج	۲۰۰ د ۵ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج
سنگھاڑہ	۱۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۱ د	......	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۰ د ۵ ج
جواری	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۶ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۴ د ۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
کوری	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	......	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	......	۱۱ د ۲۰ ج	......	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج

	عوضی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سکر بدائون	حویلی حصار	کوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	تاورو
تربزۂ ولایتی	۵۰۰ د؟	۵۰۰ د؟	۱۲ د ۲۰ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	....	۱۳ د ۱۱ ج
پنڈرہ	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۸ د	۲۷ د ۱۳ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۲۹ د ۲ ج	....	۲۱ د ۲۱ ج
کودرم	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۲ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۷ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۳ د ۸ ج	....	۳۴ د ۷ ج
منڈوہ	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۳ د ۲ ج	۲۷ د ۱۴ ج	۲۷ د ۱۴ ج	۲۶ د ۱۰ ج	۲۸ د	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۸ د	۲۵ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج
کنجد	۴۲ د ۱۲ ج	۴۰ د	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۵۲ د ۱۲ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۶ د ۱۳ ج	۳۹ د ۳ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۶ د ۱۴ ج	۴۶ د ۱۴ ج	....	۴۴ د ۱۸ ج
شماخ	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۴ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج
مونگ	۳۸ د	۴۲ د	۴۳ د ۱۱ ج	۳۸ د ۶ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۳۵ د ۲ ج	۳۶ د ۲۳	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج

شالی مونجی، آل، توریا، زردک، آرہر، زردچوبہ، کلت۔

تتمۂ ربیعی صوبۂ دہلی

	سُہنتہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سردهنه وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سمانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
گندم	۴۳ د ۱۱ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۸ د ۳ ج	۵۸ د	۵۱ د ۱۱ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۹ د ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۵ د ۱۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۰ د ۸ ج
نخود کابلی	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	۵۹ د ۲۲½ ج	....	....
نخود هندی	۳۵ د	۴۳ د ۱۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د	۳۱ د ۲۲ ج	۳۳ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
جو	۴۲ د ۲ ج	۴۴ د ۸ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۳۹ د ۲۳ ج	۳۵ د	۳۱ د ۲۲ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
عدس	۲۴ د ۵ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۵ د ۱۱ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۳ د ۵ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۱۱ د ۲۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۵ د ۲۳ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج
گل معصفر	۷۲ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج
کوکنار	....	۱۲۳ د	۱۵۰ د ۷ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۲۵ د ۳ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۲۶ د ۹ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۲۲ د ۹ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱ ج	۱۲۰ د
ترکاری	....	۶۰ د ۹ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۵۵ د ۲۱ ج	۵۸ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۸ د ۵ ج	۵۷ د	۵۷ د ½ ج	۵۷ د ۱ ج	۵۸ د ۱ ج
کتان	۳۲ د ۱۱ ج	۳۰ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۶ ج

	شہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سرڈھنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سرہند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سامانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنؤ وغیرہ
سرشف	....	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۴ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۶ د	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۶ د ۷ ج
ارزن	....	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۹ ج	۱۹ د	۲۰ د ۹ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۹ ج	۱۷ د ۹ ج
ماش	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۱ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۳ د ۹ ج	۳۲ د ۳ ج	۲۲ د ۲۰ ج	۲۵ د	۳۰ د ۵½ ج	۳۰ د ۵ ج	....
گزر	....	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۷ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج
پیاز	....	....	۸۲ د ۱۹ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۷ د ۷ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	....	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج
شملیت	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	۴۹ د	۶۰ د ۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	....	۴۰ د ۶ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۴۴ د ۲ ج	۶۷ د ۱ ج	۶۲ د ۱۱ ج	....
خربزۂ ولایتی		....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۴۵ د	۱۴۵ د ۹ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۲ د ۲۳ ج	۱۱۳ د ۱۲ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۴ د ۱ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۳ د ۱۲ ج
خربزۂ ہندی	۱۱ د ۱۶ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۹ د	۱۷ د ۲۲ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۴ د ۹ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۳ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۱ د ۲۰ ج	۱۱ د ۱۶ ج
شالی کور	....	۱۵ د ۱۱ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۹ د ۱۷ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	....	۳۸ د
اجوائن	....	۴۸ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۸۵ د	۴۸ د ۲۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۸۵ د	۴۸ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۲۴ د ۲۴ ج
زیرہ، سیاہ دانہ ـ													

تتمۂ خریفی صوبۂ دہلی

	شہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سردھنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سمانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
نیشکر پونڈہ	۲۱۸ د	....	۲۱۶ د ۳۰ ج	۲۱۶ د ۲۰ ج	۲۱۴ د ۱ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۳۰ د ۱۲ ج	۲۲۰ د ۶ ج	۲۲۰ د	۲۱۶ د
نیشکر سادہ	۱۳۴ د ۱۶ ج	۱۳۴ د ۱۶ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۱۵ د ۱۳ ج	۱۲۱ د ۲۲ ج	۱۲۰ د ۱۹ ج	۱۱۸ د ۱۳ ج	۱۱۸ د ۱۲ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۳۰ د ۲۰ ج	۱۲۰ د ۲۹ ج
شالی سادہ	۵۸ د ۴ ج	۳۳ د ۱۸ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۸ د ۹ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۲ ج
ماش	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د	۳۲ د ۱۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۴ د ۱۶ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۱ د ۲۰ ج
پنبہ	۹۵ د ۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۱۰۷ د ۸ ج	۱۰۷ د ۸ ج	۱۵۰ د ۲ ج	۵۷ د ۲۰ ج	۱۰۵ د ۲ ج	۱۰۲ د ۲۲½ ج	۹۷ د ۱۰ ج	۹۶ د ۱۴ ج
موٹھ	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د	۲۶ د ۲۱ ج	۲۱ د ۶½ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۳ ج
گال	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۶ ج	۱۵ د ۳ ج
ارزن	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۱ د ۳ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۹ د ۱۴ ج
نیل	۱۲۳ د ۶ ج	۱۶۱ د	۱۵۷ د ۱۳ ج	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۳ د ۶ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۶۱ د ۱۳ ج

	سُہتہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سرسنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سمانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنؤ وغیرہ
حنا	۶۸ د ۲۰ ج	۸۸ د ۷ ج	۷۷ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۸۶ د ۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۳ د ۲۰ ½ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۲ د ۱۷ ج
سن	....	۸۹ د ۱۱ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج
ترکاری	۷۷ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۰ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۶ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۳ د ۲۰ ج
کچرہ	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۴ ½ ج	۱۲ د ۲۰ ج
پان	۲۲۳ د ۱ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۴۵ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	۲۲۳ د ۵ ج	....
سنگھاڑہ	....	....	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۳ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۵ د ۲۱ ج	....	....	....	....	....	....	۲۶ د ۲۳ ج	۳۹ د ۲۱ ج	۲۶ د ۱۰ ج
جواری	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۲ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۳۸ د ۱۸ ج	۳۶ د ۲۳ ج
کوری	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۰ د ۳ ج	۱۲ د ۲۳ ج	۱۳ د ۲۰ ج	۱۲ د ۲۲ ج	۱۲ د ۲۲ ج	۱۲ د ۸ ج	....	....	....
تربزہ ولایتی	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۴ ½ ج	۱۲ د ۲۰ ج

	سُہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سردھنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سامانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنؤ وغیرہ
لہدرہ	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۴ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج
کودرم	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۲۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۶ د ۷ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۷ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۷ د ۲۳ ج	۲۶ د ۲۰ ج	۲۶ د ۷ ج
منڈوہ	۲۷ د ۱۰ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۴۴ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۲۰ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۶ ½ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۵ د ۱۸ ج
کنجد	۴۹ د ۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۳ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۲۴ د ۱۸ ج	۴۸ د ۲ ج	۳۶ د ۳ ج
شماخ	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج
مونگ	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۳۸ د	۴۳ د ۱۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۲ ج
زردچوبہ	......	......	۲۷ د ۲۴ ج	......	......	......	......	......	......	۱۱ د ۲۰ ج	......	......	......

شالی مونجی، آل، توریا، زردک، آرہر، کلت۔

صوبۂ لاہور، آٹھ سواد

(۱) سواد لاہور وغیرہ، بیس محل، ایک دستور

سواد لاہور وغیرہ، چار محل = سواد شہر از دو آبہ باری، پرهیاست، اراضی پنج بری شاہ پور، اراضی کالا بیٹہ دو آبہ چناو
پنجاب، سولہ محل، ایک دستور = بٹہ بھیلووال از دو آبہ باری، بٹہ بہرلی، بٹہ پھلواری، بٹہ نگرامی، سندھوال، ساہوملی، سید میپور، منکٹوالہ، غازی پور، چندن ورک، امرائی بھنتہ، پرسرور، رچناو، سید مصور، پنجنگر گو بندوال۔

(۲) سرکار جالندھر وغیرہ، تیس محل، ایک دستور

جالندھر، سلطان پور، شیخو پور، میلسی، لوہی دھیری، نکودر، تلون، محمد پور، میانی توریہ، کھر کھرا وبی، کھر کھران، رحیم آباد، جلال آباد، ہادی آباد، باجوارہ ہرہانہ، وا کبر آباد ۲ محل بلوت بہوکا، حاجی پور، بتی دھینات، دارنک، ساہی ملوت، آندورہ، ڈڈیال، لروجال، سرکر، دیسوہہ، چوراسی، نوننکل، نوبی۔

(۳) سرکار بٹالہ۔ چودہ محل، ایک دستور

بٹالہ، سکانو واہن، کلانور، جماری، جنواو و بابا ۲ محل، نہتدوٹ، دابھاوالہ، کھوکھووال، پنڈیال، بہلوت، کاٹھوہا، دبتیھان ۲ محل، سلیم آباد، جو بٹالہ سے علیحدہ ہوگیا ہے۔

(۴) سرکار پٹی ہیبت پور وغیرہ۔ چھ محل، ایک دستور

ہیبت پور، ہوشیار کرنالہ، فیروز پور، قصور، محمد وٹ، دیوسہ۔

(۵) سرکار پرسرور، وغیرہ، سات محل، ایک دستور آٹھ یاچہ

پرسرور، میکری، مہسرور، پٹی ظفروال، پتی بارک، ہمینگر

(۶) سرکار رہتاس وغیرہ، نو محل، ایک دستور

رہتاس، کری، کریالی، بھنی، اندرہل، لوسدہ، سروہی، ملوٹ رائے کبداری، نندن پور

(۷) سرکار سیالکوٹ وغیرہ، گیارہ محل، ایک دستور

سیالکوٹ، مانکوٹ، دان، سیودرہ، نروت، رینھا، جیمہ چتہ، مرات (منگو، کنور، سیالکوٹ)

(۸) سرکار ہزارہ وغیرہ، تیرہ محل، ایک دستور

ہزارہ، چندنوت، ازدوآبہ رچناؤ۔ بھیرہ، کھوکھروال، خوشاب، کل بھیلاک، کہاردروازہ، تارل، شور، شمس آباد، جو بھیرہ سے علیحدہ ہوگیا ہے، شورپور، جو چندنوت سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ شکرپور، جو شور سے علیحدہ ہوگیا ہے۔

ربیع صوبۂ لاہور

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
گندم	۵۰ د ۱۳ ج	۴۹ د ۵ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۳۳ د ۱۷ ج	۵۵ د ۲۳ ج
نخود کابلی	۶۴ د ۲۱ ج	....	....	....	.	۶۰ د ۱۰ ج	۷۰ د ۱۵ ج	....
نخود ہندی	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	.	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج
جو	۴۶ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۸ د	.	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۸ د
عدس	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	.	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج
گل معصفر	۷۹ د ۱۰ ج	۷۹ د ۱۰ ج	۷۸ د ۱۰ ج	۷۹ د ۲ ج	.	۶۷ د ۲ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۹ د ۱۰ ج
کوکنار	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	.	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۲۹ د ۱۸ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج
ترکاری	۷۱ د ۱۴ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	.	۵۵ د ۲۰ ج	۶۷ د	۶۷ د ۲ ج
کتان	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	.	۲۲ د ۹ ج	۲۹ د ۲۲ ج	۳۱ د ۸ ج

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
سرشف	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۰	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۱ ج
ارزن	۲۱ د ۶ ج	۱۹ د	۱۹ د	۲۱ د ۶ ج	۰	۱۵ د ۱۶ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج
منگ (دمشنگ)	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۰	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج
گور	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۰	۱۹ د	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج
پیاز	۸۳ د ۲۱ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۰	۷۱ د ۱۳ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج
شلمیت	۵۰ د ۸ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۰	۶۰ د ۱۰ ج	۶۷ د ۲ ج	۳۶ د ۲۳ ج
خربزۂ ولایتی	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۰	۸۹ د ۱۵ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
خربزۂ ہندی	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۰	۱۳ د ۱۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج
زیرہ	۵۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۵ ج	۸۷ د ۵ ج	۰	۷۱ د ۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج
اجوائن	۸۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د	۸۷ د	....	۷۱ د ۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج
سیاہ دانہ، شالی -								

خریفی صوبۂ لاہور

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	تیتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
نیشکر پونڈہ	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۱۸۳ د ۱۲½ ج	......	۲۴۰ د ۱۲½ ج
نیشکر سادہ	۱۴۵ د ۹ ج	۱۳۶ د ۱۰ ج	۱۴۵ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	......	۱۷۰ د ۱۵ ج
شالی مشکیں	۶۴ د ۲۱ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۱۵ ج	۶۰ د ۱۵ ج	۵۸ د ۳ ج	۵۰ د ۸ ج	۶۷ د	۶۶ د
شالی سادہ	۴۹ د ۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۹ د ۵ ج
کلت	۳۲ د ۱۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج
ماش	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج
پنبہ	۸۰ د ۱۵ ج	۸۵ د	۸۷ د ۵ ج	۸۸ د ۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۷۶ د ۵ ج	۷۷ د ۵ ج	۹۱ د ۱۷ ج
موٹھ	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۲۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۳ د ۱۲½ ج	۲۳ د ۱۲½ ج
کنگال	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۳ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۵ ج	۱۹ د

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	بتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
توریا	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	....	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	....
ارزن	۲۰ د ۹ ج	۱۷ د	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	د ۲۲ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۹ د ۲ ج
نیل	۱۵۶ د ۲۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۱۸ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج
حنا	۷۰ د	۷۰ د	۷۴ د ۲۳ ج	۷۶ د	۷۴ د ۲۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۷ د ۲۳ ج
سن	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۰ د ۱۲ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج
ترکاری	۸۰ د ۱۲½ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۸۰ د ۱۲½ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۶۰ د ۹ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۸۰ د ۱۲½ ج
کچڑہ	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۸ ج	۱۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج
پان	۱۲۳ د ۱۵ ج	۱۲۳ د ۱۵ ج	....	۱۲۳ د ۱۵ ج	....	....	....	۱۲۳ د ۱۵ ج
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	....	۱۱۵ د ۲۰ ج	....	....	....	۱۱۵ د ۲۰ ج
جواری	۴۰ د ۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۱۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۸ د

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پٹی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
لہدرہ	۳۱ د ۷ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج
کودرم	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
منڈوہ	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۱ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۵ ج
کنجد	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۶ د ۲۴ ج
شماخ	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۹ ج	۱۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج
مونگ	۴۰ د ۱۲½ ج	......	......	......	۴۰ د ۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج
گوری	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۵ د ۵ ج	۲۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج
زردچوبہ	۱۳۳ د	۱۳۳ د	۱۳۸ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۳ د	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۳ د ۲۰ ج
آل، لوبیا، زردک، تربزہ ولایتی، آرہر۔								

صوبۂ مالوہ

سرکار اجین دس محل

بلدۂ اجین باحویلی، دیپال پور، رتلام، نولائی، بدھناور، کنیل، اتھل، کھاچرود،
سانویر، پان بہار۔
سرکار ہنڈیہ بائیس محل = سرکار کوتری نو محل = سرکار سارنگ پور تیئیس محل،
سرکار بیجا گڈھ بتیس محل = سرکار کاکرون گیارہ محل۔

سرکار رائسین و چندیری، ایک دستور

سرکار رائسین، اساپوری وغیرہ چھ محل = بھیلہ، بھوری بھوج پور، بالا بھٹ،
تھانہ میر خاں، جاجوی، جھتانوی، جلودہ، خلجی پور، دھاموتی، دکھواڑہ، دیورود، دھانیہ،
رائسین باحویلی، سیوانی، سرسیہ، شاہ پور، کہلاسہ، کھیرا، کیسورہ، کھام گرگڈھ، کورائی، لاہر پور،
ماہ سمند

سرکار منڈو، بارہ محل

بلدۂ منڈو، امجھرہ، مہیسر، دکٹھان، دھرم گاؤں، سانکور، ہنمان، دھار، برودہ،
حاصل پور، ستاسی، کومڑہ، مناورہ، تعلیہ ۱۳ و نوالی ۱۴ محل۔

صوبۂ ملتان

سرکار دیپال پور وغیرہ

دیپال پور وغیرہ، چودہ محل، ایک دستور = دیپال پور، لکھی بابا بھوج، لکھی کلنارکی،

لکھی یوسفانی، لکھیا، کھوکھرائن، قبولہ، لکھی رحیم آباد، لکھی جھینی، لاکھی قیام پور، لکھی جنگلی، لکھی عالم پور، جلال آباد۔

پتہ صدکرہ وغیرہ، ۲ محل = پتہ صدکرہ، شہزادہ بلوچ ۲۳، کرل ۲۴، خان پور، رسول پور، شہزادہ منجراؤ، موندی۔

	ربیعی صوبہ مالوہ			ربیعی صوبہ ملتان		
	اجین وغیرہ	رای سین وغیرہ	مانڈو وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیپال پور وغیرہ ۱۴ محل	صدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
گندم	....	۲۹ د ۲۰ ج	٠	۵۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۵۱ د ۱۱ ج
نخود کابلی	....	۴۰ د ۱۲ ج	٠	....	....	....
جو	....	۴۶ د ۲۴ ج	٠	۴۹ د ۵ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۵ د ۲۰ ج
عدس	....	۳۰ د ۵ ج	٠	۴۴ د ۵ ج	۴۴ د ۱۵ ج	۴۷ د ۱۴ ج
گل معصفر	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ دام ۱۳ ج	۶۹ د ۲۰ ج	٠	۷۳ د ۲۰ ج	۷۸ د ۲۰ ج	۷۰ د ۸ ج
کوکنار	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	٠	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۲۸ د ۱۵ ج	۱۲۹ د
ترکاری	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	۶۰ د ۹ ج	٠	۶۷ د ۲ ج	۷۰ د ۱۵ ج	۶۷ د ۲ ج
کتان	....	۳۱ د ۸ ج	٠	....	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج
سرشف	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	٠	٠	۴۴ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲ ج

	اجین وغیره	رای سین وغیره	ماندو وغیره	ملتان وغیره ۲۶ محل	دیپالپور وغیره ۱۴ محل	صدکره وغیره ۱۱ محل
ارزن	....	۱۶ د ۱۲ ج	.	۲۹ د ۲ ج	۲۰ د ۱۷ ج	۲۰ د ۳ ج
مسنگ	....	۳۱ د ۸ ج	.	....	۳۳ د ۱۲ ج	۲۵ د ۱۸ ج
گزر	....	۲۷ د ۲۴ ج	.	....	۲۲ د ۹ ج	۳۶ د ۱ ج
پیاز	....	....	.	۷۱ د ۱۴ ج	۷۴ د ۷ ج	۸۲ د ۱۸ ج
سملیت	....	....	.	۶۹ د ۲۰ ج	۳۹ د ۹ ج	۴۴ د ۱۸ ج
خربزه ولایتی	۳ پاؤ عدد مظفری ۱ د ۳ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	.	....	۱۶۰ د	۱۱۵ د ۲۰ ج
خربزه هندی	....	۱۵ د	۱۵ د ۱۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۵ د ۱۲ ج	۱۵ د ۶ ج
زیره	....	۴۶ د ۲ ج	.	۷۳ د ۲۰ ج	۷۴ د ۷ ج	۷۷ د ۱۱ ج
شالی کور	....	۸۵ د	.	....	....	....
اجوائن	....	۸۶ د ۲ ج	....	....	....	....

نخود کابلی -

	خریفی صوبۂ مالوہ			خریفی صوبۂ ملتان		
نیشکر پونڈہ	۷½ عدد مظفری ۱ د ۲۱ ج	۲۳۹ د ۶ ج	....	....	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۱ ج
نیشکر سادہ	۴ عدد ۱ پاؤ مظفری ۵ د ۸ ج	۱۴۸ د ۱۵ ج	۶ عدد مظفری ۱ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۴۳ د ۳ ج
شالی مشکین	....	۷۰ د ۱۳ ج	....	....	۶۰ د ۳ ج	۶۴ د ۲۱ ج
شالی سادہ	....	۵۵ د ۳ ج	....	۴۹ د ۵ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۹ د ۵ ج
کلت	....	۴۶ د ۴ ج	....	....	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج
ماش	....	———	....	۴۰ د	۳۲ د ۱۱ ج	۳۵ د ۲۰ ج
پنبہ	۲¾ مظفری ۱ د ۲ ج	۸۷ د ۵ ج	۲¾ مظفری ۳ پاؤ ۱ د	۹۳ د ۲۳ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج
موٹھ	....	۲۶ د ۲۱ ج	....	۳۸ د	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج
ککال	....	۸ د ۳ ج	....	۲۶ د ۲۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۹ د
ارزن	....	....	....	۳۱ د ۲۰ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج

	اجین وغیرہ	رای سین وغیرہ	ماند و وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیپال پور وغیرہ ۱۴ محل	صدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
نیل	۳ ۳/۴ مظفری ۱ د ۲ ج	۴ د ۲۴ ج		۱۴۵ د ۹ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج	۱۵۹ د ۲۲ ج
حنا			۲ ۱/۲ عدد مظفری ۱ د ۱ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د
سن				۸۵ د	۹۱ د ۱۷ ج	۹۳ د ۲۳ ج
ترکاری				۷۳ د ۲۰ ج	۷۷ د ۴ ج	۸۲ د ۱۸ ج
پان					۱۲۳ د	
سنگھاڑہ	۴ ۱/۴ مظفری ۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۶ ۱/۴ مظفری ۴ د ۷ ج		۱۱۱ د	
لوبیا				۳۸ د	۳۸ د	۳۳ د ۱۴ ج
جواری		۴۴ د ۱۸ ج		۴۲ د ۱۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د
کوری		۱۵ د ۱۶ ج			۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج

	اجین وغیرہ	رای سین وغیرہ	ماندو وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیبالپور وغیرہ ۱۴ محل	سدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
لہڈرہ	....	....	....	۴۴ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲ ج
کودرم	....	....	....	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج
منڈوہ	....	۳۱ د ۸ ج	....	....	۳۰ د ۱۹ ج	۳۱ د ۸ ج
کنجد	....	۴۰ د ۱۲ ج	....	۴۱ د ۹ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج
شماخ	....	....	....	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج
مونگ	....	۴۰ د ۵ ج	....	....	....	....

آل، توریا، کچرہ، زردک، تربزہ ولایتی، آرہر، زرد چوب - یہ جدول نسخۂ ہملٹن کے مطابق ہے -

آئین (۱۷)

بارہ صوبوں کا حال

سنہ الٰہی کے چالیسویں سال ممالک محروسہ میں ایک سو پانچ سرکار تھیں، اور ان سرکاروں کے تحت، دو ہزار سات سو سینتیس قصبے آباد تھے۔ جب مالگزاری کے آئین دہ سالہ کا بندوبست عمل میں آیا جس کی وجہ سے تین ارب باسٹھ کروڑ ستانوے لاکھ پچپیس ہزار دو سو چھیالیس دام اور بارہ لاکھ برگ تنبول خزانۂ سرکار میں داخل ہونے لگے تو جہاں پناہ نے تمام ملک کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصے کا نام صوبہ رکھا اور ہر صوبہ علاقے یا شہر کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ان صوبوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ الٰہ آباد، آگرہ، اودھ، اجمیر، احمد آباد، بہار بنگال، دہلی، کابل، لاہور، ملتان اور مالوہ۔ جب برار، خاندیس، اور احمد نگر بھی فتح ہو گئے تو صوبہ جات کی تعداد بارہ سے پندرہ تک پہنچ گئی۔ ہر صوبے کا مختصر حال لکھا جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ صوبوں کے حکمرانوں اور اُن کے اوقات فرماں روائی کا حال بھی ذیل میں مرقوم ہے۔

صوبۂ بنگالہ

چونکہ شہنشاہی کا مفہوم عالم کشائی و جہاں گیری ہے، اس لئے میں صوبوں کے احوال

بیان کرنے کی ابتدا بنگالہ سے کرتا ہوں - یہ صوبہ ہندوستان کے ایک سرے پر آباد ہے، اور اس کے حدود زابلستان تک پھیلے ہوئے ہیں، مجھے امید ہے کہ ایران و توران کا ذکر بھی کبھی نہ کبھی اس میں شامل کیا جائے گا - اوّل مشرقی علاقوں کا ذکر کیا جائے گا اور اس کے بعد شمالی جنوبی و مغربی ممالک کا ترتیب وار ذکر آئے گا -

صوبۂ بنگال، اقلیم دوم میں واقع ہے - بندرگاہ چاٹگانو سے گڈھی تک چار سو کوس لانبا اور شمالی کوہ سے سرکار مدارن تک دو سو کوس چوڑا ہے - صوبۂ اڑیسہ کے ضم ہو جانے سے اس صوبے کے طول میں تینتالیس اور عرض میں تیئیس کوس کا مزید اضافہ ہو گیا ہے -

صوبے کے مشرق میں سمندر اور شمال اور جنوب میں پہاڑ واقع ہیں اور اس کے مغرب میں صوبۂ بہار آباد ہے - بنگال کے مشرق میں ایک علاقہ ہے، جسے بھاٹی کہتے ہیں، یہ بھی اسی صوبے کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے - بھاٹی پر عیسیٰ افغان حکمراں ہے، لیکن بنگال کی طرح یہاں بھی خطبہ و سکہ جہاں پناہ کا رائج ہے - اس علاقے میں آم کے درخت قدِ آدم یا اس سے کچھ کم لانبے ہوتے ہیں اور خوب پھلتے ہیں - اس سے ملحق ایک دوسرا حصۂ زمین بھی ہے، جس میں تپرہ قوم کے انسان آباد ہیں، یہاں کے راجہ کا نام بجے مانک ہے - اس ملک کا دستور ہے کہ حاکم شہر کو مانک اور امرا کو نرائن کہتے ہیں - اس راجہ کے پاس دو لاکھ پیادے اور ایک ہزار ہاتھی ہیں، گھوڑا یہاں کمیاب ہے -

اس صوبے کے شمال میں جو علاقہ واقع ہے، اُسے کوچ کہتے ہیں - یہاں کے فرماں روا کے پاس ایک ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے ہیں - کامروپ، جس کو عوام کانور و یا کامتا کہتے ہیں، اس کی ماتحتی میں ہے - اس ملک کے باشندے بہت حسین ہوتے ہیں، جادو کا یہاں بحد رواج ہے - ان ساحروں کے متعلق عجیب و غریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں - ان کی نسبت مشہور ہے کہ ان کے مکانوں کی چھتیں، ستون اور دیواریں آدمیوں کے جسم کی تیار کی جاتی ہیں - ان بدنصیب انسانوں میں بعض تو سحر کے شکار ہوتے ہیں، اور باقی مجرم جو سزائے موت کے مستحق ہوتے ہیں، اس مصرف میں لائے جاتے ہیں اور ان میں سے جو شخص اس خدمت کے لئے خود آمادہ ہو جاتا ہے، اُس سے ایک سال تک کسی قسم کی بازپرس نہیں کی جاتی، بلکہ اس زمانے میں اُس کے لئے طرح طرح کی نعمتیں مہیا کی جاتی ہیں - لیکن جب سال تمام ہوتا ہے تو چند اشخاص برہنہ تلواریں ہاتھوں میں لئے ہوئے آتے ہیں اور

اُس کا کام تمام کر دیتے ہیں اور اُس کی جنبش اور سکون اور دیگر علامتوں سے قحط و ارزانی، بادشاہ کی درازیِ عمر و غنیم کی شکست کا حال بھی بیان کر دیتے ہیں۔ ان اشخاص کی بابت یہ بھی مشہور ہے کہ حاملہ عورت کا بجوز مانِ حمل تمام کر چکی ہے، پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لیتے ہیں اور اس سے بھی آیندہ واقعات کی بابتہ پیشین گوئی کرتے ہیں۔

اس صوبے میں ایک عجیب و غریب درخت پایا جاتا ہے، جس کی شاخوں کو کاٹنے سے ایک قسم کا میٹھا رس ٹپکتا ہے، جس سے تشنہ لب سیراب ہو جاتا ہے۔

اس ملک میں ایک قسم کا آم ہوتا ہے، جس کا تنہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ پودا انگور کی بیل کی طرح بلندی پر چڑھتا چلا جاتا ہے اور پھلتا ہے۔ اس درخت کے علاوہ یہاں ایک قسم کا پھول بھی ہوتا ہے جو کامل دو ماہ تک نہ تو مرجھاتا ہے اور نہ اس مدّت میں اُس کے رنگ و بو میں کسی قسم کا فرق آتا ہے۔ اس پھول کے ہار تیار کرتے اور پہنتے ہیں۔

اس مُلک سے ملحق راجۂ آسام کی حدودِ حکومت شروع ہو جاتی ہیں۔ اس راجہ کی شان و شوکت کے بہت قصّے مشہور ہیں، راجہ کی موت کے بعد اُس کے خاص خاص ملازم مرد و عورت راجہ کے ساتھ خوشی سے زندہ زمین میں دفن ہو جاتے ہیں۔

اس سے ملحق تبت کا مُلک واقع ہے اور تبت کے جنوب میں مُلک ختا آباد ہے۔ اس شہر کو مہاچین بھی کہتے ہیں اور عوام اُسے ماچین کہتے ہیں۔ مہاچین کے پائے حکومت خان بالیغ سے سمندر تک، جو چالیس دن کی راہ ہے، ایک نہر کھودی گئی ہے، جو دو طرف سے اینٹ اور چونے سے پختہ کر دی گئی ہے۔ سکندر رومی اسی راستے سے اس مُلک میں آیا تھا۔ ایک دوسرا راستہ بھی بتایا جاتا ہے، جو چار شبانہ روز کی مسافت میں طے ہو جاتا ہے۔

بنگالہ کے جنوب و مشرق میں ایک اور وسیع مُلک ہے، جسے ارخنگ کہتے ہیں۔ بندر چاٹگانو اسی علاقے میں شامل ہے۔ ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں، لیکن گھوڑے کمیاب ہیں، اور جو کچھ ہوتے بھی ہیں، ان کا قد و قامت پست ہوتا ہے۔ یہاں اونٹ بہت گراں ملتے ہیں، اور گائے اور بھینس کا تو قطعاً وجود ہی نہیں ہے، بلکہ یہاں ایک قسم کا دوسرا ابلق جانور پایا جاتا ہے، جس میں دونوں کے خواص موجود ہیں، مختلف رنگ کا ہوتا ہے اور لوگ اس کا دودھ پیتے ہیں، یہاں کے باشندے نہ ہندو ہیں اور نہ مسلمان، بلکہ دونوں مذہبوں کے خلاف آئین کے پابند ہیں۔ بہن، خصوصاً (جوڑواں) ہمشیر سے نکاح کرنا اچھا سمجھتے ہیں، اور

بچّے حقیقی ماں کے سوا اور کسی سے پرہیز نہیں کرتے۔ درویش صفت علما کو راؤتی[1] کہتے ہیں اور اُن کے احکام سے سر مو تجاوز نہیں کرتے۔ یہاں کی رسم یہ ہے کہ فوجی عہدہ داروں کی بی بیاں دربار میں آتی ہیں اور مرد سلام کو حاضر نہیں ہوتے۔ یہاں کے باشندے سیہ فام ہوتے ہیں۔ مردوں کے چہروں پر ڈاڑھی نہیں ہوتی۔

اس مُلک سے ملحق پیگو کا علاقہ ہے جسے چین بھی کہتے ہیں۔ قدیم کتابوں میں اس شہر کو چین کا پائے تخت لکھا ہے، یہاں کی فوج میں ہاتھی اور پیادے بہت ہیں اور اس علاقے میں سفید ہاتھی بھی پائے جاتے ہیں۔ پیگو کے ایک طرف خشکی ہے۔ اراکان[2] میں لعل، ہیرے، سونے، چاندی، تانبے، گندھک، نفط (تیل) وغیرہ کی کانیں ہیں۔ ان معدنوں کی وجہ سے اہلِ پیگو اور قبائل مگھ اور تپرہ میں جنگ ہوتی رہتی ہے۔

بنگالہ کا اصلی نام بنگ ہے، بنگالہ کے قدیم فرماں رواؤں نے بیس گز چوڑے اور دس گز اونچے ٹیلے تمام علاقے میں تعمیر کرائے۔ ٹیلے کو ملکی زبان میں آل کہتے ہیں۔ آل کا لفظ بنگ کے ساتھ شامل ہو کر اس علاقے کا نام بجائے بنگ کے بنگالہ مشہور ہو گیا۔ یہاں گرمی کا موسم معتدل ہوتا ہے اور سردی بہت کم ہوتی ہے۔ آفتاب کے نصف برج ثور طے کرنے کے بعد (ماہ مئی میں) بارش شروع ہو جاتی ہے اور چھ مہینے کامل برسات کا موسم رہتا ہے اور اس کثرت سے پانی برستا ہے کہ میدان غرقِ آب ہو جاتے ہیں اور بجز ان ٹیلوں کے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے۔ عرصہ ہوا کہ اس صوبے میں بارش کے بعد آب و ہوا کی خرابی کی شکایت ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے جانداروں کو نقصان و ضرر پہنچتا تھا، لیکن جہاں پناہ کے بابرکت عہد میں صوبے کے باشندوں نے اس مصیبت سے نجات پائی ہے۔

صوبۂ بنگالہ میں بے شمار دریا ہیں۔ اس علاقے کا سب سے بڑا دریا پھیلا ور یا گنگا ہے، اس کے منبع کا کسی کو پتا نہیں چلتا۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ دریا مہادیو کے سر کی چوٹی سے نکلا ہے۔ بہرحال دریائے گنگ شمالی کوہستان سے پھوٹتا ہے، اور

---

[1] ہلڈن گلیڈون کے نسخوں میں اور سیر المتاخرین میں وکی وش ف، کے حاشیے میں راولا، اور خلاصۃ التواریخ میں راوتی تحریر ہے۔

[2] آئینِ اکبری کے ہر نسخے نیز خلاصۃ التواریخ میں یہی لفظ ہے۔ صاحب سیر نے آرخنگ (اراکان) تحریر کیا ہے۔

صوبجات دہلی، آگرہ والہ آباد و بہار میں بہتا ہوا بنگالے میں داخل ہو جاتا ہے سرکار بار یک آباد کے ایک پرگنے قاضی ہتہ کے قریب اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک شاخ مشرق کی طرف بہتی ہوئی بندرگاہ چاٹگانو کے قریب دریا میں گرتی ہے۔ اس شاخ کو دھاوتی یا (پدماوتی) کہتے ہیں۔ دوسری شاخ جنوب کی طرف بہتی ہے اور تین نہروں میں منقسم ہو جاتی ہے پہلی شاخ کو سرستی، دوسری کو جون اور تیسری شاخ کو گنگ کہتے ہیں۔ ہندی زبان میں ان تینوں نہروں کے مجموعے کو تربینی کہتے ہیں اور اسے مقدس سمجھتے ہیں تیسری شاخ سے ساتگانو کے قریب ہزارہا شاخیں پھوٹتی ہیں اور اس کے بعد وہ سمندر میں گرتی ہے۔ سرستی اور جون بھی آکر اس سے مل جاتی ہیں۔ اس دریا کی تعریف میں ہند کے دانشمندوں نے ہزارہا صفحے سیاہ کئے ہیں اور وہ منبع سے لے کر دہانے تک ہر جگہ اور ہر مقام پر مقدس سمجھی جاتی ہے اور بعض مقامات پر اس میں خاص تقدس بیان کیا جاتا ہے اور اس کا پانی بطور تبرک کے دور دراز مقامات پر لے جایا جاتا ہے ہندو اس چشمے کو بحر قدم کی ایک شاخ سمجھتے ہیں اور اسی عقیدے کی بنا پر اس کی تعظیم و تکریم کرنا خدا کی اطاعت اور عبادت سمجھتے ہیں۔ اس چشمے کے پانی کی شیرینی اس کی سبکی اور اس کے عمدہ ذائقے ہی سے اس کی بزرگی ظاہر ہے۔ ان خوبیوں کے علاوہ اس کے پانی میں یہ خاصیت عجیب وغریب ہے کہ عرصۂ دراز تک بھی برتن میں رکھے رہنے سے اس میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

بنگالے کے دوسرے دریا کا نام برہم پتر ہے۔ یہ دریا ختا سے کوچ کی طرف اور وہاں سے سرکار بازوہا کی طرف بہتا ہے اور اسے سیراب کرنے کے بعد سمندر میں گرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس صوبے میں ایک سمندر بھی ہے جو اصل میں بحر محیط کی ایک خلیج ہے۔ یہ ایک طرف تو بصرے تک چلا گیا ہے اور دوسری جانب قلزم مصر تک یہاں سے یہ فارس اور حبش کو سیراب کرتا ہے۔ دہلک اور سواکان اسی مقام پر واقع ہیں۔ اس جگہ اسے خلیج عمان اور بحر فارس کہتے ہیں، یہاں کی خاص زراعت چاول ہیں، چانول کی مختلف قسمیں ہیں اور وہ اس قدر کثیر الاقسام ہیں کہ اگر ہر قسم کا ایک ایک دانہ جمع کر کے اکٹھا کیا جائے تو ایک بڑا برتن غلے سے بھر جائے گا۔ چاول کی کاشت سال میں تین بار ہوتی ہے، زمین کا محصول صرف ایک ہی مرتبہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ باوجودیکہ کاشت تین مرتبہ ہوتی ہے لیکن زمین کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، جس قدر پانی کھیت میں زیادہ رہتا ہے اُتنا ہی چاول کا پودا بڑھتا ہے

لیکن خوشہ پانی میں ڈوبنے نہیں پاتا۔ جو لوگ اس غلّے کی بالیدگی سے واقف ہیں ان کا اندازہ ہے کہ اس کا پودا ایک رات میں ساٹھ ہاتھ تک بڑھ جاتا ہے۔ یہاں کی رعایا اطاعت شعار ہے اور محاصل وقت پر ادا کرتی ہے، ہر سال کا محصول بہ احتیاط آٹھ مہینے میں ادا کیا جاتا ہے چونکہ اس ملک میں پیداوار کی بٹاوَنی کا رعایا اور سرکار میں دستور نہیں ہے بلکہ مالگزاری نقدی میں داخل کی جاتی ہے، اس لئے کاشتکار مالگزاری کی رقم ادا کرنے کے لئے مُہر اور روپے لے آتے ہیں اور رسید سرکار سے لے جاتے ہیں۔ اس ملک میں ہمیشہ ارزانی رہتی ہے۔ پیمائش کے جاری کرنے پر کاشتکاروں کو اصرار نہیں ہے اور مالگزاری کاشت اور پیداوار کے حسب حال مقرر کی جاتی ہے، جہاں پناہ نے بھی اپنے رحم و کرم سے اس قاعدے کو برقرار رکھا ہے۔ بنگالیوں کی مرغوب غذا زیادہ تر چاول اور مچھلی ہے، گیہوں یا جو یا دوسرا غلّہ انھیں موافق نہیں آتا۔ مرد و عورت دونوں اکثر برہنہ رہتے ہیں، صرف ایک لنگ باندھ کر بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، بازار کے کاروبار میں عورتیں بہت زیادہ حصہ لیتی ہیں، اہل بنگال کے مکانات بانس کے بنے ہیں بعض مکانات کچھ اس ترکیب اور وضع سے بنائے جاتے ہیں کہ ایک مکان کی قیمت پانچ ہزار روپے اور اس سے زائد ہوتی ہے اور یہ مکانات عرصۂ دراز تک قائم رہتے ہیں سفر زیادہ تر کشتیوں کے ذریعے سے کیا جاتا ہے، خصوصاً موسم برسات میں یہ کشتیاں مختلف اقسام کی بنائی جاتی ہیں، بعض جنگ و جدال کے موقع پر کام آتی ہیں، اور بعض باربرداری اور سیر و سیاحت کے کام میں آتی ہیں، قلعہ گیری کے لئے کشتیاں ایسی بنائی جاتی ہیں کہ اُن کے ساحل پر پہنچنے کے بعد ان کی چوٹیاں قلعے سے بھی بلند ہو جاتی ہیں اور قلعہ آسانی سے فتح ہو جاتا ہے۔ خشکی کی مسافت سکھاسن سواری کے ذریعے سے طے کر لیتے ہیں، جس کی شکل ہلالی ہوتی ہے، اس پر صوف و بانات وغیرہ کے کپڑے چڑھاتے ہیں، جس میں دونوں طرف مختلف دھاتوں کے چھلے لگے ہوتے ہیں، ایک بانس جس میں انکڑے لگے ہوتے ہیں کھڑا کیا جاتا ہے اور اس پر ان کپڑوں کو جما دیا جاتا ہے، یہ سواری بیٹھنے اور پاؤں پھیلا کر لیٹنے نیز سونے کے لئے سفر میں بجید آرام دہ ہے، دھوپ اور بارش سے محفوظ رہنے کے لئے اس پر ایک قسم کی چھت بھی لگاتے ہیں، جسے کبھی کبھی اتار بھی لیتے ہیں بعض اشخاص ہاتھی کی سواری سے آرام حاصل کرتے ہیں۔ گھوڑے کی سواری کا بہت کم رواج ہے۔ حصیریں اس ملک میں عمدہ بنائی جاتی ہیں اور ریشم کے تاروں سے بھی بنی جاتی ہیں، خواجہ سرا اس ملک سے لائے جاتے ہیں، جن کی تین قسمیں ہیں، صندلی، بادامی و کافوری،

اول الذکر کے ہر سہ عضو جڑ سے کاٹ دیتے ہیں، ان کو اطلسی بھی کہتے ہیں۔ دوم کے عضو قابل خصی ہوتے ہیں تیسری قسم میں وہ ہیں، جن کے دونوں خصیے بچپن میں مالش سے نابود کر دیتے ہیں یا نکال لیتے ہیں۔

صوبۂ بنگال میں نمک کی بید مانگ ہے اور دور دراز ملکوں سے لایا جاتا ہے۔ ہیرے، زمرد، مروارید، عقیق اور ریشم بندرگاہوں سے آتے ہیں، پھول اور پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں، چھالیہ ایسی ہوتی ہے کہ اُس کے چبانے سے لب سرخ ہو جاتے ہیں۔

جنت آباد پرانا شہر ہے، ایک زمانے میں یہ بنگال کا پائے تخت اور لکھنوتی کے نام سے مشہور تھا، اسی کو گودھی کہتے ہیں۔ جنت آشیانی نے اس شہر کو جنت آباد کے نام سے موسوم کیا، جنت آباد میں ایک نہایت عمدہ قلعہ ہے، اس شہر کے مشرق میں ایک جھیل ہے جسے چھنیا پتیا کہتے ہیں، اس جھیل میں بہت سے جزیرے ہیں، اگر اس کا بند ٹوٹ جائے تو سارا شہر تہ آب ہو جائے۔ قلعے سے ایک کوس کے فاصلے پر جانب شمال ایک بہت بڑی عمارت اور بڑا حوض ہے جو بہت قدیم زمانے کی یادگاریں ہیں کس قدر زمانے سے اس حوض کا پانی زہر آلود سمجھا جاتا ہے، اس جگہ کو بہانہ باری کہتے ہیں، مجرم جو سزائے موت کے مستحق ہوتے اس جگہ قید کئے جاتے تھے اور اس حوض کا پانی پینے سے تھوڑے ہی زمانے میں مرجاتے تھے، جہاں پناہ کے بابرکت عہد میں یہ عمل نہیں ہوتا۔

محمود آباد۔ قلعے کے گرد دلدل کی وجہ سے اس کی مضبوطی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ شیر خاں کی یورش کے زمانے میں اس ضلع کے حاکم نے جنگل میں اپنے ہاتھی چھوڑ دئے تھے۔ اسی زمانے سے اس جنگل میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں، فلفل دراز یہاں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور سرکار خلیفت آباد میں درخت اور جنگلی ہاتھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، سرکار بگلا سمندر کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے، قلعے کے گرد گھنے درخت ہیں، ہر ہلالی مہینے کی رات سے لے کر چودہ تاریخ تک دریا میں موجوں کا تلاطم ہوتا ہے اور چودہ تاریخ سے اختتام ماہ تک پانی میں بتدریج سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ سنہ الہٰی کے انیسویں سال سہ پہر کو ایک زبردست سیلاب آیا جو تمام سرکار بگلا پر چھا گیا، سیلاب کے وقت راجہ کے ہاں ایک بڑا جشن منعقد ہوا تھا، راجہ تو خود کشتی میں سوار ہو گیا، اور اُس کے فرزند مسمی پرمانند رائے اور اُس کے ساتھیوں نے مندر کے برج کی چوٹی پر پناہ لی،

اور ایک سوداگر نے ایک بلند ٹانڈ پر اپنا نشیمن بنایا۔ ساڑھے چار گھنٹے کامل ہوا اور گرج کی وجہ سے دریا میں طوفان رہا۔ مکانات اور کشتیاں تہ آب ہو گئیں۔ لیکن تبخانے اور ٹانڈ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ تقریباً دو لاکھ جاندار اس طوفان میں ہلاک ہوئے۔

سرکار گھوڑہ گھاٹ میں ریشم اور ٹاٹ کی بناوٹ کا کپڑا ہوتا ہے۔ اس علاقے میں خواجہ سرا اور پہاڑی ٹٹو بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ میوے بہ کثرت خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں۔ خاصکر ایک پھل لکن یہاں پیدا ہوتا ہے جو اخروٹ کے برابر ہوتا ہے لیکن اس کا مزہ انار کا سا ہوتا ہے۔ اور اس میں تین بیج ہوتے ہیں۔

سرکار باربک آباد میں گنگا جل نام ایک کپڑا عمدہ بنا جاتا ہے اور سنترے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں۔

سرکار بازوہا میں جنگل بہ کثرت ہیں۔ ان جنگلوں سے لکڑی کے لانبے شہتیر بہ کثرت دستیاب ہوتے ہیں جن سے جہاز کے مستول تیار کئے جاتے ہیں۔ اس علاقے میں لوہے کی کان بھی ہے۔

سرکار سنارگانوں میں خاصہ یا تنزیب (باریک ململ) نہایت عمدہ بُنا جاتا ہے۔ اور بہ کثرت تیار کیا جاتا ہے۔ قصبۂ کیارہ سندر میں ایک بہت بڑا تالاب ہے۔ اس میں جو کپڑا دھویا جاتا ہے وہ بہت صاف ہوتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی صفائی آ جاتی ہے۔

سرکار سلہٹ میں پہاڑیوں کے تو سلسلے ہیں یہاں سے ہی خواجہ سرا بہ کثرت دستیاب ہوتے ہیں۔ اس سرکار میں ایک خاص قسم کا میوہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ جسے سون تره (سنترہ) کہتے ہیں۔ یہ میوہ شکل اور وضع میں تو نارنگی سے مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن ذائقہ میں نارنگی سے زیادہ شیریں اور مزہ دار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں چوب چینی بھی بہ کثرت پائی جاتی ہے پرانے زمانے میں اسے کوئی نہ پہچانتا تھا۔ لیکن تجربہ کار رومی سیاحوں کا ادھر گذر ہوا۔ اور انھوں نے اس لکڑی کی خاصیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ عود کے درخت ان پہاڑیوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بارش کے زمانے میں درخت کو کاٹ کر زمین پر گرا دیتے ہیں اور ایک مدت گزرنے کے بعد لکڑی کو اس کی خامی و پختگی کے اعتبار سے مختلف نام رکھتے ہیں۔ بھنگراج ایک جانور کا نام ہے جس کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ اس جانور کی دم لانبی ہوتی ہے اور اس کے دو پر ایک ایک گز لانبے ہوتے ہیں۔ اس کو جال میں گرفتار کر کے رام کر لیتے ہیں۔ بھنگراج کی

خاصیت یہ ہے کہ جس جانور کی بولی سنتا ہے یاد رکھتا ہے اور گوشت کھاتا ہے۔ شیر گنج یہ بھی ایک جانور ہے جو بھنگراج سے مشابہ ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ شیر گنج کی چونچ اور اُس کے پانوں سرخ ہوتے ہیں جانوروں کی آواز سیکھنے میں بھنگراج کا ہم پایہ ہے گوریا وغیرہ چھوٹے پرندوں کا شکار کرنا اور انھیں کھاتا ہے۔

چاٹگانو۔ یہ ایک بڑا شہر ہے جو دریائے شور کے ساحل پر آباد ہے اور اس کے گرد درختوں کا جنگل ہے۔ یہ شہر عمدہ بندرگاہ سمجھا جاتا ہے اور نصاریٰ و دیگر سوداگروں کی تجارت گاہ ہے۔

سرکار شریف آباد میں بیل بہت عمدہ پائے جاتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور ان کا قدو قامت خوبصورت ہوتا ہے۔ ان کو اونٹوں کی طرح بٹھلا کر ان پر بوجھ لادتے ہیں ایک جانور پندرہ من تک کا بوجھ اٹھا سکتا ہے یہ مقام بربری بکروں اور جنگلی مرغوں کے لئے بھی مشہور ہے۔

سرکار ساتگانو میں دو بندرگاہیں ہیں جو نصف کوس کے فاصلے پر آباد ہیں ایک بندر ساتگانون اور دوسرا ہوگلی کے نام سے مشہور ہے آخرالذکر بندرگاہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں دونوں بندرگاہوں پر نصاریٰ قابض ہیں یہاں انار عمدہ پیدا ہوتا ہے سرکار مدارن میں ایک موضع ہرپہ ہے جہاں الماس کی کان ہے جس سے چھوٹے چھوٹے الماس برآمد ہوتے ہیں۔

اُوڑیسہ

(۱) اُوڑیسہ پیشتر ایک جداگانہ ملک تھا۔ اس کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے۔ موسمی حالت بیحد اچھی ہے۔ جہاں پناہ نے اس صوبے کو پانچ سرکاروں میں منقسم کیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ جالیسر۔ بھدرک۔ کٹک۔ کلنگ۔ ونديات اور راج مہندرہ۔ یہ پانچوں سرکار آجکل صوبہ بنگال میں داخل ہیں۔ اوڑیسہ میں ایک سو انتیس (۱۲۹) پختہ قلعے ہیں۔ یہاں کے فرمانروا کو گجپتی کہتے ہیں۔ اوڑیسہ میں آٹھ مہینے بارش ہوتی ہے۔ تین مہینے گرمی پڑتی ہے۔ اور ایک مہینہ جاڑے کا موسم ہوتا ہے۔ چاول کی زراعت ہوتی ہے۔ اور یہاں کے

باشندوں کی غذا چاول مچھلی ترکاریاں اور برنجل ہے۔ یہاں کے باشندے چاول کو پکا کر ٹھنڈے پانی میں رکھ دیتے اور دوسرے دن اسے کھاتے ہیں۔ مردوں میں زنانہ پن ہے۔ یہ بدن پر صندل ملتے اور زیورات پہنتے ہیں۔ عورتیں صرف جسم کے نیچے کا حصہ ڈھانکتی ہیں۔ اور یہ پوشش بھی زیادہ تر درخت کے پتوں کی تیار کی جاتی ہے۔ مکانوں کی دیواریں مٹی کی بنائی جاتی ہیں۔ ان کے تہخانے پتھر کے اور بیحد بلند ہوتے ہیں۔ ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی زبان بنگال والے بھی نہیں سمجھتے۔ ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے ہیں۔ اہل اوڑلیسہ کتابت میں قلم اور دوات کا استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ لوہے کی سلاخ سے کھجور کے پتوں پر لکھتے ہیں۔ اور سلاخ کو مٹھی میں داب کر بجائے قلم کے استعمال کرتے ہیں۔ سکھاس۔ کیوڑہ۔ خواجہ سرا پھول اور میوے کثرت سے ہوتے ہیں۔ پھولوں میں گل نسرین خاص طور پر عمدہ و خوشبودار ہوتا ہے۔ اس پھول کے اوپر کی پتیاں سفید اور اندر کی پتیاں زرد ہوتی ہیں۔ کیوڑے کے جنگل کے جنگل موجود ہیں اور پان بھی قسم قسم کے ہوتے ہیں۔ لین دین میں کوڑیوں کا رواج ہے۔ یہ کوڑیاں سفید اور بیچ میں سے زیادہ تر چاک ہوتی ہیں۔ اور سمندر کی تہ سے نکالی جاتی ہیں۔ چار کوڑیوں کا ایک گنڈہ ہوتا ہے۔ پانچ گنڈوں کی ایک بُوری اور چار بوڑیوں کا ایک پَن اور سولہ یا بیس پَن کا ایک کھاون اور دس کھاون کا ایک روپیہ ہوتا ہے۔

(۲) **کٹک**۔ اس حصۂ ملک میں ایک سنگین قلعہ ہے۔ جو دو ندیوں کے درمیان واقع ہے۔ ان کے نام مہاندی اور گنجوری ہیں مہاندی کا پانی ہندوؤں میں بھی بیحد متبرک سمجھا جاتا ہے۔ کٹک حاکم صوبہ کا مستقر ہے۔ اور ان میں بعض سنگی عمارتیں بہت اچھی پائی جاتی ہیں۔ برسات کے زمانے میں قلعے کے پانچ یا چھ کوس چاروں طرف پانی بھر جاتا ہے۔ راجہ مکند دیو نے یہاں ایک محل تیار کرایا تھا جس کے نو درجے تھے۔ پہلے درجے میں فیلخانہ اور اصطبل تھا۔ دوسرا درجہ توپ خانہ اور چوکیداروں کے لئے مخصوص تھا۔ تیسرا درجہ پاسبانوں اور دربانوں کے رہنے کی جگہ تھی۔ چوتھا درجہ کارخانوں کے لئے خاص تھا۔ پانچویں درجے میں باورچیخانہ تھا۔ چھٹا درجہ ملاقات کا کمرہ۔ ساتواں درجہ خلوت خانہ تھا۔ آٹھویں درجے میں شاہی محلات تھے۔ اور نواں درجہ راجہ کی خوابگاہ کے لئے مخصوص تھا۔ جنوب کی طرف ایک بہت بڑا بتخانہ تھا۔

اس بتخانے کے مشرق رو شہر پرشوتم میں سمندر شور کے کنارے جگناتھ کا مندر ہے۔ اس مندر سے قریب کشن اور اس کے بھائی اور بہن کی مورتیں نصب ہیں۔ یہ مورتیں صندل کی لکڑی کی تراشی گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے چار ہزار برس قبل نیلگری کے فرمانروا راجہ اندرومن نے ایک خاص برہمن کو اس لئے روانہ کیا کہ کوئی عمدہ جگہ بنائے شہر کے لئے منتخب کرے۔ برہمن چاروں طرف تلاش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سمندر کے کنارے اسے ایک مقام پسند آیا۔ جو ہر جگہ سے بہتر اور مناسب تھا۔ برہمن اس مقام کو منتخب کر چکا تو اس نے دیکھا کہ ایک کوا آیا اور اس نے پانی میں غوطہ مارا۔ اور اس کے بعد دریا کے کنارے عبادت میں مشغول ہوا۔ برہمن اس منظر کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا۔ اور چونکہ یہ شخص جانوروں کی زبان بھی سمجھتا تھا۔ اس نے کوے سے حقیقت حال کا استفسار کیا۔ کوے نے جواب دیا کہ میں بھی کسی زمانے میں ایک دیوتا تھا، ایک ریاضت گر کی بددعا سے میں اس جانور کی شکل میں مسخ ہو گیا۔ مجھے ایک پیر طریقت نے یہ ہدایت کی کہ خدا اس جگہ کی بیحد عظمت کرتا ہے جو شخص یہاں رہتا اور خلوص قلب سے عبادت کرتا ہے وہ جلد سے جلد اپنے مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ میں اسی امید پر اس آستانہ کی گدائی کر رہا ہوں۔ اور وہ وقت آگیا ہے کہ میری ریاضت کا پھل مجھے ملے۔ تم میں ہر طرح کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس سرزمین کی عجائبات کو دیکھو۔ اور امیدوار عنایات رہو اور صبر و شکر کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرو۔ برہمن نے اس جگہ قیام کیا۔ اور تھوڑے ہی زمانے میں جو کچھ سنا تھا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ برہمن نے راجہ سے یہ تمام واقعات بیان کئے۔ راجہ نے اس مقام پر ایک بہت بڑا شہر آباد کیا۔ اور ایک جگہ عبادت کے لئے مقرر کی۔ ایک رات معاملات ملکی فیصل کرنے کے بعد راجہ نے سجادۂ عبادت بچھایا اور خدا کی یاد میں مشغول ہوا۔ راجہ اس سجادہ پر سو گیا۔ اور خواب میں اس کو بشارت ہوئی کہ فلاں دن سمندر کے کنارے خدا کی عنایتوں کا امیدوار رہ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا باون انگل چوڑا اور ڈیڑھ ہاتھ لانبا سطح دریا پر برآمد ہوگا۔ یہ لکڑی خاص دیوتا کی پیکر ہے اُسے اٹھائیو۔ اور سات روز کامل اس کو ایک محفوظ جگہ پر رکھو اس دوران میں جو شکل یہ اختیار کرے اس صورت کو متبرک جانو۔ اور پھر اس کو مندر کے محراب میں رکھو اور خلوص کے ساتھ اُس کی

پرستش کرو۔ راجہ بیدار ہوا اور خواب صبح روشن کی طرح سچا ثابت ہوا۔ اور اس نے اس لکڑی کی مورت سا نام جگناتھ رکھا۔ اس پر سونا چڑھوا کر جگہ جگہ بیش قیمت جواہرات جڑوائے۔ یہ جگہ ہر شریف رذیل کے لئے پرستشگاہ مقرر ہوئی جس کی بابت بہت سی عجیب و غریب روایتیں بطور کرامت بیان کی جاتی ہیں۔ سلیمان کرانی کے بیڑ دار کالا پہاڑ نے جب اس خطۂ زمین کو فتح کیا۔ تو اُس نے اس مورت کو آگ میں جلا کر خاک سیاہ کیا۔ اور اسے سمندر میں پھینک دیا۔ لیکن وہ مورت پھر دستیاب ہو گئی۔ اور بھی بہت سے افسانے اس کی بابت مشہور ہیں۔

یہ مورت دن میں تین مرتبہ دھوئی جاتی ہے۔ اور ہر دفعہ اُسے غسل دے کر نئے کپڑے پہناتے ہیں۔ پچاس یا ساٹھ زنار دار برہمن اس مورت کے قریب دست بستہ کھڑے رہ کر اس کی اطاعت گزاری کرتے ہیں۔ غسل کے بعد ہر مرتبہ اس مورت کے سامنے ایک بڑا خوان کھانے کا پیش کیا جاتا ہے۔ اس خوان میں اتنا کھانا ہوتا ہے کہ بیس ہزار فقیر اس سے شکم سیر ہو جاتے ہیں۔ ایک سولہ پہیے کا رتھ تیار کیا گیا ہے۔ مورت کو اس رتھ پر سوار کراتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس مورت کو رتھ پر کھینچتا ہے وہ گناہوں سے پاک ہو کر زمانے کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

جگناتھ کے قریب آفتاب کا مندر ہے۔ اس ملک کا بارہ برس کا خراج اس کی تعمیر میں صرف ہوا ہے۔ مشکل پسند دوربیں اشخاص اس کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس مندر کی دیواروں کی بلندی ڈیڑھ سو گز اور چوڑائی انیس گز ہے۔ مندر میں تین دروازے ہیں۔ شرقی دروازے پر پتھر کے دو خوبصورت ہاتھی نصب ہیں۔ ہر ہاتھی کی سونڈ میں ایک ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ غربی دروازے پر دو سوار ساز یراق سے آراستہ مع اپنے سامیوں کے مسلح کھڑے ہیں۔ شمال کے رخ دو شیروں کی مورتیں کھڑی ہیں۔ جن میں سے ہر شیر ایک ہاتھی کا شکار کئے ہوئے اُسی کے سینے پر بیٹھا ہوا ہے۔ مندر کے سامنے ایک ہشت پہلو ستون سنگ سیاہ کا پچاس گز بلند نصب ہے۔ نو زینے طے کرنے کے بعد ایک وسیع صحن ملتا ہے جس میں پتھر کا بہت بڑا طاق ہے۔ اس طاق میں سورج اور دیگر سیاروں کی شکلیں کندہ کی گئی ہیں۔ ان تصویروں کے گرد قسم قسم کے پوجاریوں کی شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان پوجاریوں میں کچھ لوگ کھڑے ہیں۔ اور کچھ بیٹھے اور کچھ سر بسجدہ ہیں۔ ان کے علاوہ بعض پوجاری ہنس رہے ہیں۔ اور بعض رونے والے ہیں۔ بعض حیران ہیں اور بعض آگاہ دل

اس کے بعد بے شمار شکلیں اور بنی ہوئی ہیں۔ جن میں انواع و اقسام کے اہلِ موسیقی اور عجائب الخلقت جانوروں کی مورتیں ہیں۔ ان کے اشکال اس قدر تعجب خیز ہیں کہ ان کا وجود محض عالم خیال ہی میں ممکن معلوم ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سات سو تیس سال کا زمانہ گزرا کہ راجہ نرسنگ دیو نے اس عالیشان نمونہ صفت کی تکمیل کی۔ اور اس طرح اپنی عظیم الشان یادگار چھوڑی۔ اس پرستشگاہ کے قریب اٹھائیس تبخانے اور موجود ہیں جن میں سے چھ کے دروازوں کے سامنے احاطے کے باہر بائیس تبخانے اور واقع ہیں۔ ہر تبخانہ کے ساتھ متعدد افسانے وابستہ ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ کبیر داس مؤحد یہیں مدفون ہے۔ کبیر داس کی حقیقت شناسی اور ان کے قول و فعل اور ہر طرح کے حقائق آمیز کارناموں کی بابت بہت سی روایتیں مشہور ہیں۔

ان کے صلح کل مذہب اور ان کی فراخ حوصلگی کی وجہ سے ہندو مسلمان دونوں ان کے ساتھ خلوص رکھتے ہیں۔ کبیر داس کی وفات کے بعد مسلمان یہ چاہتے تھے کہ ان کی لاش کو دفن کریں۔ اور ہندوؤں کو اصرار تھا کہ جسم خاکی آگ کے نذر کر دیا جائے۔

اس صوبہ میں چوبیس سرکار اور سات سو ننانوے محل ہیں اور اس کی مالگزاری انسٹھ[۵۹] کروڑ چوراسی[۸۴] لاکھ انسٹھ ہزار تین سو انیس[(۵۹،۳۱۹)] دام ہیں۔ صوبہ کے زمیندار بیشتر کالیتھہ ہیں اور تیئیس[۲۳] ہزار تین سو تیس سوار آٹھ لاکھ ایک ہزار ڈیڑھ سو پیادے ایک ہزار ایک سو ستر ہاتھی چار ہزار دو سو ساٹھ توپیں اور چار ہزار چار سو کشتیاں یہاں کی فوجی طاقت ہے۔

اس صوبے کے پرگنے ترتیب ابجدی کے ساتھ ایک جدول میں مرقوم ہیں اور ہر صفحہ میں دو حصے ہیں۔ پرگنوں کے اسما کے ساتھ ان کا مختصر حال بھی مندرج ہے۔

سرکار اوڈنیر عرف ٹانڈہ

نشان سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱)	دیوپاپور	.	.	۵۵۹۵۵۷ دام	.	.	.
(۲)	داؤدشاہی	.	.	۲۴۲۸۰۲ ″	.	.	.
(۳)	دگاچھی	.	.	۲۵۲۷۴۵ ″	.	.	.
(۴)	رام پور	.	.	۱۱۵۵۳۲ ″	.	.	.
(۵)	روبس پور	.	.	۱۳۸۱۲۲ ″	.	.	.
(۶)	سروپ سنگھ	.	.	۱۳۶۸۸۷۰ ″	.	.	.
(۷)	سلطان پوراجیال	.	.	۴۵۶۳۹۴ ″	.	.	.
(۸)	سلیمان شاہی	.	.	۱۹۸۷۴۲ ″	.	.	.
(۹)	سلیمان آباد	.	.	۱۹۷۷۶۰ ″	.	.	.
(۱۰)	سلیم پور	.	.	۱۸۷۰۹۷ ″	.	.	.
(۱۱)	سبلا	.	.	۱۷۳۵۵۰ ″	.	.	.
(۱۲)	شیرشاہی	.	.	۱۷۸۲۳۰ ″	.	.	.
(۱۳)	شمس خانی	.	.	۳۶۱۹۵۲ ″	.	.	.
(۱۴)	پھلواری	.	.	۱۹۳۰۲۵ ″	.	.	.
(۱۵)	بہادرشاہی	.	.	۱۳۸۱۰۲ ″	.	.	.
(۱۶)	ٹانڈہ باحویلی	.	.	۳۳۳۶۱۰۲ ″	.	.	.
(۱۷)	تاجپور	.	.	۲۱۹۰۹۷ ″	.	.	.
(۱۸)	تعلق پربھاکر	.	.	۱۱۷۲۵ ″	.	.	.
(۱۹)	تنولی	.	.	۱۹۶۳۸۰ ″	.	.	.
(۲۰)	جوناگھاٹی	.	.	۵۸۹۴۶۷ ″	.	.	.

نمبر نشان	پرگنے	قلعہ	زمین بیگہ	نقدی مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۱)	چاندپور	•	•	۱۰۹۰۲۷ دام	•	•	•
(۲۲)	جنیفتی	•	•	″ ۱۶۰۲۰۵	•	•	•
(۲۳)	چونگ ندیا	•	•	″ ۱۴۵۳۰۵	•	•	•
(۲۴)	حاجی پور	•	•	″ ۱۰۶۲۵۵	•	•	•
(۲۵)	حسین آباد	•	•	″ ۲۶۶۵۴۵	•	•	•
(۲۶)	خان پور	•	•	″ ۳۱۴۱۰	•	•	•
(۲۷)	دھاوہ	•	•	″ ۲۵۰۵۹۷	•	•	•
(۲۸)	شیرپور	•	•	″ ۱۶۳۰۹۷	•	•	•
(۲۹)	فیروزپور	•	•	″ ۳۴۷۷۸۷½	•	•	•
(۳۰)	کنور پرتاب	•	•	″ ۱۹۷۲۰۰۰	•	•	•
(۳۱)	کانک جولی	•	•	″ ۱۵۸۹۳۳۲	•	•	•
(۳۲)	کانسہ گدھ	•	•	″ ۱۲۶۵۶۳۲	•	•	•
(۳۳)	کنکرہ	•	•	″ ۸۹۴۰۲۷	•	•	•
(۳۴)	کاشی پور	•	•	″ ۳۲۲۴۰	•	•	•
(۳۵)	کچھالا	•	•	″ ۳۶۲۴۰	•	•	•
(۳۶)	کافوردیا	•	•	″ ۱۴۴۰	•	•	•
(۳۷)	مولیسر	•	•	″ ۱۵۳۳۰۵۲	•	•	•
(۳۸)	منگلپور	•	•	″ ۲۲۶۷۷۰	•	•	•
(۳۹)	باون محل	•	•	″ ۲۴۰۷۹۳۹۹½	•	•	•
(۴۰)	اک محل	•	•	″ ۱۳۳۰۱۷	•	•	•
(۴۱)	اجلاو ورسن وتارہ واشرف نہال تین محل	•	•	″ ۴۴۲۰۸۷½	•	•	•
(۴۲)	ابراہیم پور	•	•	″ ۳۶۰۳۵۷	•	•	•

نشان سلسلہ	پرگنے	پیمایش	زمین بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴۲)	اجبال گھاٹی	۰	۰	۲۳۱۹۵۷ دام	۰	۰	۰
(۴۳)	انگا چھی	۰	۰	″ ۲۶۹۳۵۷½	۰	۰	۰
(۴۴)	بدھ کنگل	۰	۰	″ ۶۶۶۲۰۰	۰	۰	۰
(۴۵)	بہتال	۰	۰	″ ۴۱۵۴۷۰	۰	۰	۰
(۴۶)	بہادر پور	۰	۰	″ ۳۱۴۸۸۰	۰	۰	۰
(۴۷)	پلہرائے (ماہراری)	۰	۰	″ ۲۰۶۱۵۰½	۰	۰	۰
(۴۸)	ندکورین	۰	۰	″ ۱۴۵۶۳۷	۰	۰	۰
(۴۹)	نوانگر	۰	۰	″ ۸۰۵۹۸۵	۰	۰	۰
(۵۰)	نصیب پور	۰	۰	″ ۳۷۰۷۵۰	۰	۰	۰

سرکار جنت آباد عرف لکھنوتی

نشان سلسلہ	پرگنے	پیمایش	زمین بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	چھیاسٹھ محل	۰	۰	۱۸۸۴۶۹۷۶ دام	کائستھ و زناردار	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۱)	جنت آباد عرف گور	اینٹ کا قلعہ	۰	″ ۷۸۶۹۲۰۲	۰	۰	۰
(۲) ″	جوار جو دو پرگنے میں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے	۰	۰	″ ۱۵۷۳۲۹۶	۰	۰	۰
(۳)	اجور	۰	۰	″ ۱۳۸۹۲۵	۰	۰	۰
(۴)	بازہ کہوکرا	۰	۰	″ ۱۹۲۵۰۸	۰	۰	۰
(۵)	بلہیر	۰	۰	″ ۱۲۷۰۶۰	۰	۰	۰
(۶)	حویلی آکوا	۰	۰	″ ۲۱۱۲۶۰	۰	۰	۰
(۷)	دھن پور	۰	۰	″ ۱۴۰۳۴۰	۰	۰	۰
(۸)	دیویا	۰	۰	″ ۱۱۲۲۰۷	۰	۰	۰
(۹)	سیرہور	۰	۰	″ ۷۱۰۰۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	پیمائش	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۰)	شاہ بالا	۰	۰	۹۸۴۰۰ دام	۰	۰	۰
(۱۱)	شاہ للسری	۰	۰	۸۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۱۲)	کھبکنز	۰	۰	۵۰۲۰۰ ″	۰	۰	۰
(۱۳)	مدناوُتی	۰	۰	۱۵۱۸۹۰ ″	۰	۰	۰
(۱۴)	مودی ہات	۰	۰	۶۹۸۰ ″	۰	۰	۰
(۱۵)	ناہیت	۰	۰	۲۴۲۷۱۰ ″	۰	۰	۰
(۱۶)	مست گنج پور	۰	۰	۲۸۵۱۵ ″	۰	۰	۰
(۱۷)	جواور سرک ثنانز محل جکی تفصیل یہ ہے۔	۰	۰	۲۰۹۳۰۴۴ ″	۰	۰	۰
(۱۸)	اچاری خانہ اس جگہ ادرک بھیجتے ہیں۔	۰	۰	۷۸۰۰ ″	۰	۰	۰
(۱۹)	بھتیا	۰	۰	۸۲۶۴۳۲ ″	۰	۰	۰
(۲۰)	بیل باری	۰	۰	۹۱۵۶۰ ″	۰	۰	۰
(۲۱)	بازار قدیم	۰	۰	۳۷۰۶۰ ″	۰	۰	۰
(۲۲)	در سرک	۰	۰	۶۲۸۳۵ ″	۰	۰	۰
(۲۳)	رائیکا مائی	۰	۰	۳۲۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۴)	سایر از گنگا پت و اطراف مندوے وغیرہ	۰	۰	۱۷۰۸۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۵)	شیرپور گنگل لورو دو محل	۰	۰	۲۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۶)	شہباز پور درون شہر	۰	۰	۴۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۷)	غیاث پور	۰	۰	۴۱۹۲۰ ″	۰	۰	۰
(۲۸)	کملا	۰	۰	۱۶۳۷۷ ″	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۹)	کانتھا چھاپا	۰	۰	۱۲۰۰۰ دام	۰	۰	۰
(۳۰)	مودی محل	۰	۰	۱۳۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۳۱)	سیو محل	۰	۰	۱۳۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۲)	حاصل بازار جدیدی	۰	۰	۱۱۷۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۳)	جوار دہی کوٹ	۰	۰	۸۶۹۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۳۴)	باری بیجر	۰	۰	۶۹۸۹۰۰ ″	۰	۰	۰
(۳۵)	پاکور	۰	۰	۳۷۷۲۰ ″	۰	۰	۰
(۳۶)	دہی کوٹ	۰	۰	۳۱۶۲۴۰ ″	۰	۰	۰
(۳۷)	دھل گانو	۰	۰	۱۴۰۹۲۰ ″	۰	۰	۰
(۳۸)	شاہزادہ پور	۰	۰	۸۴۳۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۹)	مالے گانو	۰	۰	۱۴۱۴۶۰ ″	۰	۰	۰
(۴۰)	مودی پور	۰	۰	۶۱۸۸۰ ″	۰	۰	۰
(۴۱) ″	جوار راموتی سات محل جنکی تفصیل یہ ہے	۰	۰	۷۴۹۷۹۵ ″	۰	۰	۰
(۴۲)	بدہتہلی	۰	۰	۲۰۷۵۰۰ ″	۰	۰	۰
	رامولے	۰	۰	۱۹۴۷۶۷ ″	۰	۰	۰
(۴۳)	سیل کہریا	۰	۰	۱۳۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۴۴)	سلکرا	۰	۰	۹۳۳۲۰ ″	۰	۰	۰
(۴۵)	سلطان پور	۰	۰	۴۹۲۱۰ ″	۰	۰	۰
(۴۶)	سنگ دوار	۰	۰	۱۳۴۴۷ ″	۰	۰	۰
(۴۷)	ماہی نگر	۰	۰	۱۰۱۵۵۰ ″	۰	۰	۰
(۴۸) ″	جوار محل سرسایاد جمع دس محل	۰	۰	۱۳۱۹۴۴۷۷ ″	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	[illegible]	[illegible]	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴۹)	اکبرپور	۰	۰	۹۷۳۶ دام	۰	۰	۰
(۵۰)	یاردیار	۰	۰	″ ۸۵۲۸۰	۰	۰	۰
(۵۱)	خضرپور	۰	۰	″ ۳۹۹۶۱۰۰	۰	۰	۰
(۵۲)	سرساباد	۰	۰	″ ۲۵۰۳۰۸۰	۰	۰	۰
(۵۳)	کوتوالے	۰	۰	″ ۷۸۸۴۳۷	۰	۰	۰
(۵۴)	گرہنڈ	۰	۰	″ ۳۳۴۸۸۰	۰	۰	۰
(۵۵)	گڈہی	۰	۰	″ ۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰
(۵۶)	کرایں	۰	۰	″ ۱۶۴۰۸۰	۰	۰	۰
(۵۷)	مانک پور وہٹنڈا	۰	۰	″ ۶۳۰۷۷۰	۰	۰	۰
(۵۸) ″	جوار مالدہ گیارہ جگہ جنکی تفصیل یہ ہے	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۵۹)	باریک پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۰)	بازاریوسف	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۱)	حویلی مالدہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۲)	وزہیرپور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۳)	سوجاپور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۴)	سرباد دل پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۵)	سنگوما	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۶)	شالیسری	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۷)	شاو مندوی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۸)	فتح پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۹)	معزالدین پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار فتح آباد

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	ذاتیں	سوار	پیادہ
	اکتیس محل	۔	۔	۷۹۶۹۵۶۸ دام	مختلف قومیں	۹۰۰	۵۰۷۰۰
(۱)	الیسراچپار ج	۔	۔	؍؍ ۳۴۰۲۴	۔	۔	۔
(۲)	بھولیا بیل	۔	۔	؍؍ ۳۸۴۴۵۲	۔	۔	۔
(۳)	بلور	۔	۔	؍؍ ۱۲۴۸۷۲	۔	۔	۔
(۴)	بھاگل پور	۔	۔	؍؍ ۶۱۱۵	۔	۔	۔
(۵)	باڈہا دیا	۔	۔	؍؍ ۱۴۴۲	۔	۔	۔
(۶)	تیل ہٹی	۔	۔	؍؍ ۳۷۷۲۹۰	۔	۔	۔
(۷)	چرن لکھی	۔	۔	؍؍ ۳۵۶۴۵	۔	۔	۔
(۸)	چرہائی	۔	۔	؍؍ ۳۰۲۰۰	۔	۔	۔
(۹)	حویلی فتح آباد ؍؍ یا بلدہ۔	۔	۔	؍؍ ۹۰۲۶۶۲	۔	۔	۔
(۱۰)	حاصل نمک	۔	۔	؍؍ ۲۷۷۷۵۸	۔	۔	۔
(۱۱)	حضرت پور	۔	۔	؍؍ ۱۱۶۴۰	۔	۔	۔
(۱۲)	حاصل بازار	۔	۔	؍؍ ۱۱۶۶۷	۔	۔	۔
(۱۳)	رسول پور	۔	۔	؍؍ ۱۰۳۷۶۷	۔	۔	۔
(۱۴)	سون دیت	۔	۔	؍؍ ۱۱۸۲۴۵۰	۔	۔	۔
(۱۵)	سرہارکل (سدہارکل)	۔	۔	؍؍ ۷۷۰۴۳۰	۔	۔	۔
(۱۶)	سری سانی	۔	۔	؍؍ ۱۸۳۲۲۷	۔	۔	۔
(۱۷)	سرویا	۔	۔	؍؍ ۵۳۸۸۲	۔	۔	۔
(۱۸)	سدھوا	۔	۔	؍؍ ۳۷۱۲۷	۔	۔	۔
(۱۹)	سوائیل عرف جلال پور	۔	۔	؍؍ ۱۸۵۷۲۳۰	۔	۔	۔

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگھہ	نقدی مددِ معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۰)	شہباز پور	۰	۰	۷۳۲۱۷۲ دام	۰	۰	۰
(۲۱)	کھرک پور	۰	۰	۱۱۸۱۳۵ ″	۰	۰	۰
(۲۲)	کسودیا	۰	۰	۱۰۲۴۰۵ ″	۰	۰	۰
(۲۳)	کوسا	۰	۰	۱۲۴۰۰۵ ″	۰	۰	۰
(۲۴)	کسور گانو	۰	۰	۳۱۵۷ ″	۰	۰	۰
(۲۵)	مستند پور	۰	۰	۵۵۳۱۲ ″	۰	۰	۰
(۲۶)	میراں پور	۰	۰	۲۲۱۷۲ ″	۰	۰	۰
(۲۷)	نقیلر	۰	۰	۴۹۴۲۲ ″	۰	۰	۰
(۲۸)	ندکورین	۰	۰	۱۳۳۳۶۵ ″	۰	۰	۰
(۲۹)	نعمت پور	۰	۰	۲۰۹۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۰)	ہزارہتی	۰	۰	۲۱۵۹۷ ″	۰	۰	۰
(۳۱)	یوسف پور	۰	۰	۲۵۷۰۲۵ ″	۰	۰	۰

سرکار محمود آباد

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگھہ	نقدی مددِ معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اٹھاسی محل	۰	۰	۱۱۶۲۲۰۵۶ دام	قوم سکاستھہ	۲۰۰	۲۱۰۰
(۱)	ادینا	۰	۰	۷۶۱۱۳ ″	۰	۰	۰
(۲)	انوتھم پور	۰	۰	۴۳۳۶۵ ″	۰	۰	۰
(۳)	اجیال پور	۰	۰	۳۷۳۰۷ ″	۰	۰	۰
(۴)	اندرکلی	۰	۰	۱۱۳۵۰ ″	۰	۰	۰
(۵)	آمدہ	۰	۰	۱۹۳ ″	۰	۰	۰
(۶)	بازوراست	۰	۰	۶۵۲۵۰۷ ″	۰	۰	۰
(۷)	بازوچپ	۰	۰	۲۷۱۳۴۰ ″	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	بیگھہ	[illegible]	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۸)	براڈمی	.	.	۶۴۱۰۲۲ دام	.	.	.
(۹)	ببیسی	.	.	۲۵۲۴۷ ″	.	.	.
(۱۰)	بریں جلہ	.	.	۱۲۲۰۱۰ ″	.	.	.
(۱۱)	بیسیت بریا	.	.	۹۶۱۱۷ ″	.	.	.
(۱۲)	بانہیان	.	.	۸۵۴۴۷ ″	.	.	.
(۱۳)	بانکان	.	.	۴۱۳۱۷ ″	.	.	.
(۱۴)	بیل واری	.	.	۸۰۱۹۵ ″	.	.	.
(۱۵)	بندوال	.	.	۲۶۱۲۵ ″	.	.	.
(۱۶)	یاقی کا مارا	.	.	۲۲۷۱۰ ″	.	.	.
(۱۷)	باہن کرلا	.	.	۱۴۸۹۵ ″	.	.	.
(۱۸)	پران پور	.	.	۱۲۵۷۲ ″	.	.	.
(۱۹)	برمہہ پور	.	.	۶۷۱۷ ″	.	.	.
(۲۰)	بیکاباری بیکاماری	.	.	۳۵۶۷ ″	.	.	.
(۲۱)	بیپل بریا	.	.	۲۰۴۵ ″	.	.	.
(۲۲)	باکھوتیا	.	.	۲۱۷ ″	.	.	.
(۲۳)	بیل کسی	.	.	۱۲۳۳۸۷ ″	.	.	.
(۲۴)	تاراکنیا	.	.	۶۷۵۷۹۰ ″	.	.	.
(۲۵)	تیا گھاٹی	.	.	۹۲ ″	.	.	.
(۲۶)	تارااجیال	.	.	۳۹۱۳۶۵ ″	.	.	.
(۲۷)	چھاودیا (جہاودیا)	.	.	۹۱۲۵ ″	.	.	.
(۲۸)	جیاروکھی	.	.	۱۱۵۰۰ ″	.	.	.
(۲۹)	جگناتھ پور	.	.	۷۶۲ یا ۸ ″	.	.	.
(۳۰)	جیدی بریا (چندی پرتا)	.	.	۴۴۷۰۰ ″	.	.	.

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۱)	جیبدیا	۰	۰	۴۴۷۰۰ دام	۰	۰	۰
(۳۲) "	جستن بازو (جیتن-جسین جین)	۰	۰	" ۹۵۲۹۵۰	۰	۰	۰
(۳۳)	حسین اجیا	۰	۰	" ۳۴۵۱۴۵	۰	۰	۰
(۳۴)	حویلے	۰	۰	" ۹۱۵۷۵	۰	۰	۰
(۳۵)	خالص پور	۰	۰	" ۵۶۸۵۰	۰	۰	۰
(۳۶)	خضر اغائی	۰	۰	" ۱۰۹۲	۰	۰	۰
(۳۷)	خرم پور	۰	۰	" ۲۶۵	۰	۰	۰
(۳۸) "	وکاسی - وکارئی - وکاری - کاری	۰	۰	" ۵۱۷۴۰	۰	۰	۰
(۳۹)	ودلیبہ پور - درلبھہ پور	۰	۰	" ۱۳۷۷۵	۰	۰	۰
(۴۰)	دیورا	۰	۰	" ۱۰۷	۰	۰	۰
(۴۱) "	دلہیت - دلکہت رجلال پور دلیت - دھلکت	۰	۰	" ۱۲۰۰۰	۰	۰	۰
(۴۲) " "	دوستیھنا - دوشمیا دوسیتا - دوشیتا - دوشینا -	۰	۰	" ۱۰۵۲	۰	۰	۰
(۴۳)	دہوھریات	۰	۰	" ۴۲۵۰۵	۰	۰	۰
(۴۴) "	سدکی جیائی کوتیا (کوتا - کوشتا)	۰	۰	" ۸۲۰۵	۰	۰	۰
(۴۵)	سارد تیا	۰	۰	" ۶۵۲۰	۰	۰	۰
(۴۶)	سرسریا	۰	۰	" ۵۶۲۱۴۵	۰	۰	۰
(۴۷)	سنکرویا	۰	۰	" ۱۰۲۱۲	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴۸)	سلیم پور	۰	۰	۳۳۶۳۷ دام	۰	۰	۰
(۴۹) ″	سول نار اجیال عرف کوما	۰	۰	۷۷۹۲۲۰ ″	۰	۰	۰
(۵۰)	سروپ پور	۰	۰	۷۴۸۲ ″	۰	۰	۰
(۵۱) ″	سالی بریا (ساقی۔ ساتی)	۰	۰	۷۶۶۰ ″	۰	۰	۰
(۵۲)	ساتور	۰	۰	۲۹۰۷۲۷ ″	۰	۰	۰
(۵۳) ″	شاہ اجیال (شادہ)	۰	۰	۶۴۴۷۸۷ ″	۰	۰	۰
(۵۴)	شیرپور بری	۰	۰	۹۴۰۲ ″	۰	۰	۰
(۵۵) ″ ″	شیرپور وتاشولی وتاشالی۔ ماورسالی ناسارتی۔ نارسانی	۰	۰	۲۷۹۷ ″	۰	۰	۰
(۵۶)	عظمت پور	۰	۰	۱۴۴۲۲ ″	۰	۰	۰
(۵۷)	غزنی پور	۰	۰	۱۲۳۶۷ ″	۰	۰	۰
(۵۸)	فرحت پور	۰	۰	۳۱۷۰۹۰ ″	۰	۰	۰
(۵۹)	فتح پور نوبیکا	۰	۰	۱۰۲۵۰۲۵ ″	۰	۰	۰
(۶۰)	قطب پور	۰	۰	۲۳۳۵۲ ″	۰	۰	۰
(۶۱)	قاضی پور	۰	۰	۲۶۵۲ ″	۰	۰	۰
(۶۲)	کنڈلیا	۰	۰	۲۰۴۱۷ ″	۰	۰	۰
(۶۳)	کھیل پہاتی	۰	۰	۱۹۹۴۰ ″	۰	۰	۰
(۶۴)	کندی نوئی	۰	۰	۸۴۷۰ ″	۰	۰	۰
(۶۵)	کول بریا	۰	۰	۶۵۱۷ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۶۶)	کودسا	۰	۰	۶۴۳۵ دام	۰	۰	۰
(۶۷)	کلیان پور	۰	۰	۲۶۲۳۵ "	۰	۰	۰
(۶۸)	کلی محل	۰	۰	۲۶۷۱۷ "	۰	۰	۰
(۶۹)	لانیان	۰	۰	۳۱۳۲۸۶ "	۰	۰	۰
(۷۰)	لون کوہال	۰	۰	۱۵۴۲۵ "	۰	۰	۰
(۷۱)	مہمان شاہی	۰	۰	۵۷۵۷۲۷ "	۰	۰	۰
(۷۲)	مکھیا	۰	۰	۱۴۵۰۵ "	۰	۰	۰
(۷۳)	محمود شاہی	۰	۰	۲۲۶۵۵۲ "	۰	۰	۰
(۷۴)	میرپور	۰	۰	۲۳۷۰ "	۰	۰	۰
(۷۵)	مدہودیا	۰	۰	۶۹۵ "	۰	۰	۰
(۷۶)	معروف دیا	۰	۰	۲۳۰۲ "	۰	۰	۰
(۷۷)	نلدئی	۰	۰	۸۴۴۴۰۰ "	۰	۰	۰
(۷۸)	مہیسر پور	۰	۰	۴۲۸۵۲ "	۰	۰	۰
(۷۹)	نصرت شاہی	۰	۰	۲۷۲۴۵۰ "	۰	۰	۰
(۸۰)	بکرچال کوتیا	۰	۰	۶۱۹۳۵ "	۰	۰	۰
(۸۱)	بکریانکا	۰	۰	۳۴۸۲ "	۰	۰	۰
(۸۲)	ناشی پور جسکو اوجین بھی کہتے ہیں۔	۰	۰	۹۱۰۸۰ "	۰	۰	۰
(۸۳)	ہتن پور	۰	۰	۴۷۷۳۶۰ "	۰	۰	۰
(۸۴)	ہلدا	۰	۰	۱۲۲۵۶۶ "	۰	۰	۰
(۸۵)	ہوال گھاتی	۰	۰	۶۶۲۱۷ "	۰	۰	۰
(۸۶)	بتایان	۰	۰	۳۶۶۵ "	۰	۰	۰
(۸۷)	ہوسی پور	۰	۰	۱۷۴۲۵ "	۰	۰	۰

سرکار خلیفت آباد

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	بنتیس محل	۰	۰	۵۴۳۱۰۴۰ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۱۵۱۵۰
(۱)	بھال باقصبہ	۰	۰	۴۷۵۱۰۲ "	۰	۰	۰
(۲)	بھاگکا	۰	۰	۲۳۰۵۱۵ "	۰	۰	۰
(۳)	بولہ	۰	۰	۱۳۵۹۳۲ "	۰	۰	۰
(۴)	باگہ مارا	۰	۰	۸۱۸۰۷ "	۰	۰	۰
(۵)	بھاندا	۰	۰	۲۵۳۰۰ "	۰	۰	۰
(۶)	بھدیں	۰	۰	۱۱۲۲۵ "	۰	۰	۰
(۷)	بہلیانا	۰	۰	۹۵۲۷ "	۰	۰	۰
(۸)	پھول نگر	۰	۰	۶۶۶۰ "	۰	۰	۰
(۹)	تعلق کاشی ناتھ	۰	۰	۲۹۷۷۲۰ "	۰	۰	۰
(۱۰)	تالا	۰	۰	۱۷۴۶۷۶ "	۰	۰	۰
(۱۱)	تعلق سری رنگ	۰	۰	۲۶۴۲۷ "	۰	۰	۰
(۱۲)	تعلق تھیں مندل	۰	۰	۲۳۷۲۷ "	۰	۰	۰
(۱۳)	پوتکا	۰	۰	۱۴۲۰۰۵ "	۰	۰	۰
(۱۴) "	تعلق پرمود رہتا چارج	۰	۰	۱۳۸۶۰ "	۰	۰	۰
(۱۵)	تعلق سری پت گیراج	۰	۰	۸۸۷۵ "	۰	۰	۰
(۱۶) "	عرف سیولپور جیلیر عرف رسول پور	۰	۰	۱۷۲۳۸۵۰ "	۰	۰	۰
(۱۷)	چرولہ	۰	۰	۹۹۵۵۰ "	۰	۰	۰
(۱۸)	چھیلرا	۰	۰	۶۰۹۲۰ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	پیمائش	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۹)	حویلی خلیفۃ آباد	۰	۰	۳۱۴۴۲ دام	۰	۰	۰
(۲۰)	خالص پور	۰	۰	۳۲۷۷۰ "	۰	۰	۰
(۲۱)	دانیا	۰	۰	۵۲۲۸۸۵ "	۰	۰	۰
(۲۲)	رانگ دیا	۰	۰	۱۲۹۹۱۰ "	۰	۰	۰
(۲۳)	سہس پور	۰	۰	۲۶۰۳۳۰ "	۰	۰	۰
(۲۴)	سلیمان آباد	۰	۰	۱۶۸۵۰۴ "	۰	۰	۰
(۲۵)	ساہس	۰	۰	۹۱۵۰۰ "	۰	۰	۰
(۲۶)	سوبہناتھ	۰	۰	۵۱۶۶۲ "	۰	۰	۰
(۲۷)	سالیسر نہی	۰	۰	۱۱۴۸۴ "	۰	۰	۰
(۲۸)	عماد پور	۰	۰	۹۷۱۰۲ "	۰	۰	۰
(۲۹)	اکھو گرال	۰	۰	۱۰۵۵۲۰ "	۰	۰	۰
(۳۰)	کنگیس تعلق پرمانند	۰	۰	۱۹۶۳۹۰ "	۰	۰	۰
(۳۱)	مونڈاکاچہ	۰	۰	۱۲۹۳۶۰ "	۰	۰	۰
(۳۲)	ملک پور	۰	۰	۹۱۳۲۷ "	۰	۰	۰
(۳۳)	مدہریا	۰	۰	۴۵۰۰۷ "	۰	۰	۰
(۳۴)	مانگور گھاٹ	۰	۰	۱۶۸۴۲ "	۰	۰	۰
(۳۵)	مہر لیسا	۰	۰	۱۱۱۷۰ "	۰	۰	۰
	سرکار بنگلا						
	چار محل	۰	۰	۷۱۵۰۶۰۵ دام	مختلف قومیں	۳۲۰ ہاتھی	۱۵۰۰۰
(۱)	اسمٰعیل پور عرف بنگلا	۰	۰	۴۳۴۸۹۶۰ "	۰	۰	۰
(۲)	سری رام پور	۰	۰	۲۵۲۰۰۰ "	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی در معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳)	شاہزادہ پور	.	.	۹۷۷۲۴۵ دام	.	.	.
(۴)	عادل پور	.	.	؍؍ ۴۴۰	.	.	.

سرکار پورنیہ

نشان سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی در معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	نو محل	.	.	۶۴۰۸۷۷۵ دام	.	.	.
(۱)	اسونجا	.	.	؍؍ ۷۳۴۲۲۵	.	.	.
(۲)	جیرام پور	.	.	؍؍ ۴۹۷۷۸۵	.	.	.
(۳)	حویلی پورنیہ	.	.	؍؍ ۲۶۸۶۹۹۵	.	.	.
(۴)	دل مال پور	.	.	؍؍ ۹۷۱۵۳۰	.	.	.
(۵)	سلطانپور	.	.	؍؍ ۵۲۳۰۰۶	.	.	.
(۶)	سری پور	.	.	؍؍ ۳۹۰۲۰۰	.	.	.
(۷)	سائیر از حاصل	.	.	؍؍ ۸۵۰۰۰	.	.	.
؍؍	فیلان ہرنا						
(۸)	کنتھیاری	.	.	؍؍ ۵۹۰۱۰۰	.	.	.
(۹)	کدوان	.	.	؍؍ ۲۸۰۵۹۲	.	.	.

سرکار تاج پور

نشان سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی در معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	انتیس محل	.	.	۶۴۸۳۸۵۷ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۵۰۰۰۰
(۱)	بنکٹ	.	.	؍؍ ۳۳۹۷۰۸۵	.	.	.
(۲)	بدوگھر	.	.	؍؍ ۲۳۸۸۵۵	.	.	.
(۳)	پھولی	.	.	؍؍ ۶۰۸۰۷	.	.	.

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴)	بندول	.	.	۱۹۰۸۳۰ دام	.	.	.
(۵)	بوہرا	.	.	۲۳۱۹۲ //	.	.	.
(۶)	بھونرا	.	.	۱۱۸۲۹۵ //	.	.	.
(۷)	بڈگانوں	.	.	۹۳۰۰ //	.	.	.
(۸)	باسی گانوں	.	.	۱۴۴۰۹۲ //	.	.	.
(۹)	پنگانوں	.	.	۱۱۵۹۹۰ //	.	.	.
(۱۰)	بہادرپور	.	.	۹۶۰۱۲ //	.	.	.
(۱۱)	بھانگر	.	.	۹۱۶۳۰ //	.	.	.
(۱۲)	بڈلکا	.	.	۷۱۵۶۴ //	.	.	.
(۱۳)	تال دوار	.	.	۲۰۸۵۴۰ //	.	.	.
(۱۴)	چھاپرتال	.	.	۲۴۳۲۵۵ //	.	.	.
(۱۵)	حویلی تاجپور یا بلدہ	.	.	۸۸۶۲۵۴ //	.	.	.
(۱۶)	دلاورپور	.	.	۹۴۴۰۵۵ //	.	.	.
(۱۷)	دیہٹ	.	.	۱۲۴۱۹۶ //	.	.	.
(۱۸)	سیسہرا	.	.	۳۷۶۷۶۰ //	.	.	.
(۱۹)	سوجاپور	.	.	۲۴۴۵۰۷ //	.	.	.
(۲۰)	شاہ پور	.	.	۱۲۶۲۳۵ //	.	.	.
(۲۱)	کوارپور	.	.	۴۰۶۰۰۰ //	.	.	.
(۲۲)	کسارگانوں	.	.	۲۵۸۷۴۲ //	.	.	.
(۲۳)	گوپال نگر	.	.	۲۳۳۱۶۰ //	.	.	.
(۲۴)	گوکھرا	.	.	۱۴۷۳۹۲ //	.	.	.
(۲۵)	جھون	.	.	۱۹۴۴۷۵ //	.	.	.

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۶)	نیل نگر	۰	۰	۲۶۷۶۱۲ دام	۰	۰	۰
(۲۷)	نیلوں	۰	۰	۱۴۷۵۱۰ "	۰	۰	۰
(۲۸)	یوسف	۰	۰	۱۴۰۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۲۹)	زکوۃ	۰	۰	۷۸۴۸۷ "	۰	۰	۰
	سرکار گھوڑاگھاٹ						
	چوراسی محل	۰	۰	۸۰۸۳۷۲½ دام	مختلف قومیں	۹۵۰ ہاتھی	۳۲۸۰۰
(۱)	ادہوا	۰	۰	۹۱۲۹۲ "	۰	۰	۰
(۲)	انڈہر	۰	۰	۷۵۰۱۰ "	۰	۰	۰
(۳)	اندل گانوں	۰	۰	۱۵۴۳۳۷ "	۰	۰	۰
(۴)	انوریان	۰	۰	۳۱۰۲۲ "	۰	۰	۰
(۵)	آل گانوں	۰	۰	۱۷۱۶۹۵ "	۰	۰	۰
(۶)	ابتھورا	۰	۰	۲۵۳۲۶ "	۰	۰	۰
(۷)	احمد آباد	۰	۰	۱۸۵۱۷ "	۰	۰	۰
(۸)	انبلاکاچھی	۰	۰	۹۲۰۰ "	۰	۰	۰
(۹)	انورملک	۰	۰	۸۰۲۰ "	۰	۰	۰
(۱۰)	ال ہات	۰	۰	۷۵۰۸ "	۰	۰	۰
(۱۱) "	الہ داد پور / الہٰداد پور	۰	۰	۲۱۹۰ "	۰	۰	۰
(۱۲)	بازو ظفر شاہی دوجگہ	۰	۰	۷۳۵۸۲۵ "	۰	۰	۰
(۱۳)	بازو فولاد شاہی	۰	۰	۷۱۱۴۱۲ "	۰	۰	۰
(۱۴)	باگ دوار	۰	۰	۱۰۲۴۴۰ "	۰	۰	۲

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگہ	نقدی و مدد معاش بانعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	باریک پور	۰	۰	۸۴۹۵۲ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	بامن پور	۰	۰	۳۴۹۰۷۰ "	۰	۰	۰
(۱۷)	بلدہ نصرت آباد	۰	۰	۳۳۶۴۴۵ "	۰	۰	۰
(۱۸)	برسلا	۰	۰	۲۳۳۶۸۰ "	۰	۰	۰
(۱۹) "	بری سابگ بالا بری سابک بالا	۰	۰	۱۴۶۷۶۷ "	۰	۰	۰
(۲۰)	بری گھوراگھاٹ	۰	۰	۱۶۵۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۲۱)	کھورا	۰	۰	۸۲۷ "	۰	۰	۰
(۲۲)	پھلواری	۰	۰	۶۵۸۰ "	۰	۰	۰
(۲۳)	بایزید پور	۰	۰	۱۳۰۲۲۷ "	۰	۰	۰
(۲۴)	باتال دیہ	۰	۰	۴۱۳۶۵ "	۰	۰	۰
(۲۵)	بالکا	۰	۰	۳۰۳۴۵ "	۰	۰	۰
(۲۶)	بھعولی	۰	۰	۱۲۰۴۰ "	۰	۰	۰
(۲۷)	باج ٹیاری	۰	۰	۷۹۰۰ "	۰	۰	۰
(۲۸)	بنوارگاجہ	۰	۰	۱۴۵۲ (۴۴۵۲) "	۰	۰	۰
(۲۹)	بیل گھاتی	۰	۰	۳۲۴۵ "	۰	۰	۰
(۳۰)	بازارجیتاگھاٹ	۰	۰	۳۸۷ "	۰	۰	۰
(۳۱)	بلاسس باری	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۳۲)	بانج مانکا	۰	۰	۵۳۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۳)	تلسی گھاٹ	۰	۰	۱۶۴۳۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۴)	تعلق حسین	۰	۰	۳۵۴۱ "	۰	۰	۰
(۳۵)	تعلق بالناتھ	۰	۰	۲۷۹۶۲ "	۰	۰	۰
(۳۶)	تعلق سیوان	۰	۰	۱۵۴۹۰ " ۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۷)	تا بہل	۰	۰	۶۰۲۹۰ دام	۰	۰	۰
(۳۸)	تعلق احمد خاں	۰	۰	۲۳۸۴۷۵ 〃	۰	۰	۰
(۳۹)	حاطا	۰	۰	۶۵۸۰ 〃	۰	۰	۰
(۴۰)	خیر آبادی	۰	۰	۵۶۰۲ 〃	۰	۰	۰
(۴۱)	خاص باری	۰	۰	۲۷۳۵ 〃	۰	۰	۰
(۴۲)	رکن پور	۰	۰	۱۰۹۵۰ 〃	۰	۰	۰
(۴۳)	سلطان پور	۰	۰	۱۰۸۳۷۷ 〃	۰	۰	۰
(۴۴)	شہر بکتھ	۰	۰	۹۳۰۷۱ 〃	۰	۰	۰
(۴۵)	ساٹھی پور	۰	۰	۴۹۵۷۰ 〃	۰	۰	۰
(۴۶)	سر بتا	۰	۰	۳۴۴۰۹۷ 〃	۰	۰	۰
(۴۷)	سیدی	۰	۰	۲۰۶۲۲۴ 〃	۰	۰	۰
(۴۸)	تعلق کسائی	۰	۰	۱۵۲۹۷ 〃	۰	۰	۰
(۴۹)	سیبت پور	۰	۰	۱۲۸۷۷۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۰)	سر پاکاندی	۰	۰	۲۴۶۲۲ 〃	۰	۰	۰
(۵۱)	سات ہاٹ	۰	۰	۱۶۴۱۲ 〃	۰	۰	۰
(۵۲)	شیر پور کوئی باری	۰	۰	۱۵۶۷۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۳)	فتحپور	۰	۰	۳۵۳۲۵۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۴)	کتھیاری	۰	۰	۱۳۴۴۲۸۰ 〃	۰	۰	۰
(۵۵)	گیاپور	۰	۰	۱۰۲۰۰۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۶)	کابل پور	۰	۰	۹۸۴۶۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۷)	گنج ساکھمالا	۰	۰	۹۸۴۶۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۸)	کہڈ کہڈی	۰	۰	۸۱۵۶۵ 〃	۰	۰	۰
(۵۹)	گوگل	۰	۰	۵۶۶۶۵ 〃	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۶۰)	کوٹھی باری اروجگہ	·	·	۴۸۸۰۷ دام	·	·	·
(۶۱)	کہلسی	·	·	″ ۲۶۴۳۲۲	·	·	·
(۶۲)	باری کندی	·	·	″ ۱۲۵۷۹۷	·	·	·
(۶۳) ″	کولی بازار عرف جوربوری	·	·	″ ۱۱۵۶۸۰	·	·	·
(۶۴)	گوبندپور کھوڈ	·	·	″ ۴۰۴۰۰	·	·	·
(۶۵)	کھنٹال	·	·	″ ۶۷	·	·	·
(۶۶)	کانگ سکھر	·	·	″ ۲۸۰۶۵	·	·	·
(۶۷)	گھات نگر	·	·	″ ۲۷۹۲۲	·	·	·
(۶۸)	کواکاچھی	·	·	″ ۲۵۶۰۰	·	·	·
(۶۹)	گھاتی باری	·	·	″ ۲۴۸۴۷	·	·	·
(۷۰)	کوراز سائیر زکواۃ	·	·	″ ۱۸۰۰۰	·	·	·
(۷۱)	کوکرن	·	·	″ ۱۳۱۲۰	·	·	·
(۷۲)	کابل	·	·	″ ۱۵۶۹۰ (۱۱۶۹۰)	·	·	·
(۷۳)	گڈھیا	·	·	″ ۱۰۹۸۰	·	·	·
(۷۴)	گوکن یارا	·	·	″ ۹۸۵۰	·	·	·
(۷۵)	نگت پور	·	·	″ ۱۲۴۰۰۵	·	·	·
(۷۶)	محبت پور	·	·	″ ۴۲۵۱۲	·	·	·
(۷۷)	مسجد حسین شاہی	·	·	″ ۲۸۹۴۵	·	·	·
(۷۸)	مسجد اندر خانی	·	·	″ ۳۴۴۷	·	·	·
(۷۹)	طایر	·	·	″ ۲۴۸۰۰	·	·	·
(۸۰)	نندھرا	·	·	″ ۶۱۰۵۰	·	·	·
(۸۱)	نوپارہ	·	·	″ ۱۹۲۰۲	·	·	·

نشان سلسلہ	پرگنے	بیگھہ	زمین پیمود	نقدی و معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۸۲)	نہجون نبتور	۰	۰	۴۹۰۱۰ دام	۰	۰	۰
(۸۳)	واکر حاضر	۰	۰	۳۰۶۴۶ "	۰	۰	۰
(۸۴)	دبچھی	۰	۰	۱۶۸۳۲ "	۰	۰	۰
(۸۵)	وبرائیب	۰	۰	۴۲۳۰ "	۰	۰	۰
سرکار پنجرہ							
	اکیس محل	۰	۰	۵۸۰۳۲۷۵ دام	مختلف قومیں	۵۰	۷۰۰۰
(۱)	انبیل	۰	۰	۱۰۵۸۷۲۵ "	۰	۰	۰
(۲)	انباری	۰	۰	۳۶۵۲۵ "	۰	۰	۰
(۳)	انگوچھہ	۰	۰	۱۱۸۰۲۲ "	۰	۰	۰
(۴)	بازنگ پور	۰	۰	۶۳۵۳۹۰ "	۰	۰	۰
(۵)	بیجانگر	۰	۰	۷۱۹۱۰۷ "	۰	۰	۰
(۶)	بایزید پور	۰	۰	۲۵۵۴۴۵ "	۰	۰	۰
(۷)	بھرنگر	۰	۰	۱۱۹۷۲۰ "	۰	۰	۰
(۸)	باری گمبھیر	۰	۰	۸۴۲۷۷ "	۰	۰	۰
(۹)	بدوگھر	۰	۰	۵۵۲۰۵ "	۰	۰	۰
(۱۰)	تکاسی	۰	۰	۳۷۴۴۰۹ "	۰	۰	۰
(۱۱)	خالون	۰	۰	۸۲۱۴۲ "	۰	۰	۰
(۱۲)	حویلی پنجرہ	۰	۰	۹۳۹۶۷ "	۰	۰	۰
(۱۳)	دیکھا	۰	۰	۱۴۶۸۳۷ "	۰	۰	۰
(۱۴)	دیورا	۰	۰	۱۰۷۷۲۷ "	۰	۰	۰
(۱۵)	سدہر باری	۰	۰	۲۷۳۰۴۵	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش بالانعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۶)	سنکتا	.	.	۲۵۱۴۱۰ دام	.	.	.
(۱۷)	سلطان پور	.	.	۲۰۳۲۹۲ 〃	.	.	.
(۱۸)	سہاسبیر	.	.	۱۶۵۱۸۰ 〃	.	.	.
(۱۹)	کہتا	.	.	۷۷۷۲۵۵ 〃	.	.	.
(۲۰)	کیدا بادی	.	.	۲۱۳۳۸۲ 〃	.	.	.
(۲۱)	سلیمان آباد	.	.	۴۲۵۳۲ 〃	.	.	.

سرکار باربک آباد

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش بالانعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اڑتیس محسل	.	.	۱۷۴۵۱۵۳۲ دام	مختلف قومیں	۵۰	۷۰۰۰
(۱)	اھرول	.	.	۵۶۰۳۸۲ 〃	.	.	.
(۲)	بلدہ مذکورہ	.	.	۳۱۵۲۴۰ 〃	.	.	.
(۳)	باسدول	.	.	۱۹۰۸۸۵ 〃	.	.	.
(۴)	پولاوہار	.	.	۱۳۷۷۱۲ 〃	.	.	.
(۵)	بستول	.	.	۶۵۲۳۶۷ 〃	.	.	.
(۶)	بربریا	.	.	۹۴۳۳۵ 〃	.	.	.
(۷)	بنگالو	.	.	۳۱۹۰۰۰ 〃	.	.	.
(۸)	بالتاپور	.	.	۱۷۹۸۴۰ 〃	.	.	.
(۹)	چھندیا بازو	.	.	۷۵۵۵۲۲ 〃	.	.	.
(۱۰)	جورا	.	.	۱۵۹۷۳۲ 〃	.	.	.
(۱۱)	جہاسندہ جوکا دوجگہ	.	.	۴۰۷۰۰۷ 〃	.	.	.
(۱۲)	جنڈلائی	.	.	۲۷۹۳۴۰ 〃	.	.	.
(۱۳)	جنداتیو	.	.	۸۵۷۸۷ 〃	.	.	.

نشان سلسلہ	پرگنے	بیگھہ	[illegible]	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۴)	حویلی بیکہ شہر	۰	۰	۱۶۳۹۱۷۵ دام	۰	۰	۰
(۱۵)	دہارمن	۰	۰	″ ۳۵۰۸۹۵	۰	۰	۰
(۱۶) ″	سنکاردل عرف نظام پور	۰	-	″ ۳۷۹۹۸۵	۰	۰	۰
(۱۷)	سنکارپور	۰	-	″ ۳۲۷۳۴۲	۰	۰	۰
(۱۸) ″	بہرام پور و شیرپور دو جگہ۔	۰	۰	″ ۳۹۱۶۲۵	۰	۰	۰
(۱۹)	طاہرپور	-	۰	″ ۵۰۵۸۲۵	۰	۰	۰
(۲۰)	قاضے رہٹی	۰	۰	″ ۶۲۰۴۷۷	۰	۰	۰
(۲۱)	گذرہاٹ	۰	۰	″ ۱۲۹۶۲۴۰	۰	۰	۰
(۲۲)	کھاسں	۰	۰	″ ۸۸۱۰۸۰	۰	۰	۰
(۲۳)	گنج مشہور بہ جگدل	۰	۰	″ ۷۹۰۴۶۵۵	۰	۰	۰
(۲۴)	گوبندپور	۰	۰	″ ۴۱۰۵۲۵	۰	۰	۰
(۲۵)	سکالی گائے کوتھیا	۰	۰	″ ۳۴۱۰۵۷	۰	۰	۰
(۲۶)	کہرال	۰	۰	″ ۲۱۰۱۳۲	۰	۰	۰
(۲۷)	کوڈانگر	۰	۰	″ ۱۲۹۵۵۰	۰	۰	۰
(۲۸)	سکالی کائے	۰	۰	″ ۱۹۶۹۳۲	۰	۰	۰
(۲۹)	داؤدپور	۰	۰	″ ۸۹۰۲	۰	۰	۰
(۳۰)	کردہا	۰	۰	″ ۱۷۹۰۵۷۲	۰	۰	۰
(۳۱)	لشکرپور	۰	۰	″ ۱۰۵۵۹۰ (۲۵۵۹۰)	۰	۰	۰
(۳۲)	بالجی پور	۰	۰	″ ۹۲۵۶۸۰	۰	۰	۰
(۳۳)	مسڈہا	۰	۰	″ ۶۷۹۷۱۲	۰	۰	۰
(۳۴)	من سمالی	۰	۰	″ ۵۹۴۷۹۲	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	بیگھہ	بسوے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۵)	محمود پور	.	.	۱۲۴۵۳۲ دام	.	.	.
(۳۶)	وزیر پور	.	.	۱۶۹۱۰۰ ״		.	.
	سرکار بازوہا						
	بتیس محل	.	.	۳۹۵۱۶۸۷۱ دام	مختلف قومیں	۱۷۱۰ ہاتھی	۵۳۰۰
(۱)	الاپ شاہی	.	.	۷۶۰۹۹۷ ״	.	.	.
(۲)	بدھار نصرت شاہی	.	.	۴۱۷۸۱۴۰ ״	.	.	.
״	دھرمنڈ وغیرہ پانچ جگہ						
(۳)	بھوریا بازو	.	.	۲۸۲۰۷۴۰ ״	.	.	.
(۴)	پرتاب بازو	.	.	۱۸۱۲۹۵ ״	.	.	.
(۵)	بھوال بازو	.	.	۱۹۳۵۱۶۰ ״	.	.	.
(۶)	بکھریا بازو	.	.	۱۷۱۵۱۷۰ ״	.	.	.
(۷)	حسین شاہی	.	.	۱۸۲۷۵۰ ״	.	.	.
(۸)	دسکھادیا بازو	.	.	۱۹۴۵۶۰۲ ״	.	.	.
(۹)	دھکا بازو	.	.	۱۹۱۲۰۲ ״	.	.	.
(۱۰)	سلیم پرتاب بازو						
״	چاند پرتاب بازو	.	.	۳۶۲۵۴۷۵ ״	.	.	.
״	سلطان بازو						
(۱۱)	سونا گھاتی بازو	.	.	۱۹۱۰۴۴۰ ״	.	.	.
(۱۲)	سونا بازو	.	.	۱۷۰۵۲۹۰ ״	.	.	.
(۱۳)	سل برکہ	.	.	۱۴۸۴۳۲۰ ״	.	.	.
(۱۴)	سائر جنگل	.	.	۲۶۱۲۸۰ ״	.	.	.

نشان سلسلہ	پرگنے	بیگھا	زمین پیمودہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	شاہ اجیال بازو	۰	۰	۴۰۵۱۲۰ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	ظفر اجیال بازو	۰	۰	” ۶۵۰۰۴۷	۰	۰	۰
(۱۷)	کتارمل بازو	۰	۰	” ۲۸۴۳۹۰	۰	۰	۰
(۱۸)	کہتا بازو	۰	۰	” ۱۳۳۷۲۰	۰	۰	۰
(۱۹) ”	مہمان شاہی مشہور بہ شیر پور	۰	۰	” ۲۲۷۷۱۵	۰	۰	۰
(۲۰) ”	من بنی سنگھہ نصرت شاہی حسین سنگھہ نصرت اجیال	۰	۰	” ۱۸۶۷۶۴۰	۰	۰	۰
(۲۱)	مبارک اجیال۔	۰	۰	” ۴۶۸۷۸۰	۰	۰	۰
(۲۲)	ہرپال بازو	۰	۰	” ۳۴۴۴۴۰	۰	۰	۰
(۲۳)	یوسف شاہی	۰	۰	” ۱۶۷۷۹۰۰	۰	۰	۰
	سرکار سنارگانوں						
	باون محل	۰	۰	۰	مختلف قومیں	۱۵۰۰ ہاتھی	۴۶۰۰۰
(۱)	اوتر شاہ پور	۰	۰	۳۸۸۴۴۲ دام	۰	۰	۰
(۲)	ال جہات	۰	۰	” ۵۳۰۹۰	۰	۰	۰
(۳)	اوتر عثمان پور	۰	۰	” ۲۴۸۸۰	۰	۰	۰
(۴)	بجرم پور	۰	۰	” ۳۳۳۵۰۵۲	۰	۰	۰
(۵)	بھلوا جوار	۰	۰	” ۱۳۳۱۴۸۰	۰	۰	۰
(۶)	بلدا کھال	۰	۰	” ۶۹۴۰۹۰	۰	۰	۰
(۷)	بوالیا	۰	۰	” ۲۲۷۳۲۰	۰	۰	۰
(۸)	برچنڈی	۰	۰	” ۱۲۰۱۰۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	سیورغال	سوار	پیادہ
(۹)	باتہ کرا	۰	۰	۴۰۸۰ دام	۰	۰	۰
(۱۰)	بلاس کاٹھی وغیرہ	۰	۰	" ۴۴۲۶۵	۰	۰	۰
(۱۱)	بردیا	۰	۰	" ۳۶۳۱۲	۰	۰	۰
(۱۲)	پہلری	۰	۰	" ۱۹۰۰۰	۰	۰	۰
(۱۳)	تورا	۰	۰	" ۱۰۴۹۱۰	۰	۰	۰
(۱۴)	تاج پور	۰	۰	" ۹۰۰۰۰	۰	۰	۰
(۱۵)	ترکی	۰	۰	" ۱۸۲۷۰	۰	۰	۰
(۱۶)	جوگی دیا	۰	۰	" ۵۱۴۰۸۰	۰	۰	۰
(۱۷)	جوار بندر	۰	۰	" ۷۲۶۳۴	۰	۰	۰
(۱۸) "	چوکھنڈی دوکانوں کا محصول۔	۰	۰	" ۱۷۸۲۷	۰	۰	۰
(۱۹)	چندباحر	۰	۰	" ۳۰۳۲۲	۰	۰	۰
(۲۰)	حویلی سنارگانوں بابندٔ	۰	۰	" ۴۵۹۵۳۶	۰	۰	۰
(۲۱)	خضرپور	۰	۰	" ۴۰۳۰۸ (۷۳۶۷)	۰	۰	۰
(۲۲)	یان ہتا	۰	۰	" ۹۷۰۶۷	۰	۰	۰
(۲۳)	دوہار	۰	۰	" ۴۵۸۵۲۴	۰	۰	۰
(۲۴)	واندرا	۰	۰	" ۴۲۱۳۸۰	۰	۰	۰
(۲۵)	چاندپور دکھن	۰	۰	" ۱۲۰۰۰۰	۰	۰	۰
(۲۶)	شاہ پور	۰	۰	" ۲۳۹۹۰۴	۰	۰	۰
(۲۷) "	والاور حاصل زکوۃ پور	۰	۰	" ۱۲۷۲۰۷	۰	۰	۰
(۲۸)	عثمانپور دکھن	۰	۰	" ۸۸۴۰	۰	۰	۰
(۲۹)	رانی پور	۰	۰	" ۴۰۵۴۵	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمیندار	نقدی مدد معاش یا انعام	زمین بیگہ	سوار	پیادہ
(۳۰)	سکھر گانو	۰	۰	۳۴۰۳۶۵ دام	۰	۰	۰
(۳۱)	سکری	۰	۰	۱۸۴۷۸۰ ،،	۰	۰	۰
(۳۲)	سلیم پور	۰	۰	۹۱۰۹۰ ،،	۰	۰	۰
(۳۳) ،،	سالی سری مع سائر جلکر	۰	رعیتی وغیرہ	۴۰۷۲۵ ،،	۰	۰	۰
(۳۴)	سکھوا	۰	۰	۲۸۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۳۵)	سکھاریہ	۰	۰	،، ،،	۰	۰	۰
(۳۶)	سیوجال	۰	۰	۱۳۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۳۷)	شمس پور	۰	۰	۲۲۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۳۸)	کیراپور	۰	۰	۲۹۳۴۰۲ ،،	۰	۰	۰
(۳۹)	کروی	۰	۰	۷۹۵۹۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۰)	کانک پور	۰	۰	۸۰۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۱)	کھاندی	۰	۰	۴۰۱۴۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۲)	کوٹھری	۰	۰	۳۴۱۶۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۳)	گھاتی ندہی	۰	۰	۲۰۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۴)	مہرکول	۰	۰	۲۳۹۴۷۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۵)	معظم پور	۰	۰	۲۳۹۸۳۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۶)	مہار	۰	۰	۶۰۸۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۷)	منوہرپور	۰	۰	۵۳۳۰۱ ،،	۰	۰	۰
(۴۸)	ہی جال	۰	۰	۲۵۰۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۴۹) ،،	نرائن پور حاصل زکوۃ وسائیر ورعیتی۔	۰	۰	۹۴۰۷۶۰ ،،	۰	۰	۰
(۵۰)	نلواکوٹ	۰	۰	۱۶۰۸۰ ،،	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	پیمانہ	زمین بیگھے	نقدی رقم مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵۱)	ہتنا بازو	.	.	۲۸۱۲۸۰ ״	.	.	.
(۵۲)	ہات گھاتی	.	.	۱۰۲۸۵ ״	.	.	.

سرکار سلہٹ

نمبر سلسلہ	پرگنے	پیمانہ	زمین بیگھے	نقدی رقم مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	آٹھ محل	.	.	۶۶۸۱۳۰۸ دام	مختلف قومیں	۱۱۱۹۰ ہاتھی	۴۲۹۲۰
(۱) ״	پرتابگڈھ اس کو بیج کھند بھی کہتے ہیں	.	.	۳۷۰۰۰۰ ״	.	.	.
(۲)	بنیان جنگ	.	.	۱۶۷۲۰۸۰ ״	.	.	.
(۳)	باجوا بیاجو	.	.	۸۴۰۰۸۰ ״	.	.	.
(۴)	جیا (جینتیا)	.	.	۲۷۲۲۰۰ ״	.	.	.
(۵)	حویلی سلہٹ	.	.	۲۲۹۰۷۱۷ ״	.	.	.
(۶)	سرکھندل	.	.	۳۹۰۴۷۰ ״	.	.	.
(۷)	لادو	.	.	۲۴۲۲۰۲ ״	.	.	.
(۸)	ہزنگر۔ رعیتی وسایر	.	.	۱۰۱۰۷۵۷ ״	.	.	.

سرکار چاٹ گانون

نمبر سلسلہ	پرگنے	پیمانہ	زمین بیگھے	نقدی رقم مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	سات محل	.	.	۱۱۴۲۴۳۱۰ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۱۵۰۰
(۱)	تال گانون	.	.	۵۶۰۰۰۰ ״	.	.	.
(۲)	چاٹ گانون	.	.	۶۶۴۹۴۱۰ ״	.	.	.
(۳)	دیوگانون	.	.	۷۷۵۵۴۰ ״	.	.	.
(۴)	سالیمان عرف شیخ پور	.	.	۱۵۷۲۴۰۰ ״	.	.	.

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی و معاش بالانعام	زمیندار قوم	سوار	پیادہ
(۵)	نمکسار سایراز	•	•	۷۳۷۵۲۰ دام	•	•	•
(۶)	سہوا	•	•	۵۰۷۹۳۴۰ //	•	•	•
(۷)	نواپارا	•	•	۷۰۳۳۰۰ //	•	•	•

سرکار شریف آباد

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی و معاش بالانعام	زمیندار قوم	سوار	پیادہ
	چھبیس محل	•	•	۲۴۸۸۷۵۰ دام	مختلف قومیں	۲۰۰	۵۰۰۰
(۱)	بردوان	•	•	۱۸۷۶۱۴۴ //	•	•	•
(۲)	بھبرور	•	•	۱۷۳۶۷۹۵ //	•	•	•
(۳)	باربک سیل	•	•	۵۴۰۹۹۵ //	•	•	•
(۴) //	بہرکونڈہ و اکبر شاہی عرف سانتل دو جگہ	•	•	۱۲۷۶۱۹۵ //	•	•	•
(۵)	باگھا	•	•	۵۰۹۳۴۰ //	•	•	•
(۶)	بھات سیلا	•	•	۳۰۷۳۴۰ //	•	•	•
(۷)	بازار ابراہیم پور	•	•	۱۵۷۴۰ //	•	•	•
(۸)	جنگی	•	•	۹۳۷۷۰۵ //	•	•	•
(۹)	خوت مکند	•	•	۲۳۱۵ //	•	•	•
(۱۰)	دہانیان	•	•	۱۵۰۸۸۵۰ //	•	•	•
(۱۱)	سلیمان شاہی	•	•	۷۲۱۳۳۵ //	•	•	•
(۱۲)	سونیا	•	•	۹۰۳۷۰ //	•	•	•
(۱۳)	حویلی شیر پور عطائی	•	•	۸۱۶۰۶۸ //	•	•	•
(۱۴)	عظمت پور	•	•	۱۶۶۰۰۴۵ //	•	•	•
(۱۵)	فتح سنگھ	•	•	۲۰۹۶۳۶۰ //	•	•	•

نشان سلسلہ	پرگنے	بیگہ	[illegible]	نقدی و مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۶)	حسین اجیالی	۰	۰	۳۹۴۳۴۵ دام	۰	۰	۰
(۱۷)	کرگانوں	۰	۰	″ ۳۴۸۲۶۰	۰	۰	۰
(۱۸)	کرت پور	۰	۰	″ ۲۲۵۷۷۵	۰	۰	۰
(۱۹)	کھنڈ	۰	۰	″ ۱۹۶۳۸۰	۰	۰	۰
(۲۰)	کھنگا	۰	۰	″ ۱۸۴۳۶۰	۰	۰	۰
(۲۱)	کوولا	۰	۰	″ ۶۴۱۲۵	۰	۰	۰
(۲۲)	جھلمند	۰	۰	″ ۱۸۳۱۸۹۰	۰	۰	۰
(۲۳)	سنوہر شاہی	۰	۰	″ ۱۷۰۹۹۲۰	۰	۰	۰
(۲۴)	مظفر شاہی	۰	۰	″ ۱۵۵۲۱۷۵	۰	۰	۰
(۲۵)	نسک	۰	۰	″ ۷۸۲۵۱۷	۰	۰	۰
(۲۶)	نتران (وھتران)	۰	۰	″ ۲۰۳۵۶۰	۰	۰	۰
سرکار سلیمان آباد							
	اکتیس محل	۰	۰	۱۷۶۲۹۹۶۴ دام	۰	۰	۰
(۱)	اندرائن	۰	۰	″ ۵۹۲۱۲۰	۰	۰	۰
(۲)	اسمٰعیل پور	۰	۰	″ ۱۸۴۵۴۰	۰	۰	۰
(۳)	انلیا	۰	۰	″ ۱۲۴۵۷۷	۰	۰	۰
(۴)	ادلا	۰	۰	″ ۷۹۲۷۷	۰	۰	۰
(۵)	لبندھری	۰	۰	″ ۳۶۶۶۲۸۰	۰	۰	۰
(۶)	بھوسٹ	۰	۰	″ ۱۹۶۸۹۹۰	۰	۰	۰
(۷)	بنڈوہ	۰	۰	″ ۱۸۲۲۲۹۲	۰	۰	۰
(۸)	پاچنور	۰	۰	″ ۶۰۱۴۹۵	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمائش	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ فوج
(۹)	بالی وبہنگا ودجگہ	۰	۰	۵۸۱۷۱۴ دام	۰	۰	۰
(۱۰)	چھوتھی پور	۰	۰	۵۵۴۹۵۲ ،،	۰	۰	۰
(۱۱)	چوہسا	۰	۰	۴۵۵۹۰۱ ،،	۰	۰	۰
(۱۲)	جی پور	۰	۰	۴۴۲۵۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۳)	حسین پور	۰	۰	۳۵۵۰۹۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۴)	وہانیہ	۰	۰	۹۵۲۵۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۵)	رالشاہ (رانیہ)	۰	۰	۶۸۲۵۷ ،،	۰	۰	۰
(۱۶)	حویلی سلیمان آباد	۰	۰	۲۰۵۱۰۹۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۷)	سات سینکا	۰	۰	۷۵۷۱۱۱ ،،	۰	۰	۰
(۱۸)	سہس پور	۰	۰	۳۱۴۸۴۲ ،،	۰	۰	۰
(۱۹)	سنگہولی	۰	۰	۷۲۷۴۷ ،،	۰	۰	۰
(۲۰)	سلطان پور	۰	۰	۴۴۵۷۵ ،،	۰	۰	۰
(۲۱)	عمر پور	۰	۰	۲۲۳۳۲۰ ،،	۰	۰	۰
(۲۲)	عالم پور	۰	۰	۳۸۲۸۰ ،،	۰	۰	۰
(۲۳)	تبازپور	۰	۰	۷۴۷۲۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۲۴)	کوبنا (کوسدا)	۰	۰	۳۵۷۹۴۲ ،،	۰	۰	۰
(۲۵)	ندکورین	۰	۰	۲۱۳۰۹۷ ،،	۰	۰	۰
(۲۶)	محمد پور	۰	۰	۴۸۵۱۵ ،،	۰	۰	۰
(۲۷)	مول گھر	۰	۰	۷۹۲۱۰۷ ،،	۰	۰	۰
(۲۸)	نگین	۰	۰	۹۱۰۹۹۰ ،،	۰	۰	۰
(۲۹)	ناہیرا	۰	۰	۸۷۲۹۴۵ ،،	۰	۰	۰
(۳۰)	ننگ	۰	۰	۵۰۰۷۶۵ ،،	۰	۰	۰
(۳۱)	بنیا	۰	۰	۷۷۰۱۷ ،،	۰	۰	۰

سرکار سات گاؤں

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	پچپن محل	۰	۰	۱۶۷۲۴۷۲۴ دام	مختلف قومیں	۵۰	۶۰۰۰
(۱) ״	بنوہ کوتوالی و فراست گھر تین جگہ۔	۰	۰	״ ۱۵۴۰۷۷۰	۰	۰	۰
(۲)	انور پور	۰	۰	״ ۲۳۶۹۵۰	۰	۰	۰
(۳)	اوکرڑا	۰	۰	״ ۷۲۶۳۶۰	۰	۰	۰
(۴) ״	ارسا و توالی سات گاؤں دو جگہ	۰	۰	״ ۲۳۴۸۹۰	۰	۰	۰
(۵)	اکبر پور	۰	۰	״ ۱۱۵۵۹۰	۰	۰	۰
(۶)	بوڈھن	۰	۰	״ ۹۵۶۴۵۷	۰	۰	۰
(۷)	پنوال سلیم پور دو جگہ	۰	۰	״ ۹۵۲۵۰۵	۰	۰	۰
(۸)	پورہ	۰	۰	״ ۶۵۲۴۷۷	۰	۰	۰
(۹)	برجھتر و مانک ہٹی دو جگہ۔	۰	۰	״ ۳۸۲۸۰۳	۰	۰	۰
(۱۰)	بیل گانو	۰	۰	״ ۲۳۳۶۰۲	۰	۰	۰
(۱۱)	بالنڈڑا	۰	۰	״ ۱۲۵۲۵۰	۰	۰	۰
(۱۲) ״	ماکوان اور بنکا باری دو جگہ	۰	۰	״ ۱۰۰۰۰۰	۰	۰	۰
(۱۳)	بلیا	۰	۰	״ ۹۰۷۲۵	۰	۰	۰
(۱۴)	سپلکا	۰	۰	״ ۳۸۲۴۵	۰	۰	۰
(۱۵)	بریدہٹی	۰	۰	״ ۲۵۰۲۷	۰	۰	۰
(۱۶)	تورتریا	۰	۰	״ ۳۶۹۰۴	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی و مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۷)	حویلی شہر	۰	۰	۵۰۲۳۳۰ دام	۰	۰	۰
(۱۸)	حسین پور	۰	۰	۳۲۴۳۲۲ ″	۰	۰	۰
(۱۹) ″	حاجی پور بار بکپور دو جگہ۔	۰	۰	۱۴۲۵۹۲ ″	۰	۰	۰
(۲۰)	دہلیا پور	۰	۰	۷۸۸۱۵ ″	۰	۰	۰
(۲۱)	سادگھاتی	۰	۰	۴۶۸۰۵۸ ″	۰	۰	۰
(۲۲)	سکوتا	۰	۰	۲۴۰۰۷۲ ″	۰	۰	۰
(۲۳)	مسریران پور	۰	۰	۱۲۵۷۹۲ ″	۰	۰	۰
(۲۴) ″	سائر از بندربان و مندوی دو جگہ	۰	۰	۱۲۰۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۵) ″	سلکھاٹ و کاٹ سال دو جگہ۔	۰	۰	۴۵۷۵۷ ″	۰	۰	۰
(۲۶)	فتحپور	۰	۰	۸۰۷۰۲ ″	۰	۰	۰
(۲۷)	رانی ہاٹ	۰	۰	۱۷۵۸۵۱۰ ″	۰	۰	۰
(۲۸) ″	کلکتہ و بکویاد باربک پور تین جگہ۔	۰	۰	۹۳۹۲۱۵ ″	۰	۰	۰
(۲۹)	کھازر	۰	۰	۳۶۵۲۷۵ ″	۰	۰	۰
(۳۰)	کنڈالیا	۰	۰	۲۴۲۱۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۱)	کلاروا	۰	۰	۱۹۷۵۲۲ ″	۰	۰	۰
(۳۲)	مکورا	۰	۰	۸۱۳۰۰۲ ″	۰	۰	۰
(۳۳)	سنارے منیاری	۰	۰	۳۰۷۸۴۵ ″	۰	۰	۰
(۳۴)	میدنی مل	۰	۰	۱۷۶۲۴۲ ″	۰	۰	۰
(۳۵)	مظفر پور	۰	۰	۱۰۸۳۳۲ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	جمع	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳۶)	موندگاچھا	۰	۰	۹۰۵۶۵ دام	۰	۰	۰
(۳۷)	ہاتھی کندھا	۰	۰	″ ۵۵۷۰۲	۰	۰	۰
(۳۸)	ندیا و سانتن پور	۰	۰	″ ۱۵۰۸۸۲۰	۰	۰	۰
″	دو جگہ۔						
(۳۹)	ہیلکی	۰	۰	″ ۹۰۰۴۲	۰	۰	۰
(۴۰)	ہاتھی کندھا	۰	۰	″ ۵۵۷۰۲	۰	۰	۰
(۴۱)	ہیاگڈھ	۰	۰	″ ۷۸۱۳۶۰	۰	۰	۰

سرکار مدارن

نمبر شمار	پرگنے	جمع	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	سولہ محل	۰	۰	۹۴۰۳۴۰۰ دام	مختلف قومیں	۱۵۰	۷۰۰۰
(۱)	ان ہٹھا	۰	۰	″ ۱۲۲۶۵۵	۰	۰	۰
(۲)	بال گڈھی	۰	۰	″ ۹۳۷۰۷۷	۰	۰	۰
(۳)	بیر بھوم	۰	۰	″ ۵۴۱۲۴۵	۰	۰	۰
(۴)	بھوال پدم	۰	۰	″ ۴۹۵۲۲۰	۰	۰	۰
(۵)	جیتوا	۰	۰	″ ۸۰۶۵۴۲	۰	۰	۰
(۶)	چنیاگجری	۰	۰	″ ۴۱۲۲۵۰	۰	۰	۰
(۷)	حویلی مدارن	۰	۰	″ ۱۷۲۷۰۷۷	۰	۰	۰
(۸)	سین بھوم	۰	۰	″ ۶۱۵۸۰۵	۰	۰	۰
(۹)	سمر سانٹمس (سمر سائی)	۰	۰	″ ۲۷۴۴۶۱	۰	۰	۰
(۱۰)	ستیر گڈھ عرف	۰	۰	″ ۹۱۵۲۳۷	۰	۰	۰
″	سکر بھوم۔						
(۱۱)	شاہ پور	۰	۰	″ ۶۳۴۱۶۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۲)	کیت	۰	۰	۴۶۴۴۴۷ دام	۰	۰	۰
(۱۳)	منٹل گھاٹ	۰	۰	۹۰۶۷۷۵ ″	۰	۰	۰
(۱۴)	ناگور	۰	۰	۳۰۲۵۶۲۰ ″	۰	۰	۰
(۱۵)	مینا باک	۰	۰	۲۷۹۳۲۲ ″	۰	۰	۰
(۱۶)	ہیولی (میدلی)	۰	۰	۲۶۳۲۰۷ ″	۰	۰	۰
	سرکار جلیسر واڑیسہ						
	اٹھائیس محل	۰	۰	۵۰۵۲۷۳۸ دام	مختلف قومیں دوباتھی	۳۴۰۰	۴۳۸۱۰
	۰	-	۰	-		۰	-
(۱)	پالسندا مشہوریہ	-	۰	۴۲۱۱۴۳۰ ″	قوم کنڈیت زمیندار قوم آبہیج۔	۱۰۰	۵۸۰۰
″	ہفت چور						
(۲)	ببلی (بپلی)	۰	۰	۲۰۱۱۴۲۰ ″	۰	۱۰	۴۰
(۳)	بالی شاہی	۰	۰	۹۶۳۴۳۰ ″	۰	۲۰۰	۱۰۰۰۰
(۴)	بال کوہسی	آبیر تین قلعے ہیں اوّل سوکن دوم باخس تالی سوم دوہ پور	۰	۷۵۶۲۲۰ ″	۰	۲۰	۳۰۰
″	″						
″	″						
″	″						
(۵)	پربدا	اس سرکار میں ایک مستحکم قلعہ پربدا جو نصف جنگل اور نصف پہاڑ میں واقع ہے	۰	۶۴۰۰۰۰ ″	۰	۴۰۰	۱۶۰۰
″	″						
″	″						
	″						
(۶)	سہوگرائی	قلعہ مستحکم	۰	۴۹۷۱۴۰	قوم کہنڈیت	۱۰۰	۲۲۰۰ تیرانداز و تفنگچی

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۷)	بگڈی	•	•	۳۹۴۲۸ دام	راجپوت	۱۰۰	۱۲۰۰
(۸)	بازار	•	•	″ ۱۲۵،۲۰	•	•	•
(۹)	بابہن بھوم	•	•	″ ۱۱۴۲۰۸	قوم زناردار	۱۰	۴۰۰
(۱۰) ″	تلیہ باقصبہ جلیسر	قلعہ اینٹ کا پختہ	•	″ ۱۲۰۰،۱۱۰	قوم کہنڈیت	۳۰۰	۶۲۰۰
(۱۱)	تنبولک	قلعہ سنگین	•	″ ۲۵،۱۴۳۰	•	۵۰	۱۰۰۰
(۱۲) ″ ″	نزکول (نزکوا) ″ ″ ″	قلعہ اس کا جنگل میں ہے۔	•	″ ،۲۰۵۷۰	•	۳۰	۱۶۰
(۱۳) ″	داورشوربھوم عرف بارہ	•	•	″ ۱۳۴۲،۶۰	•	۱۰۰	۱۰۰
(۱۴) ″ ″ ″ ″ ″ ″	رمنا ″ ″ ″ ″ ″ ″	میں پانچ قلعہ ہیں ایک چھپلی میں دوسرا رام چندرپور میں تیسرا ارکنکاپور چوتھا پانچواں سلدہ میں ہے۔	•	″ ۵۰۶۲۲۰۶	•	۷۰۰ جمعیت ہر پنج قلعہ	۳۵۰۰
(۱۵) ″	رین داخل سرحد اڑلیسہ	تین قلعہ ہیں۔	•	″ ۲۱۸۸۰۶	•	۱۵۰	۱۵۰۰
(۱۶) ″ ″	رائے پور ″ ″	بڑا شہر ہے اور قلعہ مضبوط ہے	•	″ ۹۸۶۹،۷۰	•	۲۰۰	۱۰۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۷)	سبنگ	قلعہ مضبوط اور جنگل میں واقع ہے۔	۰	۱۲۵۷۱۴۰ دام	۰	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۸)	سباری	۰	۰	۱۰۸۵۷۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۹)	کاسی جورا	۰	۰	۸۹۳۱۶۰ 〃	۰	۲۰۰	۲۵۰۰ تفنگچی
			۰	۰	۰	۰	دہاک دار (دہانک)
(۲۰)	کھڑک سور (پور)	قلعہ جنگل میں ہے اور پہاڑ میں ہے اور مضبوط ہے۔	۰	۵۲۸۵۷۰ 〃	۰	۵	۵۰۰ پیادے بندوقچی وغیرہ
(۲۱)	کیدار کھنڈ	قلعہ مضبوط ہے	۰	۴۶۸۵۷۰ 〃	۰	۵۰	۵۰۰
(۲۲)	کرائی	۰	۰	۲۵۸۷۲۰ 〃	۰	۰	۱۰۰
(۲۳)	گگنا پور	۰	۰	۸۵۷۲۰ 〃	راجپوت	۵۰	۴۰۰
(۲۴)	کرو بہی	۰	۰	۶۸۵۷۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۵)	مال جھٹا	۰	۰	۹۳۱۲۶۱۰ 〃	۰	۵۰۰	۵۰۰۰
(۲۶)	میدنی پور	بڑا شہر ہے دو قلعے ہیں ایک بنا ہوا دوسرا پرانا	قوم کہندیت بکندو دیوانہ	۱۰۱۹۹۳۰ 〃	۰	۶۰	۵۰۰
(۲۷)	مہاکان گھاٹ عرف قطب پور	قلعہ سنگین و مضبوط ہے	۰	۲۴۰۰۰۰ 〃	۰	۳۰	۱۰۰۰
(۲۸)	نرائن پور عرف کندہار۔	قلعہ مضبوط پہاڑ پر ہے۔	۰	۲۲۸۰۸۶۰ 〃	۰	۱۰۰	۴۰۰۰

سرکار بھدرک

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	سانت محل	۰	۰	۱۸۶۸۷۱۷۰ دام	مختلف قومیں	۷۵۰	۳۷۳۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی ازمد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	بروا	دو قلعہ اول بانک دوم رس کوئی	.	۳۲۴۰۰۰۰ دام	کھندیت و کالیتھ۔	۵۰	۴۰۰۰
"	"						
(۲)	جوکجری	.	.	۵۷۱۴۰ "	.	.	.
(۳)	حویلی بھدرک	قلعہ وہاں جگہ مستقر حاکم سرکار	.	۹۵۴۲۷۶۰ "			
"	"						
(۴)	سہنلو	دو مضبوط قلعے ہیں	.	۳۵۱۴۲۸۰ "	کھندیت	۳۰۰	۱۷۰۰
(۵)	سکایمان	بتیھر کا قلعہ نہایت مضبوط ہے۔	.	۱۵۱۵۸۴۰ "	"	۱۰۰	۴۰۰
(۶)	کدسو	.	.	۷۳۰۴۳۰ "	"	.	.
(۷)	مذکورین	تین قلعے ہیں اول پچھم دونک دوم کھندیت سوم مجوری۔	.	۸۵۷۶۰ "	تینوں قلعوں میں قوم کھندیت زمیندار ہے۔	۱۰۰	۳۰۰
"							
"							
"							

سرکار کٹک جو ولایت اڑیسہ میں شامل ہے

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی ازمد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	اکیس محل	.	.	۱۶۹۱۴۳۳۲۷۳۰ دام	قوم مختلف	۱۹۲۰	۱۰۰۸۱۶۰
(۱)	آل	.	.	۶۹۲۹۱۳۰ "	.	.	۹۱۰۰
(۲)	آسکہ	.	.	۳۱۶۰۳۸۰ "	.	.	۱۵۰۰۰
(۳)	اٹھگڈہ	قلعہ مستحکم ہے	.	۱۱۸۴۹۸۰ "	زناردار	۴۰۰	۷۰۰۰
(۴)	پورب دیکہ	چار قلعہ	.	۴۲۸۸۱۵۸۰ "	.	۲۰۰	۶۰۰۰
(۵)	پچھم دیکہ	.	.	۶۶۲۴۹۰ "	.	.	.
(۶)	بہسار	.	.	۵۱۲۹۸۲۰ "	.	.	.

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۷)	بسائی وبورمار	۰	۰	۲۷۴۶۶۵۰ دام	۰	۰	۱۰۰۰
(۸)	برنگ	نو قلعے ہیں جو جنگلوں اور پہاڑوں میں واقع ہیں۔	۰	″ ۳۱۳۳۹۴۰	امیر	۲۰	۳۰۰
(۹)	بیہج نگر	۰	۰	″ ۸۶۰۳۹۰	تلنگہ	۵۰	۲۲۰۰۰
(۱۰)	پنجو	۰	۰	″ ۷۶۶۲۰۶	راجپوت	۱۰۰	۲۰۰۰۰
(۱۱)	پرسوتم	کہ ایک سرکار میں اس کی تفصیل ہو چکی ہے۔	۰	″ ۶۹۱۵۳۰	۰	۰	۰
(۱۲)	چوبیس کوٹ	چار قلعے نہایت مضبوط واقع ہیں	۰	″ ۲۲۹۸۹۷۰	۰	۵۰۰	۲۰۰۰۰
(۱۳)	جشن سرف جاج پور	قلعہ مستحکم ہے۔	۰	″ ۳۰۷۲۷۸۰	۰	۳۰۰	۱۸۰۰
(۱۴)	دکھن دیگہ	چار قلعے	۰	″ ۲۲۰۶۵۷۷۰	۰	۰	۰
(۱۵)	سیراں	۰	۰	″ ۲۰۷۸۳۰	۰	۰	۰
(۱۶)	شیر گڑھ	۰	۰	″ ۱۴۰۸۵۸۰	زناردار	۲۰	۴۰۰
(۱۷)	کوٹ دیسیا	تین قلعے ہیں اصل قلعہ قصبہ ہے۔	۰	″ ۴۷۲۰۹۸۰	کہنڈیت	۵۰۰۸	۴۰۰
(۱۸)	بالدو یا حویلی کٹک بنارس	قلعہ بہت مضبوط پتھر کا قلعہ اندر تخمینہ [illegible] عمارتیں ہیں۔	۰	″ ۶۰۵۶۰۰	کہنڈیت زناردار	۳۰۰	۱۰۰۰
(۱۹)	کہترہ	قلعہ بہت مضبوط ہے۔	۰	۱۱۲۰۲۳۰	کہنڈیت	۱۰۰	۴۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	کیفیت	زمین پیمودہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمینداران	سوار	پیادہ
(۳۰)	مانک پٹن	یہ ایک بڑا بندرگاہ ہے اور یہاں نمک کا محصول وصول کیا جاتا ہے۔	۰	۶۰۰۰۰۰ دام	۰	۰	۰
″	″						
″	″						
″	″						
″	″						
سرکار کلنگ وڈنڈپات							
	ستائیس محل	۰	۰	۶۰۰۰۰ ۷۵ دام	۰	۵۰۰	۳۰۰۰۰
سرکار راج مہندرہ متعلق اڑیسہ							
	سولہ محل	۰	۰	۵۰۰۰۰۰۰ دام	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰

تھوڑا حال ملک کا لکھا جا چکا ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ قدرے ذکر اُن فرمانرواؤں کا جنھوں نے اس قلمرو پر حکمرانی کی ہے شامل کیا جائے۔

راجہ بھگدت کھتری ۔ ۲۱۸ سال ۔ انگت بھیم ۔ ۱۰۵ سال ۔ رن بھیم ۔ ۱۰۸ سال
گج بھیم ۔ ۸۲ سال ۔ دیودت ۔ ۹۵ سال ۔ جگ سنگھ ۔ ۱۰۶ سال
برمہ سنگھ ۔ ۹۷ سال ۔ موہن دت ۔ ۱۰۲ سال ۔ بنو سنگھ ۔ ۹۷ سال
سیلر سین ۔ ۹۶ سال ۔ سنرجیت ۔ ۱۰۱ سال ۔ بھجوبیت ۔ ۹۰ سال
سدھرکہ ۔ ۹۱ سال ۔ چندھرکہ ۔ ۱۰۲ سال ۔ اودے سنگھ ۔ ۸۵ سال
لیو سنگھ ۔ ۸۸ سال ۔ بیرماتھ ۔ ۸۱ سال ۔ رکھ دیو ۔ ۸۳ سال
راکھ بنید ۔ ۹۷ سال ۔ جگ جیون ۔ ۱۰۷ سال ۔ کالوند ۔ ۸۵ سال

کام دیو ۔ ۹۰ سال ۔ بجھکرن ۔ ۱۱ سال ۔ ست سنگھ ۔ ۸۹ سال

یہ چوبیس افراد قوم کھتری سے ہیں۔ ان لوگوں نے دو ہزار چار سو اٹھارہ سال سلسل پشت در پشت اس ملک پر حکمرانی کی ہے۔ جیساکہ فہرست مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔

راجہ بھوج گوریا ۔ ۷۵ سال ۔ لال سین ۔ ۷۰ سال ۔ راجہ مادھو ۔ ۶۷ سال

سمنت بھوج ۔ ۸۴ سال ۔ راجہ جینت ۔ ۶۰ سال ۔ پرتھو راجہ ۔ ۵۲ سال

راجہ کرر ۔ ۵۴ سال ۔ راجہ لکھن ۔ ۵۰ سال ۔ راجہ منو بھوج ۔ ۳۵ سال

ان نو اشخاص قوم کائستھ نے پانسو بیس سال حکومت کی ہے۔ بعد اس کے عنان سلطنت پھر اسی قوم کے دوسرے گروہ کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔

راجہ ادسور ۔ ۵۵ سال ۔ جامنی بہان ۔ ۷۳ سال ۔ راجہ نرود ۔ ۸۷ سال

پرتاب رود ۔ ۶۵ سال ۔ راجہ بھوادت ۔ ۶۹ سال ۔ راجہ رکدیو ۔ ۶۲ سال

راجہ گردھر ۔ ۸۰ سال ۔ پرتھیدھر ۔ ۶۸ سال ۔ راجہ شست دھر ۔ ۵۸ سال

راجہ پربھاکر ۔ ۶۳ سال ۔ راجہ جیدھر ۔ ۳۰ سال ۔

گیارہ آدمیوں نے سات سو چودہ سال متواتر فرمانروائی کی اور بعد اس کے سلطنت پر کائستھ کے ایک اور دوسری قوم میں منتقل ہوئی۔

راجہ بھوپال ۔ ۵۵ سال ۔ راجہ دھرپال ۔ ۹۵ سال ۔ راجہ دیوپال ۔ ۸۳ سال

راجہ بھوپت پال ۔ ۷۰ سال ۔ راجہ دہنیت پال ۔ ۴۵ سال ۔ راجہ بکن پال ۔ ۷۵ سال

راجہ جیپال ۔ ۸۹ سال ۔ راجہ پال ۔ ۸۹ سال ۔ بھوگپال ۔ ۵ سال
اسکا بھائی

جگپال پسر او ۔ ۷۴ سال ۔

دس اشخاص نے چھ سو اٹھانوے سال حکومت کی۔ اس کے بعد کائستھ کی پھر ایک اور دوسری قوم میں حکومت منتقل ہوگئی۔

سوکھ سین ۔ ۳ سال ۔ بلال سین ۔ ۵۰ سال ۔ لکھن سین ۔ ۷ سال
قلعہ گوڑ اسکا بنایا ہوا ہے۔

مادھو سین ۔ ۱۰ سال ۔ کیسو سین ۔ ۱۵ سال ۔ سدا سین ۔ ۱۸ سال

راجہ نوجہ ۔ ۳ سال ۔

سات اشخاص نے اس خاندان کے یکے بعد دیگرے پشت در پشت فرمانروائی کی۔ اور اکسٹھ افراد نے مدت چار ہزار پانسو چوالیس سال تک فرمانروائی کی۔ بعد اس کے سلاطین دہلی قابض اور متصرف ہوئے۔ سلطان قطب الدین ایبک کے زمانے سے لیکر سلطان محمد تغلق کے دورِ حکومت تک سترہ نفر سلطنت پر قابض ہوئے۔ زمانہ حکومت ان کا ایکسو چھپن سال۔

نام	مدت	نام	مدت
ملک فخر الدین سلاح دار	۲ سال چند مہینے	سلطان علاؤ الدین	۱ سال چند مہینے
شمس الدین بھنگرہ	۱۶ سال و چند ماہ	سکندر اس کا بیٹا	۹ سال چند مہینے
سلطان غیاث الدین اسکا بیٹا	۷ سال چند مہینے	سلطان السلاطین اسکا بیٹا	۱۰ سال
شمس الدین اس کا بیٹا	۳ سال چند مہینے	کانسی بومی	۷ سال
سلطان جلال الدین	۱۷ سال	سلطان احمد اسکا بیٹا	۱۶ سال
ناصر اس کا غلام	۷ دن اور بقول دیگر آدھے دن ناصر شاہ سلطان شمس الدین بھنگرہ کی اولاد میں تھے۔		۳۲ سال
باربک شاہ	۱۷ سال	فیروز شاہ	۳ سال
یوسف شاہ	۷ سال ۶ ماہ	سکندر شاہ	آدھے دن
فتح شاہ	۷ سال پانچ ماہ	باربک شاہ	ڈھائی روز
محمود شاہ اسکا بیٹا	ایک سال	مظفر حبشی	۳ سال پانچ مہینے
علاء الدین	۲۷ سال چند ماہ	نصیب شاہ اسکا بیٹا	۱۱ سال
شیر خاں	.	حضرت جنت آشیانی	.
		محمد خاں	.
شیر خاں دوبارہ	.	جلال الدین اسکا بھائی	.
بہادر شاہ اسکا بیٹا	.	تاج خاں	.
غیاث الدین	.	بائزید اسکا فرزند	.
سلیمان اسکا بھائی	.		.
داؤد برادر بائزید	.		

پچاس فرمانرواؤں نے تقریباً تین سو ستاون برس حکمرانی کی۔ ایک سو گیارہ بادشاہوں نے چار ہزار آٹھ سو تیرہ برس فرمانروائی کی نورانی شمع کو روشن کرکے عدم آباد کی راہ لی۔ سب سے پہلا راجہ مہاراجہ جرجودھن کی دوستی کے واسطہ دہلی میں آیا اور موجودہ زمانے سے چار ہزار چھیانوے سال قبل مہابھارت کی عظیم الشان جنگ میں نہایت بہادری کے ساتھ کام آیا۔

راجہ نوجہ کے پیمانۂ عمر لبریز ہونے کے بعد لکھمنیہ یس رائے لکھمن فرمانروا ہوا اُس زمانے میں ندیا بنگالہ کا دارالحکومت اور مختلف علوم کا مرکز تھا۔ آجکل اگرچہ یہ شہر معمور نہیں ہے لیکن گزشتہ عظمت کے آثار بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اہل نجوم نے راجہ کو اُس کے زوال ملک اور جدید خدمت کے رائج ہونے کی خبر دی اور اُن کو معلوم ہوا کہ ان دونوں انقلاب کا بانی محمد بختیار خلجی ہوگا اگرچہ راجہ نے اس پیشینگوئی کو رقیبانہ سمجھ کر اس پر اعتبار نہ کیا لیکن اُس کی رعایا کا ایک بہت بڑا حصہ آوارہ وطن ہوکر مختلف صوبجات میں پناہ گزیں ہوگیا۔ جس زمانے میں کہ قطب الدین ایبک سے سلطان شہاب الدین کی نیابت میں ہندوستان پر قبضہ کیا تو خلجی امیر نے اپنی بہادری سے بہار پر قبضہ کرلیا۔ بختیار خلجی نے بنگالہ کا رخ کیا اور راجہ ایک کشتی میں بیٹھ کر فرار ہوا۔ بختیار خلجی نے بنگالہ میں قدم رکھ کر بے شمار مال غنیمت جمع کیا۔ اور ندیا کو تباہ و ویران کر کے لکھنوتی کو آباد کیا اور اسی زمانے سے بنگال شاہان دہلی کے قلمرو میں شامل ہوا۔

سلطان تغلق کے عہد حکومت میں قدر خاں بادشاہ کی جانب سے حاکم بنگالہ تھا قدر خاں کا سلاحدار ملک فخرالدین حرص و طمع کا شکار ہوا اور اُس نے بدویانتی پر کمر باندھکر قدر خاں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا اور قدر خاں کا حیلہ گری و وعدہ سازی سے ملک پر قابض ہوکر شاہان دہلی سے برگشتہ ہوگیا۔ ملک علی مبارک نے جو قدر خاں کا دست گرفتہ تھا سلطان علاؤالدین کا لقب اختیار کیا اور ملک فخرالدین سے جنگ آزما ہوا۔ ملک علی نے فخرالدین کو زندہ گرفتار کر کے اُسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حاجی الیاس علائی نے جو بنگالہ کے امرا میں داخل تھا چند اشخاص کو اپنا ہم راز بنا کر علاؤالدین کو قتل کیا اور شمس الدین کے لقب سے خود فرمانروا بن گیا۔ اسی کو بھنگڑہ بھی کہتے ہیں۔ سلطان فیروز شاہ نے شمس الدین کی تنبیہ کے لئے دہلی سے بنگالہ کا سفر کیا فریقین میں شدید معرکہ آرائی ہوئی لیکن موسم برسات کے قریب آجانے سے سلطان فیروز شاہ نے شمس الدین سے صلح کرلی اور دہلی واپس آیا۔ شمس الدین کی وفات کے بعد سپہ سالاران فوج نے اُس کے فرزند کلاں کو سکندر شاہ کے خطاب سے اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ سلطان فیروز نے باردگر بنگالہ کا سفر کیا لیکن اس مرتبہ بھی حریف سے صلح کر کے واپس آیا۔ سکندر شاہ کی وفات کے بعد اعیان ملک سے اُس کے فرزند کو جو سلطان غیاث الدین کے لقب سے مشہور ہوا تخت نشین کرایا اور وہ شہرہ آفاق ہوا خواجہ حافظ شیرازی نے غیاث الدین کے دربار میں ایک غزل روانہ کی تھی جس کا ایک شعر مندرج ذیل ہے

شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند   زیں قند پارسی کہ بہ بنگالہ میرود

کانسی نام ایک بنگالی نے دغا و حیلہ سے غیاث الدین کے پوتے شمس الدین پر غلبہ حاصل کر کے
اس کو حکومت سے معزول کیا۔ کانسی کی وفات کے بعد اس کا فرزند دایرہ اسلام میں داخل ہو کر
سلطان جلال الدین کے نام سے فرمانروا ہوا۔ اس دیار میں یہ دستور تھا کہ چند ہزار پایک
پیادے شاہی محل کی حفاظت و چوکی پر متعین کئے جاتے تھے۔ ایک رات ایک خواجہ سرا
نے پائیکوں سے سازش کر کے فتح شاہ کا کام تمام کیا اور خود باربک شاہ کے خطاب سے
حکمران بن گیا۔ فیروز شاہ کو بھی پائیکوں سے ہلاک کیا اور مقتول کے فرزند محمود شاہ کو اپنا
فرمانروا تسلیم کیا۔ ایک حبشی غلام مظفر نے پائیکوں کی امداد سے محمود شاہ کا بھی کام تمام کیا
اور خود تخت حکومت پر جلوس کیا۔ علاء الدین ایک شخص نے جو مظفر کا ملازم تھا انھی پیادوں کو
اپنا ہوا خواہ بنا کر مظفر کو بھی قتل کیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ زمانے کے عجائب نے یہ رنگ
دکھایا کہ ملک بنگالہ ایک عرصے تک پائیکوں کی گرم بازاری رہی۔ علاء الدین نے نظام سلطنت
کو بہتر طریقے پر چلایا اور فتنہ پرواز پائیکوں کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ نصیب شاہ کے بابت
مشہور ہے کہ مثل اپنے پدر کے انصاف پسند و صاحب جود و عطا تھا اور اس نے اپنے بھائیوں کے
ساتھ بھی عمدہ سلوک کیا۔ فردوس مکانی کی جنگ میں جب ابراہیم لودی معرکہ کارزار میں کام آیا
تو مقتول کے امرا اور اس کے بھائی نے نصیب شاہ موصوف کے دامن میں پناہ لی اور آسائش
کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ جنت آشیانی نے جہانگیر قلی بیگ کو اس صوبہ کا حاکم مقرر کیا تھا
شیر خاں نے دوبارہ غلبہ حاصل کیا اور جہانگیر قلی کے ساتھ عہد و پیمان کر کے مکر سے اس کو
قتل کروا ڈالا۔ سلیم خاں کے عہد میں اس کا ایک عزیز محمد خاں بنگالہ کا حاکم مقرر ہوا یہ شخص
اپنے مالک کا وفادار اور رعایا کے لئے انصاف پسند فرمانروا تھا۔ عزیز خاں کی جنگ میں
محمد خاں کا کام تمام ہوا اور مقتول کا فرزند خضر خاں بہادر شاہ کے خطاب سے ملک کا حکمراں
ہوا۔ عزیز خاں نے بہادر شاہ سے معرکہ آرائی کی لیکن میدان جنگ میں مارا گیا۔ ایک سلیم شاہی
امیر مسمی تاج خاں نے جلال الدین کا قدم درمیان سے اٹھا کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔
تاج خاں کے بعد اس کے بھائی سلیمان نے باوجود ظلم دوست ہونے کے کچھ عرصے تک حکومت کی۔
سلیمان کے بعد اس کے دونوں فرزند بائزید و داؤد نے اپنی بدکرداری سے خطبہ و سکہ کو اپنے ناموں سے
آلودہ کیا۔ صوبہ کا مختصر حال ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ اللہ کا شکر اور اس کا احسان ہے کہ اس زمانے میں

یہ معمور صوبہ اکبر شاہی انصاف و عدل کی روشنی سے منور و تاباں ہو رہا ہے۔

صوبۂ بہار

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول گڈھی سے رہتاس تک ایک سو بیس کوس اور عرض ترہٹ سے شمالی کوہسار تک ایک سو دس کوس ہے۔ اس کے مشرق میں بنگال مغرب میں الہ آباد و اودھ شمال و جنوب میں بلند کوہستانی سلسلے واقع ہیں۔ اس صوبے کے دریا گنگا اور سون ہیں۔ دریائے سون میں لکڑی چمڑہ یا جو شے گر جاتی ہے پتھر ہو جاتی ہے۔ سون۔ نربدا اور جھلا تینوں دریاؤں کا منبع گڈھہ کے قریب ایک ہی چشمہ ہے۔ سون کا پانی خوش مزہ ہاضم سرد ہے۔ یہ دریا شمال کی جانب سے بہتا ہوا آتا اور شہر کے قریب دریائے گنگا میں گرتا ہے۔ گنڈک بھی شمال سے آکر حاجی پور کے قریب گنگا میں گرتا ہے۔ جو شخص اس کا پانی پیتا ہے اس کے گلے میں گھینگا ہو جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ناریل کی برابر ہو جاتا ہے۔ یہ اثر بچوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

سالگرام ایک چھوٹا سیاہ پتھر ہے جس کو ہندو مظہر الٰہی سمجھتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اگر یہ پتھر گول چھوٹا اور روغن دار ہوتا ہے تو اس کو بہترین قسم خیال کرتے ہیں۔ پتھر کی شکل و جسامت کے اعتبار سے اس کے مختلف نام رکھتے اور ہر قسم کے جداگانہ خواص بیان کرتے ہیں۔ اس پتھر میں اکثر ایک سوراخ ہوتا ہے لیکن بعض پتھروں میں ایک سے زاید اور بعضوں میں قطعاً سوراخ نہیں ہوتا۔ اس کے اندر سے سونا برآمد ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے اندر ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جو سوراخ کر کے باہر نکل آتا ہے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ بیرونی کیڑا سوراخ کر کے پتھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہندوؤں نے اس پتھر کے خواص کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ بیمہ وہ بت توڑ ڈالا جائے اس کا پتھر قابل عزت نہیں باقی رہتا برخلاف سالگرام کے جو ہر حال میں پرستش کے لائق ہے۔ یہ پتھر دریائے سون کے شمالی حدود اور جنوبی کوہستان کے درمیان چالیس کوس کے فاصلے تک پایا جاتا ہے۔

کرم ناسہ جنوب سے بہتی ہوئی آتی اور چوسا کے قریب دریائے گنگا سے مل جاتی ہے۔ پُن پُن بھی جنوب سے بہتی اور پٹنہ کے قریب گنگا میں گرتی ہے۔ صوبے کے چھوٹے چھوٹے دریا

اس قدر کثرت سے ہیں کہ معرض بیان میں نہیں آسکتے۔ اس صوبے میں گرمی شدید اور جاڑا معتدل ہوتا ہے۔
گرم کپڑے دو ماہ سے زاید استعمال نہیں کئے جاتے۔ بارش چھ ماہ برابر ہوتی ہے اور صوبے کی زمین تمام
سال سبز و شاداب رہتی ہے۔ اس صوبے میں نہ تیز ہوائیں چلتی ہیں اور نہ خاک اڑتی ہے۔
زراعت عمدہ ہوتی ہے خاص کر چاول خوب اور نوعیت اور کثرت پیداوار کے اعتبار سے
بے نظیر ہوتا ہے۔ یہاں ایک قسم کا غلہ مٹر کے مانند پیدا ہوتا ہے جس کو کساری کہتے ہیں۔ غربا اس کو
کھاتے ہیں لیکن اس کا استعمال کھانے والے کو بیمار و کمزور بنا دیتا ہے۔ گنا بہ کثرت اور عمدہ ہوتا ہے
پان خاص کر مگھی نہایت نازک خوش رنگ پتلا خوشبودار اور بامزہ ہوتا ہے۔ میوے اور پھول
کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ منیر میں ایک قسم کا پھول پیدا ہوتا ہے جس کو مچکند کہتے ہیں۔ یہ پھول
گل دھاتورہ کے مثل اور بیحد خوشبودار ہوتا ہے۔ مچکند سوا منیر کے کہیں نہیں پایا جاتا۔ دودھ
بیحد عمدہ اور سستا بکتا ہے پیداوار کو تقسیم کرنے کا رواج نہیں ہے۔ کسان اپنا محصول نقد
ادا کرتا ہے اور پہلی مرتبہ عمدہ لباس پہنکر ساز و سامان کے ساتھ آتا ہے۔ مکانات اکثر کھپریل
کے ہوتے ہیں۔ ہاتھی عمدہ اور بہ کثرت ملتے ہیں اسی طرح کشتیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ گھوڑے
اور اونٹ کم دستیاب ہوتے ہیں۔ طوطی اور بربری وخصی بکرے بہتر بن ہوتے ہیں جو فربہی کی
وجہ سے پیادہ نہیں چل سکتے اور چارپائی پر لاد کر لائے جاتے ہیں۔ یہاں کے جنگلی مرغ مشہور
ہیں۔ شکار بکثرت ہے صاف و شفاف شیشے بھی بنائے جاتے ہیں۔ سرکار بہار میں موضع
راج گر کے قریب پتھر کی ایک کان ہے اس کا پتھر مثل سنگ مرمر کے ہوتا ہے جس سے
زیورات بناتے ہیں۔ کاغذ عمدہ بنتا ہے۔ تیرتھ گیا اسی صوبے میں ہے جس کو برہم گیا کہتے اور
برہما سے منسوب کرتے ہیں۔ ہمیشہ بندرگاہوں سے جواہرات لانے اور خرید و فروخت
کرتے ہیں۔ اہل بہار نے سرکار سنگر میں دریائے گنگا سے لے کر کوہ سنگین تک ایک دیوار کھینچی ہے
جس کو بنگالہ کی سرحد خیال کرتے ہیں۔ سرکار حاجی پور میں کٹھل اور بڑہل بکثرت پیدا ہوتے ہیں
یہاں کا کٹھل اس قدر بڑا ہوتا ہے کہ ایک شخص اُس کو بہ مشکل اٹھا سکتا ہے۔ سرکار چنپارن
میں بلا گوڑی ہوتی زمین میں ماش کی تخم ریزی کرتے ہیں اور غلہ بغیر ہل چلانے اور محنت کئے
ہوئے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جنگل میں فلفل دراز پیدا ہوتی ہے
ترہٹ۔ یہ مقام بیحد قدیم زمانے سے ہندی علوم کا مرکز ہے۔ اس کی آب ہوا
بیحد عمدہ ہے یہاں دہی ایک سال تک خراب نہیں ہوتا۔ اہیر اگر دودھ میں پانی ملا دیتا ہے تو

اس کو غیب سے سزا ملتی ہے۔ یہاں کے بھینسے ایسے طاقت ور ہوتے ہیں کہ شیر پر حملہ کرتے ہیں۔ تالاب بکثرت ہیں جن میں ایک تالاب تو ایسا ہے کہ اس کا پانی کبھی کم نہیں ہوتا اور اس کی گہرائی کا اندازہ ناممکن ہے۔ نارنگی کے کھیت میں کوس تک بہار دکھا رہے ہیں۔ بارش کے زمانے میں ہرن۔ بارہ سنگھے اور شیر ایک ساتھ آبادی میں جمع ہو جاتے ہیں اور اہل شہر ان کا شکار کرتے ہیں ان میں اکثر جانوروں کے ہاتھ پانوں توڑ کر چار دیواری میں چھوڑ دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنی ضرورت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

رہتاس قلعہ ہے جو ایک بلند دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے اس قلعہ کا دور چودہ کوس ہے جس میں زراعت ہوتی ہے۔ قلعہ میں بے شمار چشمے جاری ہیں پھر یہاں جس مقام پر تین یا چار گز زمین کھودتے ہی وہیں پانی نکل آتا ہے۔ بارش کے موسم میں بے شمار تالاب پانی سے لبریز ہو جاتے ہیں دو سو سے زاید آبشار ہیں جن دیکھ کر اور ان کی آواز کو سن کر بیحد تفریح ہوتی ہے۔ آب وہوا نہایت خوشگوار ہے۔

اس صوبے میں سات سرکار اور ایک سو ننانوے (۱۹۹) پرگنے ہیں۔ صوبے کی جمع بائیس کروڑ نوے لاکھ انتیس ہزار چار سو ساڑھے چار دام ہے۔ مندرجہ بالا پرگنات میں ایک سو اڑتیس پرگنے ضبطی کے ہیں۔ پیمائش کی ہوئی زمین چوبیس لاکھ چوالیس ہزار ایک سو بیس بیگھے ہے جن کی آمدنی سترہ کروڑ چھبیس لاکھ اکاسی ہزار سات سو چوہتر دام نقدی ہیں۔ بقیہ اکسٹھ (۶۱) پرگنات کی آمدنی چار کروڑ بائیس لاکھ سینتیس (۳؎) ہزار چھ سو سات ہے تیس دام ہے جن میں بائیس لاکھ بہتر ہزار ایک سو سینتالیس دام سیورغال کے ہیں۔ صوبہ میں گیارہ ہزار چار سو پندرہ سوار چار لاکھ انچاس ہزار تین سو پچاس پیادے اور سو کشتیاں موجود ہیں۔

سرکار بہار

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	چھیالیس محل	۰	۹۵۲۵۹۸ بیگہ	۱۹۶۳۰۹۰۸ دام نقدی از قرار ضبطی و نقدی	۲۲۷۰۱۴۷ دام	مختلف قومیں	۲۱۱۵	۹۷۳۵۰
(۱)	اروَل	-	۵۷۰۷۹ بیگہ ۵ بسوہ	۴۲۰۶۹۴۰ ؍	۰	-	۰	۱۰۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	کھوکھری	·	۱۰۴۹۴ بیگہ ۱ بسوہ	۳۷۴۷۷۰۴ دام	·	·	·	·
(۳)	ایکل	·	۴۰۴۰۴ بیگہ ۴ بسوہ	۳۰۳۵۲۶۰ ״	·	افغان اور زناردار	·	۲۰۰
(۴)	امرتیو	·	۲۴۳۸۷ بیگہ ۱۹ بسوہ	۱۰۲۱۳۴۴ ״	۱۶۰۳۵ دام	·	·	·
(۵)	انبلو	·	·	۸۴۷۹۲۰ ״	·	زناردار	۵۰	·
(۶)	انچھا	·	۱۰۲۹۰ بیگہ ۱ بسوہ	۶۷۰۰۰۰ ״	·	افغان	۲۰	۳۰۰
(۷)	انتھری	·	۱۹۹۸ بیگہ ۹ بسوہ	۱۴۷۹۸۰ ״	·	کائستھ	۲۰	۲۰۰
(۸)	بہار یا حویلی	قلعہ اینٹ اور پتھر کا پختہ مستحکم ہے	۷۰۶۸۳ بیگہ ۹ بسوہ	۵۵۳۴۱۵۱ ״	۶۵۳۲۰۰ دام	·	۱۰۰	۴۰۰
(۹)	پٹنہ	دو قلعے ایک پکا اینٹوں کا دوسرا کچا	۲۱۸۴۶ بیگہ ۸ بسوہ	۱۹۲۲۴۳۰ ״	۱۳۱۸۰۷ ״	·	·	·
(۱۰)	بہلاور	·	۴۸۳۱۰ بیگہ ۳ بسوہ	۳۶۵۱۶۴ ״	۹۰۰۰ ״	زناردار	·	۵۰۰
(۱۱)	پھلواری	·	۲۰۲۲۵ بیگہ ۱۹ بسوے	۱۵۸۵۴۲۰ ״	۱۱۸۱۲۰ ״	راجپوت	۲۰	۷۰۰
(۱۲)	پہرا	·	۱۲۲۸۳ بیگہ ۶ بسوہ	۹۴۱۱۶۰ ״	۱۸۵۶۰ ״	زناردار	۲۰ ״	۴۰۰ ״
(۱۳)	بھیم پور	·	۱۰۸۶۲ بیگہ ۱۵ بسوے	۸۲۴۵۸۴ ״	۳۴۴۲۴ ״	·	·	·
(۱۴)	پنداگ	·	·	۷۴۷۶۴۰ ״	·	جبروہ	۳۰۰	۲۰۰۰
(۱۵)	نلاوٹہ	·	۳۹۰۵۳ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۹۲۰۳۶۶ ״	۲۳۳۲۰۸۰ ״	شیخ زادہا	۲۰	۳۰۰
(۱۶)	جرر	·	۱۲۹۳۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۹۷۹۳۶۳ ״	۸۸۰ ״	״	۵۰	۵۰۰
(۱۷)	چرگانوں	·	·	۹۰۴۴۴۰ ״	·	زناردار	۲۰	۱۰۰
(۱۸)	جی چینیا	·	·	۶۲۰۰۰۰ ״	·	جبروہ	۲۰	۶۰۰
(۱۹)	داور	·	·	۲۶۲۵۰۰ ״	·	·	·	·
(۲۰)	وبنگیر	·	·	۲۱۵۶۸۰ ״	·	·	·	·

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۱)	بسوک	۰	۳۵۳۱۰ بگیہ ۱۸ بسوہ	۲۷۰۶۵۳۹ دام	۱۷۰۸۱۳۰ دام	شیخ زادہا	۰	۳۰۰
(۲۲)	ملیح پلیح	۰	۳۰۰۳۰ بگیہ ۱۰ بسوہ	۲۲۷۰۴۲۸ ،،	۵۹۱۸۵ ،،	زنار دار	۰	۵۰۰
(۲۳)	بلیا	۰	۲۶۰۰۰ بگیہ ۱۸ بسوہ	۲۰۵۶۵۰۲ ،،	۸۵۷۴۷ ،،	راجپوت	۲۰	۴۰۰
(۲۴)	سلونت	۰	۳۶۷۸۰ بگیہ ۷ بسوہ	۲۸۲۴۱۸۰ ،،	۰	۰	۲۰	۵۰۰
(۲۵)	سیمائی	۰	۳۲۵۱۴ بگیہ ۳ بسوہ	۲۵۳۷۰۸۰ ،،	۶۲۳۸۰ ،،	کائستھ	۱۰	۲۰۰
(۲۶)	سبہرہ	۰	۰	۲۰۷۹۰۰۰ ،،	۰	راجپوت	۰	۵۰۰
(۲۷)	سانڈہ	۰	۲۴۹۶۲ بگیہ ۲ بسوہ	۱۸۶۹۹۵۲ ،،	۰	افغان	۰	۵۰۰
(۲۸)	سیور	قلعہ پتھر کا پہاڑ پر واقع ہے	۵۴۱۴۱ بگیہ ۸ بسوہ	۱۲۵۰۰۵۹۱ ،،	۰	زنار دار	۳۰۰	۵۰۰۰
،،	،،							
(۲۹)	غیاث پور	۰	۴۲۰۵۸ بگیہ ۷ بسوہ	۵۶۵۷۴۹۰ ،،	۲۲۷۴۵۴ ،،	۰	۲۵۰	۱۰۰۰۰
(۳۰)	کابر	۰	۴۰۰۷ بگیہ ۹ بسوہ	۵۶۰۸۷۵ ،،	۰	کائستھ	۳۰	۷۰۰
(۳۱)	گھاٹی بہار	۰	۰	۳۶۰۸۲۰ ،،	۰	۰	۰	۰
(۳۲)	کرنپور	۰	۰	۳۶۳۸۲۰ ،،	۰	۰	۰	۰
(۳۳)	گیا	۰	۹۵۱ بگیہ ۴ بسوہ	۷۴۲۷۰ ،،	۱۴۲۳۵ ،،	۰	۰	۰
(۳۴)	گیدھور	قلعہ پتھر کا پہاڑ پر جنگل میں واقع ہے	۰	۱۴۵۲۵۰۰ ،،	۰	راجپوت	۲۵۰	۱۰۰۰۰
،،	،،							
،،	،،							
(۳۵)	کاتی بھرا	۰	۰	۷۳۷۵۴۰ ،،	۰	کائستھ	۳۰	۷
(۳۶)	کوہ	۰	۰	۳۰۰۸۸۰ ،،	۰	راجپوت	۱۰۰	۱۰۰۰
(۳۷)	روح	۰	۰	۲۵۰۱۰۰ ،،	۰	زنار دار	۲۰	۱۵۰۰
(۳۸)	رام پور	۰	۰	۳۶۳۸۲۰ ،،	۰	۰	۰	۰
(۳۹)	راج گڈھ	۰	۳۷۵۶ بگیہ ۱۲ بسوہ	۲۸۸۲۲۸ ،،	۰	۰	۰	۰
(۴۰)	بالدھ	۰	۲۰۱۲۸ بگیہ ۹ بسوہ	۲۱۵۱۵۷۵ ،،	۴۹۰۰۵ دام	زنار دار	۱۰۰	۳۰۰۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۱)	منروا	۰	۷۷۰۰۴ بیگہ ۶ بسوہ	۵۸۵۵۰۰ دام	۰	زناردار	۲۰	۵۰۰
(۳۲)	نیر	۰	۷۹۰۳۹ بیگہ ۱۵ بسوہ	۷۰۴۹۱۷۹ "	۳۲۵۳۸۰ دام	۰	۰	۰
(۳۳)	مسوڑھا	۰	۶۷۱۶۱ بیگہ ۱۰ بسوہ	۴۶۳۱۰۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳۴)	بھیر	۰	۲۳۹۳۰ بیگہ ۱۹ بسوہ	۷۰۷۹۵۴۰ "	۴۷۰۰ "	زناردار	۰	۲۰۰
(۳۵)	ترہت	۰	۵۵۵۵۳ بیگہ ۷ بسوہ	۲۳۸۰۳۰۹ "	۰	کائستھ	۵	۲۰۰

سرکار مونگیر

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	حویلی محل	۰	۰	۱۰۹۶۲۵۹۸۱ دام	۰	مختلف قومیں	۲۱۵۰	۵۰۰۰۰
(۱)	ابھی پور	۰	۰	۲۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲)	اوسلا	۰	۰	۴۹۷۶۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳)	انگہ	۰	۰	۱۴۷۸۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۴)	امبلو	۰	۰	۵۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۵)	بھاگل پور	۰	۰	۳۶۹۶۱۱۰ "	۰	۰	۰	۰
(۶)	بلیا	۰	۰	۳۲۸۷۲۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۷)	پھرکیہ	۰	۰	۳۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۸)	پھتراره	۰	۰	۱۴۰۹۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۹)	لیسئی	۰	۰	۱۳۲۰۰۰ "	۰	۰	۱۰۰	۴۰۰
(۱۰)	تنور	۰	۰	۸۸۴۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	چھئی	۰	۰	۹۲۸۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	چندوئے	۰	۰	۳۶۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	دھرم پور	۰	۰	۴۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	ڈانڈ سکھواره	۰	۰	۱۳۶۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	روھنی	۔	۔	۹۵۳۶۰ دام	۔	۔	۔	۔
(۱۶)	سروہی	۔	۔	۱۷۷۳۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۱۷)	سکدھرا	۔	۔	۶۹۰۲۴۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۱۸)	سگھولی	۔	۔	۳۶۰۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۱۹)	سورج گڈھ	۔	۔	۲۹۹۴۴۵ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۰)	سکھراسانی							
״	(سکھرآبادی)	۔	۔	۱۶۰۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۱)	سنیاری	۔	۔	۵۸۷۳۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۲)	کھلگانو	۔	۔	۲۸۰۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۳)	کوزہ	۔	۔	۲۶۰۶۰۲ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۴)	کھرہی	۔	۔	۶۷۹۰۴۴ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۵)	لکھن پور	۔	۔	۶۳۳۲۸۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۶)	مسجد پور	۔	۔	۱۲۵۹۷۵۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۷)	مونگیر یا حویلی	۔	۔	۸۷۹۰۰۷½ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۸)	مدی	۔	۔	۲۹۷۳۵ ״	۔	۔	۔	۔
(۲۹)	ہندوئے	۔	۔	۱۰۸۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔
(۳۰)	ہزارنکی	۔	۔	۹۱۸۲ ״	۔	۔	۔	۔
(۳۱)	کھنکی	۔	۔	۱۶۰۰۰۰ ״	۔	۔	۔	۔

سرکار چنپارن

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	تین محل	۔	۱۱۷۵۸ بگیہ ۵ بسوہ	۵۵۱۳۴۲۰ دام	۔	۔	۔	۔
(۱)	سمرون	۔	۷۲۰۰ بگیہ ۲ بسوہ	۵۹۰۰۹۵ ״	۔	۔	۔	۔

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	مہسی	۰	۵۶۰۹۵ بیگہ ۷ بسوہ	۳۵۱۸۴۳۵ دام	۰	۰	۰	۰
(۳)	مجھورہ	۰	۲۲۴۱۵ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۴۰۴۸۹۰ "	۰	۰	۰	۰

سرکار حاجی پور

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	گیارہ محل	۰ انتصبے	۳۶۹۵۴ بیگہ ۱۵ بسوہ	۲۷۳۳۱۰۳۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۱)	اکبرپور	۰	۳۳۶۶ بیگہ ۱۷ بسوہ	۱۹۵۰۴۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲)	بوساڈی	۰	۱۰۸۵۱ بیگہ ۱۴ بسوہ	۶۲۴۷۹۱ "	۰	۰	۰	۰
(۳)	بسارا	۰	۱۰۶۴۰ بیگہ ۷ بسوہ	۶۳۸۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۴)	بالاگچھ	۰	۱۳۶۲۸ بیگہ ۲ بسوہ	۹۱۳۹۶۰ "	۰	۰	۰	۰
(۵)	پتکھرا	۰	۵۸۳۰۹ بیگہ ۱۳ بسوہ	۳۵۱۸۳۵۴ "	۰	۰	۰	۰
(۶)	حاجی پور یا حویلی	۰	۶۲۶۵۳ بیگہ ۱۰ بسوہ	۳۸۳۳۴۷ "	۰	۰	۰	۰
(۷)	رتی	۰	۳۴۳۸ بیگہ ۱۳ بسوہ	۱۸۲۴۹۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۸)	سرزیا	۰	۱۰۲۴۶۱ بیگہ ۸ بسوہ	۶۷۰۴۳۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۹)	عمادپور	۰	۱۲۹۸۷ بیگہ ۷ بسوہ	۷۹۵۸۷۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	کدہ سندھ	۰	۰	۸۷۶۲۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	نی پور	۰	۲۷۸۷۰ بیگہ ۹ بسوہ	۱۶۶۳۹۸۰ "	۰	۰	۰	۰

سرکار سارن

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	سترہ محل	۰	۲۲۹۰۵۲ بیگہ ۱۵ بسوہ	۶۱۷۰۲۰۰۳۱½ دام	۰	مختلف قومیں	۱۰۰۰	۵۰۰۰۰
(۱)	اندر	۰	۲۱۸۷ بیگہ ۱۴ بسوہ	۵۴۹۹۹۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲)	برائی	۰	۱۱۷۷ بیگہ ۱۰ بسوہ	۵۳۳۸۲۰ "	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳)	پال	۰	۶۶۳۲۰ بیگہ ۵ بسوہ	۴۸۹۳۳۷۸ دام	۰	۰	۰	۰
(۴)	مارا	۰	۱۵۰۵۹ بیگہ ۳ بسوہ	۳۸۳۷۹۷½ "	۰	۰	۰	۰
(۵)	برن (نرہن)	۰	۶۱۱۸ بیگہ ۸ بسوہ	۶۵۴۵۰۸ "	۰	۰	۰	۰
(۶)	تیج نکھ	۰	۹۲۶۶ بیگہ ۱۵ بسوہ	۴۳۷۹۹۷ "	۰	۰	۰	۰
(۷)	جیر بینڈ	۰	۴۱۳۸ بیگہ ۱۳ بسوہ	۶۳۳۲۷۰ "	۰	۰	۰	۰
(۸)	چوبارا	۰	۰	۴۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۹)	ڈنیکسی	۰	۵۸۲۵ بیگہ	۲۷۷۶۶۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	سیاہ	۰	۳۶۶۲ بیگہ	۲۹۰۵۵۲ "	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	کووا (گوا)	۰	۲۷۰۴۹ بیگہ ۳ بسوہ	۲۰۱۲۹۵۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	جو نیہہ	۰	۶۹۶۳ بیگہ ۸ بسوہ	۳۰۹۲۸۲ "	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	کلیان پور	۰	۱۷۴۳۷ بیگہ	۴۷۴۴۹۴ "	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	کشمیر	۰	۱۶۹۱۵ بیگہ	۱۳۱۴۵۳۹ "	۰	۰	۰	۰
(۱۵)	مانگجھی	۰	۸۷۵۲ بیگہ ۱۹ بسوہ	۶۱۱۸۱۳ "	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	منڈہل	۰	۹۴۰۵ بیگہ ۷ بسوہ	۶۹۸۱۴۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	نکیر	۰	۱۰۹۳۶ بیگہ ۱۴ بسوہ	۷۱۱۰۹۵ "	۰	۰	۰	۰

سرکار ترہٹ

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	چوہتر محل	پیمائش کیا ہوا	۲۶۶۴۶۴ بیگہ ۲ بسوہ	۱۹۱۷۹۷۷۷½ دام	۰	مختلف قومیں	۷۰۰	۸۰۰۰۰
(۱)	انس پور	۰	۴۸۰۰ بیگہ	۳۰۲۵۵۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲)	اوترکھنڈ	۰	۲۰۶۸ بیگہ	۱۲۸۴۱۲ "	۰	۰	۰	۰
(۳)	اہل وار	۰	۱۰۰۱ بیگہ ۱ بسوہ	۶۲۲۱۴ "	۰	۰	۰	۰
(۴)	بوچھاوار	۰	۱۰۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۲۷۷۵ "	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵)	برسانی	۰	۲۰۰ بیگہ ۱۸ بسوہ	۱۲۶۹۵ دام	۰	۰	۰	۰
(۶)	ترانی	۰	۱۷۱۷۱ بیگہ	۴۴۳۲۴۲ ″	۰	۰	۰	۰
(۷)	تلوک چیاوند	۰	۲۴۱۱ بیگہ ۶ بسوہ	۱۴۹۸۹۶ ″	۰	۰	۰	۰
(۸)	اوبھی	۰	۰	۶۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۹)	اوگھارا	۰	۸۳۶ بیگہ ۱۵ بسوہ	۵۴۹۸۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	اٹھائیس	۰	۵۷۹ بیگہ ۱۷ بسوہ	۳۴۳۵۶ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	بسری وغیرہ چار جگہ	۰	۰	۱۱۲۵۰۰۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	تاج پور	۰	۱۵۱۳ بیگہ ۱۴ بسوہ	۸۵۴۳۴ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	ٹانڈہ	۰	۱۰۳۸ بیگہ ۱۴ بسوہ	۶۳۷۶۸ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	بریل	۰	۶۱۸۵ بیگہ	۷۷۹۸۵۸ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۵)	پدڑی	۰	۹۰۴۸ بیگہ	۵۵۸۴۵۸ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	بسوترا	۰	۸۸۶۴ بیگہ	۵۴۶۶۲۷ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	پچھی	۰	۵۸۱۶ بیگہ	۳۶۱۹۲۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۸)	پورا	۰	۸۷۵ بیگہ ۱۵ بسوہ	۵۵۷۵۷ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۹)	پرہار پور جیدی	۰	۶۰۴۰ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۷۷۳۶ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۰)	بگی (بینگی)	۰	۵۰۵ بیگہ ۵ بسوہ	۲۱۵۵۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۱)	ترسون	۰	۹۸۰ بیگہ ۴ بسوہ	۶۱۱۸۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۲)	ترہت باحویلی	۰	۲۱۳۹۸ بیگہ	۱۳۰۷۷۰۶ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۳)	جاکھر	۰	۱۷۱۳۰ بیگہ	۱۰۶۸۰۲۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۴)	بھنور	۰	۵۰۳۳ بیگہ	۲۷۹۷۷۳½ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۵)	بجھنور	۰	۴۹۵۶ بیگہ	۲۷۵۱۸۵ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۶)	بجہم بھگو	۰	۴۰۹۵ بیگہ	۲۷۱۷۵۶½ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۷)	بگدا[۱۵]	۰	۳۷۱۲ بیگہ	۲۶۷۸۶۲½ ″	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۲۸)	پورپ بھگو	·	۳۰۲۲ بیگہ ۱۷ بسوہ	۲۲۲۲۸۰ دام	·	·	·	·
(۲۹)	پنہ راجہ	·	۳۱۳۵ بیگہ ۴ بسوہ	۱۹۵۸۳۷½ ″	·	·	·	·
(۳۰)	بادی بھوساڈی	·	۲۸۲۳ بیگہ	۱۷۵۵۸۵ ″	·	·	·	·
(۳۱)	بھالا	·	۲۸۴۰ بیگہ	۱۴۵۴۳۷ ″	·	·	·	·
(۳۲)	بھرزارہ	·	۴۳۷۷ بیگہ	۸۹۴۳۰۵ ″	·	·	·	·
(۳۳)	پان پور	·	۴۳۷۷ بیگہ	۸۹۴۷۹۲ ″	·	·	·	·
(۳۴)	پپیرا	·	۱۸۲۳ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۱۲۵۹۱ ″	·	·	·	·
(۳۵)	بھڈوار	·	۲۰۸۷ بیگہ	۱۳۰۴۷۱½ ″	·	·	·	·
(۳۶)	پرہار پور	·	۱۹۶۸ بیگہ	۱۲۱۰۶۷½ ″	·	·	·	·
(۳۷)	برئی	·	۱۴۵۵ بیگہ ۱۲ بسوہ	۹۰۳۶۹½ ″	·	·	·	·
(۳۸)	پرہار راگھو	·	۱۳۰۳ بیگہ ۱۷ بسوہ	۸۱۶۰۵ ″	·	·	·	·
(۳۹)	بہادرپور	·	۱۹۳۶ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۱۹۳۰۵ ″	·	·	·	·
(۴۰)	دہرور	·	۳۱۶۵ بیگہ	۲۰۲۸۱۸ ″	·	·	·	·
(۴۱)	دربھنگا	·	۲۰۳۸ بیگہ	۱۵۹۰۵۲ ″	·	·	·	·
(۴۲) ″	سام جوند (رام چاوند)	·	۷۴۰۹ بیگہ	۴۷۰۰۰۵½ ″	·	·	·	·
(۴۳)	سریشٹا	·	۱۵۴۷۴ بیگہ	۹۴۱۰۱۰ ″	·	·	·	·
(۴۴)	سلیم پور	·	۴۵۸ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۹۰۹۴ ″	·	·	·	·
(۴۵)	بھورا	·	۱۱۷۰ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۶۰۸ ″	·	·	·	·
(۴۶)	پلوارہ	·	۱۰۶۰ بیگہ ۴ بسوہ	۶۵۶۲۸ ″	·	·	·	·
(۴۷)	بنوا	·	·	۴۰۵۳۹ ″	·	·	·	·
(۴۸)	علاپور	·	۸۷۹۶ بیگہ	۴۴۲۴۶۶ ″	·	·	·	·
(۴۹)	نفقہ آباد	·	۱۱۷۰ بیگہ ۶ بسوہ	۷۲۳۵۵ ″	·	·	·	·

نشان شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵۰)	کھنولی	۰	۴۶۴۴ بیگہ	۴۸۸۰۰۴ دام	۰	۰	۰	۰
(۵۱)	گھرچاوند	۰	۵۵۱۰ بیگہ	۳۴۹۴۸۰½ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۲)	کوواکھنڈ	۰	۳۸۸۸ بیگہ	۲۴۳۶۷۷ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۳)	کوراوی	۰	۰	۹۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۴)	کھنڈا	۰	۳۳۰ بیگہ ۶ بسوہ	۲۱۴۴۳ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۵)	کدواڑی	۰	۲۶۰۹ بیگہ	۱۲۲۴۹۵ ″	۰	۰	۰	۰
″	(لدواری)							
(۵۶)	جہلا	۰	۱۵۲۹۵ بیگہ	۹۴۶۰۴۸ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۷)	ہوروہ	۰	۸۲۷۹ بیگہ	۵۱۵۴۸۵ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۸)	جرائل	۰	۸۲۹۷ بیگہ	۵۱۵۷۳۲ ″	۰	۰	۰	۰
(۵۹)	چکھنی	۰	۵۱۷۳ بیگہ	۳۲۱۳۲۶ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۰)	جکھل	۰	۳۰۹۲ بیگہ	۱۹۶۰۲۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۱)	جبدی	۰	۰	۵۴۰۲۵ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۲)	سلیم آباد	۰	۲۴ بیگہ ۵ بسوہ	۴۱۸۴ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۳)	سنجولی ندرا	۰	۲۴۵۰ بیگہ	۱۵۰۸۴۳½ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۴)	ہاتھی	۰	۲۵۶۳ بیگہ ۸ بسوہ	۱۵۹۷۹۰½ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۵)	ہمیرنی	۰	۷۹۶ بیگہ ۱۷ بسوہ	۵۰۳۴۲ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۶)	ہابی	۰	۳۶۶۵ بیگہ ۸ بسوہ	۲۳۰۷۰۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۷)	مندہ (مہنید)	۰	۱۰۷۰ بیگہ ۱۲ بسوہ	۶۶۶۹۳ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۸)	ھرگا (نزنگا)	۰	۶۳۲ بیگہ ۸ بسوہ	۲۹۰۲۲ ″	۰	۰	۰	۰
(۶۹)	ہلہمی	۰	۱۵۱ بیگہ ۱ بسوہ	۹۷۲۸ ″	۰	۰	۰	۰
(۷۰)	نوزم	۰	۰	۲۸۸۱۴۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۷۱)	نوتن	۰	۳۳۸۱ بیگہ ۷ بسوہ	۲۰۹۱۵۳ ″	۰	۰	۰	۰

سرکار رہتاس

نشان شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	اٹھارہ محل	۰	۴۷۳۳۴ بیگہ ۱۵ بسوہ	۳۰۸۱۹۴۹۲ دام	۰	۰	۰	۰
(۱)	آلرہ	۰	۵۳۵۱۶ بیگہ ۱۶ بسوہ	۳۲۸۱۰۰ ″	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۲)	بھوجپور	۰	۶۶۰۷۸ بیگہ ۱۷ بسوہ	۴۹۰۳۳۱۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۳)	پیرو	۰	۰	″ ۳۴۰۷۸۴۰	۰	۰	۰	۰
(۴)	پنوار	۰	۲۲۷۳۲ بیگہ ۳ بسوہ	″ ۱۶۷۷۰۰۰	۰	۰	۰	۰
(۵)	جونڈ	۰	۴۵۲۵۱ بیگہ ۳ بسوہ	″ ۴۴۴۰۳۶۰	۰	۰	۰	۰
(۶)	جبیدر	۰	۳۶۵۳۸ بیگہ ۱۶ بسوہ	″ ۱۶۳۴۱۱۰	۰	۰	۰	۰
(۷)	دنوار	۰	۲۹۱۵۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	″ ۲۰۷۶۵۲۰	۰	۰	۰	۰
(۸)	دینار	۰	۰	″ ۳۵۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
(۹)	رہتاس باحویلی	۰	۴۳۳۳۰ بیگہ ۱۹ بسوہ	″ ۲۲۵۸۶۲۰	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	رتن پور	قلعہ مستحکم ہے	۰	″ ۷۸۳۴۲۵	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	سرسی	۰	۴۴۷۱۰ بیگہ ۳ بسوہ	″ ۲۷۶۹۴۶۶	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	سہسرانو	۰	۳۱۲۲۰ بیگہ ۱۸ بسوہ	″ ۲۴۷۰۷۹۰	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	فتحپور بھیا	۰	۴۷۴۰۵ بیگہ ۱۵ بسوہ	″ ۳۷۲۶۰۴۰	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	بڈگانوں	۰	۴۰۵۴۰ بیگہ ۱۷ بسوہ	″ ۸۴۲۴۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۵)	کوڑا	۰	۲۹۱۶۸ بیگہ ۱۵ بسوہ	″ ۱۸۲۹۳۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	کوٹ	قلعہ پتھر کا ہے	۰	″ ۸۴۷۹۲۰	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	منکہ ور	۰	۰	″ ۹۲۴۰۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۸)	ننور	۰	۲۹۶۲۱ بیگہ	″ ۲۰۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰

صوبۂ الہ آباد

یہ صوبہ اقلیم دوم میں داخل ہے۔ اس صوبے کا طول سنجھولی ضلع جونپور سے لیکر جنوبی کوہستان تک ایک سو ساٹھ کوس اور اس کا عرض چوسا گھاٹ سے گھاتم پور تک

ایک سو بائیس کوس ہے۔ اس کے شرق میں بہار شمال میں اودھ جنوب میں باندھو اور مغرب میں آگرہ واقع ہے۔

اس صوبے کے مشہور دریا گنگا اور جمنا ہیں۔ ان کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی ندیاں ہیں جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

ارند۔ کن۔ سارد اور پیرنہ وغیرہ۔

موسم اس صوبہ کا صحت بخش ہے۔ یہاں مختلف قسم کے پھول پیدا ہوتے ہیں اور ترکاریوں کے کھیت بکثرت اور شاداب ہیں۔ عہد معدلت اکبری میں اس صوبے میں خربوزہ اور انگور کی پیدائش میں بیحد اضافہ ہوا۔ زراعت کی حالت اچھی ہے۔ جواری اور لہڈرہ بالکل نہیں پیدا ہوتے اور موٹھ کم یاب ہے۔ جھولی مہرکل وغیرہ کپڑے اچھے بنے جاتے ہیں بنارس۔ جلال آباد اور مئوان کپڑوں کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔ جونپور اور ظفر واول وغیرہ شہروں میں اونی قالین بنائے جاتے ہیں شکار بہت کثرت سے موجود ہے۔

پریاگ کو جہاں پناہ نے الہ اباس کے نام سے موسوم کیا ہے اس شہر میں ایک سنگی قلعہ ہے اور بہت سی پختہ عمارتیں بھی بنائی گئی ہیں۔ ہندو اس شہر کو تمام تیرتھوں کا پادشاہ سمجھتے ہیں۔

پراگ کے قریب گنگا جمنا اور سرستی تینوں دریا مل گئے ہیں۔ سرستی گنگا اور جمنا کی طرح نظر نہیں آتی۔ قصبہ کنت کے قریب ہاتھیوں کی شکار گاہ ہے۔ مشتری کے برج اسد میں داخل ہونے پر ایک چھوٹی سی پہاڑی گنگا کی سطح پر نمودار ہوتی ہے جو ایک عجیب وغریب منظر ہے۔ پہاڑی ایک مہینہ کامل اسی طرح نظر آتی رہتی ہے۔ جاتری اس پہاڑی پر بیٹھ کر پرستش کرتے ہیں۔

بارانسی جسے عام طور پر بنارس کہتے ہیں صوبے کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہ شہر دو دریاؤں یعنی برنہ اور اسی کے درمیان واقع ہونے سے بارانسی کے نام سے موسوم ہوا۔ قدیم کتابوں میں اس کا نام کاشی تحریر ہے۔ یہ شہر کمان کی شکل میں آباد ہے جس میں سے دریائے گنگا چلہ کے طور پر گزرتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں ایک بتخانہ تھا جس کا کعبہ کی طرح طواف کرتے تھے اور اس کے علاوہ بے شمار مذہبی رسومات ادا کئے جاتے تھے۔ عرصہ دراز سے

یہ شہر ہندوستان کا علمی مرکز ہے۔ طالب علموں کے گروہ کے گروہ دور دراز مقامات سے یہاں تحصیل علم کے لئے آتے ہیں اور بجید خلوص و محنت کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں۔ اس شہر کے چند تاریخی واقعات مندرج ذیل ہیں۔

سنہ ۴۱۰ھ میں سلطان محمود غزنوی نے اس شہر پر دھاوا کیا اور بنارس کی رونق میں کسی قدر فرق آگیا۔ سنہ ۴۱۶ھ میں محمود نے بنارس پر دوبارہ حملہ کیا۔ اس حملہ میں محمود نے پہلے گوالیار پر دھاوا کیا لیکن صلح پر محاصرہ سے دست بردار ہوگیا۔ گوالیار کی مہم سے فراغت حاصل کر کے سلطان محمود نے کالنجر کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ کالنجر کے راجہ نے تین سو ہاتھی محمود کی خدمت میں روانہ کئے اور اطاعت کا اقرار کیا اور ایک شعر محمود کی تعریف میں لکھ کر اس کے پاس روانہ کیا۔ چونکہ شعر اچھا تھا محمود اپنی تعریف سے ایسا خوش ہوا کہ اس نے قلعہ مذکور کے علاوہ دیگر چودہ مقامات کی حکومت بھی راجہ کے سپرد کر دی۔

جونپور۔ جونپور بھی ایک بہت بڑا شہر ہے۔ سلطان فیروز تغلق بادشاہ دہلی نے اس شہر کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کو اپنے برادر زادہ فخرالدین جونا کے نام پر جونپور سے موسوم کیا۔ اس شہر کا طول البلد ۹۰ درجے ۶ دقیقے اور عرض البلد ۲۶ درجے ۱۵ دقیقے ہے۔

چناڈھ۔ ایک سنگی قلعہ ہے جو ایک پہاڑی کی چوٹی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ قلعہ مستحکم اور بلندی میں بے نظیر ہے دریائے گنگا اس قلعے کے نیچے بہتی ہے۔

اس قلعے کے جوار میں ایک فرقہ ایسا آباد ہے جو از سرتا پا برہنہ رہتا ہے۔ یہ لوگ تیر و کمان سے شکار کرتے اور اسی مشغلے میں اپنی زندگی جنگلوں میں گزارتے ہیں۔ جنگل میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

کالنجر بھی ایک سنگی قلعہ ہے جو ایک سر بہ فلک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس کی بنا کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ اس قلعے میں بہت سے بتخانے ہیں ایک بتخانہ کے بت کا نام کالی بھیروں ہے۔ یہ بت اٹھارہ ہاتھ لانبا ہے جس کے بابتہ عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں۔ قلعہ کے اوپر متعدد چشمے جاری ہیں۔ اور اندر بے شمار تالاب ہیں قلعہ سے متصل ایک گھنا جنگل ہے۔ جس میں ہاتھی اور باز وغیرہ شکاری جانور بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جنگل میں آبنوس بہت اور ہر طرح کے خودرو میوے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں لوہے کی ایک کان بھی ہے۔ اس کے جوار میں آٹھ کوس کے فاصلے پر کسانوں کو کھیت میں

ہیرے کے ریزے ملتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ راجہ کیرت سنگھ حاکم قلعہ کے پاس چھ بے بہا و نادر روزگار چیزیں تھیں۔ ایک دانشمند برہمن جو بیحد یار سا تھا۔ ایک خوش رو و خوش کردار جوان۔ ایک طوطی جو ہر سوال کا جواب دیتی تھی بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس طوطی میں یہ جوہر تھا کہ جو کچھ سنتی اُس کو یاد رکھتی تھی۔ بخشو نامی ایک گویا جو اپنے فن دنگل میں یکتائے روزگار تھا اور دو حسین و خوبرو گانے والی لونڈیاں۔ سلطان بہادر گجراتی نے راجہ سے دوستی کر کے ان تحائف میں سے ایک تحفہ طلب کیا راجہ نے عاقبت اندیشی و دریا دلی سے کام لے کر بخشو کو سلطان بہادر کے پاس روانہ کر دیا۔ اس کے بعد شیر خاں سور نے راجہ سے اُن دونوں پری جمال و سحر پرداز لونڈیوں کو طلب کیا لیکن شیر خاں کا نا صدنا کام واپس آیا اور اُس نے قلعہ کا محاصرہ کر کے ساباط تیار کی اور اہل قلعہ کو پریشان اور تنگ کرنے لگا۔ راجہ نے ہندوؤں کے مراسم جو اپنی جان کو عزت و ناموس پر قربان کرتے ہیں پر عمل کر کے عورتوں کو آگ کے نذر کیا اور چونکہ اُس کی عقل پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے تھے اُس نے ناپائیدار زندگی کو محبت کا مرکز بنایا اور اپنے دشمن کی خواہش کے مطابق خود اس موت میں جل کر خاک کا ڈھیر ہوگیا۔ چونکہ شیر خاں کی نیت بدنیتی قلعہ کی فتح کے وقت بارو و خانہ میں آگ لگی جس سے شیر خاں بھی جل کر راہی عدم ہوا۔

قصبہ سودہا میں ہر خاص و عام اپنے حسن و جمال میں یگانہ روزگار ہے۔

اس صوبہ میں دس سرکار اور ایک سو ستہتر پرگنے ہیں اس کی جمع اکیس کروڑ چوبیس لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو انیس دام اور بارہ لاکھ پائی ہیں۔ پرگنوں میں ایک سو اکتیس پرگنات ضبطی کے ہیں۔ پیمائش کی ہوئی زمین انتالیس لاکھ اڑسٹھ ہزار اٹھارہ بیگھے تین بسوہ ہے۔ جس کی آمدنی بیس کروڑ انتیس لاکھ اکہتر ہزار دو سو چوبیس دام ہے۔ بقیہ چھیالیس پرگنات نقدی ہیں جن کی چورانوے لاکھ چھپن ہزار پانچ سو بچانوے دام ہیں۔ ایک کروڑ گیارہ لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو سترہ دام سیورغال کے ہیں۔

اس صوبہ میں گیارہ ہزار تین سو پچھتر سوار دو لاکھ سینتیس ہزار آٹھ سو ستر پیادے اور تین سو تیئیس ہاتھی موجود رہتے ہیں۔

سرکار الہ آباد

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	نقدی	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
	گیارہ محل	۵۷۳۳۱-۱۴	جمع نو محل	۷۴۷۰۰۱½	۵۸۰	۷۱۰۰	مختلف قومیں
	۔	-	۲۰۸۳۳۲۷۴½	۔	۔	۔	۔
(۱)	الہاباس باحویلی قلعہ سنگین	۲۸۴۰۵۷	۹۴۶۷۴۵۹	۴۵۳۴۶۱	۔	۱۰۰۰	زنار دار
(۲)	بہدوئی۔ قلعہ خشتی پختہ گنگا	۷۳۲۵۲-۲	۳۶۶۰۹۱۸	۳۷۵۳۴	۲۰۰	۵۰۰۰	راجپوت وچندیر
"	کے کنارے پر ہے۔						
(۳)	جلال آباد۔ سہمہ۔ الہ	-	۷۳۷۲۲۰	-	۱۰	۴۰۰	زناردار
"	بندرہ۔ سمندراں۔ ۵ محل						
(۴)	سرانو	۶۳۹۳۲-۴	۳۲۴۷۱۲۷	۱۶۱۵۲۷	۴۰	۱۰۰۰	راجپوت چندیل
"	۔	۔	۔	۔	۔	۔	وزناردار
(۵)	سنگرور۔ قلعہ خشتی پختہ دریائے	۳۸۵۳۶-۶	۱۸۸۵۰۶۶	۷۴۸۸۳	۔	۔	زناردار روکا کستھ وجھندا الٰہی
"	گنگا کے کنارے پر ہے۔						
(۶)	سکندر پور	۳۴۷۵۶-۸	۱۸۶۷۷۰۴	۹۲۱۳۸	۲۵	۵۰۰	زناردار
(۷)	کنتت۔ قلعہ سنگین دریائے	۔	۸۵۶۵۵۵	۔	۵۰	۲۰۰۰	کھنڈال
"	گنگا کے کنارے پر ہے۔						

	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۸)	کوائی	۔	۴۳۸۵ ابیگہ ۳ بسوہ	۱۷۲۱۱۱۵ دام	۱۹۰۰۵ دام	راجپوت زناردار	۱۵	۴۰۰
(۹)	کھارا گڈھ	قلعہ پتھر کا				راجپوت		
"	۔	پہاڑ کی بلندی	۔	۴۰۰۰۰۰ "	۔	براسی	۲۰۰	۵۰۰۰
"	۔	پر ہے۔	۔	۔	۔	۔	۔	۔

نشان علامت	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۰)	بہہ	سنگین قلعہ الوند کے پہاڑ پر ہے	۲۱۹۸۲۵ بیگہ	۱۱۳۹۹۸۰ دام	۲۲۴۹۵ ½ دام	راجپوت گڈوال	۲۰	۴۰۰
(۱۱) ″	یادیاباس (آباد)	۰	۲۲۴۲۲ بیگہ ۵ بسوہ	۲۰۱۸۰۱۴ ″	۷۹۰۷۸ ″	راجپوت زناردار	۲۰	۴۰۰

سرکار غازی پور شرقی

نشان علامت	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	انیس محل	۰	۲۸۸۷۸۰ بیگہ ۷ بسوہ	۱۳۴۳۱۳۰۸ دام	۱۳۱۸۲۵ دام	مختلف قومیں	۳۱۰	۱۶۶۵۰
(۱)	بلیا	۰	۲۸۳۴۴ بیگہ ۱۵ بسوہ	۱۲۵۰۰۰۰ ″	۰	راجپوت سینگھر زناردار اور	۲۲	۲۵۰۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰		۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	ان کے علاوہ	۰	۰
(۲)	پچوتر	۰	۱۳۶۷۹ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۸۲۰۴۰ ″	۲۲۵۰ ″	راجپوت	۵۰	۲۰۰۰
(۳) ″	بالہا یاباس (آباد)	۰	۱۲۴۸۰ بیگہ	۶۲۵۷۶۹ ″	۰	″	۱۰	۲۰۰
(۴)	بھسر یاباد	۰	۶۰۹۸۳ بیگہ ۱۰ بسوہ	۳۵۵۳۴۰ ″	۱۷۲۰ ″	″	۰	۲۰۰
(۵)	بھلاپیچ	۰	۲۲۵۵ بیگہ ۱۹ بسوہ	۱۱۲۴۶۱ ″	۰	۰	۰	۰
(۶)	چوسا	۰	۱۵۶۰۲ بیگہ ۱۱ بسوہ	۷۹۱۶۵۳ ″	۰	زناردار	۱۰	۵۰۰
(۷)	دبھیا	۰	۲۸۰۸ بیگہ ۱۵ بسوہ	۱۲۸۸۱۵ ″	۲۰۷۷ ″	راجپوت	۰	۵۰
(۸)	سید پور نمدی	۰	۲۵۷۲۱ بیگہ ۳ بسوہ	۱۲۵۰۲۸۰ ″	۱۸۱۷۲ ″	زناردار	۲۰	۱۰۰۰
(۹)	ظہور آباد	۰	۱۳۸۰۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۶۵۷۸۰۸ ″	۲۹۵۲۸ ″	راجپوت کائستھ	۵۰۰	۲۰۰
(۱۰)	غازی پور یا حویلی	۰	۱۲۳۲۵ بیگہ ۹ بسوہ	۵۷۰۳۵۰ ″	۳۹۶۸۰ ″	″	۱۰	۲۰
(۱۱)	قریات پلی	۰	۱۲۹۴ بیگہ ۵ بسوہ	۷۵۴۶۷ ″	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	کوپاچیت	۰	۱۹۲۶۶ بیگہ ۱۱ بسوہ	۹۴۲۱۹۰ ″	۸۹۳ ″	راجپوت	۲۰	۲۰۰۰
(۱۳)	گنڈھا	۰	۲۰۴۹ بیگہ ۱۰ بسوہ	۵۰۰۰۰ ″	۰	″	۰	۲۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مددمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۴)	گرندا	۰	۶۲۲۶۰ بیگہ ۱۵ بسوہ	۲۹۳۵۱۵ دام	۰	راجپوت	۰	۳۰۰
(۱۵)	لکھنیسر	۰	۲۸۸۳ بیگہ ۳ بسوہ	۱۲۶۶۳۶ ،،	۴۸۳۴ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	بدن بنارس	۰	۴۴۶۶۵ بیگہ ۷ بسوہ	۷۵۶۰۰۰ ،،	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	محمد آباد							
،،	پرہار باری	۰	۴۷۷۴۳ بیگہ ۱۶ بسوہ	۲۲۶۰۷۰۷ ،،	۷۷۷۴ دام	زناردار	۲۲۰۰	۲۰۰۰

سرکار بنارس شرقی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۲۴۹) میں بیان ہو چکا ہے

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مددمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	آٹھ محل	۰	۱۳۶۸۶۹ بیگہ ۱۲ بسوہ	۸۸۶۹۳۱۵ دام	۳۳۸۱۸۴ دام	مختلف قومیں	۸۳۰	۸۴۰۰
(۱)	افراد	۰	۱۰۶۵۵ بیگہ ۶ بسوہ	۸۵۳۲۲۶ ،،	۲۰۰۸۰ ،،	راجپوت / زناردار	۰	۴۰۰
،،	۰	۰	۰	۰	۰			
(۲)	بنارس باحویلی	۰	۳۱۶۵۱ بیگہ ۱ بسوہ	۱۷۳۴۷۲۱ ،،	۲۲۱۹۰ ،،	زناردار	۵۰	۱۰۰۰
(۳)	بیالسی	۰	۶۰۹۶۱ بیگہ ۳ بسوہ	۵۴۷۶۳۴ ،،	۰	،،	۲۰	۳۰۰
(۴)	ہندرہا	۰	۴۶۱۰ بیگہ ۵ بسوہ	۸۴۴۲۲۱ ،،	۱۵۸۳۶ ،،	،،	۱۰	۴۰۰
(۵)	کسوار	۰	۴۱۱۰۰ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۲۹۰۱۶۰ ،،	۸۰۱۳۰ ،،	،،	۵۰	۲۰۰۰
(۶)	کیتھر	قلعہ پکی اینٹ کا	۴۴۹۵۷ بیگہ ۱۳ بسوہ ۳۰	۱۸۷۴۲۳۰ ،،	۴۸۰۷۰ ،،	رگھبسی	۵۰۰	۴۰۰۰
،،	،،							
(۷)	ابہوا	۰	۱۳۰۶۸ بیگہ ۳ بسوہ	۷۱۳۴۳۶ ،،	۸۱۴۵ ،،	زناردار	۰	۳۰۰

سرکار جونپور شمالی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۴۳۴) میں بیان ہو چکا ہے

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مددمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	اکتالیس محل	۰	۸۷۰۲۶۵ بیگہ ۴ بسوہ	۵۶۲۹۴۱۰۷ دام	۴۶۵۷۷۴ دام	مختلف قومیں	۹۱۵	۳۶۰۰۰

نشان نمبر	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	الدی مؤ	۰	۸۸۸۶۴۳ بیگہ ۲ بسوہ	۳۰۹۹۹۹۰ دام	۰	راجپوت بچکوتی	۵۰	۳۰۰۰
،،	،،	۰	،،	،،	۰			
(۲)	انگلی	۰	۲۹۹۲۴۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	،، ۲۶۱۳۵۵۱	۳۴۶۴۵۱۶ دام	سادات و راجپوت و رحمتہ اللہی	۵۰	۲۰۰۰
،،	،،	-	،،	،،	،،			
(۳)	بہتری	۰	۱۶۷۰۳۱ بیگہ	،، ۸۴۴۳۵۷	،، ۱۲۵۲۰	انصاری	۱۰	۱۰۰
(۴)	تلہنی	۰	۱۰۹۸۳۱ بیگہ ۴ بسوہ	،، ۶۵۴۳۶۴	،، ۲۷۴۵۷	راجپوت	،،	،،
(۵)	بھدانو	۰	۴۳۰۰۴ بیگہ	،، ۲۲۹۳۱۵	۰	صدیقی	،،	،،
(۶)	جونپور با حویلی	قلعہ جسکے نیچے کا حصہ سنگین اور اوپر کا حصہ اینٹ سے بنا ہوا ہے	۶۵۷۳۹ بیگہ ۴ بسوہ	،، ۳۲۴۶۰۴۳	،، ۸۰۷۸۲۱	راجپوت کوسک و کرمی و زنار دار	۱۲۰	۲۵۰۰
،،	،،		،،	،،	،،		،،	،،
،،	،،							
(۷)	چاندی پور	۰	۲۲۸۲۶ بیگہ ۷ بسوہ	،، ۱۴۶۷۲۰۵	،، ۱۵۷۶۴۱	رحمتہ اللہی و زنار دار	۲۰	۴۰۰
،،	بدہر							
(۸)	چانده	۰	۱۷۵۹۰۱ بیگہ	،، ۹۸۹۲۸۶	۰	بچکوتی	،،	۳۰۰
(۹)	جریاکوٹ	۰	۱۴۱۵۳۱ بیگہ	،، ۸۰۷۸۴۸	،، ۱۳۶۸۹	راجپوت	،،	۲۰۰
(۱۰)	جکیسر	۰	۴۱۵۵ بیگہ ۱۰ بسوہ	،، ۲۸۶۵۸۶	۰	صدیقی	۱۰	۱۰۰
(۱۱)	خرید	قلعہ پکی اینٹ کا مرو کے	۳۰۹۱۴ بیگہ ۱۳ بسوہ	،، ۱۴۳۵۷۴۳	،، ۳۱۴۰	راجپوت کوشنک	۵۰	۵۰۰۰
،،	،،							
،،	،،							
(۱۲)	خاص پور ٹانڈہ	۰	۱۷۳۶۵۱ بیگہ	،، ۹۸۶۹۵۳	،، ۴۰۱۸۹	سکلستہ	۱۰	۳۰۰
(۱۳)	خانپور	۰	۶۶۲۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	،، ۳۶۰۰۲۰	،، ۵۳۸۷	راجپوت	۰	۱۵۰
(۱۴)	دیوگاؤں	۰	۴۴۵۲۴ بیگہ ۱۸ بسوہ	،، ۲۵۸۳۲۰۵	،، ۱۹۶۲۲۸	سبوتی راجپوت گوتمی	۲۵	۱۰۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	در معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۵)	راری	۰	۲۴۳۶۲ بیگہ	۱۳۳۶۲۹۹ دام	۸۴۵۰۲ دام	راجپوت	۱۰	۳۰۰
(۱۶)	سنبھولی	۰	۴۶۸۱۵ بیگہ ۳ بسوہ	۲۹۳۸۲۰۹ ״	۳۳۴۹۲۲ ״	سادات اور		
״	״	۰	״	״	״	راجپوت اور	۵۰	۱۵۰۰
״	״	۰	״	״	״	زناردار	״	״
(۱۷)	سکندرپور	قلعہ پکی اینٹوں کا	۳۲۵۶۴ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۶۰۶۴۱۶ ״	۵۳۲۵ ״	زناردار	۱۰	۳۰۰۰
״	״							
(۱۸)	سگڈی	۰	۱۹۶۹۲ بیگہ	۱۲۰۴۶۲۱ ״	۱۰۲۲۲۴ ״	راجپوت	״	۲۰۰
(۱۹)	سترہرپور	۰	۱۵۸۸۱ بیگہ	۱۱۶۴۰۹۵ ״	۶۰۹۴ ״	״	״	۲۰
(۲۰)	شادی آباد	۰	۳۰۸۴۸ بیگہ ۸ بسوہ	۱۶۰۰۶۴۲ ״	۱۰۰۲۰ ״	״	۳۰	۴۰۰
(۲۱)	ظفرآباد	۰	۲۸۲۲ بیگہ ۹ بسوہ	۱۵۶۹۳۶ ״	۱۳۸۰۶ ½ ״	״	۰	۵۰
(۲۲)	قریات منو	۰	۱۹۹۸ بیگہ ۱۱ بسوہ	۵۵۱۴۱۰ ״	۰	״	۱۰	۳۰۰
(۲۳)	قریات دوست پور	۰	۸۸۵۶ بیگہ	۴۸۰۵۲۴ ״	۴۳۲۲۶ ״	״	۰	۱۰۰
(۲۴)	قریات میندھہ	۰	۱۶۴۶ بیگہ	۳۹۴۸۶۰ ״	۲۱۲۶۰ ״	״	۰	״
(۲۵)	قریات سوتیھ	۰	۲۹۸۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۰۶۶۳۳ ״	۱۴۲۲۴ ״	״	۰	״
(۲۶)	کولہ	۰	۲۴۲۳۱ بیگہ	۱۳۶۶۲۳۲ ״	۱۴۹۶۱ ״	״	۱۰	״
(۲۷)	گھسوہ	۰	۳۶۶۵ بیگہ	۱۲۴۱۲۹۱ ״	۴۲۳۶۶ ״	״	״	۲۰۰
(۲۸)	گھوسی	۰	۱۸۹۱۳ بیگہ	۱۰۳۶۹۳۴ ״	۶۹۶۵۰ ״	״	״	״
(۲۹)	گڈواڑہ	۰	۲۱۹۱ بیگہ	۵۱۳۹۴۲ ״	۱۰۶۸۲ ״	راجپوت بچگوتی	۵۰	۵۰۰۰
		۰						۰
(۳۰)	کودیہہ	۰	۵۶۶۴ بیگہ ۱۲ بسوہ	۳۴۱۸۹۰ ״	۰	راجپوت	۰	۲۰۰
(۳۱)	گوپالپور	۰	۳۲۶۶ بیگہ ۸ بسوہ	۱۸۰۴۰۳ ״	۴۹۴۸ ״	״	۰	۱۰۰
(۳۲)	کراکت	۰	۸۳۳۲۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۳۰۰۲۶۸ ״	۶۶۲۳۹ ״	״	۲۰	۵۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳۳)	منڈیاہو	۰	۸۸۸۹۹ بیگہ ۵ بسوے	۵۶۴۹۵۲۵ دام	۸۸۷۳۷۲ دام	راجپوت کوسک	۵۰	۲۰۰۰
"	"	۰	"	"	"			
(۳۴)	محمد آباد	۰	۵۶۳۵۰ بیگہ ۱۴ بسوے	۳۲۲۹۰۶۳ "	۲۲۰۴۴۳ "	راجپوت اور زناردار	۳۰	۱۰۰۰
"	"	۰	"	"	"			
(۳۵)	میوبگرا	۰	۹۶۲۲ بیگہ ۵ بسوے	۵۲۹۷۳۰ "	۰	راجپوت	۰	۲۰۰
(۳۶)	مجھورا	۰	۶۴۴۱۷ بیگہ ۶ بسوے	۴۲۰۱۶۴ "	۱۴۴۲۷ "	رحمت اللہی	۰	"
(۳۷)	مؤ	۰	۲۶۴۵ بیگہ ۳ بسوے	۲۹۰۰۶۷ "	۰	شیخ زادہا	۰	۵۰
(۳۸)	نظام آباد	۰	۶۰۷۴ بیگہ ۱۷ بسوے	۶۰۲۰۵۹۲ "	۴۷۸۰۲۶ "	راجپوت گوتمی زناردار	۲۰۰	۴۰۰۰
"		۰			۰	رحمۃ اللہی		
"		۰						
(۳۹)	نیگون	۰	۱۰۱۴۵ بیگہ ۳ بسوے	۷۵۸۷۹۶ "	۱۴۵۳۵۰ "	زناردار	۰	۲۰۰
(۴۰)	نتھوپور	۰	۴۸۹۴۳ بیگہ ۱۴ بسوے	۲۷۳۴۷۲ "	۲۱۲۲۹ "	صدیقی	۱۰	"

سرکار مانک پور

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	چودہ محل	۰	۶۶۶۲۲۲ بیگہ ۵ بسوے	۳۳۹۱۶۵۲۷ دام	۱۷۶۱۴۴۳۸ دام	مختلف قومیں	۲۰۴۰	۲۹۰۰
(۱)	ارول	پکی اینٹ کا قلعہ	۶۲۱۳۱ بیگہ ۱۰ بسوے	۲۹۵۷۰۷۷ "	۳۷۲۲۰ "	راجپوت	۱۱۴	۷۰۰۰
"	"							
(۲)	بہلول	۰	۳۲۲۴۳ بیگہ ۲ بسوے	۱۸۳۲۲۸۳ "	۱۷۵۷۵۲ "	راجپوت کائستھ گوریا	۲۰	۵۰۰
"	"	۰	"	"	"			
(۳)	تلہندی	۰	۱۱۷۲۱ بیگہ ۶ بسوے	۳۸۳۲۵۱ "	۵۴۸۲۱ "	راجپوت کائستھ گوریا	۱۰	۳۰۰
"	"	۰	"	"	"			
(۴)	جلال پور بلکھر	پکی اینٹ کا قلعہ	۶۵۱۷ بیگہ ۸ بسوے	۳۹۱۳۰۱۷ "	۱۴۰۳۲۵ "	بچگوتی اور زناردار	۴۰۰	۵۰۰۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵)	جالیس	پکی اینٹ کا قلعہ	۲۵۶۲۵ بیگہ	۱۴۲۳۷۳۷ دام	۲۷۷۸۶۳ دام	مختلف قومیں	۲۵۰	۷۰۰۰
(۶)	دلمؤ	قلعہ پکی اینٹ کا	۶۸۵۰۸ بیگہ ۹ بسوہ	۳۶۲۶۰۶۷ "	۳۴۴۱۳۰ "	ترکمان	۵۰	۲۰۰
(۷)	رائی بریلی	قلعہ پکی اینٹوں کا دریائے سئی کے کنارے بنا ہے	۱۵۷۵۱ بیگہ ۷ بسوہ	۳۶۵۰۹۸۴ "	۱۸۰۰۸۰ "	راجپوت کھنڈبوریا	۳۰	۲۰۰۰
(۸)	سلون	قلعہ پکی اینٹوں کا	۵۶۱۰۲ بیگہ	۲۷۷۰۳۹۱ "	۳۹۴۷۷۴ "	راجپوت	۱۸۰	۸۹۰۰
						کہنڈوال بیسین	"	"
(۹)	قریات کرارہ	۰	۵۰۰۵۱ بیگہ ۹ بسوہ	۲۴۶۱۰۷۷ "	۱۰۵۷۷۴ "	راجپوت بیسین	۲۰	۷۰۰
(۱۰)	قریات پائیگاہ	۰	۲۲۱۳۰ بیگہ	۱۱۱۷۹۲۶ "	۶۷۹۴ "	"	"	۴۰۰
(۱۱)	کنتھوت	قلعہ پختہ	۵۶۴۹ بیگہ ۸ بسوہ	۵۱۴۹۰۹ "	۳۱۸۷ "	بچھگوٹی	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۲)	مانکپور باحویلی	قلعہ پختہ گنگا کے کنارے پر	۱۲۹۸۳۰ بیگہ ایک بسوہ	۶۷۳۷۷۲۹ "	۵۴۲۳۱۲ "	بسین	۵۰۰	۶۰۰۰
(۱۳)	نصیر آباد	۰	۵۵۹۹۵ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۵۸۲۰۷۹ "	۱۰۸۱۴۸ "	راجپوت کانستھ پوریا اور بسین	۴۰	۱۰۰۰

سرکار چناوڑہ جنوبی

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	تیرہ محل	۰	۱۰۶۲۷۰۱ بیگہ ۸ بسوے	۵۰۸۱۰۶۴۵ دام	۱۰۹۰۶۵ دام	۰	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۱)	ابیروارہ	۰	۸۵۸۱ بیگہ ۸ بسوے	۱۰۹۰۳ "	۰	۰	۰	۰

نشان محل	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	بھولی	.	۱۸۹۷۵ بیگہ ۱ بسوے	۱۱۱۲۷۵۶ دام	.	.	.	.
(۳)	بدہول	.	۹۴۱۲ بیگہ ۵ بسوے	۳۶۱۳۶۴ "	۶۰۵ دام	.	.	.
(۴)	ٹانڈہ	.	.	۴۸۸۰۱۰ "	.	.	.	.
(۵)	چناده باحویلی	قلعہ سنگین	۱۲۹۳۹ بیگہ ۱۴ بسوے	۸۳۳۹۰۸ "	۸۳۶۷ "	صدیقی فاروقی انصاری	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۶)	دہوس	.	۴۰۷۴ بیگہ ۲ بسوے	۲۳۵۶۴۴ "	۱۴۵۴۸ "	.	.	.
(۷)	راگھوپور	.	۷۲۶۷ بیگہ ۱۲ بسوے	۴۵۱۹۶۲ "	۱۷۸۶۹ "	.	.	.
(۸)	قریات روئے	.	۱۸۰۹۸ بیگہ	۸۴۵۳۷۱ "	۱۳۴۹۲ "	.	.	.
"	این اب					.	.	.
(۹)	مجھوارہ	.	۹۳۱۲ بیگہ ۳ بسوے	۵۴۹۸۷۰ "	۱۴۵۹۷ "	.	.	.
(۱۰)	مہاچ	.	۷۹۵۰ بیگہ ۲ بسوے	۳۹۰۳۰۹ "	۲۰۶۹ "	.	.	.
(۱۱)	جہواری	.	۴۸۷۸ بیگہ ۳ بسوے	۲۲۷۰۶۷ "	.	.	.	.
(۱۲)	ہہبوئی	.	۴۳۰۱ بیگہ ۲ بسوے	۲۰۶۲۸۳ "	۳۳۵۳ "	.	.	.

سرکار تھتھ کور جنوبی

نشان محل	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	انتالیس محل	. .	. .	۷۲۶۲۷۸۰ دام	. .	مختلف قومیں ۲۰۰ ہاتھی	۴۳۰۴ "	۵۷۰۰۰ "

سرکار کالینجر

نشان محل	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	گیارہ محل	. .	نابی مہوئی ۵۰۸۲۷۳ بیگہ ۱۲ بسوے	۲۰۰۳۹۴۷۴ دام "	۶۱۴۵۸۰۰ دام "	مختلف قومیں "	۲۰۰۰۲ ہاتھی	۱۳۱۰۰ "

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	اگواسی	پکا اینٹ کا	۵۳۹۶۳ بیگہ ۶ بسوے	۲۵۲۸۹۳ دام	۶۰۷۷۶ دام	کھنڈوال پرہار و سادات	۱۰۴ ہاتھی	۵۰۰۰
(۲)	اجیگڈھ	پتھر کا پہاڑ کے اوپر	۔	۲۰۰۰۰۰ " داز قرار ضبطی	۔	کوند	۲۰ سوار	۲۰۰۰
			۔		۔	"	۱۰ ہاتھی	"
(۳)	بہندھ	پتھر کا کین دریا کے کنارے	۱۳۸۴۶۷ بیگہ ۱۲ بسوے	۶۲۶۲۸۳۳½ "	۱۴۹۴۱۲ "	کونداور جیدیال وغیرہ	۲۰ سوار	۳۰۰۰
							۲۵ ہاتھی	"
(۴)	سمونی	قلعہ پختہ	۴۸۸۶۶ بیگہ ۳ بسوے	۲۲۴۷۳۴۶ "	۱۵۳۰۰ "	کھنڈوال	۳۰۰	۳۰۰۰
(۵)	شادی پور	قلعہ سنگین ہے	۶۲۷۵۵ بیگہ ۱۵ بسوے	۲۷۹۸۳۲۹½ "	۹۶۳۱۲ "	راجپوت وغیرہ	۴۰	۷۰۰
(۶)	رسن	۔	۱۱۹۸۸ بیگہ ۱۰ بسوے	۵۱۲۰۲۶ "	۔	بہر اور بیس	۵۰ سوار	۱۰۰۰
		۔			۔		۲۰ ہاتھی	
(۷)	کھرلہ	قلعہ بھی ہے	۲۵۹۴۰ بیگہ ۱ بسوہ	۱۲۷۵۳۲۵ "	۔	راجپوت اور بیس	۵۰ سوار	۱۵۰۰
					۔			
(۸)	کالنجر با حویلی	۔	۲۲۴۹۴ بیگہ	۹۷۰۲۵۹ "	۱۳۰۴۹۰ "	۔	۲۰ سوار	۵۰۰
		۔				۔	۷ ہاتھی	"
(۹)	ڈھوبیا	قلعہ سنگین اور قصبے کے دونوں جانب اسکی عمارت دو رنگ کی ہے اور ایک بڑا پہاڑ بھی ہے	۸۱۵۴۰ بیگہ ایک بسوے ۶۷ بیگہ ۱۷ بسوہ	۴۰۴۲۰۱۴ ۱۲۰۰۰۰ " محصول برگ تنبول	۸۶۰۵۲۸ "	باگری	۱۰۰ ۴۰ ہاتھی	۳۰۰۰
(۱)	سودھا	قلعہ سنگین	۶۲۵۳۰ بیگہ ۷ بسوہ	۲۹۹۸۰۶۲ "	۱۵۳۰۶۲ "	رحمتہ اللٰہی اور پرہار	۳۰	۴۰۰

سرکار کوڑہ غربی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۴۹) میں مرقوم ہے

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	درمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	نومحل	.	۳۴۱۱۷۰ بیگہ ۱۰ بسوے	۱۸۳۹۷۵۶۰ دام	۴۶۹۳۵۰ دام	مختلف قومیں	۵۰۰ سوار ۱۰ ہاتھی	۱۵۰۰۰
(۱)	جاجمؤ	قلعہ گنگا کی گہرائی میں ہے	۶۲۱۹۵ بیگہ ۱۰ بسوے	۳۱۰۶۳۴۶ ؍؍	۱۳۹۹۳۶ ؍؍	افغان لودھی راجپوت ۲۰	۲۰۰ ۷ ہاتھی	۴۰۰۰
(۲)	کوڑہ باجھولی	قلعہ پختہ ازند کے کنارے پر ہے نوحی ایک موضع ہے یہاں ایک قسم کا پھول اور رنگ پیدا ہوتا ہے	۲۴۷۴۸ ۱۲ بیگہ ۱۲ بسوے	۶۷۷۱۸۹۱ ؍؍	۲۵۷۳۷۳ ؍؍	برہمن	۵۰	۳۰۰۰
(۳)	گھاٹم پور	.	۷۳۸۷۶ بیگہ ۳ بسوہ	۳۶۶۷۵۶۴ ؍؍	۳۸۶۷۴ ؍؍	دیکھیت راجپوت کائستھ	۱۰۰ ۱۰ ہاتھی	۳۰۰۰
(۴)	مجھاون	.	۲۶۹۸۰ بیگہ ۸ بسوہ	۱۳۲۳۳۳۹ ؍؍	۲۵۷۴ ؍؍	زناردار	۲۰	۱۰۰۰
(۵)	کوتیا	.	۱۲۱۷۸ بیگہ ۱۱ بسوے	۵۸۴۲۷۴ ؍؍	۲۰۸۱۵ ؍؍	راجپوت گوتمی		
(۶)	گنسیر	.	۱۰۰۴ بیگہ ۱۹ بسوے	۵۱۳۴۹۷ ؍؍	.			
(۷)	کیرن پور کنار	.	۱۷۹۶۵ بیگہ	۸۳۰۰۷۰ ؍؍	.		۳۰	
(۸)	محسن پور	.	۱۳۱۸۱ بیگہ	۶۰۰۵۸۶ ؍؍		راجپوت چندیل	۵۰ ۲ ہاتھی	۲۰۰۰

سرکار کڑہ غربی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۴۹) میں مرقوم ہے۔

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	بارہ محل	۰	۴۴۷۵۵۶ بیگہ ۹ بسوہ	۲۲۶۰۲۰۴۰ م	۱۴۹۰۸۶۲ م	مختلف قومیں	۳۹۰	۸۷۰۰
(۱)	انبجھی	۰	۳۵۸۲۵ بیگہ ۱۱ بسوہ	۱۶۲۴۰۳۴ ½ ”	۳۴۹۷۴ ”	راجپوت	۱۰	۵۰۰
(۲)	اتھربن	۰	۱۸۵۱۷ بیگہ ۴ بسوہ	۸۹۴۰۳۶ ½ ”	۴۷۷۰ ”	”	”	۲۰۰
(۳)	ایاسا	۰	۱۵۷۸۲ بیگہ ۱۱ بسوہ	۸۴۵۷۶۶۰ ”	۰	”	۱۰	۵۰۰
(۴)	حویلی کڑاہ	۰	۹۶۳۸ بیگہ ۷ بسوہ	۱۹۲۱۷۰ ”	۴۴۲۰۸۰ ”	کائستھ	۱۰۰	۱۰۰۰
”	”	۰	”	”	”	راجپوت	”	”
”	”	”	”	”	”	زناردار	”	”
”	”	”	”	”	”	وکہری	”	”
(۵)	راری	۰	۵۶۷۲۷ بیگہ	۲۷۷۰۳۴ ”	۲۶۳۵۰ ”	راجپوت	۱۰	۴۰۰۰
”	”	۰	۸ بسوہ	”	”	زناردار	”	”
(۶)	بلدہ کڑہ	قلعہ بھی ہے	۱۷۰۰۱ بیگہ	۲۳۶۸۶۸ ”	۰	مختلف قومیں	۰	۰
”	”	سنگین و پختہ	۱۲ بسوہ۔	”	۰	”	۰	۰
(۷)	کراری	قلعہ پختہ دریائے جون	۳۹۶۸۶ بیگہ	۱۴۱۹۵۲ ”	۰	۰	۰	۰
”	”	کے کنارے پر ہے۔	۱۹ بسوہ۔	”	۰	۰	۰	۰
(۸)	کوتلا	۰	۴۳۰۰۸ بیگہ ۱ بسوہ	۹۰۹۲۳۴ ”	۱۲۲۱۹۱ ”	زناردار راجپوت	۱۰	۳۰۰
(۹)	کونرا عرف کوسون	قلعہ بھی ہے	۲۸۷۱۱ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۳۴۸۷ ½ ”	۰	مختلف قومیں	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۰)	فتح پور ہنسوا	۰	۵۵۹۱۵ بیگہ ۸ بسوہ	۲۸۹۲۷۰۵ ”	۳۷۰۴۲۰ ”	راجپوت زناردار	۵۰	۱۰۰۰
(۱۱)	ہتگاؤں	۰	۵۵۳۲۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۷۲۳۵۰۸ ½ ”	۲۰۴۸۲۹ ”	”	۴۰	”
(۱۲)	ہنسوا	۰	۴۲۵۲۱ بیگہ	۲۱۲۳۶۶۱ ½ ”	۱۵۵۰۶ ”	افغان	۳۰	”
”	”		۳ بسوہ۔	”	”	راجپوت	”	”

فہرست فرمانروایاں

(۱) سلطان الشرق - ۱۶ سال
(۲) مبارک شاہ - ۱ سال چند روز
(۳) سلطان ابراہیم - ۴۰ سال چند ماہ
(۴) سلطان محمود - ۲۱ سال چند ماہ
(۵) محمود شاہ (محمد شاہ) ۵ سال
(۶) حسین شاہ - ۱۹ سال

مذکورۂ بالا چھ بادشاہوں نے ستانوے سال چند ماہ فرمانروائی کی۔

اس حکومت سے پیشتر یہ صوبہ فرمانروایان دہلی کے قبضۂ اقتدار میں تھا۔ سلطان محمود بن سلطان محمد بن سلطان فیروز شاہ نے اپنے عہد حکومت میں ملک سرور نامی ایک خواجہ سرا کو جس کو محمود کے اسلاف نے خاں جہاں کا مرتبہ عنایت کیا تھا سلطان الشرق کے خطاب سے سرفراز فرما کر اس ملک کی حکومت عطا کی۔ سلطان الشرق نے حسن سیاست متانت و انصاف پسندی وجود و سخا سے حکومت کرتا رہا اور اس طرح سفر آخرت کا سامان مہیا کیا۔

سلطان الشرقی کی وفات کے بعد اُس کے مبارک قرنفل نے اعیان ملک کی اعانت سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا۔ اس واقعہ کی خبر ملو کو ہوئی تو وہ لشکر جمع کر کے دہلی سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ دریائے گنگا کے کنارے فریقین کا مقابلہ ہوا لیکن معرکہ آرائی کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ہر فریق ناکام واپس آیا۔ سلطان کی وفات کے بعد مبارک شاہ کا بھائی ابراہیم بادشاہ کا جانشین مقرر کیا گیا۔ اس فرمانروا نے اپنی قدردانی و حسن سیاست سے انصاف و عطا کو اپنا شعار بنایا اور منحرف و باغی افراد کی سرکوبی کر کے ملک کو آباد و معمور کیا۔ بادشاہ نے علم و فضل کی قدر کی اور فضل و کمال کا بول بالا ہوا۔ ہندوستان کے مشہور فاضل قاضی شہاب الدین اسی عہد ابراہیمی کے مشہور بزرگ ہیں۔ قاضی صاحب دہلی میں پیدا ہوئے اور اسی شہر میں تمام علوم عقلی و نقلی کی تحصیل کی اور حضرت صاحبقران کے ورود کے بعد اپنے استاد مولانا خواجگی کے ہمراہ جو حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جونپور میں تشریف لائے۔ قاضی صاحب نے جونپور ہی میں نشو و نما پائی اور اپنے فضل و کمال کی وجہ سے اہل زمانہ کے لئے قابل رشک و حسد ہوئے۔ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

جو قاضی صاحب کے معاصر اور اولیائے ہند میں اس عصر کے مشہور بزرگ وعرفان کے سرچشمہ ہیں زمانے کی اس رسم کے مطابق کہ علمائے ظاہر و بزرگان علم باطن میں ہمیشہ کشیدگی رہتی ہے قاضی صاحب سے کبیدہ خاطر تھے۔ ابراہیم شاہ کی وفات کے بعد اُس کا فرزند کلاں بھکن خاں محمود شاہ کے خطاب سے اپنے متوفی بادشاہ کا جانشین تسلیم کیا گیا۔ محمود شاہ کے افعال پسندیدہ نہ تھے یہ شخص حکومت سے معزول کیا گیا اور اس کا برادر حسین شاہ فرمانروا ہوا۔ حسین شاہ نے میانہ روی وخوش کرداری سے رعایا کے قلوب کو اپنے ہاتھ میں لیکر تالیف قلوب کو بہت بڑی نصیحت سمجھا۔ زمانہ نے اس کی خواہش و تمنا کا ساتھ دیا اور تمام ملک اُس کی تعریف و توصیف میں تر زبان ہوا لیکن اسباب جاہ وحشمت کی کثرت سے اُس کو ناعاقبت اندیشی کے نشہ کا متوالا بنایا اور اس نے سلطان بہلول سے معرکہ آرائی کی۔ اور شکست کھائی بہلول نے اپنے پسر باربک کو جونپور میں چھوڑا اور اس علاقے کی حکومت اُس کے سپرد کی۔ سلطان بہلول نے وفات پائی اور سکندر شاہ دہلی کا فرمانروا ہوا۔ سلطان حسین نے باربک شاہ کے اتفاق رائے سے لشکر جمع کیا اور چند بار دہلی کا رخ کیا لیکن ناکام رہا اور شرقیوں کی حکومت کا اسی پر خاتمہ ہو گیا۔

صوبۂ اودھ

صوبۂ اودھ اقلیم دوم میں واقع ہے۔ اس کا طول سرکار گورکھپور سے قنوج تک ایک سو پینتیس ۱۳۵ کوس اور عرض شمالی کوہستان سے سدہ پور تک جو صوبہ الہ آباد کی سرحد ہے۔ ایک سو پندرہ ۱۱۵ کوس ہے۔ اس صوبہ کے مشرق میں بہار شمال میں کوہستان اور جنوب میں مانک پور اور مغرب میں شہر قنوج آباد ہے۔ یہاں کی آب وہوا خوشگوار وصحت بخش ہے۔ سردی اور گرمی دونوں موسم معتدل ہیں۔ زراعت عمدہ ہوتی ہے خاص کر چانول سکھداس۔ مدھکر اور جھنود۔ سفیدی۔ خوشبو نزاکت اور ذائقہ میں بے مثل ہوتے ہیں۔ اس صوبہ کا دستور ہے کہ یہاں کے باشندے تمام ہندوستان کی رسم کے خلاف چانول تین مہینے پیشتر بوتے ہیں۔ خشکی کے ابتدائی زمانے میں دریائے سرود گھاگرہ میں عجیب و غریب سیلاب آتے ہیں اور بارش کے قبل زمین بالکل تہ آب ہو جاتی ہے

لیکن پانی کی بلندی جتنی بڑھتی جاتی ہے اسی قدر چانول کے درختوں میں بالیدگی اور زیادہ ہوتی جاتی ہے اور درخت بڑھنے لگتے ہیں۔ اور درختوں میں خوشہ نکلنے کے قبل سیلاب آتا ہے تو پودے تباہ ہو جاتے ہیں۔ پھول۔ میوہ اور شکار بہت ہے اور قسم قسم کے جانور پائے جاتے ہیں۔ جنگلی بھینسے بہت ہیں۔ جنگل کے تہ آب ہونے کے بعد جانور بلند مقامات پر چڑھ جاتے ہیں اور لوگوں کو شکار کا موقع مل جاتا ہے۔ بعض جانور دن بھر پانی میں رہتے ہیں اور صرف شب کو خشکی میں آکر سانس لیتے ہیں۔

اودھ۔ اودھ ہندوستان کے بڑے شہروں میں ہے۔ اس کا طول البلد ۱۱۸ درجے چھ دقیقے اور عرض البلد ۲۷ درجے ۲۲ دقیقے ہے۔ قدیم زمانے میں اس کی آبادی ۱۴۸ کوس طول میں اور ۳۶ کوس عرض میں پھیلی ہوئی تھی اودھ۔ ہندوستان کی بہت بڑی و قدیم نیرتھ ہے۔ سواد شہر میں زمین کھودنے سے سونا نکلتا ہے۔ یہ شہر راجہ رام چندر کا مسکن تھا۔ رام چندر تریتا دور کے ظاہری و باطنی ہر دو عالم کے مشہور پیشوا و فرمانروا مانے جاتے ہیں۔

شہر سے ایک کوس کے فاصلے پر سنی ندی دریائے گھاگرہ دریائے سرہ (سئی) سے مل گئی ہے اور قلعہ کے پاس سے گزرتی ہے۔ شہر کے قریب دو قبریں ہیں جو سات اور چھ گز لانبی ہیں عام طور پر مشہور ہے کہ یہ قبریں حضرت شیثؑ و ایوبؑ پیغمبر کے مزار ہیں اور ان قبروں کی بابت عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں بعض اشخاص کا بیان ہے کہ رتن پور میں کبیر داس موحد کی قبر ہے۔ جو سکندر لودی کے زمانے میں تھا۔ کبیر کے بابت مشہور ہے کہ اس پر روحانیت کا غلبہ ہوا اور یہ مذہبوں کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہو کر فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ کبیر داس کے اشعار ہندی زبان میں زبان زد خلایق ہیں جن سے اس کی حق شناسی اور فقر کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

بھرایچ اودھ کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہ شہر دریائے سرو کے کنارے آباد ہے اس کا سواد بہت دلکشا ہے اور اس میں متعدد باغ ہیں۔ سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ اور رجب سالار اسی علاقے میں مدفون ہیں۔ عوام مسلمان اس شہر کو بیحد متبرک جانتے ہیں اور دور دور مقامات سے زیارت کے لئے آتے ہیں زائرین گروہ بندی کے ساتھ زرین علم ہاتھ میں لئے ہوئے یہاں آتے اور عقیدت کے ساتھ درگاہ پر حاضر ہوتے ہیں۔

سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے قریبی عزیز سمجھے جاتے ہیں۔ سید سالار نے بہادری کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کیا اور شہید ہو کر بقائے دوام حاصل کی۔ رجب سالار فیروز شاہ فرمانروائے دہلی کے باپ ہیں جنھوں نے آراستگی ظاہری کر کے نیک نامی حاصل کی۔

شہر کے حوالی میں ایک موضع ہے جو دوگون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گاؤں مدت دراز سے تانبے کے سکوں کی ٹکسال ہے۔

حمال قسم قسم کی چیزیں شمالی کوہستان سے اپنی پیٹھ پر لاد کر یہاں لاتے ہیں مزدوروں کے علاوہ مضبوط ٹٹو اور بکرے بھی باربرداری کا کام انجام دیتے ہیں۔ سونا۔ تانبا۔ سیسہ مشک۔ قطاس (بیل کی دم کے بال) شہد۔ سرکہ۔ انار۔ سونٹھ۔ فلفل دراز۔ مجیٹھ۔ سہاگا۔ کچور۔ موم۔ پشمینہ۔ لکڑی کے برتن۔ باز شاہین۔ شاہین سیاہ و باشہ وغیرہ اشیا اور جانور کوہستان سے آتے ہیں اور ان کے معاوضہ میں پہاڑی تاجر سیاہ و سفید اور نیز رنگین کپڑے گندھک۔ نمک۔ زیورات۔ شیشے اور مٹی کے برتن شہر سے لے جاتے ہیں۔

نیکھار یہاں کا مشہور و معروف قلعہ اور متبرک زیارتگاہ ہے۔ دریائے گودی (گومتی) اس قلعہ کے قریب بہتی ہے قصبہ کے گرد بہت سے مندر ہیں۔ اسی مقام پر ایک حوض ہے جو برہماورت کنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ اس تالاب میں یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ اس کا پانی اندر سے اس قدر جوش کھاتا ہے کہ انسان اس میں ڈوب نہیں سکتا اور جو چیز تالاب میں پھینکی جاتی ہے وہ پانی کے زور سے اوپر آجاتی ہے۔

اس کے قریب ایک غار ہے جو ایک چھوٹی سی نہر کا سرچشمہ ہے۔ اس کا طول ایک گز اور اس کی گہرائی چار انگل ہے یہ سرچشمہ دریائے گومتی میں گرتا ہے۔ برہمن اس چشمہ کی بابت عجیب و غریب قصے بیان کرتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اس چشمہ کی ریگ پر وقتاً فوقتاً مہادیو کی شکل نمودار ہوتی اور فوراً ہی مٹ جاتی ہے۔ چانول یا جو چیز کہ اس چشمہ میں پھینکی جاتی ہے بالکل نابود ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔

اس نواح میں ایک اور مقام ہے جسے جرامتی کہتے ہیں جہاں ہولی کے زمانے میں آگ کے شعلے خود بخود اٹھتے ہیں جن کو دیکھ کر بیحد تعجب ہوتا ہے۔

لکھنؤ ایک بہت بڑا شہر ہے جو دریائے گودی (گومتی) کے کنارے آباد ہے اس شہر کا سواد بیحد دلچسپ و عمدہ ہے حضرت شیخ بینا رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے

بڑے عارف کامل تھے اسی شہر میں مدفون ہیں۔
سورج کنڈ ایک تیرتھ گاہ ہے جہاں دور دراز مقامات سے جاتری برابر آیا کرتے ہیں۔
کھیری قصبہ ہے جو دریائے سئی کے کنارہ واقع ہے۔ لوگ کشتیوں میں سوار ہو کر اس دریا میں نیزے سے مچھلیوں کا شکار کھیلتے ہیں۔
بلگرام ایک چھوٹا قصبہ ہے یہاں کی آب و ہوا صحت بخش ہے بلگرام کے باشندے اپنی فہم و فراست میں مشہور اور موسیقی کے دلدادہ ہیں۔ بلگرام میں ایک کنواں ہے جس کی بابت مشہور ہے کہ چالیس روز اس کا پانی پینے سے فہم و فراست اور ظاہری وجاہت وحسن میں اضافہ ہوتا ہے۔
صوبۂ اودھ میں پانچ سرکار اور ایک سو اڑتیس [۱۳۸] پرگنے ہیں۔ زمین کی پیمائش ایک کروڑ ایک لاکھ ۰۰۱۸۰۷ بیگے اور اس کی آمدنی بیس کروڑ سترہ لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو بہتر دام ہے جس میں بیاسی لاکھ اکیس ہزار چھ سو اٹھاون دام سیورغال کے ہیں، سات ہزار چھ سو چالیس سوار اور ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو پچاس پیادے اور انسٹھ [۵۹] ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے۔

سرکار اودھ

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر ہو چکا ہے

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
	اکیس محل	۳۷۹۹۲۰۶-۱۹	۴۰۹۵۶۳۴۷	۱۶۸۰۲۴۸	۳۰ ہاتھی ۱۳۴۰	۳۱۷۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اودھ باحویلی دو جگہ	۳۸۶۴۹-۱۷	۲۰۰۸۳۶۶	۱۵۸۷۴۱	۵۰	۵۰۰	زنار دار اور کنبی
〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	بیس
(۲)	انیودھا پختہ قلعہ بھی ہے	۲۸۲۰۳۷	۱۲۹۸۷۲۴	۷۳۱۸	۳۰	۷۰۰	انصاری
(۳)	ابراہیم آباد	۱۹۳۳۸-۸	۴۴۵۴۱۷	۱۰۳۸۰۶	۰		

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
(۴)	اہنونہ قلعہ پختہ بھی ہے	۷۴۰۹۰	۱۲۶۸۴۷۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان نومسلم
(۵)	پچھم راٹھ	۲۸۹۰۸۵	۴۲۴۷۱۰۴	۳۸۸۸۵	۲۰	۵۰۰	راجپوت
"	"	"	"	"	"	"	باچھل و
"	"	"	"	"	"	"	گھلوت
(۶)	بلہری۔ قلعہ پختہ	۱۵۸۵۹	۸۱۵۸۳۱	۰	۵۰	۲۰۰۰	بچگوتی
(۷)	بسوڈہی	۳۱۱۸۸	۵۰۵۴۷۳	۱۵۰۰	۲۰	۵۰۰	"
(۸)	تھانہ بھدانو	۸۷۰۰۳۰۲	۴۲۷۵۰۹	۳۶۱۷۲	۰	۱۰۰۰	۰
(۹)	بکٹھا	۴۴۴۰۱	۳۸۵۰۰۸	۳۹۶۰	۰	۵۰۰	بچگوتی
(۱۰)	دریاآباد۔ قلعہ پختہ بھی ہے	۴۸۷۰۱۴	۵۳۶۹۵۲۱	۲۲۶۸۷۱	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
"	"	"	"	"	"	"	چوہان ریچوار
(۱۱)	رودولی قلعہ پختہ	۳۵۱۵۳۳	۳۲۴۸۶۸۰	۲۴۹۰۸۳	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت
"	" "	"	"	"	"	"	چوہان ومیس
(۱۲)	سیلک۔ قلعہ پختہ	۵۷۱۰۷۱	۴۷۲۳۲۰۹	۲۰۰۹۴۵	۱۰۰	"	راجپوت
"	" "	"	"	"	"	"	ریچوار
(۱۳)	سلطان پور۔ قلعہ پختہ	۷۵۸۹۳	۳۸۳۲۵۳۰	۹۸۹۶۷	۳۰۰۔ ۸ ہاتھی	۷۰۰۰	بچگوتی
(۱۴)	ساتن پور۔ قلعہ پختہ	۸۰۱۵۴	۱۶۰۰۷۴۱	۱۰۹۷۸۸	۳۰۰	۴۰۰۰	بیس نومسلم
"	" "	"	"	"	"	"	بچگوتی جوہی
(۱۵)	سیہہ	۱۰۴۷۸۰	۱۶۰۹۲۹۳	۸۷۲۰۰	۳۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۶)	سرواپالی	۵۸۱۷۰	۱۲۱۰۳۳۵	۴۷۱۰۷	۰	"	بچگوتی
(۱۷)	سترکہ	۳۷۰۴۱	۱۱۲۶۲۹۵	۹۲۶۹۵	۲۰	"	انصاری
(۱۸)	گوارچہ	۷۹۱۵۸	۳۷۷۳۴۱۷	۳۷۸۲	۵۰	۷۰	ریچوار
(۱۹)	کشنی۔ قلعہ پختہ بھی ہے	۲۵۶۷۴	۱۳۳۹۲۸۶	۱۲۳۸۴۷	۳ ہاتھی	۱۵۰۰	راجپوت
(۲۰)	منگسی	۱۱۶۴۱	۱۳۶۰۷۵۳	۸۶۵۰۴	۲۰	۱۰۰۰	سوم بنسی
(۲۱)	نی پور	۵۹۹۷	۳۰۸۷۸۸	۲۹۴۰	۰	۵۰۰	اقوام مختلف

سرکار گورکھپور

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۳) میں تحریر ہو چکا ہے

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
	چوبیس محل	۲۴۴۲۸۴-۱۳	۱۱۹۲۶۷۹۰	۵۱۲۳۵	۱۰۱۰	۲۲۰۰۰	اقوام مختلف
(۱)	استرولا قلعہ پختہ بھی ہے	۳۲۰۵۲	۱۳۹۷۳۶۷	۶۹۳۵	۵۰	۱۵۰۰	افغان میانہ
(۲)	اسخولا	۴۱۱۴-۱۷	۲۰۱۱۲۰	۲۱۷۰	۰	۴۰۰	بسین
(۳)	بنایک پور قلعہ پختہ بھی ہے	۱۳۸۵۷-۱۷	۶۰۰۰۰۰	۰	۴۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
،،	،،	،،	،،	۰	،،	،،	سورج بنسی
(۴)	بانھن پارا	۶۶۸۸	۴۱۴۱۹۴	۰	۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۵)	بھنوا پارا	۳۱۰۵-۱۵	۱۵۵۹۰۰	۰	۰	۲۰۰	بسین
(۶)	تیل پور قلعہ پختہ بھی ہے	۹۰۰۵-۱۷	۴۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
،،	،،	،،	،،	۰	،،	،،	سورج بنسی
(۷)	چلوپارا قلعہ پختہ	۶۵۳۶-۱۴	۲۸۹۳۰۲	۰	۰	،،	راجپوت
(۸)	دریا پارہ۔ قلعہ پختہ	۳۱۳۵۷-۱۹	۱۵۱۷۰۷۸	۵۰۶۷	۶۰	۴۰۰	بسین
(۹)	دیوا پارہ و کوٹلہ دو جگہ	۱۶۱۹۴-۱۷	۷۱۷۸۴۰	۰	۲۰	۲۰۰۰	،،
(۱۰)	رعلی	۳۳۱۸۳-۱۹	۱۶۱۸۰۷۴	۲۰۸۷۳	۰	۱۰۰۰	راجپوت
،،	،،	،،	،،	،،	۰	،،	بسین
(۱۱)	رسول پور و گھوسی دو جگہ	۴۲۰۰	۶۲۲۰۳۰	۰	۰	۵۰۰	سوم بنسی
(۱۲)	رام گڈھ و گوری دو جگہ	۱۰۷۲۶	۴۰۵۹۴۳	۰	۰	داخل رپانانک پور	،،
(۱۳)	گورکھپور با حویلی قلعہ پختہ	۱۲۶۵۶-۸	۵۶۷۳۸۵	۳۹۱۹	۴۰	۲۰۰	سورج بنسی
،،	دریائے راپتی کے کنارے پر	،،	،،	،،	،،	،،	
(۱۴)	کٹھلا قلعہ پختہ	۹۰۰-۱۴	۴۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۲۰۰	بسین
(۱۵)	گھلا پارہ۔ قلعہ پختہ	۱۶۰۱۲	۴۲۵۸۴۵	۰	۲۰	۳۰۰	بنسی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	نام اقوام
(۱۶)	مہولی۔ قلعہ پختہ	۲۵۲۳	۶۱۸۲۵۶	۰	۰	۲۰۰۰	بسین
(۱۷)	منڈوہ	۱۹۰۹-۱۹	۴۵۲۳۲۱	۰	۲۰	۵۰۰	سوم بنسی
(۱۸)	منڈلہ	۱۲۵۲-۶	۵۱۱۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۹)	مگھیرورتن پور و جگہ قلعہ پختہ	۲۶۰۶۲	۱۳۵۲۵۸۵	۱۶۷۷۱	۰	۲۰۰۰	بسین بیس

سرکار بہرایچ

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر ہو چکا ہے

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	نام اقوام
	گیارہ محل	۱۰۲۳۴۳۵-۸	۲۴۱۲۰۵۲۵	۴۶۶۴۸۲	۱۱۷۰	۱۴۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بہرایچ با حویلی قلعہ پختہ دریائے سرو کے کنارے پر ہے۔	۶۹۷۲۳۱	۹۱۳۹۱۴۱	۴۰۲۱۱۱	۶۰۰	۴۵۰۰	راجپوت
(۲)	بہرو	۹۲۶	۳۷۱۳۵	۰	۰	۵۰۰	کہنہ
(۳)	حسام پورہ قلعہ پختہ	۱۵۷۴۱۵	۴۷۰۷۰۳۵	۱۶۰۱	۷۰	۹۰۰	ریکوار بالی بسین۔
(۴)	دانکڈون	۸۴۴۳۶	۴۴۰۵۹۲	۰	۰	۲۰۰۰	جنوار
(۵)	رجہٹ	۴۰۶۴-۱۱	۱۹۹۷۸۰	۰	۰	۱۰۰۰	جنوار
(۶)	سنجھولی	۱۲۴۸۱۰	۸۷۷۰۰۷	۰	۰	۰	راجپوت جنوار
(۷)	سلطان پور	۵۸۱۴۶	۱۶۶۰۰۱	۰	۰	۷۰۰	جنوار
(۸)	فخر پور۔ قلعہ پختہ	۱۹۱۷۲۰	۳۱۵۷۸۷۶	۵۶۰۳۵	۱۵۰	۲۰۰۰	ریکوار
(۹)	قلعہ نواگدہ	۴۱۷۶۰۱	۲۱۴۰۸۵۸	۰	۵۰	۱۰۰۰	متفرقہ
(۱۰)	فیروزآباد۔ قلعہ پختہ	۱۰۸۶۰۱	۱۹۳۳۰۷۹	۴۱۰۷	۲۰۰	۷۰۰۰	راجپوت نونور
(۱۱)	کہردنسا۔ قلعہ پختہ	۲۰۴۸۹-۱۷	۱۳۱۵۰۵	۲۶۲۸	۱۰۰	۱۰۰۰	بیس

سرکار خیرآباد

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر کیا گیا ہے

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بائیس محل	۱۹۸۷۷۰۰-۶	۴۳۶۴۴۳۸۱	۱۷۱۳۴۲	۱۱۶۰	۲۷۸۰۰	مختلف قومیں
(۱)	برورابخشہ	۷۹۶۷۰-۹	۴۳۲۵۲۳۷	۱۰۷۰۷۹	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت زناردار
(۲)	بسوہ۔ قلعہ پختہ	۱۳۵۱۱۹	۳۵۴۵۶۴۳	۱۰۷۹۱۶	۳۰	۱۰۰۰	راجپوت باچھل
(۳)	پالی	۱۴۳۶۲۷	۱۸۴۹۲۷۰	۳۷۹۴۵	۳۰	۱۰۰۰	اسنین
(۴)	باون	۵۶۱۵۶	۱۱۶۱۲۳۵	۲۶۴۸۸	۲۰	۱۰۰۰	اسین
(۵)	بسرہ	۶۰۰۶۳		۰	۰	۳۰۰	اقوام مختلف
(۶)	بہرواره۔ قلعہ پختہ	۸۹۷۱۷-۱۸	۴۳۵۴۳۰	۰	۵۰	۲۵۰۰	اھنین
(۷)	بارا	۲۱۷۴۰	۲۷۶۰۶۶		۰	۲۰۰	باچھل
(۸)	پیلا	۹۸۱-۱۴	۴۸۲۰۲	۰	۰	۲۰۰	اھنین
(۹)	چھتیاپور	۶۴۷۰۶	۱۷۶۵۶۴۱	۴۱۰۹۴	۵۰	۷۰۰	راجپوت گور
(۱۰)	خیرآباد باحویلی دوجگہ قلعہ بھی ہے۔	۱۵۹۰۷۲	۲۱۶۱۲۳۴	۱۷۴۸۱۹۱	۵۰	۲۰۰۰	زناردار
(۱۱)	سانڈی۔ قلعہ پختہ	۲۱۱۸۰۴	۳۰۵۵۳۳۹	۱۹۵۱۰۶	۲۰	۲۰۰۰	سوم بنسی
(۱۲)	سرہ	۶۸۸۳۲	۲۰۹۱۹۸۳	۸۶۶۶	۶۰	۵۰۰	چوہان
(۱۳)	صدرپور	۱۲۰۶۹۸	۸۳۱۱۷۵	۱۵۵۸۱	۲۰	۵۰۰	جنوار باچھل
(۱۴)	گوپامو۔ قلعہ بھی ہے	۱۰۷۳۶۸-۵	۵۶۲۰۴۶۶	۵۶۲۰۳۷	۱۰۰	۳۰۰۰	راجپوت کوار بسین
(۱۵)	کہیری۔ قلعہ پختہ	۲۶۰۱۶۸	۳۲۵۰۵۲۲	۵۰۵۲۲	۶۰	۱۵۰۰	راجپوت جنوار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۶)	کہیری گڈھ یہ ہندوستان کا ایک معتبر قلعہ ہے اور اس میں چھ پختہ قلعے موجود ہیں اور جو اس تھوڑے فاصلہ پر واقع ہوئے ہیں۔	۴۳۰۵۲-۷۷	۱۸۲۹۳۲۸	-	۳۰۰	۱۵۰۰	بیس بسین باچھل وکہنہ۔
(۱۷)	کہر کہیلا	۱۵۸۱۵-۱۶	۴۷۳۷۲۷	۰	۲۰	۵۰۰	اسین
(۱۸)	کہانکت مؤ	۳۰۵۸-۱۱	۲۳۵۶۵۶	۰	۰	۴۰۰	اقوام متفرقہ
(۱۹)	لاہرپور	۲۰۸۲۸۸	۳۰۲۹۳۷۹	۲۰۹۰۷۹	۵۰	۱۰۰۰	زناردار
(۲۰)	مچھرہٹھ	۷۱۰۶۹	۲۱۱۲۱۷۶	۲۴۳۰	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت باچھل
(۲۱)	نیم کھار۔ قلعہ پختہ	۵۸۷۷۵-۱۸	۳۵۶۶۰۵۵	۶۶۰۵۵	۱۰۰	۱۵۰۰	اہیر
(۲۲)	ہرگرانو	۶۶۹۵۲	۲۰۰۰۰۰	۲۶۳۸۵	۲۰	۵۰۰	زناردار
	سرکار لکھنو						
	پچپن محل	۳۳۰۷۴۲۶-۲	۸۰۷۱۶۱۶۰	۴۵۷۲۵۲۶	۲۶۸۰ ۳۶ ہاتھی	۸۳۴۵۰	مختلف قومیں
(۱)	ابیتھی۔ قلعہ پختہ	۱۱۷۳۸۱	۳۰۷۶۴۸۰	۳۰۰۲۱۷	۳۰۰ ۴ ہاتھی	۲۰۰۰	انصاری
(۲)	انام۔ قلعہ پختہ	۶۱۰۴۵	۲۰۱۲۳۷۲	۲۵۳۷۴۷	۵۰۰	۴۰۰۰	ساوات
(۳)	اسولی۔ قلعہ پختہ دریائے گودی کے کنارے پر۔	۱۶۷۰۰۹۳	۴۲۰۸۰۴۶	۲۴۰۸۴۶	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت بچگوتی
(۴)	اسیون	۵۷۷۲۶	۸۳۰۶۲۵	۶۳۴۲۱	۱۰	۵۰۰	بیس چندیل

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۵)	اسوہا	۲۵۰۲۷	۵۰۹۹۰۱	۰	۰	۴۰۰	ابنین
(۶)	اونچہ گاؤں	۳۳۱۲۲	۴۱۷۹۵۷	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بیس
(۷)	بگرانو۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۲۸۰۰	۵۱۳۴۱۳	۳۵۶۸۹۲	۲۰	۱۰۰۰	سادات و بیس
(۸)	بنگرہو۔ قلعہ بھی ہے	۲۴۲۲۹۱	۳۸۰۲۱۲۲	۱۵۱۴۸۱	۰	۲۰۰۰	راجپوت گہلوت
(۹)	بجلور	۸۰۵۸۱	۲۵۰۵۰۴۷	۱۹۳۹۶۱	۳۰	۱۰۰۰	چوہان
(۱۰)	باری	۸۰۵۹۰	۱۲۸۴۷۹۹	۵۱۵۶۰	۳۰	۱۰۰۰	بیسن
(۱۱)	بہرموٗ	۱۹۴۰۹-۳	۵۹۱۴۰۶	۰	۲۰	۵۰۰	بیس
(۱۲)	بیگوان	۳۴۷۲۷	۴۲۰۷۳۲	۱۲۷۳۰	۰	۵۰۰	بیس
(۱۳)	بتھولی	۸۷۳۶	۳۴۰۱۹۱	۸۱۹۴	۰	۲۰۰	راجپوت وجیت
(۱۴)	پنہن	۸۹۴۵	۲۶۷۸۰۹	۰	۰	۳۰۰	بیس
(۱۵)	پرسندن	۹۱۱۱	۲۳۷۵۳۷	۰	۰	۰	راجپوت و کہنسی
(۱۶)	پاٹن	۵۶۲۱	۲۱۴۲۵۵	۰	۰	۰	زنار دار
	"	"	"	۰	۰	۰	و کہنسی
(۱۷)	بارائسکور	۹۳۵۷	۱۶۳۵۳۴	۰	۰	۳۰۰	زناردار
(۱۸)	جھلوتر	۶۱۷۷	۱۱۲۳۱۷۶	۲۱۴۴۱	۲۰	۲۰۰۰	چندیل
(۱۹)	دیوی۔ قلعہ بھی ہے	۸۸۶۳۸	۱۹۳۳۸۳۷	۱۷۴۲۰۷	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۲۰)	دیورکھ	۱۳۳۴۰۰۹	۶۸۹۵۳۶	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	۰
(۲۱)	دورہ	۱۰۷۹۶	۷۳۷۳۷	۰	۵۰	۰	راجپوت
(۲۲)	رن بریور۔ قلعہ بھی ہے	۷۵۴۹	۲۴۲۵۸۸۵	۷۹۲۲۵	۱۰۰	۲۰۰۰	بیسن و زناردار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
(۲۳)	رام کوٹ۔ قلعہ بھی ہے	۹۷۹۰	۲۶۸۰۹۹	۰	۰	۲۰۰	راجپوت
(۲۴)	سندیلہ۔ قلعہ بھی ہے	۳۹۳۷۰۰	۱۰۶۳۳۹۰۱	۸۳۷۲۴۵	۱۰۰	۵۰۰۰	گہلوت و بابہل
(۲۵)	سیائی پور	۳۹۰۸۳-۱۵	۲۶۲۵۳۸۸	۲۷۷۳۶	۴۰	۱۰۰۰	راجپوت چندیل
(۲۶)	سروسی	۲۵۷۱۷	۱۲۳۹۷۶۷	۱۵۶۷	۲۰	۱۰۰۰	چندیل راجپوت
(۲۷)	ساتن پور	۶۰۶۰۰	۱۰۲۸۸۰۰	۱۰۱۹۲	۵۰	۲۰۰۰	بیس زناردار
(۲۸)	سہالی	۱۳۰۶۵	۶۹۴۷۰۷	۱۳۰۲۱۶	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۲۹)	سیدھور	۳۵۷۹۴	۱۶۹۲۲۸۱	۳۱۳۰۲۲	۱۰۰	۱۰۰۰	افغان بخاری و راجپوت
(۳۰)	سیدھوپور	۹۳۷۱-۴	۵۰۵۰۱۸	۰	۱۵۰	۱۵۰۰	بیس
(۳۱)	سنڈی	۷۸۵۶-۹	۳۹۲۳۱۳	۱۳۷۹۲	۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۳۲)	سرون	۵۵۷۶	۲۱۰۳۱۶	۲۸۵۸	۰	۱۰۰	راجپوت و کھنی
(۳۳)	فتحپور۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۸۴۰	۳۱۶۱۴۴۰	۲۶۱۴۴۰	۵ ہاتھی ۲۰۰۰	۲۰۰	شیخ زادگان و راجپوت
(۳۴)	فتحپور۔ چوراسی	۱۰۵۹۵۲	۹۰۹۱۷۶	۶۵۹۴	۱۰	۵۰۰	راجپوت چندیل
(۳۵)	گڈھ امبہٹی۔ قلعہ بھی ہے	۴۷۳۵۶	۱۸۰۰۰۰۰	۰	۸ ہاتھی ۲۵۰	۵۵۰۰	راجپوت بہمن گوتی
(۳۶)	کرسی۔ قلعہ بھی ہے	۸۰۸۱۷	۱۶۹۳۸۴۴	۶۲۹۱۹	۳ ہاتھی ۶۰	۲۰۰۰	راجپوت

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۷)	کاکوری۔ قلعہ بھی ہے	۳۱۵۷۴	۱۱۳۴۴۳۲	۱۴۴۳۰	۳۰	۵۰۰	راجپوت بسین
(۳۸)	کھجرہ	۲۲۳۰۰	۸۱۸۴۷۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بیس
(۳۹)	گھاٹم پور	۲۷۳۹۰	۵۵۲۵۶۱	۰	۰	۵۰۰	زناروار
(۴۰)	پچھ اندو	۲۲۰۶۶	۴۳۰۵۹۶	۴۴۶۰	۰	۵۰۰	چندیل
(۴۱)	گرط نڈا	۴۸۰۳	۳۳۴۷۶۹	۰	۰	۲۰۰	زناروار
(۴۲)	کونبھی	۵۹۴۰	۲۶۷۰۸۹	۰	۰	۴۰۰	راجپوت
(۴۳)	لکھنؤ باحویلی	۹۱۷۲۲	۱۷۴۶۷۷۱	۲۴۱۱۹۵	۲۰۰	۳۰۰۰	شیخ زادہ وزناروار وکائستھ
(۴۴)	لشکر	۱۶۸۹۴	۱۶۸۵۲۹	۰	۰	۴۰۰۰	بیس
(۴۵)	ملیح آباد۔ قلعہ بھی ہے	۱۶۹۲۶۹	۴۴۷۹۲۵۰	۱۰۸۵۴۵	۳۰	۱۰۰۰	بیس
(۴۶)	طاوہ	۸۳۰۲۲	۳۵۹۸۷۱۳	۲۲۲۰۳۸	۳۰	۲۰۰۰	بیس
(۴۷)	موہان۔ قلعہ بھی ہے	۶۰۹۹۰	۱۹۹۶۶۷۳	۱۹۸۴۸۴	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت بیس
(۴۸)	مورانو۔ قلعہ بھی ہے	۶۸۸۴۷	۱۶۹۸۴۴۴	۴۸۰۶	۱۵۰	۲۰۰۰	راجپوت و بیس
(۴۹)	ٹڈیانو	۴۹۴۲۲	۱۱۳۶۶۱۳	۳۲۹۰۰	۳۰	۵۰۰	سوار برکلا
(۵۰)	جھونہ	۵۰۸۹۵	۹۷۷۸۶۰	۸۸۰۵	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۵۱)	منوی۔ قلعہ بھی ہے	۲۹۴۵۵	۷۷۱۴۷۲	۱۴۷۶۷	۰	۲۰۰۰	مسلمان وراجپوت
(۵۲)	مسکڈائیڈ	۱۷۹۵۹	۵۷۶۲۰۰	۵۲۴۷	۰	۱۰۰۰	راجپوت بیس

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
(۵۳)	ہڈیہ ۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۳۲۲۶	۲۴۵۰۵۲۲	۶۵۰۹	۱۰۰	۱۵۰۰	بیس
(۵۴)	ہروہئی	۱۱۷۴۴	۳۵۹۷۴۸	۶۰۲۶	۰	۳۰۰	زناردار
(۵۵)	ینہار	۱۳۱۰۹	۳۲۹۷۳۵	۰	۳۰	۵۰۰	بیس

صوبۂ دار الخلافت آگرہ

صوبۂ آگرہ اقلیم دوم میں واقع ہے ۔ یہ صوبہ گھاٹم پور ضلع الہ آباد سے پلول ضلع دہلی تک ایک سو پچھتر کوس لانبا اور قنوج سے چندیری مالوہ تک چوڑا ہے ۔ آگرہ کے مشرق میں گھاٹم پور شمال میں دریائے گنگا ۔ جنوب میں چندیری اور مغرب میں پلو واقع ہیں ۔ اس صوبہ میں متعدد دریا ہیں جن میں جمنا اور چنبل خاص طور پر مشہور ہیں ۔ دریائے جمنا کا منبع شمالی کوہستان ہے ۔ چنبل حاصل پور مالوہ سے نکلتی ہے اور کالپی کے قریب دریائے جمنا سے آملتی ہے ۔ صوبہ کے شمال میں کوہستانی سلسلہ جا بجا پھیلا ہوا ہے ۔ اور یہاں کی آب و ہوا بے نظیر ہے ۔ زراعت بہت اچھی ہوتی ہے اور ہر قسم کے پھول و پھل بکثرت پائے جاتے ہیں ' خوشبودار تیل اور پان مشہور ہیں ۔ آگرے کے خربوزے اور انگور ایران و توران کی طرح بے مثل و نادر ہوتے ہیں ۔

آگرہ بہت بڑا شہر ہے اور اس کی آب و ہوا بیحد صحت بخش ہے ۔ شہر سے پانچ کوس کے فاصلے پر دریائے جمنا بہتا ہے جس کے دونوں طرف خوبصورت محل و مکانات اور خوش منظر چراگاہیں ہیں ۔ اس شہر میں تمام ممالک کے لوگ آباد ہیں اور ہفت اقلیم کی دولت و ہنگامہ آرائی سے معمور ہے ۔ جہاں پناہ نے ایک قلعہ سنگ سرخ کا بنایا ہے جس کی نظیر سیاحوں نے ابتک نہیں دیکھی اس قلعہ میں پانچ سو سے زیادہ سنگی عمارتیں بنگال اور گجرات کے طرز اور طریقے کے مطابق تیار کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ کامل اور ماہر فن نقاشوں اور کاریگروں نے طرح طرح کی عجیب و غریب

صناعیاں کی ہیں جس کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ قلعہ کے شرقی دروازے پر دو سنگی ہاتھیوں کی مورتیں نصب کی گئی ہیں ہاتھیوں پر فیلبان بھی سوار ہیں جن کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قدیم زمانے میں آگرہ مقامات بیانہ میں داخل اور ایک چھوٹا سا موضع تھا۔ سلطان سکندر لودی نے اسے اپنا پایۂ تخت بنایا لیکن جہاں پناہ نے اس شہر کو عروس ہندوستان بنا کر اپنا دارالسلطنت بنا لیا۔ دریا کے دوسرے ساحل پر ایک باغ ہے جو فردوس مکانی کی یادگار ہے۔ یہ جگہ مصنف کی زادگاہ اور مولف کے دادا اور اُس کے برادر بزرگ کا مدفن ہے دو مشہور ولی کامل یعنی شیخ علاؤالدین مجذوب اور میر رفیع الدین صفوی کی خوابگاہ ہے۔ شہر کے قریب اور دریا کے کنارے ایک موضع ہے جو رنگتہ کے نام سے مشہور ہے یہ ہندوؤں کی مشہور تیرتھ گاہ ہے۔

فتحپور بھی قدیم زمانے میں ایک موضع تھا جو بیانہ کے مضافات میں داخل سمجھا جاتا تھا اس شہر کو اُس زمانے میں سیکری کہتے تھے اور شہر آگرہ سے بارہ کوس کے فاصلے پر آباد تھا۔ جہاں پناہ کے عہد معدلت میں جب آگرہ دارالخلافت قرار پایا تو سیکری کا ہندوستان کے مشہور شہروں میں شمار ہونے لگا۔ ایک سنگی قلعہ تعمیر کیا گیا۔ قلعہ کے دروازے پر دو سنگی مورتیں نصب کی گئیں جن کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ بہت سی شاندار عمارتیں شہر میں تعمیر کی گئیں اگرچہ شاہی قصر اور امرا اور ارکین دولت کے مکانات پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں لیکن میدان میں بھی عالیشان عمارتیں بنوائی گئیں اور خوش منظر اور دلکشا باغات سے صحن رشک چمن بن گیا۔ مکانات اور باغات کے علاوہ ایک مسجد ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ بھی شاہی حکم سے پہاڑی پر تعمیر کی گئی جن کی نظیر ابتک سیاحوں نے نہیں دیکھی شہر سے قریب ایک تالاب ہے جو بارہ کوس مدور ہے اس تالاب کے کنارے جہاں پناہ نے ایک صفہ ایک مینار اور چوگان بازی کا ایک میدان تیار کرایا ہے۔ اس میدان میں ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشا بھی ہوا کرتا ہے۔ شہر سے قریب سنگ سرخ کی ایک کان ہے جس سے ناپ کے تختے اور ستون نکلتے ہیں۔ جہاں پناہ کے حکم سے آگرہ اور فتحپور میں قالین اور چٹائیاں بہت اچھی تیار کی جاتی ہیں اور بے شمار پیشہ ور اس شہر میں آباد اور اپنے اپنے پیشے میں ہوشیار و دستکار ہیں۔

بیانہ بھی کسی زمانے میں بہت بڑا شہر تھا۔ یہاں ایک سنگی قلعہ جس میں بے شمار

بلند مکانات اور تہہ خانے ہیں آج تک اس قلعہ میں لوگوں کو جنگی آلات اور تانبے کے برتن دستیاب ہوتے ہیں۔ شہر میں ایک بلند مینار بھی ہے۔ آم بیحد خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کے بعض پھل وزن میں ایک سیر سے بھی زائد ہوتے ہیں شکر بہت سفید اور صاف تیار کی جاتی ہے۔ بیانہ میں ایک کنواں ہے۔ اس کنویں کے پانی میں ایک سیر یا کم و بیش شکر ملا کر اس کے قرص بناتے ہیں اور ان ٹکیوں کو گنڈورہ کہتے ہیں اور دور دور تک بطور تحفہ کے لے جاتے ہیں۔ تیل بھی بیانہ میں بہت اچھا پیدا ہوتا ہے ایک روپیہ کو دس سے سولہ سیر تک فروخت ہوتا ہے۔ بیانہ کی حنا بھی مشہور ہے اور یہاں کی سرزمین بے شمار بزرگوں کا مدفن ہے۔

تودہ بھیم۔ اس مقام سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک غار ہے جس کی گہرائی کا ابتک اندازہ نہیں ہو سکا۔ یہاں تانبے اور فیروزے کی کانیں بھی ہیں لیکن ان چیزوں کے نکالنے کا خرچ اس قدر زیادہ ہے کہ مصارف ان کی قیمت سے بڑھ جاتے ہیں۔

متھرا۔ یہ شہر دریائے جمنا کے کنارے آباد ہے۔ متھرا میں ایک بہت بڑا بتخانہ ہے اور ہندوؤں کی مشہور اور مقدس تیرتھ ہے۔

کالپی۔ یہ قصبہ بھی جمنا کے کنارے آباد اور بہت سے بزرگان دین کی خوابگاہ ہے۔ یہاں کی مصری مشہور ہے سلطان شرقیہ کے عہد میں یہ شہر دہلی کا خراج گزار تھا۔ قادر خاں والی کالپی نے سرکشی کر کے خود مختاری اختیار کی۔ سلطان ہوشنگ فرمانروائے مالوہ نے قادر خاں پر فوج کشی کر کے اسے شکست دی لیکن فتح کے بعد شہر بار دگر اس کے سپرد کر دیا۔ سلطان محمود شرقی نے نصیر خاں پسر قادر خاں پر فتح حاصل کر کے شہر پر اپنا قبضہ کر لیا۔

قنوج۔ پرانے زمانے میں یہ شہر ہندوستان کا پایۂ تخت تھا۔

گوالیار مشہور قلعہ ہے جس کے دروازے پر ہاتھیوں کی سنگی مورت نصب ہے جس سے دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے اس شہر میں پرانے فرمانرواؤں کی آثار حکمرانی اور ان کے مکانات کے نشان اب بھی پائے جاتے ہیں۔ گوالیار کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ یہ شہر حسین عورتوں اور کمال موسیقی کی وجہ سے ہمیشہ مشہور و معروف رہا ہے۔ شہر میں لوہے کی ایک کان بھی ہے۔

الور۔ یہاں شیشہ کا کام اچھا ہوتا ہے اور اونی قالین بھی عمدہ تیار کیے جاتے ہیں۔ اور بیراٹھ میں لوہے کی کان ہے۔ جس سے اس قدر لوہا برآمد ہوتا ہے کہ ایک من خاک سے آسانی کے ساتھ ۳۵ سیر لوہا نکال لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں چاندی کی بھی ایک کان ہے جو فائدہ بخش نہیں ہے نارنول کے کوہستان کے قریب ایک کنواں ہے۔ یہ کنواں ہندوؤں کی پرستش گاہ ہے۔ جب اماوس جمعہ کے دن پڑتا ہے تو آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد کنواں پانی سے لبریز ہو جاتا ہے اور لوگ بغیر رسی کے کنویں سے پانی لے سکتے ہیں۔

سنبھانہ۔ اودھے پور اور کوٹ پوتلی میں لوہے کی کانیں ہیں قصبہ کانوری میں متعدد گرم و سرد چشمے ہیں۔

اس صوبہ میں تیرہ [۱۳] سرکار اور دو سو تین [۲۰۳] پرگنے ہیں۔ زمین کی پیمائش دو کروڑ اٹھہتر لاکھ [۲۷۸۰۰۰۰۰] ۶۲۱۸۹ بیگے اور ۸ البوے ہے۔ ......۶۲۴۵ لاکھ ۴، ۵۰۳ دام صوبہ کی آمدنی ہے جس میں ایک کرور ۱۲ لاکھ ½۳۰۷۰۸ دام سیورغال کے ہیں۔ ۵۰۶۸۱ سوار اور ۵۷۷۵۷۰ پیادے اور ۲۲۱ ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے۔

سرکار آگرہ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
	تنتیس محل	۹۱۰۰۷۳۲۴	۱۹۱۸۱۹۲۶۵	۱۴۵۶۶۸۱۸	۱۵۵۶۰	۱۰۰۸۰۰	مختلف قومیں
(۱)	آگرہ باحویلی	۸۹۱۹۹۰-۵	۴۴۹۵۶۴۵۸	۸۸۲۴۴۵۴	۳۰۰۰	۱۵۰۰۰	گورجت دلودہ وغیرہ
(۲)	اٹاوہ۔ قلعہ ہے دریائے جمن کے کنارے پر۔	۲۸۴۱۰۶	۱۰۷۳۹۳۲۵	۱۵۱۳۶۲	۲۰۰۰	۱۵۰۰۰	کچھواہا بہدوریہ زناردار
(۳)	اول	۱۵۳۲۷۷-۹	۵۵۰۹۳۷۷	۸۱۵۴۲	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت زناردار
(۴)	اودیہی	۲۷۴۰۶۷	۲۸۸۴۳۶۵	۷۸۱۶۵	۳۰	۵۰۰	راجپوت وزناردار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	اود	۲۰۳۵۰۵	۱۰۰۳۸۴۸	۳۶۸۷۰	۱۰۰	۵۰۰	شیخ زادگان
(۶)	بجوارہ۔ قلعہ سنگین بھی ہے	۶۶۳۲۳۶	۱۰۹۶۶۵۶۰	۰	۱۵۰۰	۵۰۰۰	چوہان
(۷)	بیانہ (باحویلی) قلعہ سنگین بھی ہے۔	۲۳۵۴۴۲	۷۱۱۰۱۰۴	۵۶۴۲۰۵	۵۰	۱۰۰۰	ڈھیر وجٹ
(۸)	باری	۲۷۶۹۶۴	۵۰۶۴۱۵۸	۵۷۴۱۴	۳۰۰	۷۰۰	راجپوت پنوار۔
(۹)	بھوساور	۳۰۳۵۰۹۰۹	۵۵۰۵۴۶۰	۲۵۵۴۶۰	۵۰	۱۵۰۰	راجپوت متفرقہ
(۱۰)	بناور	۱۲۸۸۰	۱۵۵۳۶۰	۰	۳۰	۴۰۰	بڑگوجر
(۱۱)	تودہ بہیم	۲۶۴۱۰۳۰۱۱	۳۷۳۷۰۷۵	۱۳۳۶۱	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۲)	بھسکر	۴۳۰۰۹	۲۸۹۱۱۰۰	۱۵۳۲۵	۲۰	۷۰۰	راجپوت زنار دار اہیر
(۱۳)	جلیسر۔ قلعہ بھی ہے	۹۰۴۷۳۳	۶۸۳۵۴۰۰	۴۱۲۰۸۰	۴۰۰	۵۰۰۰	گہلوت سوبح بالکرہ
(۱۴)	جنوار۔ قلعہ دریائے جون کے کنارے پر ہے۔	۴۰۷۶۵۲	۱۱۴۴۲۲۵۰	۶۰۳۴۲	۲۰۰	۷۰۰	چوہان
(۱۵)	چوسٹھ	۹۷۴۳۲	۴۱۸۲۰۴۸	۹۷۴۳۱۵	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت زنار دار
(۱۶)	خالوہ	۱۰۵۳۳۴	۲۹۱۲۴۹۵	۲۲۴۶۲۸	۳۰	۳۰۰۰	جٹ اہیر راجپوت
(۱۷)	دہولپور۔ قلعہ دریائے چنبل کے کنارے پر ہے۔	۲۸۴۰۳۷	۹۷۲۹۳۱۱	۲۵۵۷۴۷	۲۰۰	۴۰۰	جٹ سکروال

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
(۱۸)	راپری۔ قلعہ بھی ہے۔	۴۷۷۲۰۱-۱۱	۱۳۵۰۸۰۳۵	۱۷۳۴۰۷	۲۰۰	۴۰۰۰	چوہان اولاد راوت با برہمن
(۱۹)	رجھوہر	۳۱۸۲۸۵	۱۶۹۴۲۰۳	۴۸۰۲۳	۲۰	۳۰۰	راجپوت
(۲۰)	سیونگر سیونگری	۹۰۵۹۹	۹۸۵۷۰۰	۷۸۲۲	۷۰	۵۰۰	راجپوت
(۲۱)	فتحپور۔ قلعہ سنگین بھی ہے	۲۰۲۷۲۳-۱۸	۸۴۹۴۰۰۵	۵۹۷۳۴۶	۵۰۰	۴۰۰۰	چوہان شیخ زادگان جتی راجپوت سکروال
(۲۲)	کھنٹوہر	۹۶۷۶۰	۷۴۵۹۵۱	۰	۵۰	۳۰۰	راجپوت جٹ
(۲۳)	مہاون۔ قلعہ بھی ہے	۲۹۰۷۰۳	۶۷۸۴۷۸۰	۲۸۴۷۸۷	۲۰۰	۲۰۰۰	سادات زناردار وغیرہ
(۲۴)	متھرا۔ قلعہ بھی ہے	۲۷۳۴۷	۱۱۵۵۸۰۷	۶۹۷۷۰	۰	۰	۰
(۲۵)	مہولی	۶۶۶۹۰	۱۵۰۱۲۴۶	۰	۳۰	۴۰۰	راجپوت وغیرہ۔
(۲۶)	منکوٹلہ	۷۴۹۷۴	۱۱۸۰۷۵	۷۹۳۵۵	۲۰	۴۰۰	راجپوت وغیرہ۔
(۲۷)	منداور	۱۰۱۹۰	۱۳۲۵۰۰	۰	۱۵۰	۸۰۰	چوہان
(۲۸)	وزیرپور	۷۱۳۲۸	۲۰۰۹۲۵۵	۹۲۵۵	۲۰	۳۰۰	راجپوت
(۲۹)	ہندون	۴۳۲۹۳۰	۹۰۴۹۸۳۱	۳۰۱۹۸۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت زناردار جٹ۔
(۳۰)	ہستکانت۔ قلعہ بھی ہے	۶۰۶۹۹۱-۱۲	۵۶۹۳۸۰۷	۴۳۲۳۱	۲۰۰۰	۲۰۰۰۰	چوہان بھدوریہ

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	[illegible]
(۳۱)	ہیلک	۱۳۷۴۲۱	۲۷۸۹۴۹۴	۳۰۵۳۱	۲۰	۵۰۰	راجپوت متفرقہ

سرکار کالپی

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	[illegible]
	سولہ محل	۳۰۰۰۲۳-۹	۴۹۴۵۶۷۳۲	۲۷۸۲۹۰½	۱۵۴۰ ۳۰ ہاتھی	۳۴۰۰۰	مختلف قومیں۔
(۱)	اوللئی	۹۵۶۷۷-۱۸	۱۲۹۰۳۷۹	۷۲۲۱۳	۲۰	۵۰۰	راجپوت
(۲)	بلاس پور	۱۲۶۸۸۸-۱۴	۳۷۱۴۵۴۷	۱۳۱۱۰	۱۰۰	۵۰۰۰	کچھواہہ
(۳)	بدہنیٹہ	۷۲۹۳۰-۱۴	۱۲۶۰۱۹۹	۳۴۱۴	۵۰	۲۰۰۰	کچھواہہ
(۴)	ڈیرا پور	۱۰۳۰۸۵	۱۷۶۰۷۵۰	۴۲۲۱	۵۰	۲۰۰۰	شیخ زادگان
"	"	"	"	"		[illegible]	
(۵)	دیوکلی	۱۰۹۶۵۲	۱۴۶۶۹۸۵	۱۷۰۰	۲۰۰ ۱۰ ہاتھی	۲۰۰۰	زناردار
(۶)	راٹھ۔ قلعہ بھی ہے	۵۱۰۹۷۰-۱۶	۹۲۷۰۸۹۰۴	۲۷۰۸۹۴	۷۰ ۹ ہاتھی	۳۰۰۰	افغان و ترکماں
(۷)	رائے پور	۴۳۱۶۶-۸	۱۲۰۰۰۰	۰	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	سوگن پور	۰	۱۵۰۷۸۷۷	۵۸۶۶۴	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت بیس
(۹)	شاہ پور	۰	۸۸۴۳۴۲۰	۲۴۵۷۴۷	۳۰۰۵ ۲ ہاتھی	۳۰۰۰	چوہان و ملک زادہ
(۱۰)	کالپی باحویلی	۰	۴۸۷۱۰۵۳	۲۰۴۹۰۹	۴۰۰۰ ۱۰ ہاتھی	۵۰۰۰	اقوام مختلف

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
(۱۱)	کنار	۰	۴۹۴۴۳۰۹۲	۶۰۸۵	۱۰۰	۲۰۰۰	سینگر
		۰					اہانتھی
(۱۲)	کہندوٹ	۰	۳۰۲۷۹۱۷	۲۷۱۲۱	۵۰	۴۰۰۰	پرہار
(۱۳)	کہندیلہ	۸۶۰۵۳-۱۱	۸۷۱۷۳۳	۱۵۰۰۸	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۴)	محمد آباد	۱۸۴۰۸۰	۱۹۱۷۲۵۷	۴۲۶۰ ½	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت و کنبی
(۱۵)	ہمیرپور	۴۰۴۷۹۷-۶	۴۸۰۳۸۲۸	۱۳۲۲۴۵	۲۰۰	۲۰۰۰	کنبی

سرکار قنوج

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۷) میں تحریر ہو چکا ہے

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
	تیس محل	۲۷۶۶۶۷۳-۱۶	۵۲۵۸۴۶۲۴	۱۱۸۴۶۵۵	۲۷۶۵	۷۸۳۵۰	مختلف قومیں۔
(۱)	بہوگاؤں۔ قلعہ بھی ہے اس کے قریب ایک حوض ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے اور پانی اس کا بیحد شیریں ہوتا ہے اور اس حوض کو سومنات کہتے ہیں	۳۲۷۱۰۵	۴۵۷۷۰۱۰	۵۳۳۱۶	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	چوہان
(۲)	بھوج پور	۱۵۰۹۷۴-۱۳	۳۴۴۹۷۳۷	۱۰۴۷۰۵	۱۵۰	۳۰۰۰	بھروال
(۳)	بلگرانو	۷۴۱۰۰-۱۰	۲۳۸۷۰۷۶	۱۲۸۵۵۸	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت مسلمان
(۴)	بتہور	۱۷۵۰۴۲-۱۲	۲۹۲۱۳۸۹	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	چندیل

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام
(۵)	بلہور	۶۳۷۷۳-۱۴	۲۸۲۸۳۴۹	۲۱۶۷۴۱	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۶)	پتیالی	۱۵۸۶۳۴-۱۴	۱۸۷۷۶۰۰	۴۵۶۸۶	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت چوہان
(۷)	بہٹی علی پور	۳۸۴۱۸-۱۱	۱۱۵۳۶۳۶	۸۰۶۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	بہٹی بہجت	۴۹۲۶۱-۱۸	۵۶۶۹۹۷	۲۴۹۷	۵۰	۵۰۰	سینگرہ
(۹)	بونہ	۳۴۷۳۶-۱۴	۴۵۰۰۰۰	۰	۱۰	۲۰۰	مختلف راجپوت قومیں۔
(۱۰)	بارا	۸۷۳۹-۱۴	۴۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۳۰۰	چوہان
(۱۱)	بھیپوند	۱۱۱۵۴۶	۵۴۳۲۳۹۱	۱۹۳۱۳	۳۰۰	۲۰۰۰	سینگرہ
(۱۲)	چھبرامؤ	۷۶۳۱۸-۷	۱۵۲۲۰۲۸	۲۲۱۲۸	۲۰	۵۰۰	راجپوت چوہان
(۱۳)	دیوہا	۱۱۹۵۰-۱۲	۴۸۳۱۷۱	۷۹۰۴۵	۲۰	۳۰۰	چوہان بیس وہاکرہ
(۱۴)	سکیت	۱۳۲۹۵۵-۹	۳۲۲۰۷۵۲	۱۵۸۳۱۰	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۱۵)	سونج	۶۴۰۷۰-۶	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	وہاکرہ
(۱۶)	سہاور	۷۸۵۷۴-۹	۲۵۲۲۴۵	۲۱۹۶۹	۲۰	۵۰۰	گورہ
(۱۷)	سیولی	۱۲۵۲۳	۶۲۳۴۷۳	۰	۱۰	۳۰۰	راجپوت
(۱۸)	سکت پور	۲۲۵۶۱	۶۲۳۴۴۱	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	راجپوت بیس
(۱۹)	سکرانو	۱۹۸۱۷-۱۰	۵۴۹۰۵۰	۲۲۵۳	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۲۰)	سہار	۲۵۱۹۵-۸	۸۴۶۵۵۴	۱۶۴۰	۳۰	۵۰۰	چوہان
(۲۱)	سیونرکہ	۱۰۰۸۹-۵	۴۶۵۳۲۸	۷۱۳۷	۳۰	۳۰۰	چوہان وہاکرہ

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۲)	سکندرپور اُڈہو	۴۹۶۴-۱۴	۲۷۶۹۱۰ ½	۲۲۶۲۴	۱۰	۲۰۰	گوروہ زناروار
(۲۳)	سرور	۲۰۱۲۱-۱۶	۴۴۷۵۶۳	۲۰۴۴ ½		۳۰۰	چوہان بگرہ
(۲۴)	سکندرپور اتربیجی	۳۶۰۸۴-۱۷	۲۶۹۶۲۲	۶۵۱۱	۵	۱۵۰	راجپوت
(۲۵)	شمس آباد۔ قلعہ گنگا کے کنارے پر ہے۔	۷۱۰۵۷۷-۷	۷۱۳۸۴۵۳	۱۹۶۰۳	۴۰۰	۲۰۰۰	راٹھور
(۲۶)	قنوج باحویلی، قلعہ پکی ہے بہ ہندوستان ایک بڑا شہر ہے۔	۱۲۶۲۵۵-۱۲	۲۴۷۰۷۴۳	۲۲۲۰۳۶	۴۰۰	۱۰۰۰۰	شیخ زادگان افغان فرملی چوہان
(۲۷)	کنپل	۱۳۹۸۰۳-۶	۱۶۵۱۵۸۶	۳۰۳۷۰	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت چوہان وبنوار
(۲۸)	کراؤلی	۴۰۴۴۵-۶	۱۴۰۹۹۸۸	۰	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۲۹)	ملکوسہ	۳۰۲۲۹-۱۴	۱۵۰۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۱۵۰۰۰	راجپوت گہلوت
(۳۰)	ناناموٗ	۴۳۲۹-۵	۱۳۶۹۲۱	۰	۲۰۰	۲۰۰	راجپوت زناروار

سرکار کول

دستور اس سرکار کا صفحہ (۸۵۸) میں بیان کیا گیا ہے

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکیس محل	۲۴۶۱۷۳۱	۵۴۹۹۲۹۴۰	۲۰۹۴۸۴۰	۴۰۳۵	۷۸۹۵۰	مختلف قومیں
(۱)	اترولی	۳۲۰۵۶۹	۵۴۵۴۴۵۹	۵۴۰۰۴۵۹	۵۰۰	۹۵۰۰	راجپوت چوہان افغان

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	اکبرآباد	۱۱۸۳۸۹	۳۰۰۳۴۰۹	۲۳۰۶۰	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت پنڈیر
(۳)	اہار۔ قلعہ گنگا کے کنارے پر ہے۔	۴۵۷۶۹	۲۱۰۶۵۵۴	۸۷۱۴۰	۲۰	۴۰۰	مسلمان و زناردار
(۴)	پھاسو	۵۵۰۶۰	۲۵۰۲۵۶۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بڈگوجر
(۵)	بلرام	۱۱۱۸۷۸	۲۱۳۱۷۶۵	۵۶۵۶۱	۵۰	۱۰۰۰	افغان و چوہان
(۶)	پچلانا	۳۹۱۲۸	۶۲۴۸۲۵	۰	۲۰۰	۵۰۰۰	راجپوت گوراہر
(۷)	پتیل۔ قلعہ بھی ہے	۱۶۳۰۴۶	۱۸۰۲۵۷۱	۲۵۷۱	۱۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۸)	تھانہ فریدا	۶۳۸۴۷	۱۱۲۷۵۰	۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت باچھل
(۹)	جلالی	۱۴۵۸۰۱	۲۹۵۷۹۱۰	۸۶۳۵۲	۵۰۰	۶۰۰۰	راجپوت پنڈیر
(۱۰)	چندوس	۴۲۴۶۹	۱۷۴۹۲۳۸	۳۶۶۶۲	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۱۱)	خورجہ	۸۹۷۲۶	۳۷۰۳۰۲۰	۵۸۳۰۵۶	۲۰۰	۵۰۰۰	بڈگوجر
(۱۲)	دنبہائی۔ قلعہ بھی ہے	۴۸۵۳۹	۲۱۶۹۹۳۹	۷۲۸۶۹	۵۰	۱۰۰۰	″
(۱۳)	سکندرہ راؤ۔ قلعہ بھی ہے۔	۸۳۴۸۰	۴۴۱۲۳۳۱	۲۹۰۴۵۷	۴۰۰	۴۰۰۰	افغان و پنڈیر
(۱۴)	سورون۔ قلعہ بھی ہے	۴۰۶۵۶	۸۷۵۰۱۶	۱۶۹۰۰	۲۰	۴۰۰	سادات و راجپوت
(۱۵)	سید صوپور	۷۰۵۶۷	۹۸۹۴۵۸	۰	۲۰۰	۲۵۰۰	راجپوت سورکی
(۱۶)	شکارپور	۴۴۸۳۰	۱۹۷۴۸۲۷	۵۰۲۹۱	۲۵۰	۲۰۰۰	سادات شیخزادگان بڈگوجر۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۷)	کول۔ قلعہ بھی ہے	۵۴۸۶۵۵	۱۰۴۱۲۳۰۵	۴۴۵	۴۵۰	۲۹۰۵۰	چوہان جنگھاڑہ
(۱۸)	گنگیری	۵۳۵۴۵	۳۷۲۰۵۰	۳۱۸۴۹	۲۵	۲۰۰	افغان و راجپوت
(۱۹)	ماربرہ	۲۰۵۵۳۷	۳۶۷۵۵۸۲	۱۵۶۰۹۵	۵۰	۴۰۰	بنڈہرو چوہان
(۲۰)	ملک پور	۳۰۸۴۵	۱۴۴۶۱۳۲	۲۲۸۸	۵۰	۴۰۰	بنڈہرو چوہان
(۲۱)	نوح۔ قلعہ بھی ہے	۱۳۹۲۹۹	۱۳۱۱۹۵۵	۲۹۱۶۰	۱۰۰	۳۰۰	راجپوت و جٹ و افغان

سرکار گوالیار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تیرہ محل	۱۱۴۶۴۶۵-۶	۲۹۶۸۳۶۴۹	۲۴۰۳۵۰	۲۴۹۰	۴۳۰۰۰	مختلف قومیں۔
(۱)	انکھون۔ قلعہ بھی ہے	۱۰۶۸۹۹-۱۴	۲۲۷۷۹۴۷	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	تونور
(۲)	بدرہٹھہ۔ قلعہ بھی ہے	۶۳۹۱۴-۱۸	۶۹۶۸۰۰	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	راجپوت و تونور
(۳)	چتاور۔ قلعہ بھی ہے	۱۴۰۱۴۰-۱۶	۱۰۵۱۳۴۱	۳۵۹۳۰	۱۰۰	۴۰۰۰	زناردار
(۴)	جھلوڈا۔ قلعہ بھی ہے	۳۲۶۷۷-۱۵	۲۱۹۳۰۹	۰	٫٫	۲۰۰۰	گوجر
(۵)	دنڈرولی	۱۹۷۳۱۲-۱۱	۱۸۰۷۲۰۷	۰	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت تونور
(۶)	رائے پور	۸۷۷۹۶-۱۷	۱۰۱۷۷۲۱	۰	۴۰	۷۰۰	تونور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
(۷)	سرسینی	۹۴۳۴۳	۸۳۲۱۲۸	۰	۲۰۰	۵۰۰۰	سکروال
(۸)	سماولی	۴۶۲۸۴-۸	۲۰۰۱۳۴۴	۰	۵۰	۷۰۰	باگری
(۹)	سرنبڈہ۔ قلعہ بھی ہے	۲۲۱۲۴-۱۷	۲۶۷۴۹۷	۰	۲۰۰	۶۰۰۰	سکروال
(۱۰)	علاپور۔ بنام سلطان علاء الدین قلعہ بھی ہے۔ اصلی نام اکھاڑ ہے۔	۲۱۱۲۲۹	۵۱۲۳۷۶۶۵	۰	۵۰	۵۰۰	زنار دار
		۰	۰	۰	۰		۰
(۱۱)	گوالیار باحویلی	۳۴۵۶۵۷	۱۲۴۸۳۰۷۲	۱۳۸۷۴۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	راجپوت تونور۔
(۱۲)	کھتولی۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۸۲۷۰	۳۱۰۵۳۱۹	۶۴۵۰	۲۰۰	۴۰۰۰	جت

سرکار ایرج

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۷) میں مرقوم ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمیندار
	سولہ محل	۲۲۰۲۱۲۴-۱۸	۳۷۷۸۰۴۲۱	۴۵۶۴۹۳	۶۱۲۰، ۱۹۰ ہاتھی	۶۸۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	ایرج	۶۲۵۵۹۷	۲۹۲۲۴۳۶	۱۰۱۶۶۱	۱۰۰، ۱۰ ہاتھی	۵۰۰۰	کایتھہ
(۲)	پرہار۔ قلعہ بھی ہے	۷۵۲۷۹۱	۵۲۳۷۰۹۶	۱۷۲۳۸۰	۹۴۰، ۵۹ ہاتھی	۲۰۵۰۰	راجپوت
(۳)	بہاندیر (پہاندیر)	۲۵۷۰۴۲-۱۸	۲۵۳۳۴۴۹	۱۰۰۶۳۸	۵۰، ۵ ہاتھی	۲۰۰۰	افغان وکایتھہ
(۴)	بیج پور	۳۰۶۳۵	۱۲۴۱۰۹۷	۰	۳۰۰۰	۵۰۰۰	تونور
(۵)	پاندور	۸۹۵۱	۴۶۴۱۱۱	۰	۱۰۰، ۵ ہاتھی	۲۰۰۰	پرہار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	زمیندار اقوام
(٦)	جھترہ جگہ۔ قلعہ بھی ہے۔	٠	١١٧٨٧٩٠٤	٠	٤٠٠٠ / ٧٠ ہاتھی	١٥٠٠٠	راجپوت
(٧)	ریابانہ۔ قلعہ بھی ہے	١٢٠٧٢	٥٠٠٠٠	٠	٥٠	٢٠٠٠	کچھواہہ
(٨)	شاہزادہ پور	٢١٢٥٧	٤٥٠٧٨١	٠	٠	٠	٠
(٩)	کھنڈولہ وغیرہ ٣ جگہ۔ قلعہ بھی ہے۔	٠	٣٠٠٠٠٠	٠	١٠٠ / ٢٠ ہاتھی	٥٠٠٠	گونڈ
(١٠)	کچھودہ	٠	٧٥٠٢٠٠	٠	٠	٠	٠
(١١)	کیدار۔ کیدپور	٠	١٢٠٠٠٠	٠	٠	٠	٠
(١٢)	کوپخ۔ قلعہ بھی ہے	١٥٥٣٢٠	١٨٥١٨٠٢	٢٧٧١٢	٥٠	٢٠٠٠	کینی
(١٣)	گھکیس۔ قلعہ بھی ہے	٨٩٢٣٣	١٣٤٣٠٧٣	٧٦٧٣	٥٠	١٠٠٠	کچھواہہ
(١٤)	کانتی	٠	٢٤٠٠٠٠	٠	٢٠ / ١٠ ہاتھی	٥٠٠٠	گونڈ
(١٥)	کھایرہ۔ قلعہ بھی ہے	٢٢٢٥٥٧	٤٧٧٦٣٥٧	٤٦٧٢٩	٣٠٠ / ١٠ ہاتھی	٥٠٠٠	کچھواہہ
(١٦)	مہولی	٢٦٥٨١	٥٠٢١٠٢	٠	١٠٠ / ١٠ ہاتھی	١٠٠٠٠	پرہار

سرکار بیانوان

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	زمیندار اقوام
	ستائیس محل	٧٦٢٠١٤	٨٤٥٩٢٩٦	٨٢٦٦٢	١١٠٥	١٨٠٠٠	مختلف قومیں
(١)	انتری۔ یہاں پان نہایت عمدہ پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ محاصل اسی سے وصول ہوتے ہیں۔	٠	٩٠٦١٤٠	٠	١٠	١٠٠٠	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورخال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	امواری۔ یہ رتن گڈھ میں شامل ہوگیا ہے	۰	۲۲۳۰۰۰	۰	۰	۰	قوم مارواڑو وگوروہ۔
(۳)	انیون	۳۵۹۵۸	۱۶۵۱۶۵	۵۴۱۱۴	۱۵	۲۰۰	گوندو کوروہ
(۴)	او تیلہ	۲۹۴۹۹	۳۲۴۵۵	۱۲۵۷	۰	۱۰۰	زناردار
(۵)	بیانوان	۸۶۲۴۱	۸۰۱۲۷۵	۲۰۱۶۹	۳۲۰	۳۰۰۰	پوندم و پنوار
(۶)	پنوار	۱۷۳۲۹	۴۱۷۴۳۹	۶۵۵۸	۲۰	۳۰۰	زناردار و نحدمیتہ
(۷)	پر سجہ	۳۹۸۷۴	۳۹۶۱۹۳	۲۱۵۴۱	"	۵۰۰	بوندیلا
(۸)	بدنون	۰	۲۷۵۰۰۰	۰	۱۰	۲۰۰	بوندیلا
(۹)	بھامندا	۰	۱۶۹۰۴۰	۰	"	"	پنوار
(۱۰)	جنور۔ قلعہ بھی ہے	۵۰۹۷۳	۵۴۸۶۴۱	۳۸۰۰	"	"	اہیر و زناردار
(۱۱)	جرھلی	۱۹۸۶۵	۱۴۴۰۵۵	۰	"	۳۰۰	پنوار
(۱۲)	جھکتان	۰	۱۲۳۶۸۰	۰	۰	۱۵۰	مختلف قومیں
(۱۳)	دھالہ۔ اب ایک بڑا تال موجود ہے جس میں نیلوفر بے حد پیدا ہوتا ہے۔	۱۳۱۲۷	۱۷۳۰۶	۰	۲۰	۳۵۰	زناردار و گوجر
(۱۴)	روجاڑہ	۹۴۲۲۳	۴۷۲۸۳۹	۱۵۷۰۲	۱۰	۲۰۰	کایتہ و زناردار
(۱۵)	رتن گڈھ قلعہ بھی ہے	۷۰۵۳۲	۳۵۵۹۹۵	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	جٹ
(۱۶)	روہیرہ	۲۳۰۹	۱۰۱۷۶۸۲	۰	۵۰	۵۰۰	گوجر
(۱۷)	سوبندی۔ قلعہ بھی ہے	۸۱۶۵۵	۸۹۶۹۵۹	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	پنوار
(۱۸)	کدولہ	۱۱۷۶۴	۳۶۴۹۶۸	۰	۱۰	۲۰۰	گوجر و جٹ
(۱۹)	کرہیرہ۔ زمیندار رتن گڈھ میں شامل ہو گئے ہیں۔	۰	۲۷۷۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۰)	کھیوو۔ قلعہ پہاڑ میں ہے	۲۷۲۹۰	۱۹۶۳۰۴	-	۰	۲۰۰	زناردار
(۲۱)	کھندہا	۱۷۴۰۳	۱۶۲۶۶۱	۳۰۳۶	۰	″	اہیر وجٹ
(۲۲)	کھندبجرہ بزرگ	۳۳۷۸۲	۱۳۸۹۳۴	۰	۲۵	۳۰۰	بندملا وجٹ
(۲۳)	کھندبجرہ خورد	۱۶۰۲	۹۸۴۷۰	۰	۱۰	۲۰۰	بینا وگوجر
(۲۴)	کہیری بات	۲۴۳۱۳	۱۱۲۰۷۹	۰	۰	۳۰۰	″
(۲۵)	کھبارہ۔ سنگین قلعہ پہاڑ کے اوپر ہے۔	۱۷۲۶۹۹	۸۲۲۹۱	۰	۵	″	گوجر
(۲۶)	کدواہہ	۷۱۶۹	۴۳۲۹۶	۰	۵۰	″	اہیر
(۲۷)	مؤ۔ قلعہ بھی ہے	۵۹۰۷۰	۸۵۰۴۲۹	۵۱۸۹	″	۱۰۰۰	″

سرکار نرور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ محل	۳۹۴۳۵۳	۴۲۳۳۳۲۲	۹۵۹۹۴	۵۰۰	۲۰۰۰	راجپوت تونور
(۱)	برونی۔ قلعہ بھی ہے بعض مقامات اس کے اب سکلا کے متصل ہیں یہی وجہ کہ اس کی زراعت زرخیز ہے۔	۸۸۰۸۵	۶۳۸۷۰۰	۰	۰	۰	۰
(۲)	بولی۔ قلعہ اب سکلا کے کنارے پر ہے۔	۲۴۲۴۵۶	۱۴۱۹۴۵	۰	۰	۰	۰
(۳)	سیورپوری۔ قلعہ سنگین ہے۔	۲۴۹۷۵	۱۲۵۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	کولارس۔ دو قلعے ہیں منجملہ ان کے ایک موضع بروا میں ہے اس مقام پر ایک کو بچہ ہے کہ ہمیشہ پانی اس سے ٹپکتا رہتا ہے یہ بھی ہندوؤں کا معبد ہے	۱۳۳۱	۷۶۴۳۸۰	۱۴۸۸۲	۰	۰	۰
(۵)	نرور با حویلی۔ قلعہ سنگین ہے اس قلعہ کے بعض مقام میں قدیم معابد ہیں۔	۲۵۵۲۲	۴۳۸۰۲۵	۸۱۳۱۲	۰	۰	۰

سرکار منڈلایر

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چودہ محل	۶۵۶۴۶	۳۷۳۸۰۸۴	۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	راجپوت جادون
(۱)	اونتگر۔ قلعہ سنگین پہاڑ کی بلندی پر ہے اور اس قلعہ کے نیچے دریائے چنبل جاری ہے	۷۶۷۴	۴۹۳۹۷۸	۰	۰	۰	۰
(۲)	بجھی پور	۶۴۱۳	۳۵۹۷۰۶	۰	۰	۰	۰
(۳)	بلاولی	۶۳۶۶	۳۲۴۰۹۱	۰	۰	۰	۰
(۴)	باکھر	۴۳۸۲	۲۶۱۷۴۶	۰	۰	۰	۰
(۵)	باکروند	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس - بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	جھکوار	۷۶۹	۳۸۴۹۸	۰	۰	۰	۰
(۷)	دانگ کھوری	۷۸۱۲	۴۹۳۹۷۸	۰	۰	۰	۰
(۸)	دونگری	۹۰۲	۵۴۱۲۶	۰	۰	۰	۰
(۹)	رتن بلاہر	۱۲۱۵	۸۲۰۹۸	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	سمر تھلہ	۹۱۶۰	۵۲۶۳۳۰	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	کمو کہرہ	۱۹۳۸	۱۱۶۱۶۳	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	کھرنون	۸۲۰	۵۴۰۷۴	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	کھلونی	۱۹۲۵	۵۱۹۴۴	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	منڈلائیر۔ اس کے شمال میں دریائے چنبل ہے اور سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۱۵۷۴۵	۹۶۷۷۹۴	۰	۰	۰	۰

سرکار الور

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس - بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تینتالیس محل	-۱۶۶۲ -۱۲	۳۹۸۳۲۲ -۰۴	۶۹۹۲۱۲	۶۵۰۴	۶۲۰۲۰	۰
(۱)	الور سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۸۵۰۸۴	۲۶۷۹۸۲۰	۳۵۰۰۵۶	۱۰۰	۱۵۰۰	خانزادگان میوات ازاولاد بہادر خاں
(۲)	انتھلہ یا برو	۲۴۹۵۶	۸۵۰۷۳۱	۰	۲۰	۵۰۰	کچھواہہ
(۳)	امرن	۳۹۷۶۲	۶۴۲۱۵۳	۱۰۴۳	۱۰	۱۰۰۰	تقال
(۴)	اسمعیل پور	۲۳۹۳۸	۵۰۳۸۴۰	۲۲۶۶	۴۰	۵۰۰	خانزادگان میوات
(۵)	بیرات سنگین قلعہ ہے	۲۳۵۲۲	۷۲۰۱۷۹۱	۱۷۹۶	۵۰	۱۰۰۰	بقال
(۶)	بہرور پور	۱۱۹۰۱۵	۲۶۲۱۹۵۸	۹۳۱۷	۳۵۰	۲۰۰۰	خانزادگان میوات

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۷)	بہادرپور	۶۰۴۵۱	۱۹۵۰۰۰۰	۹۵۰۰۰	۵۰۰	۲۰۰۰	خانزادگان میوات
(۸)	بھرکول	۷۴۲۸۱	۶۷۸۷۳۳	۰	۵۰	۱۰۰۰	” ”
(۹)	بلہار	۵۸۶۵۴	۴۴۳۶۱۲	۰	۴۰	۵۰۰	بڈگوجر و راجپوت
(۱۰)	برودہ فتح خاں	۱۶۰۷۴	۲۰۱۰۵۹	۱۰۵۹	۳۰	۳۰۰	خانزادگان میوات
(۱۱)	بنایین	۲۸۷۲۶	۱۹۵۶۸۰	۰	۵	۵۰	” و میو
(۱۲)	برودہ میو	۱۳۰۶۲	۱۵۳۰۴۵	۶۱۹	۵۰	۳۰۰	و میو
(۱۳)	بودہ تھل	۳۰۶۰۶	۱۴۶۰۰۰	۰	۵	۵۰	
(۱۴)	بھیوان	۱۴۹۱۳	۱۲۲۰۸۸	۰	”	”	مختلف قومیں
(۱۵)	بسانہ	۲۰۷۸۹	۱۰۰۳۵۶	۰	”	”	”
(۱۶)	بجھرہ	۲۶۶۳	۱۰۴۸۹۰	۰	۱۰	”	خانزادگان و میو
(۱۷)	بالہمٹہ	۶۵۶۵	۱۳۳۵۰۷	۰	۳۰	۵۰۰	بڈگوجر
(۱۸)	جلال پور	۴۶۳۴۰	۳۹۳۵۹۹	۱۰۲۲۵	۵	۵۰	خانزادگان و میو
(۱۹)	حسن پور بدوہر	۶۰۳۵۳	۹۴۷۸۷۱	۳۰۲۰	۱۰۰	۳۰۰	” ”
(۲۰)	حسن پور کوری	۴۷۷۴۰	۱۲۵۹۶۵۹	۰	۱۲۰	۸۰۰	” ”
(۲۱)	حاجی پور سنگین قلعہ بھی ہے	۲۶۴۳۹	۴۵۶۷۷۹	۳۱۲۰	۵۰۰	۱۰۰۰	چوہان
(۲۲)	دیولی ساجاری	۸۳۱۸۸	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۱۵۰	”	بڈگوجر
(۲۳)	ڈوڈیکہ	۲۷۰۵۱	۶۹۵۲۶۲	۷۳۷۲	۱۰	۱۰۰	میو
(۲۴)	سکھن	۱۸۸۷۹۰	۸۰۴۲۶۲	۰	۱۰۰	۷۰۰	چوہان
(۲۵)	کھوہری رغنا	۲۲۰۸	۴۳۵۹۲۷۲	۹۶۹۱۹	۹۰۰	۵۰۰۰	خانزادگان میواتی وامائی ودوری
(۲۶)	وہرا	۱۲۳۳۸	۵۱۲۶۱۳	۵۰۱۵	۱۰۰	۵۰۰	خانزادگان و میو
(۲۷)	راٹھ	۶۰۳۰	۲۲۹۷۴۱	۳۷۴۴	۱۰	۱۰۰	میو
(۲۸)	کھوہر	۵۸۲۷۶	۱۴۵۹۰۳۸	۱۴۰۸۸	۱۲۵	۱۰۰۰	”

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۹)	اکول دہوار	۳۳۹۵۶	۶۲۷۱۰۰	۰	۳۰	۵۰۰	راجپوت
(۳۰)	کیارہ	۳۰۷	۶۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	مینا
(۳۱)	کھیر تھلی	۲۶۷۴۶	۴۶۵۶۴۰	۲۳۱۵۰	″	۵۰۰	سادات وگوجر
(۳۲)	گھاٹ سودن قلعہ بھی ہے	۱۶۴۹۴	۳۵۷۱۱۰	۰	۰	۰	۰
(۳۳)	کوہ رانا	۳۵۶۵	۱۶۶۶۶۶		۳۰۰	۱۰۰۰	ماہت
(۳۴)	منڈاور۔ قلعہ بھی ہے	۱۰۰۳۲۲	۱۸۸۹۰۹۷	۵۶۰۸	۵۰۰	″	چوہان
(۳۵)	موج پور	۴۰۱۴۴	۶۳۹۸۵۸	۱۲۰۲۲	۴۰۰	۵۰۰	عباسی
(۳۶)	مبارک پور	۱۸۶۳۶	۵۱۴۱۹۳	۰	۵۰	۳۰۰	خانزادگان
(۳۷)	مونکونا	۳۸۱۱۲	۴۷۵۲۶۰	۰	۱۰۰	۷۰۰	″
(۳۸)	منداورہ	۱۷۸۰۰	۲۷۰۵۱	۰	۴	۲۰	چوہان
(۳۹)	نوگانون	۲۳۷۷۱	۲۰۵۶۵۱۲	۳۴۲۹۶	۷۰	۵۰۰	خانزادگان
(۴۰)	ناہرگڈھ	۳۵۴۵۲	۶۰۴۱۹۴	۰	۲۰	۲۰۰	″
(۴۱)	ہرسوری	۱۱۸۰۰	۲۲۷۰۹۶	۰	۱۰	۱۰۰	میو
(۴۲)	ہرسانا	۴۰۲۵	۲۰۸۲۸۱	۰	۴۰	۵۰	″
(۴۳)	ہرپور	۱۶۹۴۴	۶۸۶۶۰۵	۳۲۵۵	۶۰	۴۰۰۰	جت

سرکار تجارہ

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھارہ محل	۷۴۰۰۱۰۵	۱۷۷۰۰۴۶۰ ½	۷۰۱۷۶۱ ½	۱۲۲۷	۹۶۵۰	۰
(۱)	ایندور۔ قلعہ پہاڑ پر ہے	۱۳۴۱۵۰	۱۹۹۵۲۶۱	۲۶۰۹۶	۴۰۰	۳۰۰۰	خانزادگان میواتی
(۲)	اوجینہ	۳۳۹۲۶	۴۲۸۳۴۷	۲۲۷۹۶	۴۵	۱۵۰	خانزادگان ڈھٹھہر
(۳)	اودھرا اودھری	۸۱۰۷	۳۰۷۰۳۷	۰	۱۰	۱۰۰	ڈھٹھر ومیو
(۴)	بیسرو	۳۵۷۰۳	۲۱۵۸۰۰	۵۳۵۴	″	۲۰۰	خانزادگان ومیو

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	پور	۲۴۷۶	۵۴۰۶۴۵	۱۵۵۹	۱۰	۲۰۰	ٹھٹھر
(۶)	پنگوان۔ سنگین قلعہ ہے	۷۵۱۴۸	۱۳۲۹۳۵۰	۳۴۳۱۲	۲۰	۳۰۰	میو
(۷)	بنوہر۔ سنگین قلعہ ہے	۵۷۷۷۸	۱۴۱۶۷۱۵	۲۵۴۷۱	۳۰	۴۰۰	"
(۸)	تجارہ۔ قلعہ بھی ہے	۱۳۱۹۶۰	۳۶۰۳۵۹۶	۲۰۴۴۱۹	۵۰۰	۲۰۰۰	"
(۹)	جھراوٹ۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۲۲۶۲۲-۱۱۷	۴۹۶۲۰۲ ¼	۳۱۲۸۳ ¼	۵۰	۳۰۰	"
(۱۰)	نہال پور	۹۸۹۳	۱۹۵۶۲۰	۰	۲۰	۱۵۰	"
(۱۱)	ساکرس	۱۳۱۰۶	۴۶۰۰۸۸	۵۰۴۱۱	۱۴	"	"
(۱۲)	سانٹھاواری	۷۷۱۲-۱۱	۴۰۶۸۱۱	۲۶۷۴۷۰	۲۰۰	۰	"
(۱۳)	فیروز پور۔ قلعہ دامن کوہ میں واقع ہے اور اس پہاڑ میں ایک چشمہ ہے اور اس جگہ مہادیو کی تمثال بنائی گئی ہے اور وہ ہمیشہ جاری رہتی ہے اور معبد ہے۔	۶۴۱۵۰۷	۳۰۴۲۲۶۴۲	۶۹۰۴۴	۵۰	۱۰۰۰	میو
(۱۴)	فتح پور ہونکرتا	۴۳۷۰۰	۱۱۳۵۱۴۰	۱۲۹۵۵	۱۰	۲۰۰	میو
(۱۵)	کوٹلہ۔ قلعہ بھی پہاڑ پر ہے اور اس قلعہ میں ایک حوض ہے جس کا دور چار کوس کا ہے۔	۷۱۲۶۵۷	۱۵۵۲۱۹۶	۷۰۱۷	۳۰	۷۰۰	خانزادگان و گوجر۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس - بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۶)	کرہیرہ (گھاسیرہ)	۹۷۸۵	۳۳۰۰۷۶	۰	۱۰	۲۰۰	میوٗ
(۱۷)	کھوراکا نتھانا	۷۹۴۵	۱۶۸۷۱۹	۰	″	۲۵۰	″
(۱۸)	نگینان	۷۲۱۵-۱۹	۳۷۷۲۵۷	۳۵۷۲	۱۰۰	۱۵۰	″

سرکار نارنول

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس - بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۲۰۸۰۰۴۶	۵۰۰۴۶۷۰۳	۷۷۵۱۰۳	۷۵۲۰	۳۷۲۲۰	مختلف قومیں
(۱)	باربہہ	۱۴۶۷۵۴	۲۰۶۰۶۶۲	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	چوہان راجپوت مسلمان کھندار
(۲)	بابائی سنگین قلعہ اور تانبے کی کان ہے اور پہاڑ بھی ہیں۔	۷۸۴۲۶	۹۲۰۱۷۰	۰	۴۰۰	۳۰۰۰	پرہار
(۳)	بروده رعنا	۴۷۲۶۶	۵۹۲۹۹۵	۰	۳۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۴)	چال کلانہ	۵۱۷۵۴۰	۷۷۴۳۰۲۷	۵۶۱۶۴	۲۰۰	۵۰۰۰	جت سنگوان
(۵)	جھوجیون سنگین قلعہ پہاڑ کے دامن میں ہے	۹۵۳۳۱۷	۲۳۲۹۰۶۹	۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	قیام خانی
(۶)	سنگھانہ ادہیپور۔ اس پرگنہ میں تانبے کی کان ہے اور دارالضرب بھی ہے۔	۰	۱۱۸۸۱۶۲۹ از قرار نقدی	۳۳۵۱	۴۰۰	۱۰۰۰	ترنوره و پرہار
(۷)	کانوده۔ موضع زیرپور پرگنہ کانوده میں ہندوؤں کا ایک بڑا معبد ہے۔	۱۰۷۲۴	۴۳۵۶۱۲۸	۹۱۵۷۷	۱۰۰۰	۴۰۰۰	راجپوت مسلمان وجاکو۔

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۸)	کوٹ پوتلی سنگین قلعہ ہے اور موضع بھانڈ بارہ میں تانبے کی کان ہے یہ مقام معمول ہے۔	۱۷۰۶۷۴۷	۴۲۶۶۸۳۷	۲۹۴۲۵	۷۰۰	۴۰۰۰	نونور راجپوت و گوجر۔
(۹)	کانوزی۔ اس پرگنہ میں تین مقام پر تین قلعے ہیں	۱۵۰۲۹۷۷	۲۷۲۱۱۳۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	نونور
(۱۰)	کھنڈیلہ	۰	۱۳۰۰۰۰۰ از قرار نقدی	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت کچھواہہ
(۱۱)	کھوڑانا	۱۸۴۹۳	۸۰۸۱۰۹	۰	۲۰	۷۰۰	جٹ
(۱۲)	لاپوتی	۸۸۲۸۱	۱۵۱۲۴۷۰	۱۶۰۰۰	۱۰۰	۵۰۰	بجہان
(۱۳)	مواضع دامن کوہ۔ اس جگہ تانبے کی کان ہے اور موضع رائے پور میں بھی تانبے کی کان ہے اور دار الضرب بھی ہے اور ایک چشمہ بھی ہے۔	۱۷۶۶۵۰۷	۳۷۴۳۵۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	نربان
(۱۴)	نارنول سنگین قلعہ بھی ہے	۲۱۴۲۱۸	۵۹۱۳۲۱۸	۵۴۹۱۶۱	۵۰۰	۲۰۰۰	اہیر
(۱۵)	نرہر سنگین قلعہ ہے	۳۵۶۲۹۳	۴۳۶۲۸۳۷	۳۹۴۰۵	″		قیام خانی و افغان ماکر
	سرکار سہار						
	سات محل	۷۹۳۴۷۴	۹۵۱۷۵۶۹	۱۰۹۴۳۷	۲۰۰	۱۰۰۰	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	پہاری	۱۰۶۴۲۲	۱۲۲۸۹۹۹	۲۶۰۴۵	۲۰	۷۰۰	میو و ٹھٹھر
(۲)	بھڈولی	۲۵۹۸۰	۴۴۱۸۴۰	۶۸۴۰	۱۰	۳۰۰	جٹ وغیرہ
(۳)	سہار۔ قلعہ بھی ہے	۳۸۵۸۹۵	۲۴۶۹۸۱۶	۲۱۶۷۸	۲۰	۷۰۰	باچھل و گوجر و جٹ و کچھواہہ
(۴)	سکامہ	۹۰۵۰۰	۵۰۵۷۲۴	۱۲۲۹	۱۰	۳۰۰	میو و جٹ و اہیر
(۵)	کوہ مجاہد	۲۳۷۶۹	۱۷۰۳۶۵	۰	۴	۲۰۰	میو و جٹ
(۶)	نون ہیرہ	۵۰۸۱۶	۶۱۸۱۱۵	۱۷۵۱۵	۱۵	۳۰۰	اہیر و جٹ و میو
(۷)	ہوڈلی	۷۸۵۰۰	۴۶۲۷۱۰	۳۳۱۴۰	۱۰	۲۰۰	جٹ وغیرہ

صوبہ مالوہ

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع ہے۔ اس کا طول گڈھ کے آخری گوشے سے بانسواڑہ تک دو سو پینتالیس ۲۴۵ اور عرض چندیری سے ندربار تک دو سو تیس ۲۳۰ کوس ہے۔ اس کے شرق میں باندھو شمال میں نرور جنوب میں بگلانہ اور غرب میں گجرات اور اجمیر آباد ہیں۔ صوبے جنوب میں کوہستانی سلسلہ ہے نربدا۔ سپرا۔ کالی سندھ بیتمہ اور گودی یہاں کے خاص دریا ہیں۔ دو دو تین تین کوس کے فاصلہ پر صاف اور خوشگوار چشمے بہتے ہیں جن کے دونوں کناروں پر سنبل کے خودرو اور سایہ دار درختوں کی قطار اور سرخ و سیاہ رنگ کے خوشنما پھولوں کی بیل دلکش منظر ہیں پھولوں کا درختوں کے سائے میں سرسبز و شاداب رہنا بعید خوشنما نظر آتا ہے۔ چھیل اور چرا گاہیں بھی بکثرت موجود ہیں۔ اور بلند و عالیشان عمارتوں اور دیگر مکانات کی وجہ سے یہ صوبہ رشک عدن معلوم ہوتا ہے۔ یہاں کا موسم اس قدر معتدل ہے کہ جاڑے میں گرم کپڑوں کے استعمال اور گرمی میں پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنے کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ صوبہ مالوہ ہندوستان کے اور مقامات سے کسی قدر بلندی پر واقع ہے اور سارے صوبے کی زمین زراعت کے لئے ہندوستان کا بہترین خطہ ہے۔

دونوں فصلیں بہت اچھی ہوتی ہیں خاص کر گیہوں، خشخاش، نیشکر۔ آم۔ خربوزہ اور انگور یہاں کی بہترین کاشت ہیں۔ حاصل پور میں انگور سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے اور یہاں کے پان بھی خوش ذائقہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔ اس صوبے میں کپڑا بھی اچھا بنا جاتا ہے یہاں کا عام رواج یہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنے لڑکوں کو تین سال کی عمر تک افیون کھلاتے ہیں۔ کسان اور بقال بھی ہمیشہ مسلح رہتے ہیں۔

اُجین دریائے سپرا کے کنارے آباد اور صوبے کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہ شہر بہت بڑی تیرتھ سمجھا جاتا ہے اور اس کی بابت عجیب وغریب افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی دریا میں دودھ کی لہریں اٹھتی ہیں۔ لوگ اس زمانہ میں برتن تیار کرتے اور اسے استعمال میں لاتے ہیں لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب کبھی دریا اس طرح دودھ سے لبریز ہو جاتا ہے تو اس وقت فرمانروائے ملک کے لئے بہت ہی مبارک ہوتا ہے۔

سنہ ۴۳ الٰہی میں جبکہ مصنف جہاں پناہ کے حکم کے موافق دکن کے سفر کو گیا ہوا تھا۔ میرے اجین پہونچنے سے ایک ہفتہ قبل یعنی ۱۶ فروری کو چار گھڑی رات گزرنے کے بعد دریا میں دودھ کی موجیں اٹھی تھیں۔ شہر کے ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اس واقعے کا ذکر تھا۔ حوالی شہر میں ۳۶۰ مقامات برہمنوں اور دیگر ہندوؤں کی پرستش کے لئے موجود ہیں۔ شہر کے قریب ایک جگہ کالیادہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک دلکشا اور آرام دہ سرائے ہے۔ اس میں ایک تالاب ہے جو باوجود ہر وقت جاری رہنے کے ہمیشہ بھرا رہتا ہے۔ سرائے کے گرد بہت سی عالیشان عمارتوں کے شکستہ آثار پائے جاتے ہیں جو قدیم زمانے کی بہترین یادگار ہیں۔

گڈھہ۔ یہ شہر ایک جداگانہ ریاست ہے۔ اس میں جنگل بے شمار ہیں اور ان جنگلوں میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ کسان مالگزاری میں اشرفیاں اور ہاتھی سرکار میں داخل کرتے ہیں۔ اس ریاست کی پیداوار گجرات اور دکن دونوں ملکوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ چندیری۔ یہ جگہ ہندوستان کے پرانے اور مشہور شہروں میں سے ہے جہاں ایک سنگین قلعہ بھی ہے۔ اس شہر میں ۱۴۰۰۰ سنگین مقامات۔ ۳۸۴ بازار ۳۶۰ بڑی کارروان سرائے اور ۱۲۰۰۰ مسجدیں ہیں۔

تو ہون (توسون) یہ قصبہ دریائے جمنہ کے کنارے آباد ہے یہاں ایک

عجیب و غریب بتخانہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس کے اندر نقارہ بجائیں تو آواز باہر نہیں سنائی دیتی۔

سرکار بیجاگڑھ کے جنگلوں میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ منڈو بہت بڑا شہر ہے جس کے قلعے کا قطر بارہ کوس ہے اور قلعے کے اندر ایک بلند مینار ہے۔ کسی زمانے میں یہ شہر صوبے کا پائے تخت تھا عظیم الشان عمارتوں کے شکستہ آثار اب بھی اپنے مکینوں کی عظمت و جلال کو یاد دلاتے ہیں۔ اسی شہر کی سرزمین خلجی فرمانرواؤں کا مدفن ہے۔ مقبرے کے اندر ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ گرمی کے زمانے میں سلطان ہوشنگ کے گنبد کی چھت سے پانی ٹپکتا ہے۔ عوام اس کو بادشاہ کی کرامت جانتے ہیں لیکن صاحبان فراست معاملہ کی تہہ کو پہونچ گئے ہیں۔ تمر ہندی (املی) کا پھل ناریل کے برابر ہوتا ہے اور اس کا مغز بالکل سفید ہوتا ہے۔

ہندوؤں کے باخبر طبقے میں مشہور ہے کہ یہاں ایک پتھر دستیاب ہوا تھا جس کی خاصیت یہ تھی کہ جو دھات اس سے چھو جاتی تھی سونا ہو جاتی تھی۔ یہ لوگ اس پتھر کو پارس کہتے تھے۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ راجہ بکرماجیت کے عہد سے پیشتر راجہ جے سنگھ دیو اس ملک کا حکمراں تھا۔ اس راجہ نے اپنی ساری زندگی رعایا کی نگہداشت میں بسر کی اور عدل و انصاف کے ساتھ ملک پر حکومت کی۔ اس راجہ کے عہد میں یہ پتھر برآمد ہوا جس کی وجہ سے بے شمار دولت راجہ کے خزانے میں جمع ہوئی۔ اس کا مختصر حال یہ ہے کہ ایک گھسیارے کا کھرپا گھاس کھودتے ہیں اس پتھر سے رگڑ کھاتے ہی سونا ہو گیا۔ گھسیارے نے پتھر کو اٹھا لیا اور اس ماجرے کو نہ سمجھ سکا بلکہ اسے اپنے اوزار کا عیب سمجھ کر اسے درست کرانے کے لیے ایک لوہار مسمی ماندن کے پاس لے گیا۔ ماذن حقیقت حال سے واقف ہو گیا اور اس نے اس پتھر کو حاصل کر لیا اور اس پتھر کے ذریعے سے بہت سونا بنا لیا اور دولت کمالی۔ لیکن ایک عرصے کے بعد اس کے دل میں یہ بات آئی کہ اس بیش بہا گوہر کا مستحق راجہ ہے۔ لہٰذا ماذن دربار میں حاضر ہوا اور یہ پتھر راجہ کے نذر کر دیا۔ راجہ نے جو دولت اس پتھر سے حاصل کی اس کو امور خیر میں صرف کیا اور اس دولت سے مذکورۂ بالا قلعہ تعمیر کرایا۔ قلعے کی تعمیر بارہ برس میں ختم ہوئی اور لوہار کی درخواست کے مطابق راجہ نے قلعے کے بیشتر پتھروں کو اسی شکل میں ترشوا دیا۔ ایک دن راجہ نے دریائے نربدا کے کنارے ایک بہت بڑا جشن منعقد کیا اور اعلان کیا کہ آج وہ اپنے برہمن مرشدوں کو

دنیا کی سب سے بڑی دولت عطا کرے گا۔ چونکہ راجہ کی طبیعت دولت سے بے نیاز ہو کر دنیا سے منحرف ہو چکی تھی اس لئے پتھر برہمنوں کو عطا کیا۔ برہمنوں نے اپنی جہالت سے اس کی قدر نہ کی اور اپنے سفلہ پن کی وجہ سے راجہ پر غضبناک ہوئے اور پتھر کو دریا میں پھینک دیا اور اس کے بعد ہمیشہ کف افسوس ملتے رہے۔ دریا کی تہ تک اس کی تلاش کی گئی لیکن پتھر کہیں دستیاب نہ ہوا اور آج تک بھی دریا کے اس حصہ کی تہ کا کسی کو پتہ نہیں چل سکا۔

دھار۔ یہ قصبہ راجہ بھوج اور دوسرے قدیم فرمانرواؤں کا پایۂ تخت ہے۔ اس شہر میں انگور سال میں دو بار پھلتا ہے۔ پہلی فصل ماہ فروری میں اور دوسری جولائی میں ہوتی ہے لیکن پہلی فصل کے انگور زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔

ہنڈیہ کی سرکار میں جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ندربار میں خربوزے اور انگور عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔

اس صوبے میں بارہ سرکار اور ۳۰۱ پرگنے ہیں زمین کی پیمائش ۲۴ لاکھ ۶۶۲۲۱ بیگھے ۶ بسوے ہے ملک کی آمدنی ۲۴ کروڑ ۶ لاکھ ۹۵۰۵۲ درم ہے جن میں ۱۱ لاکھ ۵۰۴۳۳ دام سیورغال کے ہیں۔ ۲۹۶۶۸ سوار اور ۴۷۰۳۶۱ پیادے اور نوے ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے۔

صوبہ مالوہ۔ سرکار اجین

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	دس محل	۹۲۵۶۲۲	۴۳۸۲۷۹۶۰	۲۸۱۸۱۶	۳۲۵۰	۱۱۱۷۰	مختلف قومیں
(۱)	اجین باحویلی۔ قلعہ جس کے نیچے کا حصہ پتھر اور اوپر کا اینٹ سے بنایا گیا ہے	۲۸۹۵۶۰	۱۳۸۸۰۳۵	۵۵۳۲۳	۷۶۰	۲۰۰۰	قوم الجیہ و راٹھور

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	انہل	۵۶۸۴۱	۲۷۰۱۹۷۲	۲۰۹۳۵	۱۳۰	۵۰۰	رجپوت الجیہ و دہاکرہ
(۳)	بدھناور۔ قلعہ سنگین ہے	۶۰۰۹۹	۳۰۵۶۱۹۵	۱۰۹۵	۵۰۰	۳۰۰۰	راٹھور وغیرہ
(۴)	پان بہار	۳۶۵۶۷	۱۹۳۷۵۹۹	۲۹۴۰۰	۱۰۰	۵۰۰	الجیہ
(۵)	دیبالپور	۹۵۷۰۶	۶۰۰۰۰۰۰	×	۵۰۰	۱۰۰۰	رجپوت الجیہ
(۶)	رتلام	۹۴۴۶۶	۴۴۲۱۵۴۰	۲۱۵۴۸	،،	،،	رجپوت متھر و سورلہ
(۷)	سانویر	۴۰۶۶۹۴	۲۴۱۸۳۷۵	۱۳۳۱۵۶	۱۵۰	۳۰۰	رجپوت کوار
(۸)	کینل۔ قلعہ پتھر اور اینٹ سے بنایا گیا ہے۔	۵۹۸۰۲	۲۹۰۷۸۱۷	۲۳۴۴	،،	۴۰۰	رجپوت
(۹)	کھاچرود	۶۶۶۲۶	۲۶۵۱۰۴۳	×	۶۰	۱۲۰۰	رجپوت و دیہ و دوہر
(۱۰)	نولائی۔ اینٹ کا قلعہ دریائے چنبل کے کنارے پر ہے۔	۱۲۶۲۶۴	۳۰۵۱۸۸۶	۱۸۰۱۵	۴۰۰	،،	بیس و جادون

سرکار رائسین

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	اساپوری وغیرہ چھ محل۔	۳۲۲۳۰	۰	۱۷۳۰۶۴	۱۶۰	۹۴۵	×
(۲)	بھیلسہ	۴۰۰۱۶	۶۰۹۴۹۷۰	×	۴۸۰	۱۰۰۰	رجپوت
(۳)	بھوری	۵۹۷۰	۳۱۶۰۱۷	×	۲۰	۱۰۰	×
(۴)	بھوجپور	۴۰۹۷	۲۳۰۵۹۲	×	۱۱۵	۱۰۰۰	×
(۵)	بالابھٹ	،،	۲۱۵۱۲۲	×	۲۶۵	۵۰۰	×
(۶)	تھانہ میر خاں	،،	۷۳۵۳۱۵	×	۲۰۰	،،	رجپوت
(۷)	جاجوی	۰	۲۱۵۱۲۲	×	۱۵	۱۰۰	×

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۸)	جھتانوی	۳۴۰۴	۱۸۴۷۵۰	+	۱۰	۱۵۰	+
(۹)	جلو دا	۲۵۰	۱۳۲۹۰	+	۲	۵	+
(۱۰)	خلجی پور	۷۷۵	۴۱۰۶۰	+	″	۱۵۰	+
(۱۱)	دھامونی	۱۳۰۰۷	۷۸۸۳۸۹	+	۵	۴۰۰	+
(۱۲)	دیکھوارہ	۴۹۳۲	۲۹۲۳۱۳	+	۸۵	۵۲۰	رجپوت
(۱۳)	دیورود	۱۹۷۴	۱۴۴۰۰۰	+	۳۵	۱۰۰	+
(۱۴)	دھانیہ	+	۲۱۵۰۲	+	۲۰	۱۷۰	+
(۱۵)	رائسین باحویلی سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور یہ قلعہ ہندوستان کے مشہور قلعوں میں ہے۔	۱۷۴۹۷	۹۳۴۷۳۹	+	۸۰	۴۲۵	رجپوت سلنگی
(۱۶)	سیوانی	۱۰۹۷۵	۵۸۰۸۲۸	+	۸۰	۹۴۵	+
(۱۷)	سرسیہ	۵۵۵۷	۲۷۹۳۴۶	+	۷۰	۵۰۰	+
(۱۸)	شاہ پور	۱۶۷۳	۸۹۰۶۷	+	۵	۴۰	+
(۱۹)	کھملاسہ	۱۱۷۲۰	۶۴۵۶۶۵	+	۴۰	۱۰۰	رجپوت
(۲۰)	کھیرا	۱۰۵۲۴	۵۶۰۰۳۷	+	۳۰	۳۲۰	+
(۲۱)	کیسودہ	۸۳۷۵	۴۷۳۲۶۷	+	۴۰	۱۰۰	+
(۲۲)	کھام گڈھ	۷۱۰۲	۳۷۸۴۶۰	+	۵۰	″	+
(۲۳)	کرگڈھ	۶۹۰۷	۳۶۵۷۰۷	+	۷۰	۵۰۰	+
(۲۴)	کورائی	+	۱۴۵۵۶۶	+	۵۱	۱۰۰	+
(۲۵)	لاہرپور	+	۳۲۲۶۷	+	۳۰	″	+
(۲۶)	ماہ سمند	۸۱۴	۴۳۰۲۴	+	۵۰	۱۴۰	+

سرکار گڈھ

نشانِ سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	ستاون محل	+	۱۰۰۷۷۰۸۰	+	۵۴۹۵	۲۵۴۵۰۰	+
(۱)	موو گڈھ۔ پختہ قلعہ پہاڑ پر ہے یہ مقام حویلی میں شامل کر دیا گیا ہے۔	+	۲۳۹۰۰۰	+	+	+	گونڈ
(۲)	باری و تنکر دو جگہ	+	۴۸۵۰۰۰	+	۵	۲۰۰	″
(۳)	بہت گاؤں	+	۴۰۰۲۵	+	۵۰	۱۰۰	″
(۴)	بارہبہ و سانا و جھاما ہر تین جگہ۔	+	۳۹۵۰۰۰	+	۲۰۰	۴۰۰۰	″
(۵)	باکھرہ	+	۲۳۸۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰۰	″
(۶)	بیاورو نیچلی دو جگہ	+	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	″
(۷)	پٹاکرو امرول دو جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	۱۴۰۰۰۰	+	۱۵۰	۱۰۰۰۰	″
(۸)	بہئی	+	۸۲۰۰۰	+	۱۰۰	″	″
(۹)	بیراگڈھ قلعہ مستحکم ہے	+	۴۵۰۰۰	+	۱۵	۲۰۰	″
(۱۰)	چاندپور و چندیری دو جگہ	+	۳۹۰۰۰	+	۵	+	″
(۱۱)	جیت گڈھ و بہلدیوی و حویلی تین جگہ	+	۱۲۰۰۰	+	۴۰۰	۳۰۰۰۰	″
(۱۲)	جبتھا	+	″	+	۱۰۰	۱۰۰۰	زنار دار
(۱۳)	دموده	+	۱۳۵۵۰۰۰	+	۱۰	۵۰۰	گونڈ
(۱۴)	دہمیری و دہمیرا دو جگہ	+	۳۹۰۰۰	+	″	۲۰۰	″

نشان سلسلہ	اسمائے محاصل	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۵)	دیوہار وجور بہت دو جگہ	+	۱۸۰۰۰	+	۲۰	۱۰۰۰	گونڈ
(۱۶)	درکرہ	+	"	+	۱۰	۲۰۰	"
(۱۷)	رتن پور وپرہار دو جگہ	+	۶۱۳۰۰۰	+	"	+	"
(۱۸)	ران گڈھ	+	۴۰۰۰۰۰	+	۲۰۰	۱۰۰۰۰	"
(۱۹)	رام گڈھ وسارنگ پور دو جگہ۔	+	۱۰۵۵۰۰۰	+	۱۰	۲۰۰	"
(۲۰)	رسولیا	+	۱۲۰۰۰	+	۲۰۰	۵۰۰۰	"
(۲۱)	ستیل پور۔ اس مقام پر قوم گونڈ کی جمعیت ہے یہ مقام گڈھ میں داخل ہے۔	+	۸۵۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	شاہ پور وچوراکہ دو جگہ اس مقام پر مضبوط قلعہ بھی ہے۔	+	۳۵۰۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰	"
(۲۳)	گڈھ باحویلی۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	۱۵۸۷۰۰۰	+	۵۰۰	۸۰۰۰	"
(۲۴)	کھٹولہ	+	۱۲۱۰۰۰	+	"	۵۰۰۰	"
(۲۵)	کیدار پور وغیرہ بارہ جگہ	+	۱۶۲۶۰۰۰	+	"	۱۰۰۰۰	"
(۲۶)	لانجی وکرولہ ودونگرولہ تین جگہ۔	+	۱۰۰۰۰۰۰	+	۲۰۰	۲۰۰۰۰	"
(۲۷)	منڈلا	+	۳۵۲۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰	"
(۲۸)	ہرریا ودیو گڈھ دو جگہ اس مقام پر لکڑی کا قلعہ پہاڑ کے اوپر ہے	+	۹۰۹۰۰۰	+	۱۵۰۰	۵۰۰۰۰	"

سرکار چندیری

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکسٹھ محل	۵۵۴۲۷۷-۱۷	۳۱۰۳۷۷۸۳	۲۶۹۳۱	۵۹۷۰ ۹۰ ہاتھی	۶۶۰۸۵	مختلف قومیں
(۱)	ادبیپور سنگین قلعہ بھی ہے	۳۵۹۹۵	۸۳۲۰۸۹	+	۲۰۰۰	۱۰۴۰۰	باگری وبقال
(۲)	اروق	+	۲۱۶۰۰۰	+	۱۰	۴۰	کھاتی
(۳)	ایرن	۱۷۵۹	۱۷۵۹	+	″	۱۰۰	وانگی
(۴)	اٹاوہ	۲۳۱۵	۸۰۰۰۰	+	۱۵	۵۰	اہیر وغیرہ
(۵)	بھوراسہ سنگین قلعہ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۶۷۳۳	۷۵۵۰۰۰	+	۴۰	۱۵۰	زناردار
(۶)	بندر جھلا	۲۷۵۰	۷۲۰۰۰۰	+	۲۵	۶۰۰	زناردار جت باگری
(۷)	بارہ وغیرہ پانچ محل ان ہر پانچ پرگنوں میں قلعہ ہیں منجملہ اس کے چار سنگین ہیں اور پرگنہ مال میں اینٹ کا قلعہ ہے	۱۲۰۷۴	۶۳۵۵۰۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	بندیلہ وکابیتہ
(۸)	بدروآس واھک دوبگہ	۴۹۵۱	۳۰۴۸۰۰	+	۱۰	۱۷۰	اہیر
(۹)	بجھار۔ یہاں قلعہ اور ایک بڑا حوض اور ایک پہاڑی بھی ہے۔	۲۶۰۰	۱۷۴۰۰۰	+	۲۰	۳۰۰	زناردار
(۱۰)	بنگی	۱۲۵۳	۷۰۰۰۰	+	۱۰	۱۷۰	اہیر
(۱۱)	تال برودہ	۱۸۶۱۹	۱۰۹۰۰۰۰	+	۶۰	۳۰۰۰	مسلمان

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	توموں۔ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے سکنائے پرگنہ کا قول ہے کہ اس دریا میں ایک آبی آدمی ہے اور یہاں ایک بت خانہ ہے۔	۶۷۰۴	۳۱۲۵۰۴	+	۱۵	۱۳۰	زناردار
(۱۳)	تہتا بربار	۴۰۳-۱۷	۲۲۵۰۰	+	۵	۱۰	+
(۱۴)	تہنوارہ وللت پور وغیرہ تین جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۱۰۹۷۷	۶۱۹۹۹۷	+	۸۰	۲۰۰۰	رجپوت ساہتی
(۱۵)	چندیری باحویلی دو جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۲۳۰۲۱	۱۱۸۶۳۸۸	+	۹۵	۱۳۵۰	اہیر
(۱۶)	جھاجھون و دیوہری خورد دو جگہ	۶۴۶۳	۳۸۷۴۸۰	+	۳۰	۹۰۰	چوہان وغیرہ
(۱۷)	جورسنگار وغیرہ پانچ جگہ	۹۵۶۸	۴۴۸۰۰۰	+	؍؍	۱۰۰	ماکھاتی
(۱۸)	جھرگون قلعہ بھی ہے	۵۰۹۶	۲۰۰۰۰۰	+	۱۵	۱۵۰	کھاتی
(۱۹)	دیوہری کلاں۔ یہ مقام دریائے سند کے کنارے پر ہے۔	۱۶۴۶۶	۸۵۷۹۹۸	+	۶۵	۲۰۰	رجپوت کھاتی
(۲۰)	دوب جاگر سنگین قلعہ بھی ہے۔	۸۸۷۵	۵۸۰۵۰۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	پکھی
(۲۱)	دوراہہ وغیرہ چار جگہ۔	۲۶۰۰	۱۴۷۳۸۲	+	۳۱۰	؍؍	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۲)	رنود۔ سنگین قلعہ بھی ہے اور اس پرگنے کے حدود میں ایک بڑا حوض ہے اور یہ ہندوؤں کا معبد ہے۔	۵۸۳۳	۳۶۴۰۰۰	+	۱۵	۶۰	بقال
(۲۳)	روہی وغیرہ پانچ جگہ سنگین قلعہ بندرگاہ پر ہے اور ایک بڑا بت خانہ بھی ہے۔	۳۶۵۲	۲۰۶۴۰۰	+	۲۰	۷۰۰	رجپوت وگونڈ
(۲۴)	راگہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے	۱۴۸۷	۸۴۰۰۰	+	۵۰	۱۵۰	راوت بنسی
(۲۵)	سرونج۔ پارچہ محمودی سفید اور رخت اعلیٰ یہاں بنا جاتا ہے۔	۱۷۶۴۲۸	۱۱۰۶۵۷۶۵	۲۶۹۳۱	۱۰	۲۵۰۰	رجپوت اوسکریر
(۲۶)	سہجن وغیرہ تین جگہ	۷۰۲۲۱	۳۹۷۶۷۰۰	+	۱۵۰	۲۰۰۰	وندر
(۲۷)	سادھورہ۔ اس قصبہ کے قریب ایک چھوٹی پہاڑی ہے۔	۵۸۴۰	۳۳۴۲۹۰	+	۵۰	۱۰۰۰	ناکھانی
(۲۸)	گناہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے	۱۸۶۱۵	۱۰۹۲۰۶۲	+	۱۵	۲۵۰	کچھی وغیرہ
(۲۹)	کرنجیہ۔ سنگین قلعہ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۸۸۳۷۸	۴۶۸۰۰۰	+	۳۰	۲۰۰	وانگی
(۳۰)	کوردی۔ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۴۱۶۹	۲۵۲۰۰۰	+	۲۵	۱۵۰	زنار وار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۱)	کانگڑہ۔ سنگین قلعہ دریائے سندھ کے کنارے پر ہے۔	۴۶۷۰	۲۳۹۹۹۰	+	۳۵	۱۰۰	مسلمان
(۳۲)	کدر والہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۲۹۷۰	۱۶۸۰۰۰	+	۲۰	۴۰۰	دانگی
(۳۳)	کولاکوٹ۔ سنگین قلعہ پہاڑ کی بلندی پر ہے	۲۷۷۱	۱۵۶۴۵۹	+	۱۵۰	۱۵۰۰	کوچیہ
(۳۴)	کوحان۔ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے	۱۲۲۴	۶۹۱۵۲	+	۱۰	۲۰	اہیر
(۳۵)	لروالہ۔ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۳۱۴۰	۱۶۸۰۰۰	+	"	"	بقال
(۳۶)	مونگاوتی۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۹۷۵۶	۱۴۴۰۰۰۰	+	۷۰	۷۰۰	سکاینۃ
(۳۷)	میانہ۔ اس مقام سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک بڑا پہاڑ ہے۔	۱۲۱۹۶	۶۸۸۶۰۰۰	+	۶۰	۳۰۰۰	رجپوت کھاتی
(۳۸)	جہہ پور	۵۶۱	۱۴۴۰۰۰	+	+	۱۳۰	کھاتی

سرکار سارنگپور

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چوبیس محل	۷۰۶۲۰۲	۳۲۹۹۴۸۸	۳۲۳۴۴۶۱	۳۱۲۵	۲۱۷۱۰	مختلف قومیں
(۱)	اشتہ	۴۸۵۰۲	۳۰۰۷۹۰	۷۹۰	۲۳۰	۱۵۰۰	چوہان ودودہی
(۲)	اکبرپور	۳۰۰۹۴	۱۷۰۶۱۰	+	۴۵	۱۵۰	متفرقہ

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳)	آگرہ	۷۸۵۲	۴۷۲۳۶۲	+	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۴)	باجل پور۔ یہاں پان نہایت عمدہ پیدا ہوتا ہے۔	۱۱۵۹۰	۶۴۷۵۴۴	+	۱۴۰	۵۶۰	کچھی
(۵)	پیلون	۱۱۱۸۰	۶۱۰۵۴۴	+	۱۶۰	۷۰۰	راٹھور
(۶)	بجھوراسہ	۴۱۴۷	۲۵۹۷۷۷	+	۳۰	۱۰۰	متفرقہ
(۷)	بجور	۱۱۰۰	۶۵۸۲۰	+	۱۰	۲۰۰	״
(۸)	بانیان	۷۲۱	۴۰۸۴۱	+	۲۵	۱۰۰	״
(۹)	بیاور	۲۵۰۵	۱۵۶۷۴۰	+	۶۰	۷۰۰	کائیتھ
(۱۰)	نلین	۴۸۰۵۶	۱۸۰۰۷۰۰	۲۷۸۲۶	۱۵۰	۵۰۰	چوہان
(۱۱)	خلجی پور	۱۱۳	۶۰۲۷	+	۱۰۰	۲۰۰	متفرقہ
(۱۲)	زیراپور	۶۰۴۷	۳۷۷۲۵۲	+	۴۰	۳۰۰	کچھی
(۱۳)	سارنگ پور باحویلی ودو جگہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۲۱۸۰۰	۱۲۹۴۴۲۱	۴۷۵۸۹	۱۲۰	۲۰۰۰	چوہان
(۱۴)	سہارہ بابا حاجی	۲۰۲۶۳	۱۰۹۳۰۳۹	+	۱۵۰	۱۰۰۰	دہندیر
(۱۵)	سندرسی	۹۴۴۳	۴۳۲۳۸۹	+	۱۰۵	۲۰۰۰	چوہان
(۱۶)	سوسنیر	۱۲۱	۵۴۸۷۶	+	۲۵	۲۰۰	متفرقہ
(۱۷)	شجاع پور	۱۳۳۴۴۳	۸۰۱۷۱۲۴	۲۳۸۲۱۴	۵۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۱۸)	گرھلی	۱۶۱۶۹۰	۷۴۴۷۹۰۶	۸۰۵۰۶	״	۲۰۰۰	״
(۱۹)	کائیتھ	۳۳۹۳۸	۱۱۹۲۳۹۶	۱۰۳۶۸	۱۱۰	۷۰۰	״
(۲۰)	سکاہنر	۲۶۰۴۵	۱۰۹۷۰۴۷	۱۵۳۱۸	+	+	+
(۲۱)	کہہری	۲۸۸	۱۷۲۵۲	+	۲۵	۲۰۰	متفرقہ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۲)	محمد پور	۴۷۷۰۴	۱۹۸۱۱۳۲	+	۱۷۰	۱۰۰۰	الجیہ دہیر رو راٹھور ودوما
(۲۳)	نوگام	۶۹۴۷۲	۲۷۵۵۴ ۳۳-	۴۸۸۲	۲۰۰	۱۵۰۰	چوہان
	سرکار بیجاگڈھ						
	انتیس محل	۲۸۳۲۷۸-۱۳	۱۲۲۴۹۱۲۱	۳۵۷۴	۱۷۷۳	۱۹۴۸۰	مختلف قومیں
(۱)	انجری۔ یہ مقام دریائے نربدا کے قریب ہے اور سیوانہ میں شامل ہوگیا ہے۔	۱۳۷۱۳	۱۷۰۷۰۹۳	+	+	+	بھیل
(۲)	اوان وسناور یہاں مہادیو کا بت خانہ ہے۔	۵۳۲۱	۲۹۰۳۴۸	+	۳۰۰	۱۰۰۰	سرہر رجپوت
(۳)	ابلا ہنتہ۔ یہاں ایک تالاب ہے جس کو اہل ہند سمن کہتے ہیں اور یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہوگیا ہے۔	۴۹۱۹	۲۲۶۶۷۷	+	+	+	رجپوت سرہر
(۴)	بابیہن گانوں	۱۵۶۷۹	۷۸۱۰۱۴	+	۵	۱۰۰	سریہ زناردار
(۵)	بلکوارہ۔ اس مقام میں خربزہ نہایت شیریں وعمدہ پیدا ہوتا ہے۔	۹۲۶۸	۴۰۷۰۱۴	+	۵۰۰	۱۰۰۰	سرہر رجپوت

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	برودرہ	۵۴۵۲	۳۶۹۸۹۸	+	۵	۵۰	زناردار
(۷)	بکھن گاؤں سنگین قلعہ ہے یہاں گھوڑے عمدہ دستیاب ہوتے ہیں۔	۱۲۵۸۰	۲۲۳۸۱۶	+	۵۰	۲۱۵	رجپوت سوہر
(۸)	بڈگھیل۔ یہ مقام نربدا کے قریب ہے اور یہاں چھوٹی پہاڑیاں بھی ہیں اب یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہے	۵۵۸۴	۲۲۳۶۱۵	+	+	+	رجپوت
(۹)	باسنیہ	۹۸۷۰-۱۳	۸۵۰۰۰	+	+	۵۰	رجپوت (مذکور)
(۱۰)	بدریا	۳۸۳۹	۸۴۲۹۳	+	+	"	رجپوت سوہر
(۱۱)	بنگھیلہ۔ اس مقام میں ایک جنگل ہے جس میں ہاتھی کا شکار کھیلا جاتا ہے۔	۲۱۸۵	۵۲۶۳۹	+	۵	۳۰۰	بھیل
(۱۲)	بیرور	۷۴۷۷	۳۹۱۳۳۳	+	۵	۵۰۰	بھیل
(۱۳)	ٹیکری۔ یہ مقام کوہ کے کنارے پر ہے اور ایک بڑا بت خانہ مہادیو کا ہے اور یہاں ایک پہاڑی بھی ہے اور سیورانہ میں شامل ہے۔	۱۴۷۷۱	۶۴۵۲۴۵	+	+	+	رجپوت بھیل وغیرہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۴)	جلال آباد باحویلی سنگین قلعہ ہے۔	۹۲۸۵	۴۱۴۲۶۸	+	۳۴	۱۴۷۰	بھیل و بارل
(۱۵)	چماری۔ سنگین قلعہ ہے	۱۷۹۱۶	۵۴۳۹۹۴	+	۱۰۰	۵۰۰	رجپوت سوہر
(۱۶)	دیولا کھٹیا۔ یہ مقام بھی بلکوارہ میں شامل ہے	۶۴۳۰	۳۹۲۰۸۰	+	+	+	"
(۱۷)	دیولا نرہر	۳۲۸۶	۹۸۵۶۹	+	۵	۵۰۰	بھیل
(۱۸)	سیورانہ۔ یہ مقام نربدا کے قریب ہے اور یہاں ایک بڑا بت خانہ ہے۔	۱۳۰۷۴	۶۲۷۲۰۷	+	۳۰۰	۲۰۲۵	بھیل وغیرہ
(۱۹)	سیدھوا۔ اس پرگنے میں ہاتھی کا شکار بہ کثرت ملتا ہے۔	۹۹۷۳	۳۵۳۸۱۹	+	۲۴	۵۵۰	کولی
(۲۰)	سیلوارہ۔ اینٹوں کا قلعہ ہے۔	۹۹۲۸	۳۲۵۵۴۴	+	۳۵۰	۹۰۰۰	بھیل
(۲۱)	سانگوری	۴۶۰۷	۱۷۰۲۱۰	+	۵	۲۵۰	نایل وکرجبہ
(۲۲)	کسراوڈ۔ نربدا کے کنارے پر ہے اور ایک بڑا حوض اور پہاڑی بھی ہے۔	۲۰۴۹۰	۱۱۵۰۵۶۹	+	سوار اور پیادہ بلکوارہ کی جمعیت میں شامل ہیں۔		
(۲۳)	کھرگون۔ قلعہ جس کا بالائی حصہ خشتی اور پائین سنگین ہے۔	۱۴۵۲۶	۷۵۳۱۹۴	+	۵۰	۵۰۰	رجپوت سوہر وکنارہ۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۴)	کانہ پور۔ یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہے	۵۳۵۰	۱۲۶۸۴۶	+	+	+	راجپوت سوہر
(۲۵)	کھورگاؤں	۲۷۴۸	۸۵۰۸۲	+	۵	۲۰	راجپوت کناری
(۲۶)	لہرپور عرف محمد پور	۶۷۹۲	۲۰۵۷۴۳	+	"	۴۰۰	راجپوت کہاری
(۲۷)	لوائی کوہ	۲۴۷۶	۵۰۰۰۰	+	"	۳۰۰	بھیل
(۲۸)	مندوارہ۔ یہاں ایک بڑا ابت خانہ ہے یہ مقام بھی سیورانہ میں شامل ہے۔	۱۵۹۴۸	۷۷۷۸۸۱	۴۱۸۷	+	+	بھیل
(۲۹)	مہوئی (مہوتی) نربدا کے قریب ہے	۸۳۱۸	۳۹۵۲۰۶	+	۵	۵۰	بھیل وغیرہ
(۳۰)	مورانہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۹۲۱۱	۳۵۵۹۰۲	+	۵	۷۰	راجپوت سوہر
(۳۱)	ناوری۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۹۷۷۹	۴۰۸۱۶۴	+	+	+	بھیل
(۳۲)	ننگلواری	۹۰۵۷	۳۷۰۲۰۸	+	۵	۵۰۰	بابل

سرکار مندو

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۲۲۹۹۶۹-۱۵	۱۳۷۸۸۹۹۴	۱۲۷۷۳۲	۱۱۸۰	۲۵۲۶	مختلف قومیں
(۱)	اجہرہ	+	۳۹۵۴۰۰	۳۸۰۶	۶۰	+	+
(۲)	برودہ	۲۷۳۷۰-۱۹	۱۳۰۷۷۶۰	۳۹۳۶	۸۰	۱۵۰	+
(۳)	بیتمان	۷۷۸۰-۱۲	۶۵۶۵۵۶	۸۷۵۰	۶۰	۱۰۰	+

نشان نمبر	اسمائے محاصل	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیاده	اقوام زمیندار
(۴)	چولی مہیر	۱۸۱۸۳	۹۶۸۲۷۰	۱۰۵۰۰	۷۰	۲۰۰	+
(۵)	حاصل پور۔ اس مقام پر انگور سال میں دوبار پیدا ہوتا ہے اور پارچہ امان اور خاصہ عمدہ تیار کیا جاتا ہے۔	۴۸۰۵-۱۳	۲۱۰۰۰۰	+	۴۰	۸۵	+
(۶)	دہار۔ قدیم زمانے میں یہ ایک بڑا شہر تھا۔	۳۸۶۶۰	۲۰۷۹۳۰۶	۳۶۴۶۴	۱۲۰	۱۵۰	+
(۷)	دکہتان	۱۷۶۴۳	۹۵۸۹۰۶	+	۷۰	۲۰۰	+
(۸)	دہرم گاؤں	۳۰۱۸-۱۱	۶۸۳۰۸۴	+	۵۰	۱۵۰	+
(۹)	سناسی	۷۰۲۷۰	۳۰۹۷۱۹۰	۲۹۶۹۶	۳۰۰	۶۰۰	+
(۱۰)	کوٹرہ	۰	۲۳۹۳۸۷۱	۳۸۵	۱۶۵	۲۰۰	+
(۱۱)	مندو با حویلی دو جگہ	۵۴۰-۱۷	۴۸۳۹۸	+	۱۰	۵۰	+
(۱۲)	سانگور۔ سانگیور، ساگور۔	۱۲۸۰۷-۱۴	۶۸۳۰۸۴	+	۵۰	۱۵۰	+
(۱۳)	مناورہ	۲۰۴۸-۱۰	۱۰۲۱۶۴	+	۲۰	۵۰	+
(۱۴)	نعلچہ	۹۹۴۹-۷	۵۴۵۹۵۲	۳۴۱-۵	۷۰	۲۰۰	+
(۱۵)	نوابی	۰	۲۲۳۶۰۸	+	۴۵	۱۰۰	+

سرکار بنجیہ

نشان نمبر	اسمائے محاصل	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیاده	اقوام زمیندار
	تیئس محل اراضی منضبطی بیس جگہ	۸۹۵۷۳-۱۸	وجہ دیوانی منضبطی و نقدی ۱۱۶۱۰۹۶۹	۱۵۷۰۵۴	۱۲۹۶	۵۹۲۱	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	اونچود	۵۹۴۹۵	۲۰۳۷۸۷۷	۱۰۸۲۵	۲۰۰	۵۰۰	مختلف قومیں
(۲)	اول گاؤں	۴۱۴	۴۲۲۹۴۷	+	۱۵۰	۲۰۰	+
(۳)	اموندہ	۳۹۲	۲۱۸۳۴	+	۷	۲۰	+
(۴)	بیجھنولہ	۶۰۶	۴۴۴۱۸	+	۲۵	۱۰۰	+
(۵)	بیاشہ	۸۷۳	۲۵۲۵۱	+	۱۰	″	+
(۶)	بلہری	+	۸۲۵	+	+	۱۵	+
(۷)	چکھودا	۲۳۱۹	۱۵۸۸۷۶	۱۳۳۲۴	۲۰	۸۰	+
(۸)	چنپانیر	۳۱۷	۲۰۳۵۰	+	″	۱۰۰	+
(۹)	دیواس	۱۸۸۲۴۹	۹۷۱۸۰۰۰	۴۲۸۳۷	۳۷۵	۲۰۰۰	+
(۱۰)	راجورہ	۳۸۳	۲۵۶۴۱	+	۷	۲۰	+
(۱۱)	ستواس	۹۷۱	۸۹۰۸۰	۷۵۰۴	۴۵	۱۵۰	+
(۱۲)	سمرنی	۷۷۵	۵۲۱۱۵	+	۵	۴۰	+
(۱۳)	سیام گڈھ	۱۶۰	۳۰۴۹۴	+	۱۱۱	۵۵۰	+
(۱۴)	سیونی		۲۲۵۰	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۵)	کھندوہا اسلام پور	۲۲۶۳۲	۱۲۹۸۵۸۱	۶۴۰۰	۱۲۰	″	+
(۱۶)	موری	۳۶۷	۱۹۴۴۳	+	۷	۲۰	+
(۱۷)	مروان پور	+	۴۵۰	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۸)	نماور	۱۸۲۰۷	۹۴۶۴۶۷	+	۲۵	۱۰۰	+
(۱۹)	نوگاؤں	۱۱۸۷	۶۹۲۶۴	+	۳۰	۱۲۰	+
(۲۰)	نیمن	۱۱۶۰	۷۵۱۵۲	+	۱۴	۵۶	+
(۲۱)	ہاندہ	۲۹۵۴	۱۴۶۰۴۴	+	۳۰	۱۰۰	+
(۲۲)	ہندیہ باحویلی۔ زمین ہموار بہ سنگین قلعہ نربدا کے کنارے پر ہے۔	۵۱۵۴-۱۵	۳۵۰۰۵۱	۷۶۱۶۰	۴۰	۱۵۰	+

سرکار ندربار

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	ساتھ محل	۲۰۵۹۶۰۴	۵۰۱۶۲۲۵۰	۱۹۸۴۷۸	۵۰۰	۶۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بہانیر	۲۱۲۸۳۰	۶۹۲۴۳۲۵۵	+	+	+	+
(۲)	سلطان پور	۹۹۵۹۹۳	۲۰۱۱۹۷۴۹	۱۵۹۷۴۴	+	+	+
(۳)	کہائیر	۸۶۸	۵۳۳۱۰	+	+	+	+
(۴)	ندربار باحویلی	۲۰۳۰۰۷	۱۴۲۵۲۱۹۱	۳۸۷۳۳	+	+	+
(۵)	نیر	۱۵۲۵۳	۷۴۲۷۶۰	+	+	+	+
(۶)	نموربہی	۱۶۴۵	۸۹۵۸۵	+	+	+	+
	سرکار مندسور						
	سترہ محل	+	۹۸۶۱۳۹۶	۲۲۳۸۷	+	+	+
(۱)	ایکہود	۰	۷۱۹۳۵۳	+	۸۰	۲۵۰	سیسودیا
(۲)	اوجہواس	۰	۱۷۰۹۵۳	+	۶۰	۲۰۰	اہیر وگوند
(۳)	بساہرہ	+	۵۱۵۴۰۰	+	۸۰	۲۵۰	سیسودیا
(۴)	بودہ	+	۲۵۵۰۶۲	+	۶۵	۳۰۰	راجپوت ددویا
(۵)	بہتور	+	۱۰۹۲۲۰	+	۷۴	۲۵۰	اہیر
(۶)	براہتہ	+	۱۰۶۷۰۳	+	۵۰	۲۰۰	اہیر وگوند
(۷)	برزودہ	+	۹۵۹۷۰	۷۲۷	۳۰	۱۰۰	چوہان
(۸)	بہٹاپور	+	۶۳۱۰۴	+	۱۲	۲۵۰	راجپوت ڈوڈیا
(۹)	تال	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۶۰	″	″ ″
(۱۰)	تیلرود	+	۵۰۰۰۰	+	۸۰	۲۲۰	″ ″

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۱)	جمیاورا	+	۶۱۹۷۵۹	+	۸۰	۳۰۰	سیسوویا
(۱۲)	سیوکہیرہ	+	۶۴۰۹۰	+	۵۰	״	+
(۱۳)	غیاث پور	+	۱۳۸۸۹۰	+	۶۰	״	گوندوا ہیر
(۱۴)	قیام پور	+	۱۷۵۴۵۰	+	۱۱۰	״	دیورا
(۱۵)	کوری	+	۳۰۳	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۶)	مردسود باحویلی دوجگہ	+	۱۶۵۱۹۲۰	۲۸۶۶۰	۱۰۰	۴۰۰	راجپوت موربہا

سرکار گاگرون

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۶۳۵۲۹	۴۵۳۵۷۹۴	+	+	+	+
(۱)	ادرمال	+	از قرار نقدی ۵۰۲۷۷۴	+	+	+	+
(۲)	اکبرپور	+	۶۲۵۰۰	+	+	+	+
(۳)	پنج پہار	۲۱۲۹۹	۱۷۵۳۵۶۰	+	+	+	+
(۴)	جیجبت	+	۲۲۲۶۴۰	+	+	+	+
(۵)	خیرآباد	۱۷۱۳۶	۶۴۶۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	رائے پور	۹۷۱۶	۲۸۷۳۰۵	+	+	+	+
(۷)	سیونہل	۹۶۳۸	۲۸۱۹۰۹	+	+	+	+
(۸)	سندار	۶۹۵	۸۱۹۴۹	+	+	+	+
(۹)	گہاتی	+	۶۰۰۰۴۶	+	+	+	+
(۱۰)	گاگرون باحویلی۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	از قرار نقدی ۱۹۷۸۱	+	+	+	+
(۱۱)	نیم تہور	۴۹۴۵	۶۰۸۸۳۴	+	+	+	+

سرکار کوتری پرایہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	دس محل	۱۹۰۰۳۹	۸۰۳۱۹۲۰	+	۲۲۴۵	۶۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اسوپ	۴۲۲۲	۱۷۳۳۹۲۷	+	۲۵۰	۷۰۰	+
(۲)	اجے گڈھ	۴۵۵۳	۸۵۵۶۱۲	+	۳۵۰	۲۰۰۰	راجپوت ریوار
(۳)	اھور	۹۲۰۴	۵۳۲۰۵۶	+	۸۰	۳۰۰	ریوار
(۴)	برودہ	۲۰۲۲۴	۹۲۳۶۶۷	+	۱۶۰	۴۰۰	راجپوت سوندھا
(۵)	واگ دودہالیا	۱۳۳۸۱	۴۵۸۱۴۴	+	۱۲۵	"	" "
(۶)	سوہٹ	۱۳۳۸۱	۶۹۳۵۸۵	+	۲۴۰	۵۰۰	" "
(۷)	کوتری پرایہ دو جگہ	۴۶۰۴۶	۱۸۵۶۵۶۶	+	۷۷۰	۱۳۰۰	سکائتہ بجویلی
(۸)	گنگرار	۲۰۲۶۱۵	۱۰۶۶۶۸۳	+	۲۰۰	۷۰۰	راجپوت سوندھا
(۹)	گھوسی	۲۵۹۷	۱۱۶۳۸۰	+	۶۰	۲۰۰	سوندھا

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	دھن جی۔ سو سال
(۲)	جیت چندر چھیاسی سال سات ماہ تین روز
(۳)	سالباہن۔ ایک سال
(۴)	نرباہن۔ سو سال
(۵)	پترراج۔ سو سال
	ان پانچ افراد نے پشت در پشت تین سو ستاسی سال سات ماہ تین روز حکومت کی۔

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	اودت بینوار چھیاسی سال سات ماہ تین روز
(۲)	برہراج چھبیس سال سات ماہ تین روز
(۳)	اودت برمہ۔ نوے سال
(۴)	سدا ہرو شتنگہ۔ اسی سال
(۵)	ہہرنتہ۔ سو سال
(۶)	گندہرب۔ پینتیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۷)	بکرماجیت۔ سو سال دو ماہ تین روز
(۸)	چندرسین۔ اس کا ہم قوم چھیاسی سال تین ماہ دو روز
(۹)	کھنڈک سین۔ پچاسی سال
(۱۰)	چترکوٹ۔ ایک سال
(۱۱)	کنگ سین۔ چھیاسی سال
(۱۲)	چندرپال۔ اس کا ہم قوم۔ سو سال
(۱۳)	مہندرپال۔ سات سال
(۱۴)	کرم چند۔ اس کا ہم قوم۔ ایک سال ایک روز
(۱۵)	بجے نند۔ ساٹھ سال
(۱۶)	منج
(۱۷)	بھوج۔ سو سال
(۱۸)	جے چند۔ دس سال دو روز
	ان اٹھارہ افراد نے جو پنوار کی قوم سے تھے ایک ہزار باسٹھ سال گیارہ ماہ سترہ روز فرمانروائی کی۔
(۱)	جیت پال تونور۔ پانچ سال
(۲)	رانا راجو۔ اس کا ہم قوم۔ پانچ سال
(۳)	رانا باجو۔ ایک سال
(۴)	رانا جاجو۔ بیس سال
(۵)	رانا جینذار۔ اس کا ہم قوم۔ بیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۶)	رانا بہادر۔ پانچ سال
(۷)	رائے سکھمبل۔ اس کا ہم قوم۔ پانچ سال
(۸)	رائے سکن پال۔ پانچ سال
(۹)	رائے کرت پال۔ پانچ سال
(۱۰)	رائے انیک پال۔ ساٹھ سال
(۱۱)	کنور پال۔ ایک سال
	ان گیارہ افراد نے قبیلہ تونور سے ایک سو بیالیس سال تین روز حکمرانی کی۔
(۱)	راجہ جگدیو چوہان۔ دس سال
(۲)	جگناتھ۔ اس کا بھتیجا۔ دس سال
(۳)	ہردیو۔ پندرہ سال
(۴)	باسدیو۔ سولہ سال
(۵)	ہری دیو۔ پندرہ سال
(۶)	دھرم دیو۔ چودہ سال
(۷)	بھلدیو۔ دس سال
(۸)	نانک دیو۔ نو سال
(۹)	کیرت دیو۔ گیارہ سال
(۱۰)	پتھورا۔ اس کا ہم قوم۔ اکیس سال
(۱۱)	مالدیو۔ نو سال
	ان گیارہ افراد نے قوم چوہان سے ایک سو چالیس سال حکومت کی۔

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	شیخ شاہ۔ ستر سال
(۲)	دھرم راج سود۔ بیس سال
(۳)	علاء الدین فرزند شیخ شاہ۔ بیس سال
(۴)	کمال الدین۔ بارہ سال
(۵)	جیت پال چوہان۔ بیس سال
(۶)	ہرچند۔ بیس سال
(۷)	کیرت چند۔ دو سال
(۸)	اگر سین۔ تیرہ سال
(۹)	سورج نند۔ بارہ سال
(۱۰)	پترسین۔ دس سال
	ان دس افراد نے ستّر سال فرمانروائی کی
(۱)	جلال الدین۔ بائیس سال
(۲)	عالم شاہ۔ چوبیس سال
(۳)	کھڑک سین۔ ہرسین کا فرزند۔ آٹھ سال
(۴)	نرباہن۔ بیس سال
(۵)	بیرسال۔ سولہ سال
(۶)	پورنمل۔ انتالیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۷)	ہرنند۔ باسٹھ سال
(۸)	سکت سنگھ۔ ساٹھ سال
	ان آٹھ افراد نے دو سو پانچ سال حکمرانی کی
(۱)	بہادر شاہ۔ چند ماہ
(۲)	دلاور خاں غوری۔ بیس سال
(۳)	ہوشنگ شاہ۔ تیس سال
(۴)	محمد شاہ۔ ایک سال چند ماہ
(۵)	سلطان محمود عم ہوشنگ۔ چونتیس سال
(۶)	سلطان غیاث الدین۔ بتیس سال
(۷)	سلطان ناصر الدین۔ گیارہ سال چار ماہ تین روز
(۸)	سلطان محمود۔ چھبیس سال چھ ماہ گیارہ روز
(۹)	قادر شاہ۔ چھ سال
(۱۰)	شجاعت خاں مشہور بہ سجاول خاں بارہ سال
(۱۱)	باز بہادر
	ان گیارہ افراد نے ایک سو بیالیس سال دو ماہ چار روز فرمانروائی کی۔

کہتے ہیں کہ سنہ الٰہی سے دو ہزار تین سو پچاس سال پانچ مہینے ستائیس روز قبل مہا باہ نام ایک رشی تھے جو سب سے پہلے خانۂ آتش روشن کر کے خدا کی عبادت

میں مصروف ہوئے جس کا مقصد یہ تھا کہ ریاضت کے ذریعے سے وہ اپنی نفسانی خواہشات کو فنا کر دیں طالبان سعادت ان رشی کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر اپنے نفس کو زیر کرنے میں کوشاں ہوئے۔ اسی دوران میں بدھ مذہب کے پیرو مہاباہ کی اس ریاضت سے بے حد خوف زدہ ہوئے۔ اور انھوں نے حاکم وقت سے فریاد کی۔ کہ اس آتشکدہ میں لاکھوں جانیں تلف و برباد کی گئی ہیں بہتر یہ ہے کہ برہمنوں کو مذہبی رسوم ادا کرنے کی ممانعت کر دی جائے اور راجہ اپنے فرض منصبی کے مطابق خلق خدا کی جانیں بچائے۔ ان اشخاص کا معروضہ قبول ہوا۔ اور راجہ نے رشی اور ان کے مریدوں کو آتش خانے کی پرستش سے جبراً باز رکھا۔ مہاباہ اور اس کے چیلے مجبوراً خاموش رہے۔ لیکن اپنے جلے ہوئے دل سے خدا سے دعا مانگتے تھے کہ کون ایسا مہاتما دنیا میں ظاہر ہو جو بدھ مذہب کو فنا کر کے پرشناتن دھرم کو رواج دے۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی۔ اور اسی آتش خانہ سے جو عرصہ دراز سے افسردہ ہو چکا تھا ایک انسانی جسم نمودار ہوا۔ جس کی پیشانی سے مافوق طاقت اور قوت کا اندازہ ہوتا تھا۔ اس شخص کے ہاتھ میں ایک آتشی تلوار تھی جس سے شعلے بلند ہوتے تھے۔ قلیل مدت کے بعد اس نے تخت حکومت پر جلوس کر کے۔ برہمنوں کے مذہب کو دوبارہ رواج دیا۔ اس شخص نے دہنجی نام سے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ اور دکن سے آکر مانوے کو اپنا پائے تخت قرار دیا۔ اور طویل عمر پائی دہنجی کی پانچویں پشت میں راجہ پیت راج نے لاولد وفات پائی۔ اور اعیان ملک نے آدت بینوار کو اس کا جانشین مقرر کیا۔ اور اسی زمانہ سے بینوار قبیلہ میں حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔

بینوار خاندان کے فرمانرواؤں میں ہر تنبہ میدان جنگ میں کام آیا۔ اور اس کے قتل کے بعد فرمانروائی کے لئے گندھرب کا انتخاب ہوا۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ گندھرب کا دوسرا اوتار ہے جسے خدا نے پشت گندھرب دیوتا کی شکل میں تبدیل کیا۔ اور اس کے بعد انسانی جامے میں اسے دنیا میں بھیجا۔ دوسرا جنم لینے کے بعد ہی وہ اسی نام سے مشہور ہوا اور تمام عالم پر عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔

گندھرب کی صلب سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ جو اپنے اسلاف کا فخر اور باپ کا جانشین ہو کر راجہ بکرماجیت کے نام سے تمام عالم میں مشہور ہوا۔ بکرماجیت نے

بے شمار ممالک فتح کیئے۔ ہندوؤں کا سنہ اسی راجہ کے سال جلوس سے شروع ہوتا ہے ہندوؤں کی کتابوں میں اس کی بابت عجیب و غریب حکایات مذکور ہیں۔ اس میں شبہہ نہیں کہ بکرماجیت کو سحر و فسوں سازی سے کچھ واقفیت تھی جس کی بنا پر اس نے بھولے بھالے آدمیوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

چندرپال سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور اس نے تمام ہندوستان پر اپنا قبضہ کیا۔ بیجے نند شکار کا دلدادہ تھا ایک روز منج کے درخت کے نزدیک اس کو ایک نوزائیدہ بچہ زمین پر پڑا ہوا ملا۔ راجہ نے بچے کو اپنے فرزند کی طرح پرورش کیا۔ اور اسے منج کے نام سے موسوم کیا۔ راجہ کا آخر وقت آگیا۔ اور اس کا قلبی فرزند بھوج نابالغ تھا۔ بیجے نند نے منج کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اس راجہ نے دکن کی لڑائیوں میں اپنی جان دی۔

بھوج ۵۴۱ سنہ بکرمی میں تخت نشین ہوا۔ اس راجہ نے سلطنت کو بہت وسعت دی۔ اور بیحد انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس کے عہد میں علم و فضل کو بیحد ترقی ہوئی۔ علماء و فضلا کی قدر دانی اور طلبہ کی ہمت افزائی کی گئی۔ پانچ سو صاحبان علم و فضل اس کے دربار کی زیب و زینت تھے۔ جن میں ہر فرد کی اس کے مرتبہ کے موافق قدر افزائی کی جاتی تھی۔ ان سب میں بروچ ممتاز تھا۔ دوسرے قابل ذکر فاضل کا نام دہن پال تھا جس نے بے شمار و لچسپ کتابیں تصنیف کیں۔ اور طالبان علم کے لیئے ذخیرۂ معلومات کا تحفہ دنیا میں چھوڑا۔ بھوج کی پیدائش کے وقت نجومیوں کی غلط فہمی یا جنم پتری کے بتلانے والوں کی لغزش سے اس بچے کی بابت شگون بد کی پیشین گوئی کر دی گئی۔ اور راجہ سے صاف کہہ دیا کہ مولود اسدرجہ منحوس ہے اس کی نحوست سے لڑکے کے مربیّا پرورش کنندہ کو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اپنی جان کو عزیز سمجھکر ان غلط کاروں نے اقبالمند لڑکے کو صحرائے بیکسی میں پھینک دیا اور بے یار و بے مددگار بچے نے الٰہی الثانی ہمدردی اور تربیت کے پرورش پائی۔ بروچ پنڈت نے جو اس وقت تک راجہ کے حلقۂ اہل علم میں داخل نہ ہوا تھا اس بے گناہ مولود کا اپنے طور پر ایک زائچہ بیحد غور و فکر کے ساتھ تیار کیا۔ اور مولود کے اقبال اور صاحب عدل و انصاف اور اس کی درازی عمر اور حکمرانی کی سچی پیشین گوئی کی۔ بروچ نے اس جنم پتری کو راجہ کی

گزرگاہ پر پھینک دیا۔ بچے منڈ نے اس کاغذ کو پڑھا اور حقیقت واقعی سے واقف ہوتے ہی
محبت پدری جوش زن ہوئی راجہ نے نجومیوں کی ایک مجلس منعقد کی بڑے غور وخوض کے بعد
صداقت کا پتہ چلا۔ اور غلط فہم نجومیوں نے اپنی لغزش کا اقرار کیا۔ راجہ خود گیا۔ اور
اپنے ہونہار فرزند کو اپنی آغوش میں لیکر واپس آیا اور گویا تقدیر کی نیرنگیوں نے اسے
حقیقت حال سے مطلع کیا۔

بھوج آٹھ برس کا ہوا۔ اور اس کی تقدیر نے ایک دوسرا انقلاب اس کے
پیش نظر کیا۔ اس کے باپ کے جیتے فرزند اور اس کے جانشین راجہ منج کو بھوج کے ساتھ
عداوت ہوئی۔ اور اس کی کوتاہ نظری نے اسے دیوانہ بنا دیا۔ منج نے بے گناہ لڑکے کو
اپنے چند رازداروں کے سپرد کیا تاکہ یہ لوگ اس بچے کو قتل کر ڈالیں۔ ان رازداروں
کے دل میں رحم آیا۔ اور انھوں نے اس کو تو چھوڑ دیا اور اس کی بابت ایک فسانہ گڑھ کر
راجہ کو سنا دیا۔ لڑکے نے چلتے وقت ان اشخاص کو ایک خط دیا۔ اور ان سے تاکید
کردی کہ جب راجہ میرا حال دریافت کرے تو اُسے یہ کاغذ پڑھکر سنا دینا۔ خط کا مضمون
یہ تھا کہ دیکھو انسان کو اس کی باطنی تاریکی کس طرح نافہم و دیوانہ بنا کر اُسے بڑے سے بڑے
جرم کا سزاوار بناتی اور ناپاک خیالات سے انسان کو متاثر کرکے اس کے ہاتھوں
سے بے گناہ خون کراتی ہے۔ کوئی حکمراں خزانہ و مال و ملک اپنے ساتھ لے جانے کا
خیال بھی دل میں نہیں لاسکتا۔ کیا مجھے قتل کرکے راجہ خود ہمیشہ کے لئے دنیا میں باقی
رہ جائے گا۔ اور میرے بعد راجہ کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔ راجہ اس خط کا مضمون سن کر
خواب غفلت سے جاگا۔ اور اپنے کئے پر بےحد نادم و پشیمان ہوا اور غم کی حالت میں کف افسوس
ملنے لگا۔ ملازمین نے جب راجہ کو اس طرح متاثر دیکھا اور یہ سمجھ گئے کہ اس کے الفاظ
صداقت میں ڈوبے ہوئے ہیں تو انھوں نے حقیقت حال بیان کردی بھوج کی سلامتی
کا مژدہ سنکر منج نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس کے ساتھ اظہار محبت والفت کرکے
بھوج کو اپنا جانشین نامزد کیا۔ بھوج کی وفات کے بعد اس کا فرزند جے چند حکمراں ہوا
جے چند نے بھی دنیا کو خیرباد کہا اور اس کی وفات کے بعد پنوار خاندان میں کوئی شخص
فرمانروائی کے لائق نظر نہ آیا۔ جیتپال جو قوم کا تونور اور بہت بڑا زمیندار تھا حکمرانی کے لئے
منتخب کیا گیا اور اس طرح خوبی تقدیر سے حکمرانی تونور خاندان میں منتقل ہو گئی۔

کنورپال کے مرنے کے بعد حکومت کی باگ چوہان خاندان کے ایک رکن کے ہاتھ میں گئی۔ مالدیو کے عہد حکومت میں شیخ شاہ نے غزنی سے دھاوا کیا اور مالوہ کو فتح کر کے اس پر قابض ہو گیا شیخ شاہ عرصہ دراز تک زندہ رہا لیکن جب دنیا کو خیرباد کہا تو اس کا فرزند علاء الدین نابالغ تھا اس لیے اس کا وزیر دھرم راج شو و حکمرانی کرنے لگا۔

علاء الدین جوان ہوا اور اس نے دھرم راج سے معرکہ آرائی کی اور اس ناشکر گزار کو فنا کر کے حکمرانی کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لی۔

کچھ عرصے کے بعد جیتپال جو مانک دیو چوہان کی اولاد اور کمال الدین کا ملازم تھا حرص و طمع کا بندہ بنا اور اس بدسرشت اور نمک حرام ملازم نے آقا کی جان لی اور اس طرح حکمران بنکر ہمیشہ کے لئے نشانہ ملامت بنا۔

پتر سین کے عہد حکومت میں ایک دغاباز افغان نے چند اوباشوں کو اپنا ہم راز و حاشیہ نشین بنایا اور کمینگاہ میں بیٹھکر راجہ پر حملہ کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اور جلال الدین کے لقب سے ملک کا فرمانروا بن بیٹھا۔ پتر سین نے اپنی زندگی میں اپنے فرزند کھرلک سین کو راجہ کامروپ کے خاندان میں بیاہ دیا تھا۔ کھرلک سین نے اپنے قابل قدر خدمتوں سے راجہ کو ایسا اپنا گرویدہ بنا لیا کہ راجہ نے اسے اپنا جانشین نامزد کر دیا کھرلک سین نے مسند حکومت پر قدم رکھتے ہی اپنے باپ کے قاتل کے وارثوں سے بدلہ لینے کے لئے مالوہ پر فوج کشی کی عالم شاہ والی مالوہ قتل ہوا اور شہر پر کھرلک سین کا قبضہ ہو گیا۔

سکت سنگھ کے زمانۂ حکومت میں ایک شاہزادہ مسمی بہادر شاہ نے دکن سے مالوہ پر حملہ کر کے راجہ کو قتل کیا۔ اور مالوہ فتح کر کے دہلی کی طرف بڑھا لیکن سلطان شہاب الدین نے معرکہ آرائی کر کے اس کے ہاتھ میں گرفتار ہوا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے لیکر سلطان محمود پسر سلطان فیروز شاہ کے زمانے تک دہلی کی سلطنت میں کسی طرح کی کمزوری نہیں پیدا ہوئی لیکن محمود کے مرتے ہی دہلی کی عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ دلاور خان غوری سلطان محمود کا صوبہ دار مالوہ سرکشی کر کے خود مختاری کا ڈنکا بجانے لگا سلطان محمود نے اپنے چار ارکین دولت کو چار صوبوں کا والی مقرر کیا تھا محمود کی زندگی میں تو یہ امیر ہر حالت میں بادشاہ کے باوفا ملازم رہے لیکن اس کے مرتے ہی ان چاروں صوبہ داروں نے بیوفائی

کو اپنا شعار بنایا اور ظفر خاں گجرات کا۔ خضر خاں ملتان کا۔ خواجہ سرور جونپور کا اور دلاور خاں مالوہ کا خود مختار حاکم بن گیا۔

دلاور خاں کی وفات کے بعد اس کا فرزند الپ خاں سلطان ہوشنگ کے خطاب سے اس کا جانشین مقرر کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ دلاور خاں کو اس کے فرزند نے زہر دلوایا اور اس طرح ناخلف فرزند ہمیشہ کے لئے قابل نفرین قرار پایا سلطان مظفر گجراتی نے ہوشنگ پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے صوبے کی حکومت اپنے بھائی کو دی ناصر خاں ظالم تھا اور رعایا کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکتا تھا ارکین ملک نے اسے معزول کر کے ہوشنگ کے چچازاد بھائی موسیٰ کو حکمران بنایا۔ سلطان مظفر نے ہوشنگ کو قید سے رہا کیا اور اسے اپنے بھائی احمد خاں کی ہمراہی میں مالوہ روانہ کیا۔ ہوشنگ نے اپنے چچا کے لڑکے سے معرکہ آرائی کی اور اس پر فتح پا کر مالوہ کا حاکم بنا۔ مظفر شاہ نے وفات پائی اور ہوشنگ نے احسان فراموشی کر کے گجرات پر لشکر کشی کی لیکن ناکام واپس آیا۔

ہوشنگ نے بارہا سلطان احمد گجراتی کے مقابلہ میں صف آرائی کی لیکن ہر مرتبہ نادم و پشیمان ہوا۔ ایک مرتبہ ہوشنگ نے سوداگروں کے لباس میں جاج نگر کا سفر کیا۔ جاج نگر کا حاکم اتفاق سے اس وقت چند ہمراہیوں کے ساتھ اس قافلے کو دیکھنے آیا ہوشنگ نے حاکم کو گرفتار کر لیا اور جلد سے جلد واپس ہوا۔ راستہ میں ہوشنگ نے قیدی حریف سے کہا کہ چند ہاتھیوں کی طمع نے مجھے اس حیلہ سازی پر مجبور کیا ہے اگر تمہارے ملازم برسرپیکار ہوں گے تو پیشتر تمہاری جان کی خیر نہیں ہے۔ حاکم مالوہ نے چند عمدہ ہاتھی پیش کیے اور اس طرح رہائی پائی۔ ہوشنگ نے بارہا مبارک شاہ بن خضر خاں حاکم دہلی۔ ابراہیم شرقی اور سلطان احمد دکنی سے معرکہ آرائیاں کیں۔ جب ہوشنگ نے وفات پائی تو اراکین دولت نے اس کی وصیت کے مطابق اس کے فرزند نصیر خاں کو محمد شاہ کا خطاب دیکر مسند حکومت پر بٹھایا۔ محمود خاں سلطان ہوشنگ کے چھوٹے بھائی نے اپنی شامت اعمال سے محمد شاہ کے ساقی سے سازش کی اور اس نمک حرام وزر پرست ملازم نے شراب میں زہر ملا کر بادشاہ کو پلایا۔ افسران فوج نے بادشاہ کی موت کو چھپایا اور ارادہ کیا کہ اس کے فرزند کو تخت حکومت

پر بٹھائیں۔ ان ارکین نے کسی شخص کو محمود خاں کے پاس بھیجا اور اسے مشورہ کے لئے طلب کیا۔ محمود خاں نے جواب دیا کہ سلطان مرحوم کی وفات سے دنیا میری نگاہوں میں تاریک ہوگئی ہے لیکن اس پر بھی اگر آپ لوگ میرا شریک مشورہ ہونا ضروری سمجھتے ہیں آپ صاحبان خود میرے پاس چلے آئیں۔ ارکین سلطنت اپنی ناتجربہ کاری سے اس کو صادق القول سمجھے اور بلا کسی خوف وخطرہ کے اس کے پاس چلے گئے۔ محمود خاں نے امیروں کو گرفتار کرلیا اور چند دنیا پرست و بے غیرت افراد کی مدد و اعانت سے محمود شاہ کے لقب سے مالوے پر قابض ہو کر حکمراں ہوگیا۔ ایسے بدسرشت فرمانروا کا برسرِ اقتدار ہونا۔ زمانے کی وہ گردش تھی جس پر قسمت نے خندہ زنی کی اور اس کی ظاہری شان وشوکت نے محمود شاہ کے اقتدار کو کچھ عرصے تک قائم رکھا۔ محمود شاہ نے سلطان احمد گجراتی سلطان محمد بن مبارک شاہ فرمانروائے دہلی اور سلطان حسین شرقی اور رانا کو نبا سے معرکہ آرائیاں کیں سلطان ابو سعید مرزا نے خواجہ جمال الدین استرآبادی کو بیش قیمت تحایف کے ساتھ ایلچی بنا کو سلطان محمود کے پاس روانہ کیا اس واقعے سے سلطان محمود کی حکومت کی وقعت دلوں میں پیدا ہوئی۔ محمود شاہ نے اپنے بہی خواہوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جس کی وجہ سے اس پر مصیبتیں نازل ہوئیں لیکن زمانے نے اس کا ساتھ دیا اور سلطان مظفر گجراتی کی مدد سے حکمرانی کی باگ پھر اس کے ہاتھ میں آگئی۔ محمود اپنی لاپروائی اور خودسری کی وجہ سے رانا سانگا کے ہاتھ میں گرفتار ہوا لیکن رانا نے اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا اور پھر اسے مالوہ کے ملک میں بھیجدیا۔ اس واقع کے بعد محمود نے سلطان بہادر شاہ گجراتی سے معرکہ آرائی کی لیکن حریف کے ہاتھ میں گرفتار ہوکر قلعہ چانپانیر میں قیدی بنا کر روانہ کیا گیا۔ محمود شاہ مالوہ اور چانپانیر کے راستے میں قتل کیا گیا اور مالوہ کا گجرات سے الحاق کر لیا گیا اور جبتک کہ جنت آشیانی نے اس صوبے پر قبضہ نہیں کیا مالوہ گجرات ہی کا ماتحت رہا جنت آشیانی جب آگرہ واپس آئے تو سلطان محمود کے ایک عزیز مسمیٰ ملو نے مالوہ پر قبضہ کر کے اپنے کو قادر خاں کے خطاب سے والئ مالوہ مشہور کیا۔

شیر خاں کے زمانۂ حکومت میں اس صوبہ کا حاکم شجاعت خاں مقرر کیا گیا۔ سلیم شاہ کے عہد میں شجاعت خاں خود مختار بن گیا اور اپنے کو مبارز خاں کے

نام سے مشہور کیا۔
مبارز خاں کے بعد اس کا بڑا بیٹا بایزید خاں باز بہادر کے خطاب سے مالوہ کا حکمراں قرار پایا۔ باز بہادر تھوڑے دنوں حکمراں رہا اور اسی کے عہد حکومت میں اقبال شہنشاہی کی نورانی شعاعوں نے مالوہ کو منور کیا اور یہ صوبہ بھی ممالک محروسہ میں شامل کر لیا گیا۔ خدا اس مبارک سلطنت کو ابدالاباد تک قایم رکھے اور رعایا اپنے عادل بادشاہ کے عہد معدلت میں شاد و آباد رہے۔

صوبۂ خاندیس

یہ معمور و آباد صوبہ اصل میں خاندیس کہلاتا تھا لیکن قلعہ اسیر کی فتح کے بعد خاندیس شاہزادہ دانیال کی جاگیر میں دیا گیا اور اس وقت سے بجائے خاندیس کے داندیس کے نام سے مشہور ہو گیا۔ داندیس اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول پور گاؤں سے جو بھنڈیہ سے ملا ہوا ہے للنگ تک جو احمد نگر کی سرحد پر واقع ہے پچھتر کوس اور اس کا عرض جاموو سے جو برار سے ملحق ہے پال تک جو مالوہ کی سرحد پر واقع ہے پچاس کوس ہے لیکن صوبے کا عرض بعض مقامات پر صرف پچیس کوس ہے۔ داندیس کے مشرق میں برار شمال میں مالوہ جنوب میں جالنہ اور مغرب میں مالوہ اور جنوبی کوہستانی سلسلہ واقع ہے۔
اس صوبے میں دریا بکثرت ہیں جن میں سے موالی سب سے بڑی ہے۔
تاپتی کا منبع برار و گونڈوانہ کے درمیان واقع ہے۔ تاپتی اسی سمت سے نکلتی ہے۔ یہ دریا صوبے کے بعض حصوں میں پورنی کے نام سے مشہور ہے گرفی جو بیرہ کے قریب ایک مقام سے نکلی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا عمدہ ہے جاڑوں میں سردی کم ہوتی ہے۔
اس صوبے کی خاص پیداوار جوار ہے جو ملک کے اکثر مقامات پر سال میں تین مرتبہ بوئی اور کاٹی جاتی ہے اس کی شاخیں اس قدر خوش ذائقہ اور نرم ہوتی ہیں کہ میوے میں ان کا شمار ہوتا ہے۔
چانول عمدہ قسم کے اور پھل اور پان بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ کپڑے عمدہ اور

اعلیٰ قسم کے بنے جاتے ہیں جن میں سری صاف۔ بھیروں و ہرن گاؤں میں تیار ہوتے ہیں۔
آسیر استحکام کا عمدہ مقام ہے۔ یہ قلعہ ہے جو ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے۔ تین مضبوط اور بے نظیر قلعے اس کو گھیرے ہوئے ہیں جو بلندی اور استحکام میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ایک بہت بڑا شہر قلعہ کے پائین آباد ہے۔ برہان پور صوبہ کا بہت بڑا شہر ہے جو دریائے تپتی سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس کا طول البلد ۱۲ درجے ۴۰ دقیقے ہے۔ اس شہر میں بے شمار باغ ہیں اور یہاں صندل عمدہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر پیشہ اور مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں پیشہ ور اپنے کام میں ہوشیار اور کامیاب ہیں۔ گرمی کے زمانے میں خاک بہت اڑتی ہے جو برسات میں کیچڑ ہو جاتی ہے۔

عادل آباد خوبصورت قصبہ ہے۔ اس قصبے کے قریب ایک جھیل ہے جو تیرتھ گاہ ہے راجہ دسرت نے اس جھیل کے کنارے اپنے گناہوں سے نجات پائی ہے یہ جھیل ہمیشہ پانی سے لبریز رہتی ہے جو بہت بڑے رقبے کو سیراب کرتی ہے۔

(چاپایک ویو) یہ ایک موضع ہے جہاں پہ تپتی اور پورنا دونوں ندیاں باہم ملتی ہیں ان کا سنگم بیحد مقدس سمجھا جاتا ہے اور اسے چکر تیرتھ کہتے ہیں۔ ایسے تیرتھ سے ملحق مہادیو کی مورت ہے۔

ہندوؤں کا بیان ہے کہ ایک اندھا شخص مہادیو کی مورت اپنے ساتھ رکھتا اور روزانہ اس کی پوجا کرتا تھا اتفاق سے مورت اس جگہ گم ہو گئی۔ عرصے تک تو اندھا پوجاری بیحد غمگین رہا لیکن اس کے بعد اس نے بالو کی ایک مورت بنائی جس کو اسی گم شدہ مورت کی طرح آراستہ کیا اور زمین پر نصب کر کے اس کی پوجا کرنے لگا۔ نیرنگئ تقدیر سے بالو کی مورت خود بخود سنگی تصویر ہو گئی۔ اور وہ ابھی تک موجود ہے۔ اسی کے قریب ایک چشمہ ہے جس کو گنگا کی نہر سمجھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عبادت گزار جوگی روحانی قوت سے اس مقام سے ہر روز گنگا اشنان کرنے جاتا تھا ایک رات گنگا جی خواب میں آئیں اور انھوں نے کہا کہ اب آئندہ سے تم یہ تکلیف نہ گوارا کرو میں خود تمہارے منڈپ کے ایک کونے میں چلی آتی ہوں چنانچہ صبح کو ایک چشمہ وہاں نکل آیا اور وہ آج تک جاری ہے۔

جامود ایک زرخیز پرگنہ ہے۔ اس کے قریب نیل ڈھلی قلعہ ایک بلند پہاڑ

پر ہے۔ دامرنی ایک آباد قصبہ ہے جس کے قریب ایک تالاب ہے جس میں ایک گرم چشمہ ہر وقت بہتا ہے جس کی وجہ سے یہ بھی ایک تیرتھ گاہ سمجھا گیا ہے۔

چوپڑہ بھی ایک آباد قصبہ ہے جس کے قریب رامیسر کا مشہور دیول ہے یہ مندر گرنی اور تپتی کے سنگم پر واقع ہے۔ پوجاری دور دور سے تیرتھ کے لئے آتے ہیں۔ اسی سے ملا ہوا بیکا بد کا قلعہ ہے۔

تھالنیسر۔ یہ مقام قلیل زمانے تک فاروقیوں کا پائے تخت رہا قلعہ اگرچہ میدان میں واقع ہے لیکن بیحد استحکم ہے۔

اس صوبے میں بتیس پرگنے ہیں۔ تمام صوبہ میں زمین کا قلیل حصہ ایسا ہوگا جس میں کشت کاری نہ ہوتی ہو اور بعض دیہات تو شہروں کی مانند ہیں۔ زراعت پیشہ گروہ متمدن اور محنتی ہے صوبے کے فوجی سپاہی تمام کولی بھیل اور گونڈ ہیں۔ ان میں سے بعض اشخاص شیر پال لیتے ہیں جانور بالکل ان کے قابو میں رہتا اور ان کے حکم کی تعمیل کرتا ہے ان اشخاص کے بابت عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں۔

صوبے کی آمدنی ۱۲۶۴۷۰۶۲ تنکہ براری ہے۔ آسیر کی فتح کے بعد اس کی آمدنی میں پچاس فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے تنکہ ۲۴ دام کا ہوتا ہے اس حساب سے تمام صوبے کی آمدنی ۴۵ کروڑ ۲۵ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۳۲ اکبری دام ہے۔

صوبہ واندیس۔ سرکار واندیس

نمبر شمار	اسمائے محال	محاصل
	بتیس محال	۱۲۶۴۷۰۶۲ تنکہ
(۱)	آسیر برہانپور کے شمال میں ہے	۱۰۶۰۲۲۱۔ ت
(۲)	انزان۔ جنوبی	۲۶۴۲۴۹ ت
(۳)	ارندول۔ شرقی مایل بجنوب	۵۴۳۳۲۸ ت
(۴)	انملینڈا	۳۴۰۶۱۸۰ ت

نمبر شمار	اسمائے محال	محاصل
(۵)	برگاؤں۔ شرقی مایل بجنوب	-۲۱۵۵۰۴ ت
(۶)	باچورہ۔ میان جنوب و شمال	-۲۰۶۷۲۸ ت
(۷)	بورمال۔ غربی	۱۶۲۸۳۰ ت
(۸)	بودیر۔ میان مشرق وجنوب	۱۸۳۵۴۰ ت
(۹)	}	۵۸۵۱۱ ت
(۱۰)		۲۴۶۱۱۲ ت
(۱۱)	باہل۔ جنوبی	۲۹۰۳۱۱ ت
(۱۲)	بکیدگاؤں۔ جنوبی	۲۵۶۳۳۱ ت
(۱۳)	بناوہ۔ جنوبی	۳۲۰۷۸۲ ت
(۱۴)	بایر۔ میان مغرب وجنوب	۵۹۵۹۶۸ ت
(۱۵)	تھاتیسر۔ میان مغرب وجنوب	۵۹۴۲۳۹ ت
(۱۶)	جامود۔ شرقی	۱۷۵۸۴۴ ت
(۱۷)	جامیر۔ میان مشرق ومغرب	۴۷۰۰۴۲ ت
(۱۸)	چاندسر۔ جنوبی	۱۹۸۹۰۰ ت
(۱۹)	جلود۔ جنوبی	۳۱۷۲۰۵ تنگہ
(۲۰)	چوپیرہ۔ غربی	۷۳۰۹۶۵ "
(۲۱)	دانگری۔ جنوبی	۳۱۵۳۲۵ "
(۲۲)	وامری۔ غربی	۳۵۲۳۰۰ "
(۲۳)	رانوبیر۔ غربی	۸۸۳۶۵۵ "
(۲۴)	رین پور۔ شرقی	۸۲۰۱۷۱ "
(۲۵)	سادوا۔ جنوبی	۴۳۰۰۰۸ "
(۲۶)	سندورنی۔ میان مشرق وجنوب	۱۰۴۷۵۴ "
(۲۷)	عادل آباد " " "	۵۲۷۲۲۳ "

نمبر	اسمائے محال	محاصل
(۲۸)	لنگ - جنوبی	۳۵۲۶۴۴ تنگہ
(۲۹)	لو بارا - جنوبی	۲۴۷۹۶۵ "
(۳۰)	ماہجرود - شرقی	۱۰۴۹۶۵ "
(۳۱)	نصیر آباد - جنوبی	۸۴۴۹۲۵ "
(۳۲)	+	۳۱۶۳۳۸ "

قدیم زمانے میں اس صوبے کا بیشتر حصہ غیر آباد تھا قلعہ اسیر کے گرد تھوڑی بہت آبادی تھی - یہ جگہ اشوتہما کی طرف منسوب اور پرستش گاہ تھی - کہتے ہیں کہ ملک راجہ جس کی نویں پشت میں بہادر پیدا ہوا تقدیر کی نیرنگیوں سے پریشان ہوکر بیدر سے یہاں آیا اور اس نے موضع کروندائی تھالنیسر میں سکونت اختیار کی - ملک راجہ کے ساتھ اہل موضع نے برا سلوک کیا اور وہ ان لوگوں سے آزردہ ہوکر دہلی چلا گیا اور اس نے سلطان فیروز شاہ کی ملازمت اختیار کر لی - ملک راجہ صید افگنی میں بڑا مشتاق تھا - بادشاہ اس سے بیحد خوش ہوا اور خود ملک راجہ کی پسند پر اس کا انعام مقرر کیا - ملک راجہ نے موضع تھالنیسر کا فرمان اپنے نام حاصل کیا اور علاوہ اس قصبے کے اور بھی بے شمار دیہات پر اپنا قبضہ کر لیا اور ملک کے بیشتر غیر آباد حصے کو معمور کیا - ۷۸۴ ہجری میں ملک راجہ نے تھالنیسر کو اپنا صدر مقام مقرر کیا اور اپنے کو عادل شاہ کے خطاب سے مشہور کر کے اس حصے کا فرمانروا بن گیا - سترہ سال حکومت کرنے کے بعد ملک راجہ نے وفات پائی اور اس کے بعد ملک راجہ کا فرزند غزنین خاں المشہور بہ نصیر شاہ باپ کا جانشین ہوا اور اسی زمانے سے یہ سرزمین خاندیس کے نام سے مشہور ہوئی - اس نے چالیس سال چھ مہینے چھبیس روز حکومت کی - نصیر شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا میران شاہ حکمران ہوا بعض مورخین اسے عادل شاہ کہتے ہیں اس فرمانروا نے تین برس آٹھ مہینے تئیس روز حکومت کرنے کے بعد دنیا کو خیرباد کیا - میران شاہ کے بعد اس کا فرزند مبارک شاہ چوکندی سلطان فرمانروا ہوا جس نے سترہ برس چھ مہینے

انیس روز حکومت کی۔ چوکھنڈی سلطان کے فرزند احسن خاں المعروف بہ عادل شاہ عینا نے چھیالیس برس آٹھ مہینے دو دن حکومت کی اس کا عہد باقبال و مبارک رہا۔ اسی فرمانروا نے بجائے تھانسیر کے برہان پور کو پائے تخت بنایا اور اسیر کے قلعہ پر فتح پائی۔ سلطان احمد بانی سلطنت گجرات نے اپنی بیٹی احسن خاں کو بیاہ دی۔ عینا کی وفات کے بعد داؤد شاہ اس کے بھائی نے سات برس ایک ماہ سترہ دن حکومت کی۔ حسن خاں کے فرزند مسمی عادل شاہ ثانی نے گجرات میں پناہ لی۔ سلطان محمد بیگرہ راجی نے مسماۃ رقیہ دختر سلطان مظفر کے ساتھ عادل شاہ کا عقد کیا اور اُسے باپ کے ملک کا وارث بناکر اپنے شہر کو واپس کیا۔ عادل شاہ نے تیرہ برس حکومت کی اور اور دو فرزند میراں محمد شاہ اور مبارک شاہ اپنی یادگار چھوڑے۔ سلطان بہادر گجراتی کو عادل شاہ کے فرزند میراں محمد شاہ کے ساتھ ایک خاص محبت تھی اس نے میراں شاہ کو اپنا جانشین اور اپنے بھتیجے محمود اور خود اس کے بھائی مبارک شاہ کو ولی مقرر کیا۔ میراں شاہ نے اپنے دونوں موالی کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا بلکہ دانائی سے کام لیکر محمود کو گجرات کا فرمانروا بنایا اور خود خاندیس پر قانع رہا۔ میراں شاہ نے سولہ برس دو مہینے تین دن حکومت کرنے کے بعد دنیا کو خیرباد کیا اور ارکین دولت نے اس کے فرزند راجی کو تخت حکومت پر بٹھایا مبارک شاہ نے بھتیجے سے حکومت چھین لی اور بھائی کا وارث بن کر ۳۲ برس چھ مہینے ۵ دن خاندیس پر حکمراں رہا۔ مبارک شاہ نے وفات پائی اور اس کا چھوٹا بھائی راجہ علی خاں المعروف بہ عادل شاہ فرمانروا ہوا راجہ علی خاں نے بڑی دانائی وتدبر کے ساتھ اکیس سال تین ماہ بیس روز حکومت کی اور جہاں پناہ کی فوج کے ساتھ دکھنیوں سے معرکہ آرائی کرتے ہوے میدان جنگ میں کام آیا اور برہان پور میں دفن کیا گیا۔ علی خاں کے مرنے کے بعد اس کا فرزند خضر خاں المعروف بہ بہادر شاہ اپنے باپ کا جانشین ہوا لیکن اس کے طالع اقبال پر ادبار کی گھٹا چھائی اور سنہ ۴۵ الٰہی میں حکمرانی سے محروم کر دیا گیا جیساکہ اپنی جگہ مرقوم ہے۔

صوبہ برار

برار کا اصلی نام ورواٹٹ ہے۔ وردا ندی کا نام ہے اور ٹٹ کنارہ کو کہتے ہیں یہ علاقہ اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول بٹالہ سے بیراگوبہ تک دو سو کوس ہے غرض بیدر سے ہنڈیہ تک ایک سو اسّی کوس ہے۔

اس صوبہ کے مشرق میں بیراگڑھ واقع ہے جو بستر سے ملحق ہے۔ اس کے شمال میں ہنڈیہ ہے۔ دکن کی جانب تلنگانہ اور پچھم رخ ہھکر ہے۔ یہ علاقہ جنوب میں دو پہاڑوں کے درمیان آباد ہے۔ ایک پہاڑی کا نام بندہ ہے جس پر گاویل و نرنالہ اور تیل گڈھ کے قلعے واقع ہیں۔ دوسری پہاڑی کو سہیا کہتے ہیں جہاں ماھور اور رام گڈھ کے قلعے مشہور ہیں۔

آب و ہوا خوشگوار اور زراعت کثیر ہے۔ اس میں بہت سے دریا ہیں جس میں گومتی یا گوداوری بھی کہتے ہیں بڑی ہے جس طرح ہندوستان میں مہادیو سے منسوب ہے اسی طرح گوداوری گوتم بودھ سے منسوب ہے۔ اس دریا کی بابت بھی عجیب و غریب داستانیں منقول ہیں۔ گوداوری سے ترنیک کے قریب کوہ سہیا سے نکلتی اور احمد نگر میں داخل ہوتی ہے احمد نگر سے برار میں اور برار سے تلنگانہ میں بہتی ہے۔ ستارہ مشتری کے برج اسد میں داخل ہونے کے بعد ہندو ہر چہار طرف سے تیرتھ کے لئے وہاں آتے ہیں۔

گوداوری کے علاوہ دریائے تپتی اور تالی بھی بیحد مقدس مانی جاتی ہیں۔

دوسرا مشہور دریا پورنا دیول گاؤں کے جوار سے نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ وردا ندی تالی ندی کے منبع کے دس کوس اوپر سے بہتی ہوئی آتی ہے۔

تپتا دریا بھی دیول گاؤں کے قریب سے نکلتا ہے۔

اس ملک میں چودھری کو دیسکھ اور قانون گو کو دیسپانڈیہ مقدم کو پٹیل اور پٹواری کو کل کرنی کہتے ہیں۔

ایلچپور سب سے بڑا شہر اور صوبہ کا پائے حکومت ہے بنفشی رنگ کا ایک پھول

یہاں پیدا ہوتا ہے جس کی خوشبو بہت عمدہ اور تیز ہوتی ہے۔ اس پھول کو ہوپ جینیہ کہتے ہیں اور یہ زمین سے بالکل منفصل اگتا ہے۔

ایلچ پور سے سات کوس کے فاصلہ پر گاویل ایک بڑا اور بے نظیر قلعہ ہے قلعہ کے اندر ایک چشمہ ہے جس میں اہل شہر ہتھیاروں کو دھوتے ہیں۔

پنار۔ ایک سنگین قلعہ ہے جو پشتہ پر واقع ہے۔ دو ندیوں نے تین طرف سے اس قلعہ کو گھیر رکھا ہے۔

کھیرلہ۔ ایک سنگین قلعہ ہے جو میدان میں واقع ہے۔ قلعہ کے درمیان میں ایک پہاڑی ہے جو پرستش گاہ ہے قلعہ سے چار کوس کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے جس جاندار کی ہڈی اس کنویں میں گرتی ہے پتھر ہو جاتی ہے جس کی شکل کوڑی سے مشابہ لیکن اُس سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کے مشرق جانب چاتواتام ایک زمیندار کا مسکن ہے زمیندار مذکور دو ہزار سواروں پچاس ہزار پیادوں اور سو سے زاید ہاتھیوں کا مالک ہے۔

اسی کے مثل ایک دوسرا زمیندار بھی ہے۔ اس شخص کا نام وادہی راوُ ہے۔ دو سو سوار اور پانچ ہزار پیادے اس کے ماتحت ہیں۔

شمال کی جانب ایک دوسرا زمیندار ہے جس کا نام ناہر راؤ ہے جس کے پاس دو سو سواروں اور پانچ ہزار پیادوں کی فوج ہے۔ قدیم زمانے میں اس جوار میں ایک زمیندار تھیا نام بھی تھا لیکن اب اس کی زمینداری پر دیگر اشخاص قابض ہیں۔

ملک میں تمام تر گوند قوم آباد ہے۔

اس ملک میں جنگلی ہاتھی پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے حکام ہمیشہ فرمانروایان مالوہ کے باجگزار رہے یعنی اول الذکر زمیندار حاکم گڑھ کو اور دیگر مذکورہ زمیندار حاکم بنڈیہ کو خراج ادا کرتے تھے۔

نرنالہ۔ ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع ہے اس میں بے شمار عمارات ہیں۔ قریب میں بیجا رائے نامی ایک زمیندار ہے جس کے پاس دو سو سوار اور پانچ ہزار پیادے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا زمیندار مسمی ڈونگر خاں بھی پچاس سواروں اور تین ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ ہر دو زمیندار قوم کے گونڈ ہیں۔

بالا پور کے قریب دو چشمے رواں ہیں جن کے کناروں پر رنگ برنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ ان پتھروں کو تراش کر محفوظ رکھتے ہیں۔

اس مقام سے چھ کوس کے فاصلے پر شاہزادہ سلطان مراد کا مستقر واقع ہے جو اب عمدہ و معمور شہر اور شاہ پور کے نام سے موسوم ہے۔

مبل گڈھ کے قریب ایک چشمہ ہے لکڑی وغیرہ جو چیزیں اس میں گرتی ہیں پتھر ہو جاتی ہیں۔

کلم۔ قدیم زمانے کا عمدہ شہر ہے۔ اس شہر میں بھینسیں عمدہ پائی جاتی ہیں۔ اس کے قریب ایک زمیندار سکھی بب جیو حکومت کرتا ہے جو قوم کا گونڈ ہے اس زمیندار کو تمام طور پر چانداکہتے ہیں۔ یہ شخص ایک ہزار سواروں اور چالیس ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ بیراگڈھ میں ہیرے کی کان ہے اور نیز یہ قصبہ منقش و معمور کپڑوں کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ یہ مقام اس زمیندار کے زیر حکومت ہے جس پر حال ہی میں اس شخص نے قبضہ کیا ہے۔ بیراگڈھ میں جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

باسم کے نواح میں ایک قوم آباد ہے جو بیحد مغرور و سرکش ہے۔ اس قوم کے افراد ہنکار کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے پاس ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادے موجود ہیں۔

بنجارہ ایک دوسرے تعلقہ کا نام ہے جہاں سو سوار اور ایک ہزار پیادے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس تعلقہ کی مالک ایک عورت ہے۔ ہر دو ندکورہ بالا رئیس قوم کے راجپوت ہیں۔

مالبور۔ بیحد مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع ہے۔ قلعہ کے قریب ایک بتخانہ ہے جو درگا کی طرف منسوب اور اس نواح میں جگدیتا کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کی بھینسیں بیحد عمدہ نسل کی ہیں جو نصف من اور اس سے زاید دودھ دیتی ہیں۔ اس مقام کا زمیندار قوم کا راجپوت اور اندر جیو کے نام سے مشہور ہے۔ اس رئیس کو رانا کہتے ہیں جو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا حاکم ہے۔

مانک درگ۔ یہ بھی ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع اور گھنے جنگلوں سے گھرا ہوا ہے۔ حصار ندکور چانده کے نواح میں واقع ہے اور اس زمانے تک آزاد ہے۔

جینتور پور سرکار پاتھری کا ایک قصبہ ہے جہاں جواہرات و دیگر نفیس اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

تلنگانہ۔ یہ حصہ بیشتر قطب الملک کے قبضہ میں تھا لیکن قلیل عرصہ گزرا کہ اس حصہ پر فرمانروایان برار کا قبضہ ہوگیا۔

اندور و نرل میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی کانیں ہیں۔ یہاں پتھر کے خوبصورت و عمدہ برتن بنائے جاتے ہیں بھینسیں عمدہ نسل کی پائی جاتی ہیں۔ یہ امر بیحد تعجب انگیز ہے کہ یہاں ایک قسم کے پالو مرغ پائے جاتے ہیں جن کی ہڈیاں اور خون سیاہ فام ہوتا ہے۔

یہاں کا زمیندار جو جینا نیری کہلاتا ہے دسیکھ ہے۔ یہ شخص بہت ہی خوبیوں سے آراستہ ہے سو سواروں کا مالک ہے۔

راھم گڈھ۔ یہ بھی ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع اور جنگلوں سے گھرا ہوا ہے یہاں جنگلی ہاتھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ حصار اُس وقت تک قلمرو شاہی میں شامل نہیں کیا گیا۔

لنار۔ مکھر کا ایک علاقہ اور بہت بڑی تیرتھ ہے۔ برہمن اس کو لشن گیا کہتے ہیں۔ ہندوستان میں تین گیا ہیں جہاں خیرات کو صدقات وغیرہ دیگر اعمال خیر سے اسلاف کی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہیں۔ ایک گیا بہار میں ہے جو برہما کی طرف منسوب ہے۔ دوسرا مقام بیجاپور کے قریب واقع اور رودر کی طرف منسوب ہے اور تیسری جگہ یہ ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔

اس مقام پر بھی حوض ہے جس میں ایک گھرا چشمہ ہے۔ اس کا عرض و طول ایک کوس ہے اور چاروں سمت پہاڑ سے گھرا ہوا ہے۔ چشمہ کا پانی کھاری ہے لیکن اگر چشمے کے مرکز یا اُس کے اطراف سے پانی لیا جاتا ہے تو میٹھا پانی حاصل ہوتا ہے۔ اس میں بے شمار داہم مادے شیشہ و صابون بنانے کے پائے جاتے ہیں۔ یہاں شورہ بھی پیدا ہوتا ہے جس سے معقول آمدنی ہوتی ہے۔

ایک پہاڑ کی چوٹی پر بھی ایک چشمہ ہے جس کا دہانہ گائے بیل کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ پانی ایک دوسرے میں گرتا ہے لیکن جب اماوس (قمری ماہ کا تیسواں روز) دوشنبہ کی دن ہوتی ہے تو اس چشمہ سے پانی بڑے حوض میں گرتا ہے۔ یہاں بندر بکثرت

پائے جاتے ہیں۔ اس کے نواح میں ایک رئیس المعروف بہ وائیلہ برسراقتدار ہے جو قوم کا راجپوت اور دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ ایک دوسرا راجپوت زمیندار بھی ہے جو سر کتھہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس شخص کے ماتحت سو سوار اور ایک ہزار پیادے ہیں۔

بیتالہ۔ یہ بجد مضبوط حصار ہے جو پہاڑی پر واقع ہے پائل نگری اس کے مضافات میں داخل ہے۔ پہاڑی کے پتھر کاٹ کر کمر کوہ میں چار تہخانے تراشے گئے ہیں ہر مندر میں مشہور و معروف بتوں کی مورتیں موجود ہیں۔ یہاں کا رئیس میدنی راؤ ہے جو قوم کا راجپوت اور دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا حاکم ہے۔ دوسرا زمیندار مسمی کام جیو بھی قوم کا راجپوت ہے۔ سو سوار اور ایک ہزار پیادے اس شخص کے ماتحت ہیں۔

صوبہ میں سولہ سرکار اور ایک سو بیالیس ۱۴۲ پرگنے ہیں۔ قدیم زمانے سے مالگزاری فصل کی پیداوار کے اندازہ کے مطابق وصول کی جاتی تھی۔ چونکہ ایک براری تنگہ دہلی کے آٹھ تنکوں کے برابر ہوتا ہے اس لئے اصل جمع ساڑھے تین کروڑ تنگہ یا چھپن کروڑ دام ہوئے۔ بعض دکنی فرمانرواؤں نے مالگزاری میں اضافہ کر کے تین کروڑ چھتر لاکھ پچیس ہزار تین سو پچاس تنگے وصول کئے۔ سلطان مراد کے زمانے میں چھبیس لاکھ سینتیس ہزار چار سو چون براری تنگوں کا مزید اضافہ کیا گیا جس کی میزان چار کروڑ ایک لاکھ باسٹھ ہزار سات سو چار براری تنگہ تک پہونچ گئی اصل جمع اور اضافہ کی مجموعی رقم جو تنگوں میں وصول کی جاتی تھی جو چونسٹھ کروڑ چھبیس لاکھ تین ہزار دو سو بہتر دام کے مساوی ہے۔

اس قوم میں ان آٹھ پرگنوں کی آمدنی سرکار چانده میں داخل کر دئے گئے ہیں اور نیز سرکار کھیرلہ سے ان بائیس پرگنات کی جن پر چھاتو اور دوسرے زمیندار قابض ہیں آمدنی شامل نہیں ہے۔

صوبہ برار ۔ سرکار گاویل

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چھیالیس پرگنے	+	۱۳۳۶۶۶۰-۱۸۰	۱۲۰۸۴۰۴۸	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	حویلی ایلچ پور۔ اینٹ اور پتھر کا قلعہ۔	+	۱۴۰۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۲)	ہستنی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	آرون	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	انجی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	انجس گاؤں	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	قریات بابیل	+	۶۰۴۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	قریات باری	+	۱۱۴۳۶۸	۸۲۳۶۸	+	+	+
(۸)	بھادگلی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بیاوڈا	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بسرولی	+	۷۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	پاسکھیر	+	۹۶۰۰۰۰				
(۱۲)	قریات پالا	+	۸۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰ گونڈ	+
(۱۳)	برور	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	قصبہ بلی گاؤں	+	۸۱۷۳۵۰	۱۷۷۳۵۰	+	+	+
(۱۵)	قصبہ پوستہ	+	۹۱۴۴۶۰	۵۹۴۴۶۰	+	+	+
(۱۶)	بدھراسنی	+	۴۸۲۵۳۰۰	۱۶۲۵۳۰۰	+	+	+
(۱۷)	تیوسہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	تہوگاؤں	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	چکھلی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	۴۰۰	۲۵۰۰	بنجارا و گونڈ
(۲۰)	دریاپور	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۱)	دہاموری	+	۲۷۱۸۵۴۰	۱۱۱۸۵۴۰	+	+	+
(۲۲)	ریدھپور	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۳)	سرس گاؤں	+	۵۲۹۶۰۰۰	۴۹۶۰۰۰	+	+	+
(۲۴)	قصبہ سرالا	+	۱۸۳۵۳۹۰	۱۰۱۵۳۹۰	+	+	+
(۲۵)	سرسون	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۶)	سالبود	+	۳۴۰۰۰۰ ۳۰۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۷)	قریات شیرپور	+	۴۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	کرمٹکبورم	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۹)	کھولاپور	+	۴۸۷۰۱۱۴	۷۰۱۱۴	+	+	+
(۳۰)	کارنجا بدہیونا دو محال	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	کرنج گاؤں و قصبہ کہیرہ دو محال۔	+	۵۲۳۲۰۰۰	+	+	+	+
(۳۲)	کمرگاؤں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۳)	کارنجا بیبی	+	۴۲۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۳۴)	کورہا	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۵)	مانہ	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۶)	ملبہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۷)	مانجرکہیر	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۸)	مالکہیر	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۹)	سنگلوڑ (منگرول)	+	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۰)	سورجبی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۱)	نندگاؤں پیٹھ	+	۶۶۳۳۸۲۶	۲۳۳۸۲۶	+	+	+
(۴۲)	نندگاؤں	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۳)	پرگنہ بیر	+	۳۲۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۴۴)	ہاٹ گاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار پنار

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ پرگنے	+	۱۳۴۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	حویلی پنار۔ سنگین (و بلند) قلعہ ہے اور اُس کے تین طرف پانی ہے۔	+	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	سیلو	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۰	۴۰۰	گونڈ
(۳)	سیون بارہا کانٹ بارہا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	کھیل جھری	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۵۰۰	راجپوت
(۵)	ماندگاؤں۔ گدر	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	۲۵	۴۰۰	راجپوت

سرکار کھیرلہ

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پینتیس پرگنے	+	۱۷۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	آتمیر سنگین قلعہ میدان میں ہے۔	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۲)	آہ مشتہ	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	جاتیا
(۳)	پتن	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	بجعیس دیہی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۵)	برور	+	۲۸۰۰۰۰۰	+	۲۰	۵۰۰	چاندجی مالی
(۶)	باسد (ماسد)	+	۴۸۰۰۰۰	+	۱۰	۱۰۰	زنار دار گونڈ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۷)	پونی	+	۴۰۰۰۰۰	+	۵۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	حویلی کہیرلہ	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت و لوہاری وگونڈ۔
(۹)	ساتیز اتیر دو محال	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	گونڈ
(۱۰)	سائین کہیرہ	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	قصبہ جبرور	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	منڈوی	+	۴۸۰۰۰۰	+	۱۰	۱۰۰	زناردار و گونڈ
(۱۳)	ہولتائی	+	+	+	+	+	+
(۱۴)	ددگہ	+	+	+	+	+	+
(۱۵)	نازنگ واری	+	+	+	+	+	+
(۱۶)	مالابیل	+	+	+	+	+	+
(۱۷)	مالوی	+	+	+	+	+	+
(۱۸)	منکا	+	+	+	+	+	+
(۱۹)	سیوہ	+	+	+	+	+	+
(۲۰)	جام کہیر	+	+	+	+	+	+
(۲۱)	بیل ولی	+	+	+	+	+	+
(۲۲)	سی رائے	+	+	+	+	+	+
(۲۳)	چکھلی	+	+	+	+	+	+
(۲۴)	کھاور	+	+	+	+	+	+
(۲۵)	والدہ	+	+	+	+	+	+
(۲۶)	باری	+	+	+	+	+	+
(۲۷)	وائی گاؤں	+	+	+	+	+	+
(۲۸)	دیوتھانا	+	+	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۹)	بوری	+	+	+	+	+	+
(۳۰)	سلوے	+	+	+	+	+	+
(۳۱)	رام جوک	+	+	+	+	+	+
(۳۲)	جنابک (جنابک)	+	+	+	+	+	+
(۳۳)	جومار	+	+	+	+	+	+
(۳۴)	جابیاں پور (جامیاں پور)	+	+	+	+	+	+

سرکار نرناله

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چونتیس[۳۴] پرگنے	+	۱۳۰۹۵۴۴۷۶	۱۱۰۳۸۴۲۲	+	+	+
(۱)	آنکوٹ	+	۶۴۷۰۰۶۶	۷۰۰۶۶	+	+	+
(۲)	آڈگاؤں	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰۰	دوکر گونڈ
(۳)	امیرو چلپی ۲ محال	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	آنکولہ	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بالاپور	+	۲۲۰۰۰۰۰۰	۳۳۰۰۰۰۰	+	+	+
(۶)	پنجر	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بارسی تانکلی	+	۲۸۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	پیپل گاؤں	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	پاتر شیخ بابو	+	۳۷۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۰)	قصبہ باری گاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	۶۴۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	باترورہ	+	۳۳۳۲۵۰۰	۱۲۶۲۵۰۰	+	+	+
(۱۲)	بان بہر	+	۱۵۶۸۰۰۰	۶۰۸۰۰۰	+	+	

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۳)	بدنیر بیولجی	+	۲۷۶۴۴۵۰	۳۶۴۴۵۲	+	+	+
(۱۴)	بدنیر کالکا	+	۴۸۱۳۷۰۰	۱۳۸۰۰	+	+	+
(۱۵)	بل گاؤں	+	۱۰۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۶)	جی پور	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	چاندور	+	۴۸۸۷۰۰۰	۸۷۰۰۰	+	+	+
(۱۸)	دہارور	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	دھینڈا	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۰)	روھن کہیر	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۱)	راجور	+	۱۰۰۰۰۰۰	۵۲۰۰۰۰	+	+	+
(۲۲)	شیولا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	شیرپور	+	۴۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۴)	کرندکہیر	+	۲۴۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۲۵)	کونقل	+	۱۴۰۹۰۰۰	۲۰۹۰۰۰	+	+	+
(۲۶)	کونقلی	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۷)	میگاؤں	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	مہین	+	۶۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰	+	+	+
(۲۹)	ملکاپور	+	۱۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۰)	میلگڑھ	+	۲۹۴۳۶۰ ازمحاصل راہ داری	+	+	+	+
(۳۱)	قریات راجور	+	۴۰۰۰۰۰	۱۷۰۳۵۶	+	+	+
(۳۲)	نادورہ (ناندورہ)	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۳)	قصبہ ہٹ گاؤں	+	۱۵۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	+	+	+

سرکار کلم

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس پرگنے	+	۳۲۴۲۸۰۰۰ نقدی				
(۱)	ایندوری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	امراوتی	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	ایبنی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پونہ	+	۳۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بوری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	پیلہ	+	۲۷۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	تلی گاؤں	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	تلی گاؤں (وانی گاؤں)	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	ڈونگر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	رالی گاؤں	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	سالور	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	کورہار	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	قصبہ کلم	+	۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	کھیلاپور	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	لاڈکھیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	نائی گاؤں	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	ناچن گاؤں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	پونت لوہارا	+	۱۲۸۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	ترک جاند اس پرگنے پر ایک زمیندار قابض ہے۔						

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۰)	مال بوری	+	+	+	+	+	+
(۲۱)	چاندور	+	+	+	+	+	+
(۲۲)	لہوباٹی	+	+	+	+	+	+

سرکار باسم

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	آٹھ پرگنے	+	۳۲۶۲۵۲۵۰	۱۸۲۵۲۵۰	+	+	+
(۱)	اونڈہ	+	۴۸۶۴۰۰۰	۹۴۰۰۰	+	+	+
(۲)	باسم حویلی	+	۸۱۹۱۲۵۰	۱۶۱۲۵۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۳)	بانتھی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	چارتھانہ	+	۴۸۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۵)	کلنبہ نوری	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	کرری وبھنی	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	منگلور	+	۳۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	نرسی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار ماہور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بیس پرگنے	+	۴۲۸۸۵۴۴۴	۹۷۸۴۴	+	+	+
(۱)	انسنگھ	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	امرکھیر	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	پوسد	+	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	تامسا	+	۲۱۷۷۸۴۴	+	+	+	+

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	چکھنی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	پچھولی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	حویلی ماہوریا قصبہ پورہ	+	۳۶۸۰۰۰۰۰	۹۷۸۴۴	+	+	+
(۸)	دہاروہ	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	دہانکی	+	۳۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	سیوالا	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	سیونی	+	۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	گرولی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	کہنوٹ	+	۱۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	کورٹھہ	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	میٹھ	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	ھہگاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	نانداپور	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	ہلدبدہونا	+	+	+	+	+	+

سرکار مانک ورگ

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	بھاول	+	۳۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	بھان	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	چاندور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	جانیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	راجور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	کورٹھہ	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	نیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار پاتھری

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھارہ پرگنے	+	۸۰۷۰۵۹۵۴	۱۱۵۸۰۹۵۴	+	+	+
(۱)	اروہاپور	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	حویلی پاتھری	+	۲۵۱۱۴۷۴۰	۵۰۱۴۷۴۰	+	+	+
(۳)	پرمنی	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پانچل گاؤں	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بلہور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	بسمت	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بارر	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	تانکلی	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بھنتور	+	۳۶۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۰)	جھری	+	۱۶۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	سیولی	+	۳۶۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۲)	کوسری	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	لوہ گاؤں	+	۴۸۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۴)	لکت مدہ کہیر	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	ماترگاؤں	+	۴۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰	+	+	+
(۱۶)	ناندیر	+	۶۸۷۱۲۰۳	۳۷۱۲۰۹	+	+	+
(۱۷)	وسا	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	ہاٹا	+	۱۲۰۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+

سرکار تلنگانہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	انیس پرگنے	+	۷۱۹۰۴۰۰۰	۶۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱)	ایندور	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اولہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بودن	+	۸۰۰۰۰۰	۴۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۴)	بھاسر	+	۱۶۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۵)	بھیسا	+	۶۴۰۰۰۰				
(۶)	باکنڈا	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+	+
(۷)	بیمگل	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+	+
(۸)	بائورا	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بھوکر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	تموری	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	قریات خداوندخاں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	دھکوار	+	۹۶	+	+	+	+
(۱۳)	راجور	+	۱۶۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۴)	کوٹ گیر	+	۲۲۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۵)	کھرکا	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	کوسم تلنہ	+	۶۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	بوھگانوں	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	مدہول	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	نرمل	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار رانگر (رامگر)

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ پرگنے	+	۹۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	بل عرب	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	حویلی رانگر	+	۲۵۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	چینپور	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	کھنڈوہ	+	۳۲۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	مول مرگ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار مھکر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چار پرگنے	+	۴۵۱۷۸۰۰۰	۳۷۶۰۰۰	+	+	+
(۱)	حویلی مھکر	+	۲۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	تمرنی	+	۷۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	دلول گاؤں	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	سکر کہیرلہ	+	۶۷۷۶۰۰۰	۳۷۶۰۰۰	+	+	+

سرکار تبیالہ (بتیال واڑی)

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	نو پرگنے	+	۱۹۱۲۰۰۰۰	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱)	اودن گاؤں	+	۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اناوان	+	۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بتالہ باری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	چاندور	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	چکھلی	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	دہاد	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	دہاویر	+	۲۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	سیونا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	سانولابارہ	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

بیشتر یہ صوبہ دکنی فرمانرواؤں کے قلمروِ حکومت میں داخل تھا۔ سلطان محمود بہمنی کے عہد حکومت میں پانچ امیروں نے بغاوت کر کے بادشاہ کو بطور ایک نظر بند فرمانروا کے معطل کر دیا۔

برار پر فتح اللہ المخاطب بہ عماد الملک نے قبضہ کیا۔ فتح اللہ نے چار برس حکمرانی کر کے وفات پائی اور اُس کا فرزند مسمی علاء الدین اپنے باپ کا جانشین ہو کر عماد الملک کے خطاب سے مشہور ہوا۔

علاء الدین نے چالیس سال حکومت کی۔ علاء الدین کے بعد اُس کا فرزند دریا خاں پندرہ سال فرمانروائی کرتا رہا۔ دریا خاں کی وفات کے بعد اُس کا خرد سال فرزند برہان تخت نشین ہوا۔ لیکن امرائے دربار نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لی یہاں تک کہ میر تقی نظام شاہ والی احمد نگر نے برار کو فتح کر کے اس صوبے کو بھی اپنی قلمروِ سلطنت میں داخل کر لیا۔

صوبۂ گجرات

یہ صوبہ بہت بڑا اور اقلیم دوم میں واقع ہے جو برہان پور سے جگت تک

تین سو ساٹھ کوس لمبا اور جالور سے بندر دمن تک دو سو ساٹھ کوس اور ایدر سے بندر کھنبایت تک ستر کوس چوڑا ہے۔

اس کے پورب خاندیس اور شمال میں جالور و ایدر واقع ہیں۔ جنوب میں بندر دمن کھنبایت ہیں اور پچھم رخ جگت ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے۔ اس صوبے کے جنوب میں پہاڑ ہیں۔ اس علاقے میں متعدد دریا ہیں۔ سمندر کے علاوہ صوبے کے مشہور دریا سابرمتی۔ بانزک۔ مہندری۔ نربدہ۔ تپتی اور سرستی ہیں۔ ان دریاؤں کے علاوہ دو چشمے بھی ہیں جو گنگا اور جمنا کے نام سے مشہور ہیں۔

آب و ہوا قریب معتدل ہے چونکہ ملک ریگستان ہے اس لئے بارش کے زمانے میں یہاں کی زمین پر کیچڑ نہیں ہوتی۔ جوار اور باجرے کی کاشت زیادہ ہوتی ہے اور انہیں پر غذا کا مدار ہے۔ ربیع کی فصل کم ہوتی ہے۔ گیہوں اور دوسرے غلے مالوہ اور اجمیر سے اور چاول دکن سے آتے ہیں۔ پیداوار کی تقسیم فصل کے اندازہ سے ہوتی ہے اور زمین کی پیمائش کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس ملک کا قاعدہ ہے کہ کھیتوں اور باغوں کے گرد تھوہڑ کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ ان جھاڑیوں سے بہت اچھا احاطہ گھر جاتا ہے اور ان کو پار کر کے درختوں یا باغوں میں جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ آم اور دیگر میووں کے درختوں کی کثرت سے سارا شہر ایک باغ معلوم ہوتا ہے۔ پٹن سے بردوہ تک جو سو کوس کا فاصلہ ہے آم کے باغات ہیں جن میں بڑے اور شیریں پھل ہوتے ہیں۔ بعض قسم آم کی اسی ہے جس کے کچے پھل بھی شیریں ہوتے ہیں۔ اس صوبے میں انجیر اچھے ہوتے ہیں خربوزہ جاڑے اور گرمی ہر دو فصل میں پیدا ہوتا ہے اور ہر فصل میں دو ماہ تک بکثرت پایا جاتا ہے۔ انگور کی پیداوار معتدل ہے ان کے علاوہ دیگر میوہ جات اور پھول کثرت سے موجود ہیں۔ درختوں کی کثرت کی وجہ سے شکار کا پورا لطف حاصل نہیں ہوتا۔ جنگلی چیتے بکثرت ہیں۔

مکانوں کی چھتیں اکثر کھپریل کی ہیں لیکن دیواریں پختہ اینٹ اور چونہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اکثر باشندے اپنی دوراندیشی سے دیواروں کی تنگی بنیاد بہت چوڑی رکھتے ہیں یہ دیواریں درمیان میں کھوکھلی ہوتی ہیں۔ اور ان میں پوشیدہ راستے قائم کرتے ہیں۔ سواری میں بہل بہت رائج ہے۔ نقاش۔ مہرکن و دیگر پیشہ ور بکثرت ہیں۔

گجرات کے ہنرمند پیشہ ور سیپ پر ایسا کام بناتے ہیں کہ نہایت خوبصورت خطوط نمودار ہو جاتے ہیں۔ سیپ کے قلمدان وصندوقچے وغیرہ بناتے ہیں۔ زرتاری کپڑے وچیرہ فوطہ وجامہ وار ومخمل وزربفت وغیرہ بہت خوب بنے جاتے ہیں۔ اہل گجرات روم وفرنگ ایران وتوران کے مختلف کپڑوں کے نمونے تیار کرتے ہیں۔ اس صوبے میں تلوار جمدھر کھپوہ تیر وکمان عمدہ بنائی جاتی ہیں۔ جواہرات کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور چاندی کی درآمد روم وعراق وغیرہ ممالک سے ہوتی ہے۔

قدیم زمانے میں اس صوبے کا دارالحکومت پٹن تھا اس کے بعد چندراونگ جاپانیر رہا اور اب احمد آباد ہے۔

احمد آباد۔ بیحد خوبصورت ومعمور شہر ہے جو دریائے سابرمتی کے ساحل پر آباد ہے۔ اس کا عرض البلد پچیس دقیقہ ہے۔ احمد آباد اپنی آب وہوا کی خوبی وصفائی کی وجہ سے تمام عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا شہر میں دو قلعے ہیں جن کے احاطہ کے باہر تین سو ساٹھ محلے خاص وضع کے ہیں۔ اور وہ پورہ کہلاتے ہیں شہر کی تمام ضروریات ہر حصہ میں پائی جاتی ہیں اس زمانے میں اس قسم کے چوراسی محلے آباد ہیں۔ شہر میں ایک ہزار سنگی مسجدیں ہیں ہر مسجد میں دو منار ہیں اور عجیب وغریب نگارین کتابے ہیں۔ رسول آباد میں شاہ عالم بخاری کا مزار ہے۔ احمد آباد سے تین کوس کے فاصلے پر بیتوہ آباد ہے اس میں حضرت قطب عالم پدر حضرت شاہ عالم بخاری و دیگر بزرگانِ دین کے مزارات ہیں۔ قریب میں عمدہ باغات ہیں۔ حضرت قطب عالمؒ کے روضہ پر کپڑے کا ایک ہاتھ لمبا ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں لکڑی پتھر اور لوہا بھی شامل ہے اس پردے کی بابت عجیب وغریب روایات بیان کی جاتی ہیں۔ تین کوس کے فاصلے پر موضع سرکھج آباد ہے اس موضع میں حضرت شیخ احمد کھتو سلطان احمد جن کے نام پر احمد آباد شہر آباد ہے۔ یہاں نیل بھی بنتا ہے جو روم وغیرہ کو جاتا ہے۔ بارہ کوس کے فاصلے پر محمود آباد واقع ہے اس شہر کو سلطان محمود نے آباد کیا ہے شہر میں بہترین عمارات پائی جاتی ہیں عمارات کا سلسلہ چار کوس مربع تک پھیلا ہوا ہے۔ شہر کے گرد ایک چار دیواری ہے جس میں ہر نصف کوس پہ

ایک باغ وایک شکار گاہ بنائی گئی ہے شکارگاہ میں ہرن ودیگر جانور کثرت موجود ہیں۔

ایدر کا حاکم نراین داس زمیندار ہے یہ شخص بیحد ریاضت گزار ہے۔ وہ اولاً مویشیوں کو غلہ کھلاتا ہے اور اس کے بعد ان کے گوبر سے دانے چنتا اور اس کو خود کھاتا ہے۔ برہمن اس طرز عمل کو بیحد تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ نرائن داس قبیلہ راٹھور کا سردار خیال کیا جاتا ہے اور پانچ سو سوار اور دس ہزار پیادے اس کے ماتحت ہیں گھوگھہ اور کنبایت کے بندرگاہ اس سرکار میں داخل ہیں۔ کنبایت کا بندرگاہ بہت بڑا وعمدہ شہر ہے جہاں مختلف تجار سکونت پذیر ہیں۔ شہر خوبصورت عمارات و سامان تجارت سے معمور ہے۔ جہاز گھوگھہ سے روانہ ہو کر کنبایت میں لنگر انداز ہوتے ہیں۔ بحری تجارتی سامان کشتیوں پر لادا جاتا ہے جو تاوری کہلاتی ہیں۔ یہ کشتیاں گھوگھہ سے سامان لاد کر کنبایت آتی ہیں۔

کری میں بیل عمدہ نسل کے پائے جاتے ہیں ایک جوڑی بیل کی قیمت تین سو روپیہ مقرر ہے۔ جانوروں کی قیمت ان کی خوبصورتی وطاقت اور سبک رفتاری پر منحصر ہے جانور جس قدر ان صفات میں بہتر ہوتا ہے قیمت اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔

جھالوارہ قدیم زمانے میں ایک جداگانہ ریاست تھی جس میں بارہ سو مواضع آباد تھے۔ ریاست کا طول ستر کوس اور عرض چالیس کوس تھا اور دس ہزار سوار اور اسی قدر پیادے یہاں کی مقامی فوج تھی۔ اس زمانے میں فوجی قوت صرف دو ہزار سواروں اور تین ہزار پیادوں تک محدود ہے۔ حاکم جھالوارہ شاہانِ گجرات کا باجگزار تھا۔ ریاست چار حصوں میں منقسم تھی اور باشندے اکثر و بیشتر جھالہ قبیلہ کے راجپوت ہیں۔ زمانہ حال میں جھالوارہ احمدآباد کا ایک پرگنہ ہے جس کے قصبات اور تپہ جات کی تفصیل ذیل کے نقشے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

جھالاوارہ کلاں

بیرم گاؤں مستقر حاکم۔ ھلوذ۔ بدھوان۔ کوہا۔ وارنگ ڈارہ۔ سجانا۔ پاتری جہاں نمک کی کان ہے۔ سہالا۔ بروذہ۔ جنجھو وارا۔ سنجان۔ دھولپر۔ منڈل۔

پرگنات مچھو کھنڈا

موربی۔ رانیور۔ تنکارا۔ کھنجریا۔ مالیا۔ کروز اس کی نواح میں موتی پائے جاتے ہیں۔ وہنسر۔ امرول۔

پرگنات جانبوجی

جانبو۔ لیمبری۔ سیانی۔

پرگنات جو بنسی قوم پرمار کا خاص وطن

موربی۔ چھپنیں مواضعات۔ چوٹلا۔ بخپین مواضعات (۵۵) زمانہ حال میں موربی معہ سات تپہ کے سرکار سورٹھ میں شامل ہے۔

پٹن میں دو قلعے ہیں ایک سنگی اور ایک خشتی۔ اس کا طول البلد ایک سو سترہ درجے دس دقیقہ اور عرض البلد تیئیس ۲۳ درجے تیس دقیقہ ہے۔ اس ملک میں بیل بہت عمدہ ہوتے ہیں جو نصف روز میں پچاس کوس مسافت طے کرتے ہیں مشروع نہایت عمدہ بنا جاتا ہے جو دور دراز ممالک میں بطور تحفہ بھیجا جاتا ہے۔

سدہ پور ایک قصبہ ہے جو دریائے سرسپتی کے کنارے آباد اور بہت بڑی تیرتھ ہے۔

بڑنگر قدیم اور بڑا شہر ہے۔ اس میں تین سو بتخانے ہیں اور ہر بتکدہ کے قریب ایک تالاب ہے۔ شہر میں برہمن کثرت سے آباد ہیں۔

جانپانیر نہایت عمدہ و خوش منظر قلعہ ہے جو بیحد بلند پہاڑ پر واقع ہے قلعہ پر جانے میں ڈھائی کوس کا راستہ بیحد دشوار گزار ہے۔ اس راہ میں چند مقامات پر دروازے نصب کئے گئے ہیں۔ ایک مقام پر تقریباً ساٹھ گز پہاڑ کا ٹکڑا تختہ بندی

کردی ہے جو جنگ کے وقت کام دیتے ہیں یہاں میوے عمدہ ہوتے ہیں۔

سورت مشہور بندرگاہ ہے۔ دریائے تپتی شہر کے قریب بہتا اور سات کوس کے فاصلہ پر جاکر سمندر میں گرتا ہے۔

رانیر بھی ایک بندرگاہ ہے جو دریائے تپتی کے مقابل ساحل پر آباد ہے۔ رانیر بندر سورت کے توابعات میں ہے۔ قدیم زمانے میں یہ بہت بڑا شہر تھا۔ کھنڈیوی اور بانسر کے بندرگاہ بھی بندر سورت کے مضافات میں داخل ہیں۔ تمام میوے خاصکر انناس بہت عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے خوشبودار تیل یہاں ملتے ہیں زرتشتی مذہب کے پیرو فارس سے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ یہ گروہ ژند و پاژند کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ روشتیوں نے دخمے (مدفن) بھی بنائے ہیں۔ غرضکہ قبلۂ عالم کی صلح کل سیاست نے ہر فرقہ کو شاد و مطمئن فرمایا ہے۔ وزرائے سلطنت کی غفلت اور حکام سرحد کی عدم توجہ سے اس سرکار کے اکثر پرگنے اب بھی نصاریٰ کے قبضے میں ہیں شلاً دمن۔ سنجان تارا پور۔ ماہم اور بسیے جو شہر بھی ہیں اور بندرگاہ بھی۔

بھروچ میں ایک عمدہ قلعہ ہے۔ دریائے نربدا اس کے کنارے سے گزرتا ہوا سمندر میں گرتا ہے۔ بھروچ اعلٰے و نہایت اہم فوجی مقام سمجھا جاتا ہے اور کاوی۔ گندھار گھا بھوت اور بھنکورا کی بندرگاہیں اس کے توابعات میں داخل ہیں۔

قصبہ ہاسوت کے نواح میں ایک شکارگاہ ہے جو آٹھ کوس لمبی اور چار کوس چوڑی ہے۔ شکارگاہ میں ہرن اور دوسرے جانور بہ کثرت ہیں۔ اس کے گرد ایک سرسبز و شاداب جنگل ہے جو دریائے نربدا کے کنارے پر واقع اور قطعاً ہموار ہے۔

سرکار سورت

یہ سرکار پیشتر ایک جداگانہ ملک تھا جس میں پچاس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادوں کی فوجی قوت تھی قبیلہ کہلوت اس پر حکمران تھا۔ بندرگاہ گھوگہ سے دامرانی تک ایک سو پچیس کوس لمبا اور سرودہار سے بندرگاہ دیو تک بہتر کوس چوڑا ہے۔ اس کے مشرق میں احمد آباد۔ شمال میں ملک کچھ اور جنوب و مغرب میں دریائے شور (بحر ہند)

واقع ہیں۔ سورت کی آب و ہوا صحت بخش ہے اور پھول بکثرت پائے جاتے ہیں میوہ جات میں انگور و خربزہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ملک نو اضلاع میں منقسم ہے اور ہر ضلع مختلف اقوام کے افراد سے آباد ہے۔ اقوام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پرگنات سورت جدید

جوناگڈھ با حویلی سلطان پور۔ بروا۔ ہانساور۔ چورار ابنور۔ کندولنا۔ ہست جتی۔ اونڈ۔ بگسرا۔ مہندردا۔ بھانتزور وغیرہ۔

پرگنات سورت قدیم جسکو تاگھر کہتے ہیں

پٹن سومنات۔ اونہ۔ دیلوارہ۔ منگلور۔ کواری نار۔ مول مہادیو۔ چورواڑ۔ دیلو وغیرہ۔

پرگنات گھولوارہ

لاٹھی۔ لولیانہ۔ بھیم راور۔ جس دہون۔ ماندوی۔ بیرائی۔ سیہور۔

پرگنات والاک

مہوہ۔ تلاجا۔ پالی تانہ وغیرہ۔

پرگنات پاؤبھیلہ

جگت (جس کو دوارکا کہتے ہیں) ارامرائی دھاری وغیرہ (ہر نسخے میں یہ اسی طرح تحریر ہے۔

ممکن ہے کہ یہ مقام سنکو دہار ہو)

پرگنات بر ڑا

برڑا۔ گوم لی وغیرہ۔

پرگنات قوم یا گھیلہ

سورو ہار۔ گونڈل۔ رایت۔ وہانک وغیرہ۔

پرگنات واجی قوم جو صحرا نشین ہے

جھانجھیر۔

پرگنات الوس تونبل

موسفہ جسے سورت جدید کہتے ہیں عرصے تک ناقابل گذر جنگلوں اور پیچیدہ کوہستانی سلسلوں کی وجہ سے غیر آباد تھا اور کوئی شخص اس کے حدود میں قدم نہیں رکھتا تھا اتفاق سے ایک درویش منش سیاح کا اس راہ سے گزر ہوا اور اس کے ذریعے سے راہ کا پتہ معلوم ہوا۔ جوناگڑھ کا وہ مشہور سنگی قلعہ اسی علاقے میں ہے جس کو سلطان محمود غزنوی نے فتح کیا اور مفتوحہ حصار کے پاس ایک دوسرا سنگی قلعہ تعمیر کیا۔

آٹھ کوس کے فاصلہ پر اوسم کا قلعہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ یہ قلعہ اس زمانے میں کھنڈر ہو گیا ہے لیکن اس قابل ہے کہ اس کی مرمت کی جائے۔ اس کے قریب گرنال پہاڑی کی چوٹی پر ایک دوسرا قلعہ ہے جس میں متعدد چشمے رواں ہیں۔ یہ مقام جین مذہب کے پیرووں کی تیرتھ ہے۔ اس قلعے کے نزدیک بندرگاہ کوندی کولیات

واقع ہے۔ یہ بندرگاہ ان دو مواضعات کے نام سے موسوم ہے جو اس سے
ایک کوس کے فاصلے پر آباد ہیں۔
جوناگڑھ کے عقب میں سیال کوکہ نام ایک جزیرہ ہے جو چار کوس لمبا اور
اسی قدر چوڑا ہے اس جزیرہ کے قریب ایک جنگل ہے جس کا دور تین مربع کوس ہے۔
اس جزیرہ میں جنگلی میوے پیدا ہوتے ہیں اور اس جگہ کولی قوم کے افراد آباد ہیں۔
اس علاقے کو گر کہتے ہیں۔ موضع نونکا گوشا کے قریب دریائے بہادر سمندر میں
گرتا ہے۔ یہاں پر ایسی نازک مچھلی پیدا ہوتی ہے کہ دھوپ میں ذری دیر رکھنے سے
وہ مر جاتی ہے۔ یہاں اونٹ نفیس وعمدہ پائے جاتے ہیں اور گھوڑوں کی ایک نسل
بھی ہے جس کے جانور گوت سے بڑے ہوتے ہیں۔
دوسرے حصہ میں شہر پٹن آباد ہے۔ یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے
اور اس میں ایک سنگی قلعہ ہے۔ اس شہر کو عام طور پر پٹن سومنات کہتے ہیں۔ یہ شہر
ایک بڑی بندرگاہ ہے جہاں سمندر کے کنارے ایک میدان میں جس کا رقبہ
تین کوس ہے نوسنگی برج بنے ہوئے ہیں۔ یہاں تلواریں عمدہ بنتی ہیں۔ اسی نواح
میں ایک کنواں ہے جس سے تلوار کی دھار تیز ہوجاتی ہے۔ منگلور۔ دیو پور بندر۔
کوری نار احمد پور اور مظفر آباد کی بندرگاہیں اسی ساحل پر واقع ہیں۔ چشمہ سرستی سومنات
کے قریب پھوٹتا ہے۔ یہاں برہمنوں کی پرستش گاہیں متعدد ہیں جن میں سومنات۔
پرانچی اور کوری نار بیحد متبرک سمجھی جاتی ہیں۔ تقریباً چار ہزار برس کا زمانہ گزرا کہ
اسی جوار یعنی دریائے برن و سرستی کے درمیانی علاقہ میں یادو قوم کے چھپن کروڑ افراد
جبکہ تماشوں اور تفریح میں مشغول تھے ایک دوسرے سے جنگ آزما ہو کر میدان میں
خاک و خون کا ڈھیر ہو گئے ان کے بابت عجیب وغریب افسانے زبان زد ہیں۔
پٹن سومنات کے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر بھال کا تیرتھ (تیرکا معبد) واقع ہے۔
اس مقام پر ایک تیر سری کشن کے لگ کر دریائے سرستی کے کنارے ایک پیپل کے درخت
کے نیچے زمین میں سما گیا جسے پیپل سر کہتا اور ہر دو مقامات کو بیحد متبرک
وقابل تعظیم مانتے ہیں۔
حیرت انگیز امر یہ ہے کہ قصبۂ مول مہادیو میں جہاں ایک مندر مہادیو کی طرف

منسوب ہے ہر سال برسات کے قبل ایک خاص روز ایک جانور جس کو ہندی میں کمہ (ٹیکھہ)
کہتے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ جانور ضخامت میں کبوتر سے کچھ چھوٹا ہے جس کی چونچ
و بیز اور رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے۔ یہ جانور تھوڑی دیر مندر پر بیٹھ کر کلیلیں کرتا ہے
اور پھر نیچے گر کر تڑپتا اور مر جاتا ہے۔ اس دن قصبے کے باشندے جمع ہوتے ہیں۔
اور انواع و اقسام کی خوشبو لگا کر جانور کی سیاہی و سفیدی کی مقدار سے بارش کا
اندازہ کرتے ہیں۔ سیاہی کا نشان بارش کی اور سفیدی خشکی کی علامت خیال کی جاتی ہے۔
اس حصۂ ملک میں جوار کی فصل سال میں تین بار ہوتی ہے۔ اونہ کے قریب دو حوض یا
یوں کہیں دو تالاب ہیں ایک کو گنگا اور دوسرے کو جمنا کہتے ہیں۔ ان دونوں سے
پانی جوش مارتا اور چشمہ کی طرح بہتا ہے۔ ان دونوں چشموں میں مچھلیاں پائی جاتی
ہیں جن کے تین آنکھیں ہوتی ہیں تیسری آنکھ پیشانی پر ہوتی ہے۔

منگلور اور چوراوار کے درمیان ایک خطۂ زمین ہے جہاں سمندری سیلاب
آتا ہے لیکن سال میں ایک مہینہ دن میں یہاں کا شور پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ بیان
کیا جاتا ہے کہ قدیم زمانے میں ایک شخص کو گنگا کے پانی کی ضرورت تھی ایک جوگی نے
اس سرزمین کی طرف اشارہ کیا اور آب شیریں برآمد ہوا اُس زمانے سے اُسی روز یہ
تعجب انگیز واقعہ ہر سال رونما ہو کر ہر شخص کو مبتلائے حیرت کرتا ہے۔

ان ہر دو اضلاع میں آبادی کا بیشتر حصہ گہلوت قبیلے کے راجپوت ہیں اور حکومت بھی
اسی فرقے کے ہاتھ میں ہے اول الذکر ضلع میں ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادوں کی فوج
ہے۔ راجپوتوں کے علاوہ اہیروں کی ایک جماعت ہے جن کو بابریا کہتے ہیں۔ فوجی قوت
دو ہزار سواروں اور تین ہزار پیادوں پر مشتمل ہے۔

تیسرے حصے میں کوہ سترونجہ کے پاس ایک حصار ہے اور ایک قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر
واقع ہے۔ دوسرا قلعہ اگرچہ ویران ہے لیکن اس قابل ضرور ہے کہ معمور و آباد ہو۔ یہ مقام
جینیوں کی بڑا تیرتھ ہے۔ بندرگاہ گھوگہہ اسی کے توابعات میں داخل ہے جزیرۂ بیرم (بیرم)
قدیم زمانے میں حاکم ضلع کا مستقر تھا۔ جزیرہ کا رقبہ نو مربع کوس ہے۔ جس کی شکل ایک
کوہچہ کی ہے جو سمندر کے درمیان میں واقع ہے۔ جزیرہ کا رئیس گوہیل قبیلہ کا ایک شخص
ہے دو ہزار سوار اور چار ہزار پیادے اس ضلع کی فوجی قوت ہے۔

چوتھے حصے میں مہوہ اور تلاجا کے بندرگاہ واقع ہیں۔ اس حصے میں ذی قوم کے باشندے آباد ہیں۔ تین سو سوار اور چار سو پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

پانچویں حصے میں جگت یعنی دوارکا واقع ہے۔ کشن متھرا سے ہوکر یہاں آئے اور یہیں فوت ہوئے۔ دوارکا برہمنوں کی بیحد مقدس تیرتھ ہے۔ جزیرہ سنکودھر جس کا رقبہ چار مربع کوس ہے اسی ضلع میں داخل ہے۔

آرامری کے نواح میں ایک جزیرہ ہے جو ستر کوس لمبا اور چوڑا ہے۔ اس جزیرہ میں تقریباً نصف کوس پتھریلی زمین ہے جو اگر کھود دی جاتی ہے تو زمین سے شور پانی نکل کر چاروں طرف جمع ہو جاتا ہے۔

سلطان محمود گجراتی کے خاصہ خیل ملک ایاز نے اس مقام کا ۱/۲ حصہ کھدوایا تھا۔ بندرگاہ آرامری اکثر بندرگاہوں سے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ باڈھیل قبیلہ کے افراد اس حصہ میں آباد ہیں اور ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے۔

چھٹے حصے میں زمین اس قدر پتھریلی اور جنگل اس قدر دشوار گزار اور وہاں درجہ وسیع ہیں کہ اس حصہ میں فوج کے لئے نقل و حرکت کرنا بیحد مشکل ہے جیتوہ (جتھوہ۔ جیتوا) قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں اور ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہیں۔

ساتویں حصے میں بگھیلے آباد ہیں جہاں دو سو سوار اور اسی قدر پیادے رہتے ہیں صوبے کے اس حصہ میں کاٹھی بکثرت پائے جاتے ہیں جو قوم کے اہیر اور ہوشیار رسائیس ہیں۔ چھ ہزار سوار اور اسی قدر پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے بعض اشخاص ان کو عربی النسل کہتے ہیں۔ یہ اشخاص اگرچہ مکار ہیں لیکن مہمان نواز ہیں۔ ہر مذہب کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھا لیتے ہیں اور بیحد خوبصورت و وجیہ ہوتے ہیں جب کبھی کہ کوئی جاگیر دار ان کے ملک میں جاتا ہے تو اس سے یہ عہد و پیمان لے لیتے ہیں کہ وہ مردوں اور عورتوں کی پارسائی کے متعلق تحقیق و باز پرس نہ کرے۔ کاٹھیوں کے جوار میں اور دریائے دونڈی کے ساحل پر اہیروں کا ایک گروہ آباد ہے جس کے افراد کو پورنچہ (پوزنچہ۔ پورنچہ) کہتے ہیں ان کے پاس تین ہزار سوار اور اسی قدر پیادے ہیں۔ یہ گروہ ہمیشہ جام سے برسر پیکار رہتا ہے۔

آٹھویں حصے میں جہانجھیر ایک بندرگاہ ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے۔
اس مقام پر واجی فرقہ کو غلبہ حاصل ہے۔ دو سو سوار اور دو ہزار پیادے ان کی فوجی جمعیت ہے۔

نویں حصے میں چارہی قوم آباد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مہادیو نے اپنی پیشانی کے پسینہ سے ایک شخص مسمی چارن کو پیدا کر کے اپنے بیل کی حفاظت پر اس کو مامور کیا۔ اس شخص نے نظم میں گفتگو کی اور خدا کی حمد و ثنا میں بھجن گا کر گزشتہ اور آئندہ تمام واقعات بیان کئے اس شخص کی اولاد خود اُس کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ چارن قوم کے افراد خاص طور پر شعر گوئی اور فن انساب میں مہارت رکھتے ہیں اس کے علاوہ میدان کارزار میں بہادری کی داستان بیان کر کے لڑنے والوں کو جنگ آزمائی کی ترغیب کرتے ہیں۔ اس میں بعض اشخاص پیشنگوئی کے فن سے بھی واقف ہیں ہندی امرا میں بہت کم اشخاص ایسے ہوں گے جن کے خدام میں چند چارن نہ پائے جاتے ہوں۔ اس علاقے میں پانچ سو سوار اور چار ہزار پیادے رہتے ہیں۔ بھاٹ بھی اپنی شعر گوئی نسب دانی و جنگی افسانہ سرائی و جوانمردی میں چارن قوم سے مشابہ ہیں بلکہ اکثر صفات میں چارن سے بہتر ہیں سوا شمشیر زنی کے اس صفت میں چارن بھاٹ سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ بعض علمائے ہند کا بیان ہے کہ چارن قوم محض مرضی الٰہی سے عالم وجود میں آئی اور بھاٹوں کو مہادیو نے پیدا کیا۔

سرکار احمد آباد میں جھالاوار اور پٹن و سورت کے درمیان ایک نشیبی حصہ زمین کا واقع ہے جس کو رن کہتے ہیں۔ یہ خطہ نوے کوس لمبا اور سات سے لے کر بتیس کوس تک چوڑا ہے۔ موسم بارش سے قبل سمندری سیلاب اس حصہ کو غرق آب کر دیتا ہے لیکن بارش ختم ہوتے ہی سیلاب دفع ہو جاتا ہے اور سرزمین کا بیشتر حصہ خشک ہو کر نمک کی چادروں سے ڈھنک جاتا ہے۔ اس نمک کا محصول پرگنہ جھالوارہ کی آمدنی میں داخل ہوتا ہے۔ اس حصۂ ملک کے مشرق میں احمد آباد واقع ہے۔

ان کے مغرب میں ایک دوسرا بڑا خطہ ہے جس کو کچھ کہتے ہیں یہ ملک ڈھائی سو کوس لمبا اور سو کوس چوڑا ہے۔ کچھ کے مغرب میں سندھ واقع ہے۔ اس ملک کا بیشتر حصہ ریگستان و جنگل ہے گھوڑے کی ایک قسم بہت عمدہ پائی جاتی ہے

جس کو عربی النسل خیال کرتے ہیں اونٹ اور بکرے بھی عمدہ ہوتے ہیں۔ یہاں کا حاکم یادو قوم کا ایک فرد ہے جس کے قبیلے کو جاریجا س کہتے ہیں۔ اسی قوم کی فوجی قوت دس ہزار سواروں اور پچاس ہزار پیادوں پر مشتمل ہے۔ کچھ کے باشندے خوب رو بلند قد ہوتے ہیں جن کے بلند قد اور لمبی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ شہر بھج حاکم کا پائے تخت ہے جس میں دو قلعے ہیں جن کو جھارہ اور کنکوٹ کہتے ہیں۔ گجرات کے سمت جانب جنوب ایک مشہور زمین ہے جس کو جام کہتے ہیں یہ رئیس حاکم کچھ کا عزیز ہے۔ ساٹھ سال کا عرصہ گزرا کہ جام راول نے ایک معرکہ میں جو دو ماہ تک جاری رہا شکست کھائی اور اپنے ملک سے آوارہ وطن ہو کر سورت میں وارد ہوا اور جیتنوہ۔ باوہل۔ چارن اور تنبل کے ممالک کے درمیان سکونت پذیر ہوا۔ جام راول نے دیگر عمدہ شہروں پر قبضہ کر کے نوانگر آباد کیا اور اس کا ملک کچھ خرد کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کا پوتا جانشین ہے جس کی عمر اب دس برس کی ہے۔ ملک میں متعدد قصبات ہیں اور مزروعہ رقبہ بہت وسیع ہے۔ کچھ خرد کا پائے تخت نوانگر ہے۔ رئیس نوانگر سات ہزار سواروں اور آٹھ ہزار پیادوں کا حاکم ہے اونٹ اور بچھڑے عمدہ نسل کے پائے جاتے ہیں۔ ایک زمانۂ دراز تک ان دونوں ریاستوں کے وزیر مسلمان رہے۔

مورا اور منگریچ کے جوار میں ایک ریاست ہے جس کو پال کہتے ہیں۔ دریائے مہندرا اسی ریاست سے گزرتا ہوا گجرات کے سمت بہتا ہے۔ پال میں ایک جداگانہ رئیس ہے جو ڈونگر پور میں رہتا ہے۔

مالوہ کے سمت بانس واڑہ کا ملک آباد ہے۔ اس ریاست کا رئیس بھی علیحدہ و مستقل ہے۔ ہر دو رئیسوں کے ماتحت پانچ ہزار سوار اور دس ہزار پیادے ہیں۔ اور دونوں رئیس سیودیہ قوم کے افراد ہیں۔ بیشتر رئیس رانا کے ہم خاندان ہوا کرتے تھے لیکن کچھ عرصہ سے یہ دستور بدل گیا ہے سرکار پٹن کے جوار میں ایک اور ریاست ہے جس کا پائے تخت قصبہ سروہی ہے۔ اس ریاست میں دو ہزار سواروں اور پانچ ہزار پیادوں کی فوج ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک مضبوط قلعہ ہے جس کے جوار میں بارہ مواضعات آباد ہیں چراگاہیں بے شمار ہیں۔

ایک ریاست دوسری اور ہے جس کے مشرق میں نندر بازار شمال میں مندسو

جنوب میں تا دوت مغرب میں چاپانیر واقع ہیں۔ یہ ریاست ساٹھ کوس لمبی اور چالیس کوس چوڑی ہے۔ راجہ چوہان قبیلہ کا راجپوت ہے اور اس کا پایۂ تخت آبی چوہان ہے جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں چھ سو سوار اور پندرہ ہزار پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے۔

سورت اور نذربازار کے درمیان ایک کوہستانی مگر شاداب خطۂ زمین ہے جس کو بگلانہ کہتے ہیں یہاں کا راجہ راٹھور قبیلہ کا راجپوت ہے جس کے ماتحت تین ہزار سوار اور دس ہزار پیادے ہیں بگلانہ میں شفتالو۔ سیب و انگور و انناس و انار و ترنج نہایت عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس ملک میں سات مشہور قلعے ہیں جن میں مولیر اور سالیر بہت مشہور و اہم ہیں۔

سرکار نادوت اور نذربار کے درمیان ساٹھ کوس لمبا اور چالیس کوس چوڑا ایک کوہستانی علاقہ ہے جس میں قبیلہ گوہل کے راجپوت آباد ہیں۔ اس زمانے میں ایک برہمن مسمی تواری کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ہے اور راجہ صرف شاہ شطرنج ہے یہ شخص راج پیپلہ یا کولو میں رہتا ہے۔ اور تین ہزار سواروں اور سات ہزار پیادوں کا حاکم ہے اس حصۂ ملک کا پانی بیحد ثقیل ہے۔ یہاں شہد اور چاول عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔

صوبۂ گجرات میں نو سرکار اور ایک سو اٹھانوے پرگنے ہیں جن میں تیرہ بندرگاہیں ہیں صوبہ کی مالگزاری تینتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ بائیس ہزار تین سو ایک دام ہے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار تین سو پونے چوبیس دام بندرگاہوں کا محصول وصول ہوتا ہے سورت کے علاوہ جو نقدی ہے گجرات میں ایک کروڑ ایک لاکھ چھتیس ہزار تین سو ستہتر بیگے ہیں تین بسوے پیمودہ زمین ہے صرف چار لاکھ تیس ہزار دو سو چوہتر بیگے سیورغال (مدد معاش) کے ہیں۔ بارہ ہزار چار سو چالیس سوار اور اکسٹھ ہزار ایک سو پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

صوبہ گجرات سرکار احمد آباد

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھائیس محل	۸۰۲۴۱۵۳	۲۰۸۳۰۶۹۹۴	۶۵۱۱۴۴۱	۴۱۲۰	۲۰۵۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بلدہ احمد آباد	+	۱۵۰۰۰۰۷۳	۱۴۴۶۸۰	۱۰۰	۳۰۰۰	+
(۲)	حویلی احمد آباد	۳۷۰۰۷۸	۲۳۹۹۹۳۰-۷۱	۴۲۰۱۷۸۳	+	+	گراسیہ
(۳)	ادہرمانز۔ یہ مقام دریائے برولی کے کنارے پر ہے۔	۱۴۵۳۸۴۷	۹۶۶۲۷۵۴	۱۶۰۹۳۸	۱۰۰	۲۰۰	چوہان
(۴)	احمد نگر سنگین قلعہ ہے جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۵۴۳۷۰۰	۱۷۷۰۹۱۲	۵۰۷۷۴	۵۰۰	۵۰۰۰	سولنگی
(۵)	ایڈر	+	۱۶۱۶۰۰۰ بموجب نسق	+	۱۰۰۰	۵۰۰۰	راجپوت گراسیہ
(۶)	بہیل	۳۷۵۶۷۵	۶۹۸۸۹۲۰	+	۱۰۰	۲۰۰	بھودیا
(۷)	بارہ سیوہ	۸۴۹۶۰	۲۸۱۴۱۲۴	۵۱۶۰۸	۵۰	۱۰۰	راجپوت لودیہ
(۸)	بیرپور۔ قلعہ دریائے مہندری کے کنارے پر ہے۔	۱۷۳۳۸۵	۱۷۷۸۳۰۰	+	۳۰۰	۶۰۰	راجپوت کھریا و بوتہ
(۹)	بیبلود	۳۹۹۳۰	۱۴۹۳۲۴۹	+	۵۰	۱۰۰	راجپوت
(۱۰)	پرانتی	۱۵۹۲۷۳	۲۰۷۶۵۷۴	+	۱۰۰	۲۰۰	اول
(۱۱)	بندر سولہ	+	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	تیلاو	+	۷۷۱۹۶۰	۱۲۸۹۹۰	+	+	+
(۱۳)	تھامنہ	+	۶۰۰۰۰۰ ازقرار نقدی	+	+	+	+

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۴)	جھالاپار۔ اینٹ کا قلعہ لیکن جابجا سے شق ہو گیا ہے۔	۴۳۲۸۳۷	۳۴۹۰۸۳۲۰	۳۴۲۸۶۰	۲۰۰	۱۰۰۰۰	کولی
(۱۵)	جھالاوارہ۔ سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے اور شورہ یہاں پیدا ہوتا ہے۔	۵۷۹۸۷۷	۴۸۲۵۴۹۲	۵۶۲۷	۵۰	۲۰۰	جھالاوار
(۱۶)	دھولقہ۔ اس پرگنے کے قریب دریائے سابرمتی جاری ہے۔	۸۳۴۶۰۶	۱۶۵۰۰۰۰	۱۸۸۱۶۰	۵۰	۱۰۰	پنوار
(۱۷)	دھندھوک۔ سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۴۰۳۵۲۳	۱۱۴۰۷۷۰۴۴	+	۵۰۰	۴۰۰۰	پنوار
(۱۸)	سرنال	۸۰۶۴۶	۲۵۲۸۶۳۲	+	۱۰۰	۳۰۰	گراسیہ مہتر
(۱۹)	کری	۹۳۶۸۳۷	۳۰۱۲۵۷۸۸	۳۹۴۹۶۳	۳۰۰	۱۰۰۰	اول وغیرہ
(۲۰)	کنبھایت	۳۳۶۸۱۳	۲۲۱۴۷۹۸۶	۱۶۰۴۰۵	۱۰۰	۲۰۰	راجپوت بارہ
(۲۱)	گمبھرنج۔ سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	+	۳۰۱۲۵۷۷۸	۲۷۳۰۹	۱۰۰	۵۰۰	کولی
(۲۲)	مندہ	+	۲۲۱۴۷۹۷۳	۳۰۱۳۲۰	۵۰	۵۰۰	کولی
(۲۳)	موراسہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے	۵۰۷۳۷۰	۴۲۳۵۱۰	۱۶۰۶۲	۱۰۰	۲۰۰	"
(۲۴)	محمود آباد۔ اس پرگنے میں ہندوؤں کا معبد ہے جو جھادیو سے منسوب ہے	۴۵۵۹۰	۱۷۴۸۰۸۰	۱۳۰۰۸۸	+	+	بچوہان

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیور غال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۵)	مسعود آباد۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۱۳۸۰۰۵	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	اوّل
(۲۶)	پنگریج۔ سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۷۶۶۲۹۰	۱۲۱۷۶۲	+	۱۰۰	۳۰۰	چوہان
(۲۷)	نریاد۔ اس پرگنے کے سوار و پیادہ کی جمعیت سرنال میں شامل ہے۔	۲۰۲۰۶۲۴	۸۱۰۳۰۹۸	۴۹۴۷۸	+	+	گراسیہ
(۲۸)	ہرسوڑ	۲۰۰۲۷	۷۵۲۲۰۲	+	۲۰	۱۰۰	کولی

سرکار پٹن شمالی

نشان	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیور غال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۳۸۵۰۰۱۵	۶۰۰۳۲۵۰۹۹ نقدی	۲۱۰۶۲۷	۷۱۵	۱۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	پٹن۔ اس پرگنے میں دو قلعے ہیں۔	+	۹۵۷۴۶۲	۱۴۳۸۶۲	۱۵۰	۳۰۰۰	راجپوت، کولی و کنبی۔
(۲)	بیجا پور	۲۹۰۵۵۴	۶۰۰۱۸۳۲	۲۸۳۲	۲۰۰	۵۰۰	کولی
(۳)	پالمن پور	+	۵۲۸۶۱۹	۳۶۰۰۰۰۰	۵۰	۵۰۰	"
(۴)	بڈنگر۔ سنگین قلعہ ہے پرگنے کی سوار و پیادہ کی جمعیت بیجا نگمہ کی جمعیت میں شامل ہے۔	۳۷۶۰۰۱۳۷	۱۸۴۴۳۲۴	۱۷۴۹	+	+	کولی
(۵)	بیل نگمہ	۱۳۲۸۱	۶۸۳۲۳۸	+	۴۰	۱۰۰	راجپوت جادون۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	تھراڈ۔ اینٹ کا پختہ قلعہ ہے۔	۲۴۰۰۵۲-۱۱	۴۰۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰	راجپوت بارسہ
(۷)	تھرواڑہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۹۴۵۱۶-۱۷	۲۱۳۰۰۰۰	+	۵۰	۱۰۰۰	کولی
(۸)	حویلی پٹن سوار و پیادہ کی جمعیت بلدہ میں شامل ہے۔	۱۴۷۸۷۵۰	۲۰۰۵۴۰۴۵	۸۶۲۱۰۴	+	+	+
(۹)	رادھن۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۵۷۷۰۹۶	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	کولی
(۱۰)	سمی۔ اس مقام پر ہندوؤں کا ایک بڑا معبد ہے۔	۰۷۲۹۸	۱۲۶۶۹۹۸	+	۲۰	۱۰۰	کولی
(۱۱)	سانتل پور	۳۴۲۶۷	۲۸۷۳۴۰	+	+	+	+
(۱۲)	کہیرالو	۱۰۱۹۴۶-۱۴	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	سکار کیجی۔ اس پرگنے کے سوار و پیادہ کی جمعیت تھراد میں شامل ہے۔	۱۱۴۳۳۸	۱۳۱۲۵۹۰	+	+	+	کولی
(۱۴)	موبخپور	۵۱۸۱۴-۱۱	۹۰۹۶۳۰	+	۲۵	۱۰۰	کولی
(۱۵)	موروادہ	۴۷۷۷۷	۳۲۰۰۳۰	+	+	۲۰۰	؍؍
(۱۶)	ویسہ (ویسہ) اینٹ کا پختہ قلعہ بھی ہے۔	۲۸۸۴۷۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰	کولی

سرکار نادوت شمالی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۵۴۱۸۱۷-۱۶	۸۷۹۷۵۹۶	۱۱۳۲۸	+	+	+
(۱)	امرولی	۱۵۵۴۸-۱۶	۱۴۳۶۲۰	+	+	+	+
(۲)	اودھا	۴۲۹۰	۱۷۰۷۶	+	+	+	+
(۳)	بسرائی	۱۵۳۶۹۶	۲۰۶۱۳۶۸	۱۱۳۲۸	+	+	+
(۴)	بدال	۴۰۶۶۳	۲۷۲۶۴۵	+	+	+	+
(۵)	تلکوارہ	۵۵۰۵۹	۱۵۹۵۵۲۵	+	+	+	+
(۶)	تھوا	۷۳۲۶۳	۱۶۵۵۰۰	+	+	+	+
(۷)	جمون گاؤں	۲۱۴۴۴	۴۱۲۰۹۳	+	+	+	+
(۸)	کہار	۱۴۹۰۲	۸۰۳۰۸	+	+	+	+
(۹)	ھرغلدرہ	۱۵۰۲۸	۶۲۳۲۸	+	+	+	+
(۱۰)	ماندن	۵۴۰۲	۱۶۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	نادوت باحویلی	۱۲۸۰۲۱	۳۹۲۹۳۳۰	+	+	+	+
(۱۲)	نترنگ	۱۵۱۸۸	۴۰۷۹۸	+	+	+	+

سرکار برودہ جنوبی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چار محل	۹۲۲۲۱۲	۴۱۱۴۵۸۹۵	۳۸۸۳۵۸	۹۰۰	۵۸۰۰	مختلف قومیں
(۱)	برودہ باحویلی	۵۰۰۹۲۰	۲۰۴۰۳۴۸۵	۳۸۴۰۹۳	۲۰۰	۴۰۰	بنوار کہرما وغیرہ راجپوت
(۲)	بہادر پور اینٹ کا قلعہ ہے	۱۶۸۰۹۵۰	۶۲۴۳۲۸۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	"
(۳)	ڈبھوئی ۔ سنگین قلعہ ہے	۱۶۷۰۹۰	۶۲۵۲۵۵۰	۴۵۶۲	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت بارہہ
(۴)	سینور ۔ آئے بدا شمال سے آکر قصبے کے نیچے سے گذرتا ہے	۱۴۸۱۵۰	۵۷۴۶۵۸۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت ہلہ

سرکار بھروچ جنوبی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بروده محل	۳۴۹۷۷۱	۲۱۸۴۵۶۶۳	۱۴۱۸۲۰	۹۹۰	۸۶۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اوڑپار	۱۸۶۴۲۰	۱۶۵۵۸۷۷	+	+	+	+
(۲)	انکلیسر	۱۳۸۳۷۶	۵۵۸۰۱۰	+	+	+	+
(۳)	اتلیسر	۹۰۳۳۴	۳۰۷۷۳۷	+	۵۰	۲۰۰	گوالیا
(۴)	بھروچ۔ اینٹ کا قلعہ نربدا کے کنارے پر ہے اور وہ مقام ہندوؤں کا ایک معبد ہے۔	۶۳۶۶۰	۴۵۶۲۳۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت
(۵)	نرکیسر	۸۷۵۲	۵۶۵۱	+	+	+	+
(۶)	چھپر مندوی	۴۴۸۲۱	۱۲۲۷۹۵	+	+	+	+
(۷)	حویلی بھروچ	۵۲۹۷۵	۷۰۲۲۶۹۰	۶۴۵۱۰	+	+	+
(۸)	دہیج بارہا	۴۲۶۶۴	۱۱۷۴۵۴۰	+	+	+	+
(۹)	کاوی (یا کاوی)	۱۷۷۹۳۹	۴۴۷۵۰۰۰	۱۲۶۵۰	۲۰	۳۰۰	راجپوت بارہہ
(۱۰)	سکلہ	۱۵۱۸۱	۳۵۲۹۷۰	+	+	+	راجپوت گراسیہ
(۱۱)	گندہار۔ بندرگاہ ہے اور اکثر جہاز یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔	۲۴۰۰۰					
(۱۲)	لورک۔ یہ مقام دریائے شور کے کنارے پر واقع ہے	۳۱۷۶۰	۱۲۷۷۲۵۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۳)	مقبول آباد۔ یہ مقام کبھی دریائے شور کے کنارے پر ہے اور نمک شور کی پیدائش کی وجہ سے یہاں آمدنی ہوتی ہے۔	۸۱۷۵۰۷	۱۹۱۳۰۴۰	+	۲۰	۱۰۰	راجپوت مسلمان
(۱۴)	بالسنوت۔ یہ بھی اس صوبہ کا ایک بندرگاہ ہے۔	۷۷۵۶۰۷	۲۴۴۳۹۱۵۸	+	۴۰۰	۳۰۰۰	راجپوت باگھیلہ

سرکار چانپانیر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	نو محل	۸۰۰۳۳۷۔۱۱	۱۵۰۰۹۸۸۴	۱۷۳۷۳۰	۵۵۰	۱۶۰۰	مختلف قومیں
(۱)	آراورہ	۱۹۱۲۹	۴۸۲۰۹	+	+	+	+
(۲)	چانپانیر با حویلی۔ اس پرگنے میں دو قلعے ہیں ایک پہاڑ کے اوپر ہے اس کو پاوا کہتے ہیں دوسرا پہاڑ کے نیچے ہے۔	۱۵۹۵۹۰۷	۱۴۲۹۶۴۹	۱۷۳۷۳۰	۵۰۰	۱۰۰۰	راجپوت راول
(۳)	چینداوارہ	۲۷۴۳۰۔۸	۲۱۵۳۰	+	+	+	+
(۴)	دہود۔ سنگین قلعہ ہے	۶۸۲۴۹	۱۲۸۴۳۰۰	+	+	+	+
(۵)	دھول	۳۲۰۱۴	۱۷۲۹۹۲	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	چوراسی	۱۰۷۷۱۴	۲۲۱۵۲۷۰	+	+	+	+
(۷)	دلاورہ	۱۸۱۲۹	۳۸۶۲۸	+	+	+	+
(۸)	سونکھیرہ	۲۴۰۳۱۳	۲۹۹۹۶۹۶	+	+	+	+
(۹)	سانوبیں سنگین و مستحکم قلعہ ہے۔	۱۲۰۳۹۱-۱۷	۲۳۰۰۰۰۰	+	۵۰	۱۰۰	راجپوت

سرکار سورت

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس محل	۱۳۱۲۸۱۵-۱۶	۱۹۰۳۵۱۸۰	۱۸۴۳۷۰	۲۰۰۰	۵۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اناول سنگین قلعہ ہے	۹۵۸۱	۴۲۴۳۵۵	+	+	+	+
(۲)	پارچول	۵۵۹۲۰	۱۵۰۸۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بلسار۔ دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۷۴۷۰۲۷	۱۲۸۱۴۲۰	۱۹۷۸۵	۱۰۰	۵۰۰	+
(۴)	بلیسر	۸۹۴۲۰	۱۰۱۹۰۴۵	۱۵۰۳۵	+	+	+
(۵)	بیاورہ۔ سنگین قلعہ دریائے تپتی کے قریب ہے۔	۵۳۶۵۹۷	۵۵۴۳۲۰	+	۲۰۰	۵۰۰	راجپوت
(۶)	بلوارہ۔ سنگین قلعہ اور ایک معبد ہے جس کا پانی جید گرم ہے۔	۴۱۶۵۰۷	۴۷۸۶۲۰	+	+	+	+
(۷)	بہیروت	۲۱۱۷۰	۴۲۵۰۵۵	+	+	+	+
(۸)	پارنیر	۵۴۴۶۰	۴۷۷۴۷۵	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۹)	بھوتسر	۱۲۰۷۵	۱۳۶۲۲۳۰	+	+	+	+
(۱۰)	بالور	۲۱۴۳۵	۵۹۲۱۸۰	+	+	+	+
(۱۱)	نیلاری	۳۵۰۹۱	۹۱۷۸۹۰	۹۰۹۳۵	+	+	+
(۱۲)	تینڈبا	۵۱۰۲۹-۱۹	۲۳۶۳۹۰	۲۰۴۰	+	+	+
(۱۳)	چکھلی۔ دریائے شور کے کنارے پر ہے اور اس جگہ لوہے کی کان ہے۔	۳۲۷۶۱۳	۳۸۹۳۲۰	+	+	+	+
(۱۴)	دھموری۔ یہ پرگنہ آب تیمی کے کنارے پر ہے۔	۴۰۹۹۴-۱۹	۷۶۷۵۲۰	+	+	+	+
(۱۵)	راندیر	۵۵۲۳	۹۳۶۹۲	۱۳۰۶۳	+	+	+
(۱۶)	سورت باحویلی۔ سنگین قلعہ ہے۔	۵۰۷۳۸	۵۵۳۰۱۴۵ محصول بایر جہات	+	+	+	+
(۱۷)	سوپا	۳۷۵۹۴	۷۳۱۵۱۰	۸۷۲۰	+	+	+
(۱۸)	سربھون	۶۴۲۱۷-۱۸	۶۰۱۲۵۷	+	+	+	+
(۱۹)	کھوبلوری	۴۰۲۴	۲۶۷۶۰	+	+	+	+
(۲۰)	گھندیوی	۴۵۲۴	۸۳۵۳۳۰	۴۳۱۰	+	+	+
(۲۱)	کھرکا۔ یہ پرگنہ آب تیمی کے کنارے پر ہے	۴۲۰۱۹	۶۲۹۳۱۰	-	+	+	+
(۲۲)	کرودہ	۳۰۰۷۰	۳۸۳۲۴۰	۲۴۵۲۰	+	+	+
(۲۳)	کامریج	۶۸۰۴۴	۳۲۸۲۰۵	+	+	+	+
(۲۴)	کوس سنگین قلعہ ہے	۹۷۷۱	۲۲۸۳۹۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس - بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۵)	نوہاری	۵۹۲۸	۸۵۲۸۰	+	+	+	+
(۲۶)	ہراولی - یہ پرگنہ دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۱۷۰۴۴	۳۷۰۴۱۰	+	+	+	+
(۲۷)	مہوہ - یہ پرگنہ دریائے پورنا کے کنارے پر ہے۔	۱۸۰۱۶	۱۰۰۲۹۰	+	+	+	+
(۲۸)	نوساری - روغن خوشبو یہاں نہایت عمدہ بنتا ہے ایسا دیگر مقامات میں نہیں بنتا	۱۷۳۵۳	۲۹۷۷۲۰	۶۶۲۷۵	+	+	+
(۲۹)	نارنولی	۱۶۲۹	۶۵۲۴۰	+	+	+	+
(۳۰)	نریاد - یہ پرگنہ بھی دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۷۲۹۰	۱۳۰۷۰۰	+	+	+	+

سرکار گودھرا

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس - بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۵۳۵۲۵۵	۳۳۱۸۶۲۴	+	۱۰۰۰	۵۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اودھا	۱۷۸۷۷	۱۸۴۹۴۵	+	+	+	+
(۲)	اٹلاوارہ	۴۶۷۰۴	۶۳۴۶۰	+	+	+	+
(۳)	بیرا	۳۷۳۱۸	۲۵۷۲۰۲	+	+	+	+
(۴)	جدنگر	۴۶۶۹۲	۱۲۰۶۶۰	+	+	+	+

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس ۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	جھالبود	۹۲۴۰۵	۷۹۴۶۵۴	+	+	+	+
(۶)	دھانیود	۱۷۰۸۲	+	+	+	+	+
(۷)	سیھرا	۳۵۷۰۲	۱۴۶۳۹۲	+	+	+	+
(۸)	گودھرا باحویلی	۱۵۰۲۵۰	۷۸۵۶۶۰	+	+	+	+
(۹)	کو ہانہ	۲۰۸۵۸	۷۸۵۳۶۰	+	+	+	+
(۱۰)	میرال	۴۶۷۵۵	۵۲۵۹۷۵	+	+	+	+
(۱۱)	مہند وادہ	۱۹۲۵۸	۱۸۰۲۶	+	+	+	+

سرکار سورٹھ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس ۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تہتر محل منجملہ ان کے تیرہ بندرگاہ ہیں ۔	+	۶۳۴۳۷۳۶۶	+	۱۶۰۰۰	۳۴۵۰۰۰	+
(۱)	اونہ	+	۷۶۳۰۳۸۸	+	+	+	+
(۲)	اربیجیا	+	۷۸۰۵۰۰	+	+	+	+
(۳)	امریلی	+	۱۷۸۴۱۶۰	+	+	+	+
(۴)	اپلیتہ	+	۱۴۱۴۵۹۲	+	+	+	+
(۵)	پتن دیو	+	۴۴۵۳۹۱۲	+	+	+	+
(۶)	بان دارہ	+	۲۰۴۹۳۴۰	+	+	+	+
(۷)	بیلکھا	+	۱۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	بلسار	+	۵۰۹۷۶۰	+	+	+	+
(۹)	بیری	+	۱۴۵۶۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بردا	+	۵۰۶۶۴	+	+	+	+
(۱۱)	نبدہ	+	۸۴۹۶۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	بان دور	+	۱۳۰۶۰	+	+	+	+
(۱۳)	بھیم رادہ	+	۲۸۳۲۰	+	+	+	+
(۱۴)	پالی کھانہ	+	۲۴۰۵۹۲	+	+	+	+
(۱۵)	بگسرا	+	۵۶۳۴۰	+	+	+	+
(۱۶)	بیرر	+	۷۳۴۷۹۰	+	+	+	+
(۱۷)	بروارا	+	۷۴۷۹۲	+	+	+	+
(۱۸)	بھاویلی	+	۱۴۱۶۰	+	+	+	+
(۱۹)	تلاجا	+	۲۴۲۵۵۲۰	+	+	+	+
(۲۰)	پوکہ	+	۴۵۳۱۲۰	+	+	+	+
(۲۱)	جیت پور	+	۱۲۸۳۲	+	+	+	+
(۲۲)	جگت	+	۸۰۳۲۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	چور وار	+	۹۳۶۹۶۰	+	+	+	+
(۲۴)	چورا	+	۹۷۲۸۸	+	+	+	+
(۲۵)	جھجری	+	۱۰۷۱۶۶۰	+	+	+	+
(۲۶)	جسدھون	+	۹۸۵۶۰	+	+	+	+
(۲۷)	حویلی سورٹھ	+	۹۳۲۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	دولت آباد	+	۳۵۷۴۴۴	+	+	+	+
(۲۹)	دانک	+	۴۱۴۱۰	+	+	+	+
(۳۰)	دونگر	+	۷۶۰۴۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	دھروار	+	۵۹۷۹۳	+	+	+	+
(۳۲)	دہانتر ور	+	۲۵۲۰۴۸	+	+	+	+
(۳۳)	دہاری	+	۶۴۴۲۷۰	+	+	+	+
(۳۴)	رانپور	+	۱۶۱۲۷	+	+	+	+

پرگنہ	اسمائے محال	پیمائش بس . بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۵)	رال گن	+	۱۱۳۲۸۰	+	+	+	+
(۳۶)	راموت	+	۲۸۳۲۰	+	+	+	+
(۳۷)	سیوُر	+	۴۲۴۸۰	+	+	+	+
(۳۸)	سرپلی	+	۴۹۳۶	+	+	+	+
(۳۹)	سلطان پور	+	۴۲۴۸۰۰	+	+	+	+
(۴۰)	گاریادہار	+	۶۲۳۰۴۰	+	+	+	+
(۴۱)	کوری نار	+	۴۵۲۸۵۶۰	+	+	+	+
(۴۲)	گھوگہ ۔ علاوہ بندرگاہ کے	+	۶۶۶۵۶۰	+	+	+	+
(۴۳)	کیاتا بنا بیرا	+	۴۲۴۸۰	+	+	+	+
(۴۴)	کنتھر	+	۱۲۷۴۸۰	+	+	+	+
(۴۵)	گری دہری	+	۵۹۸۷۰۴	+	+	+	+
(۴۶)	گوندل	+	۵۶۶۴۰	+	+	+	+
(۴۷)	کوتیانا	+	۱۷۹۷۲۵۶	+	+	+	+
(۴۸)	کندولنا	+	۱۹۸۴۳۲	+	+	+	+
(۴۹)	لولیانہ	+	۱۴۲۳۰۸۰	+	+	+	+
(۵۰)	لیھورا باقیوا	+	۴۸۷۵۷۶	+	+	+	+
(۵۱)	لاٹھی	+	۲۹۹۱۵۲	+	+	+	+
(۵۲)	ملکاپور	+	۹۹۵۰۴۸	+	+	+	+
(۵۳)	مہیدہ	+	۳۰۵۱۱۳۶	+	+	+	+
(۵۴)	مندوہی	+	۱۲۷۴۴۰	+	+	+	+
(۵۵)	منگلور	+	۱۹۶۸۹۴۷۲	+	+	+	+
(۵۶)	سیدرہ	+	۲۲۰۸۱۶۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵۷)	موربی	+	۲۶۰۳۳۳۶	+	+	+	+
(۵۸)	میاہنہ	+	۱۴۱۰۶	+	+	+	+
(۵۹)	ناگسری	+	۷۵۵۳۷۶	+	+	+	+
(۶۰)	ہتسنی	+	۱۰۱۲۵۹۲	+	+	+	+
	حاصل بنادر						
(۶۱)	بندر منگلور	+	محمودی ۲۷۰۰۰	+	+	+	+
(۶۲)	بندر پتن دیو	+	م۔ ۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۶۳)	بندر کوری نار	+	م۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۴)	بندر ناگسری	+	م۔ ۱۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶۵)	پوربندر	+	م۔ ۲۷۴۴۸	+	+	+	+
(۶۶)	بندر مہوہ	+	م۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۷)	بیلکور	+	م۔ ۳۰۰۰	+	+	+	+
(۶۸)	دونگر	+	م۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۹)	بندر منگلاجا ۔ ۴ جگہ	+	م۔ ۷۰۰۰	+	+	+	+
(۷۰)	بندر اونہ	+	م۔ ۱۵۰۰۰	+	+	+	+

فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات

نمبر شمار	اسماء
(۱)	سراج چاورہ ۔ ساٹھ سال
(۲)	جوگراج ۔ پینتیس سال
(۳)	بھیم راج ۔ باون سال
(۴)	بھور ۔ انتیس سال
(۵)	بجرسنگھ ۔ پچیس سال
(۶)	رتنادت ۔ پندرہ سال
(۷)	سامت ۔ سات سال
	ان سات افراد نے ایک سو چھیانوے سال حکومت کی
(۱)	مولراج سولنکی ۔ چھپن سال
(۲)	چامند ۔ تیرہ سال
(۳)	بلبھ ۔ چھ ماہ
(۴)	درلبھ برادر زادہ ۔ گیارہ سال چھ ماہ
(۵)	بھیم ۔ برادر زادہ ۔ بیالیس سال
(۶)	کرن ۔ انتیس سال
(۷)	جے سنگھ ۔ اس کو سدھ راج بھی کہتے ہیں پچاس سال ۔
(۸)	کمار پال ۔ اس کے چچا کا پوتا ۔ تیئیس سال
(۹)	اجے پال ۔ اس کا بھتیجا ۔ تین سال
(۱۰)	لکھمول ۔ آٹھ سال

فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات

نمبر شمار	اسماء
	ان دس افراد قوم سولنکی نے دو سو چوالیس سال فرمانروائی کی ۔
(۱)	ہرومول باگھیلہ ۔ بارہ سال پانچ ماہ
(۲)	بلدیو ۔ چھتیس سال چھ ماہ دو روز
(۳)	بھیم ۔ اس کا بھتیجا ۔ بیالیس سال
(۴)	ارجن دیو ۔ دس سال
(۵)	سارنگ دیو ۔ اکیس سال
(۶)	کرن ۔ چھ سال دس ماہ پندرہ روز
	ان چھ افراد قوم باگھیلہ نے ایک سو چھبیس سال حکمرانی کی !
(۱)	سلطان مظفر تانک تین سال آٹھ ماہ سولہ روز
(۲)	سلطان احمد ۔ اس کا پوتا ۔ بتیس سال چھ ماہ بیس روز ۔
(۳)	محمد شاہ ۔ اس کا فرزند ۔ سات سال نو ماہ چار روز ۔
(۴)	قطب الدین احمد شاہ ۔ سات سال تیرہ روز
(۵)	داؤد شاہ ۔ اس کا چچا ۔ سات دن
(۶)	محمود شاہ فرزند محمد شاہ مذکور ۔ پچپن سال ایک ماہ چار روز ۔
(۷)	سلطان مظفر اس کا فرزند چودہ سال نو ماہ

نمبر	فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات اسماء	نمبر	فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات اسماء
(۸)	سلطان سکندر۔ اس کا فرزند۔ دس ماہ سولہ روز	(۱۳)	سلطان احمد از اولاد سلطان احمد۔ آٹھ سال
(۹)	نصیر خان۔ اس کا بھائی۔ چار ماہ	(۱۴)	سلطان مظفر۔ بارہ سال اور چند ماہ
(۱۰)	سلطان بہادر پسر سلطان مظفر۔ گیارہ سال نو ماہ		ان چودہ افراد نے ایک سو ساٹھ سال اور چند ماہ فرمانروائی کی۔
(۱۱)	محمد شاہ۔ اس کا بھانجہ۔ ڈیڑھ ماہ		
(۱۲)	سلطان محمود سلطان مظفر کا پوتا۔ اٹھارہ سال دو ماہ چند روز۔		

ہندی کتب تواریخ میں مرقوم ہے کہ ۸۰۲ سنہ بکرمی مطابق ۱۵۴ سنہ ہجری میں سراج۔ بتراج۔ منراج۔ بنراج۔ نام ایک راجہ نے اس صوبے کو خودمختاری کی شمع سے روشن وتابان کیا اور گجرات نے ایک مستقل سلطنت کی صورت اختیار کی۔ راجہ سری بھوردیو والی قنوج نے اپنے ایک ملازم مسمی سامنت سنگھ کو اس کی بدطینتی بغاوت وفتنہ پردازی کی وجہ سے ہلاک کیا اور اُس کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کرلیا۔ اس مصیبت کے وقت سامنت سنگھ کی زوجہ حاملہ تھی جو بیچارگی کے عالم میں گجرات پہونچی ایک ویران جنگل میں اس عورت نے وضع حمل کیا اور ایک بچہ پیدا ہوا حسن اتفاق سے ایک جینی جوگی مسمی سیلادیو کا اس راستہ سے گزر ہوا اور اُس کو بچہ کے حال پر رحم آیا۔ جوگی نے بچہ کو اپنے ایک مرید کے سپرد کیا جو اس کو رادھن پورے آیا اور اس کی پرورش وپرداخت میں مصروف ہوا۔ لڑکا جوان ہوا اور کمینہ فطرت وکج فہم افراد کی ہم نشینی اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس لڑکے نے خلق خدا کی دل آزاری پر کمر باندھی اور راہزنی کا پیشہ اختیار کیا۔ بدکاروں کا اُس کے گرد مجمع ہوا اور اس نے گجرات کے خزانہ کو جو قنوج جارہا تھا لوٹ لیا۔ چونکہ اس کی تقدیر میں بغاوت لکھی ہوئی تھی جانبیا نام ایک بقال نے اس کا ساتھ دیا۔ اب اُس کی تلوار کی عقل نے رہنمائی کی اور اس شخص نے بدکاری سے منہ موڑ کر نیک کرداری کی طرف رخ کیا اور پچاس سال کی عمر میں

فرمانروا ہوکر شہر پٹن کو آباد کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ راجہ نے ایک عرصہ تک اپنے پائے تخت کے بابت غور کیا اور اس فکر و کوشش میں مبتلا رہا کہ کوئی عمدہ مقام دستیاب ہو انہل نام ایک چرواہے نے راجہ سے کہا کہ میں نے ایک خطۂ زمین دیکھا ہے اگر راجہ شہر کو میرے نام پر آباد کرے تو میں مقام کا پتہ دوں گا۔ راجہ نے چرواہے کی شرط قبول کی اور اس نے ایک ایسے جنگل کا پتہ دیا جہاں اس نے خرگوش کو کتے سے لڑکر اپنے قوت بازو کے زور سے دشمن کے پنجہ سے رہائی پاتے ہوئے دیکھا تھا۔ راجہ نے اس سرزمین کو آباد کرکے شہر کو انہل پور کے نام سے موسوم کیا نجومیوں نے راجہ سے عرض کیا کہ دو ہزار پانچ سو سال سات ماہ نو روز و چوالیس گھڑی گزرنے کے بعد یہ شہر ویران ہو جائیگا یہ شہر بعد کو کثرت استعمال و زبان کے تغیرات کی وجہ سے بجائے انہل پور کے نہروالہ کے نام سے مشہور ہوا لیکن چونکہ گجراتی زبان میں بہترین و خوب کو پٹن کہتے ہیں اس لئے یہ مقام اس نام سے پکارا گیا۔

راجہ سامت سنگھ نے اپنی بیٹی دنہل کے ایک راجہ زادہ مسمی سری دندک سلانکی کو بیاہ دی راجہ کی لڑکی نے وضع حمل کے وقت دنیا کو خیرباد کہا اور اس کا پیٹ چاک کرکے رحم سے بچہ نکال لیا گیا۔ اس وقت ماہتاب سولھویں منزل میں تھا چونکہ ہندی میں اس منزل کو مول کہتے ہیں۔ لڑکا اسی مناسبت سے مولراج کے نام سے موسوم ہوا۔ راجہ سامت سنگھ نے اس بچہ کو گود لیا اور اس کی پرداخت و تعلیم کی طرف توجہ کی۔ لڑکا جوان ہوا اور فتنہ پرداز اصحاب کی ترغیب سے قابل نفرت سازش میں مبتلا ہوا۔ ایک روز راجہ نے عالم مستی میں سلطنت اپنے متبنی کے حوالے کی لیکن خواب مدہوشی سے ہوشیار ہونے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو واپس لیا۔ محسن کش فرزند راجہ کے اس فعل سے اس درجہ غضبناک ہوا کہ اس بدسرشت نے اپنے مربی کو ہلاک کرکے خود تخت حکومت پر جلوس کیا۔ ۱۰۶۴ سنہ بکرمی مطابق ۴۱۶ سنہ ہجری میں راجہ چامنڈ کے عہد حکومت میں سلطان محمود غزنوی نے گجرات کو فتح کیا۔ محمود اپنی واپسی کے وقت کسی بہتر فرمانروا کو خود منتخب نہ کرسکا اور یہی زیادہ مناسب نظر آیا کہ حکومت راجہ کے کسی ہم خاندان کے سپرد کی جائے۔ سلطان نے سالانہ پیشکش و خراج پر ایک شخص کو فرمانروا بنایا اور خود سندھ کے راستے سے واپس آیا۔ تعجب خیز امر یہ ہے کہ محمود غزنوی

موجودہ راجہ کی گزارش کے مطابق ایک دوسرے شاہی خاندان کے رکن کو پابزنجیر اپنے ہمراہ لے گیا۔ قلیل مدت کے بعد راجہ اپنے اس فعل سے دل میں خوف زدہ ہوا اور خوف وخطر ونیز عاقبت اندیشی کو مدنظر رکھ کر محمود غزنوی نے اپنے قیدی کو واپس طلب کیا۔ سلطان نے قیدی کو روانہ کیا قیدی شہر کے قریب پہونچا اور راجہ اس خیال سے کہ مبادا فتنہ پرداز افراد اس کے گرد جمع ہوکر شورش برپا کریں خود اُس کو لینے کے لئے آگے بڑھا۔ جس روز کہ قیدی راجہ کے حضور میں حاضر ہونے والا تھا راجہ ایک درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر کے لئے سوگیا۔ اتفاق سے ایک شکاری جانور نے اپنے چنگل سے راجہ کی آنکھ نکال لی چونکہ اس زمانے میں دستور تھا کہ نابینا کو بادشاہ نہیں بناتے تھے اس لئے ناشکرگزار سپاہیوں نے اسی قیدی کو اپنا فرمانروا تسلیم کرکے راجہ کو زندان مصیبت میں اسیر کردیا۔

کماریال سلانکی اپنی جان کے خوف سے گوشۂ عافیت میں زندگی کے دن بسر کررہا تھا اسی دوران میں جے سنگھ کا پیمانۂ عمر لبریز ہوا اور کماریال گوشۂ ناکامی سے نکل کر ملک میں پہونچا اور اُس نے تخت حکومت پر جلوس کیا اور دائرۂ سلطنت کو بیحد وسعت دی۔ راجہ اجیپال نے اپنی خباثت نفس سے گمراہ ہوکر اپنے آقا کو زہر کے ذریعے سے ہلاک کیا اور دنیائے ناپائیدار کی محبت کی وجہ سے ابدی نفرین و ملامت کا نشانہ بنا۔ لکھمول لاولد تھا اس لیے حکومت بگھیلہ قوم کے ایک بہترین فرد کے سپرد کی گئی۔

کارن کے عہد حکومت میں سلطان علاءالدین کے لشکر نے گجرات پر حملہ کیا۔ کارن معرکۂ کارزار میں شکست کھاکر دکن کی سمت فراری ہوا۔ اور علاءالدین نے ملک پر قبضہ کرلیا اگرچہ علائی لشکر کے ورود سے قبل سلطان معزالدین سام و قطب الدین ایبک نے بھی اس ملک پر فتح پائی تھی لیکن علائی عہد سے بیشتر یہ صوبہ دہلی کی سلطنت میں شامل نہیں ہوا۔

محمد بن فیروز شاہ کے عہد میں نظام مستخرج المعروف بہ راستی خان بادشاہ کی جانب سے گجرات کا حاکم مقرر کیا گیا لیکن اس کے ظالمانہ طرز حکومت نے اس کو کارفرمائی سے معزول کیا اور ظفر خاں پسر وجیہ الملک ناٹک صوبہ دار مقرر کیا گیا راستی خاں نے احسان فراموشی سے بغاوت کی اور میدان کارزار میں کام آیا۔ اس عہد کے

مفصل واقعات شاہان دہلی کے حالات کے ضمن میں معلوم ہو سکتے ہیں۔ ظفر خاں کا فرزند تاتار خاں کمینہ خصایل بد سرشت تھا جس زمانے میں کہ سلطان محمد نے وفات پائی اور سلطان محمود نے تخت حکومت پر قدم رکھا اور نظام سلطنت میں طوایف الملوکی پھیلی تو ظفر خاں نے گوشۂ تنہائی اختیار کیا اور ظفر خاں نے سامان شاہانہ واسباب جاہ وحشم فراہم کر کے دہلی کا رخ کیا اور اپنے باپ کے اشارے سے زہر کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔ ظفر خاں نے خلوت سے قدم نکالا اور ملک میں خطبہ اور سکہ اپنے نام کا جاری کر کے اپنے کو سلطان مظفر کے خطاب سے مشہور کیا۔ اس زمانے سے گجرات میں بار دگر خود مختار و مستقل حکومت قایم ہوئی۔ اور صوبہ میں ٹانک قبیلہ کی حکمرانی کا دور دورہ ہوا۔ وجیہ الملک ظفر خاں کا باپ قوم کا برہمن تھا جو حلقۂ اسلام میں داخل کیا گیا تھا۔ تاتار خاں کے فرزند احمد نے اپنے دادا کے خلاف سازش کر کے اس کا کام تمام کیا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے مورد ملامت تھا۔ احمد آباد اسی فرمانروا کا بسایا ہوا ہے۔ اسی فرمانروا نے ابلہ فریبی و تعصب پرستی کو اپنا شعار بنایا اور دنیاوی لذات سے کنارہ کشی اختیار کی۔ جشن کے روز جبکہ کسی قسم کا خطرہ نہ تھا سلطان احمد نے اپنے بارہ چچاؤں کو تہ تیغ کیا اور اُس کے بعد دادا کی جان کے درپے ہوا جس کی وجہ سے ابدی ندامت کا شکار ہوا۔ سلطان احمد نے اخیر وقت تک انصاف وحسن سیاست کے ساتھ حکمرانی کی۔

جب داؤد خاں اپنی نااہلی کی وجہ سے معزول کیا گیا تو امرا نے فتح خاں بن شاہ محمد کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا اُس کو سلطان محمود کا لقب دیا۔ اس بادشاہ نے ہنر شناسی و انصاف پروری سے نیکنامی حاصل کی اور بخشش و بخشائش کو اپنا شعار بنایا ملک شعبان المخاطب بہ عماد الملک اس بادشاہ کی بیحد قابل قدر خدمات بجالایا۔ بادشاہ کے ابتدائے عہد حکومت میں چند دنیا پرست اراکین دربار نے اپنے مالک کی جان لینے کی سازش کی ان ناشکر گزار اشخاص نے ارادہ کیا کہ بادشاہ پر ہاتھ صاف کرنے سے قبل عماد الملک کے لئے صاحب فہم و فراست ومخلص امیر کا قدم درمیان سے اٹھادیں اس گروہ نے جو نفاق و سازش میں کمال رکھتا تھا عماد الملک کی طرف سے بادشاہ کے خوب کان بھرے چونکہ دنیا پرست افراد ایک دوسرے سے مشتبہ رہتے ہیں سلطان احمد نے

عماد الملک کو قید کر دیا اور اس کی ہلاکت کے در پے ہوا قریب تھا کہ یہ کام قطعاً انجام کو پہونچ جائے کہ ملک عبداللہ داروغۂ فیل خانہ نے جو بادشاہ کی خدمت گستاخ تھا عماد الملک کے لیئے وفادار امیر کی بے گناہی اور بدطینت افراد کی خباثت نفس سے بادشاہ کو اطلاع دی۔ احمد شاہ نے اچھی خوبی تدابیر سے عماد الملک کو رہا کر دیا۔ کینہ خصلت امرا کی کارروائی کا پردہ فاش ہو گیا اور انھوں نے بغاوت کا اعلان کیا خاصہ خیل اور شاہی غلاموں کے ایک گروہ نے فیل خانہ کے مہتموں کے ساتھ باغیوں کا مقابلہ کیا خود ہاتھیوں نے بھی بدفطرت باغیوں کی سرکوبی میں کارآمد ثابت ہوئے اور ناشکر گزار گروہ نے ذلیل و خوار ہو کر اپنے کردار کی سزا بھگتی۔ احمد شاہ کی وفات کے بعد امرائے دربار نے اس کے فرزند مظفر خاں کو باپ کا جانشین بنا کر نئے بادشاہ کو سلطان مظفر کے خطاب سے گجرات کا فرمانروا بنایا۔ مظفر شاہ نے بیحد نیک نامی کے ساتھ فرمانروائی کی شاہ اسمٰعیل صفوی عراق کے مشہور و معروف فرمانروا نے بادشاہ کے لیئے ایران سے تحائف روانہ کیئے مظفر شاہ نے بھی بیحد تعظیم و توقیر کے ساتھ شاہ اسمٰعیل کی عنایات و مہربانی کا معاوضہ کیا۔ مظفر شاہ کی وفات کے بعد اس کا فرزند سلطان سکندر کے خطاب سے فرمانروا ہوا عماد الملک کینہ خصلت نے اس کو قلیل ہی زمانے میں ختم کر کے نصیر خاں برادر سلطان سکندر کو تخت نشین کیا۔ امرائے نصیر خاں کی معزولی کی سازش کی۔ بادشاہ نے حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ سے مدد طلب کی اور یہ وعدہ کیا کہ اگر بابری فوج اس کی اعانت کے لیے گجرات آئے گی تو نصیر خاں بندر دیپ مع اس کے مضافات کے اور چند کرور تنگے بادشاہ کے حضور میں پیش کرے گا لیکن چونکہ یہ شخص محسن کش تھا فردوس مکانی نے اس کی درخواست منظور نہ فرمائی۔ اسی دوران میں بہادر پسر سلطان سکندر بابری امرا کی دعوت پر دہلی سے گجرات پہونچا اور امرا نے اس کا ساتھ دیا۔ سلطان بہادر اپنے والد کے عہد حکومت میں اپنے برادر سلطان سکندر کے رشک و حسد کی وجہ سے دربار میں مقیم نہ رہ سکا تھا۔ بہادر بھائی کے خوف سے سلطان ابراہیم لودھی کی خدمت میں حاضر ہوا اور لودھی دربار میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ امرائے جون پور نے سلطان بہادر کو فرمانروائی کے لیئے طلب کیا بہادر کا ارادہ تھا کہ اس طرف روانہ ہو کہ اسی درمیان میں اس کے

بہی خواہوں نے گجرات سے عرائض روانہ کرکے اسے حکمرانی کا منصب قبول کرنے کی درخواست کی۔ سلطان بہادر اپنی مرضی کے مطابق گجرات کے پائے تخت کی طرف روانہ ہوا۔ بہادر شاہ نے تخت حکومت پر جلوس کرکے انصاف پسندی کے ساتھ حکمرانی کی اور ملک کو اپنے عدل و عطا سے معمور و مرفہ الحال کیا۔ دنیا نے اس کا خوب ساتھ دیا اور اس فرمانروا نے انھیں دنیاوی جاہ و حشم کے تباہ کن نشہ سے سرشار ہوکر حضرت جنت آشیانی ہمایوں بادشاہ کے مقابلہ میں صف آرائی کی۔ سلطان بہادر نے شکست کھائی اور گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہوا۔ سلطان بہادر نے دنیا کو خیرباد کہا۔ اور اُمرا نے میراں محمد فرمانروائے خاندیس کو جو بادشاہ کا بھانجہ تھا اور جس کو بادشاہ اپنی حیات میں اپنا جانشین نامزد کرچکا تھا فرمانروا تسلیم کرکے غائبانہ اس کے نام کا خطبہ و سکہ ملک میں جاری کیا لیکن چند روز کے بعد کہ میراں محمد گجرات پہنچے اس نے وفات پائی۔ محمود جو سلطان مظفر کا پوتہ اور قید زنداں میں گرفتار تھا میراں محمد کا جانشین ہوا۔ برہان نام ایک بدطینت امیر نے اپنے ہوا خواہوں کے اتفاق رائے سے محمود شاہ کا کام تمام کیا اور اس بہانے سے کہ وہ حقیقی جانشین کو تخت نشین کرنے کا خواہش مند ہے بارہ اراکین دربار کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اعتماد خاں نے عاقبت اندیشی سے کام لیکر اپنے کو برہان کے پنجہ سے محفوظ رکھا تھا اس امیر نے صبح کو اپنے ہوا خواہوں کے ایک گروہ کے ساتھ برہان اور اس کی جماعت سے مقابلہ کرکے اور اس گناہ گار کو اس کے اعمال کی سزا دیکر اُس کو ہلاک کیا اعتماد خاں نے رضی الملک نام ایک شخص کو جو سلطان احمد اول کی اولاد میں تھا سلطان احمد ثانی کے خطاب سے برائے نام بادشاہ بناکر حکمرانی کی باگ اپنے ہاتھ میں لی۔ نوعمر بادشاہ جوان ہوا اور اب اعتماد خاں نے دوسری کروٹ لی۔ یہ امیر بادشاہ کو اپنے ایک بہی خواہ کے مکان لے گیا اور بادشاہ کا کام تمام کر دیا۔ اغنی خاں احمد شاہ ثانی کو قتل کرکے ایک مجہول لڑکے کا ہاتھ پڑا اور قسم کھائی کہ اُس کا دست گرفتہ شاہزادۂ سلطان محمود ثانی کا فرزند ہے۔ اعتماد خاں نے دم بازی و حیلہ سازی سے اس لڑکے کو سلطان مظفر کے خطاب سے برائے نام بادشاہ بنایا اور خود حکمرانی کرنے لگا یہاں تک کہ ہمارے عظیم الجاہ شہنشاہ نے ملک کو اپنے عدل و انصاف کے ساتھ عاطفت میں لیا اور اس آباد صوبہ کو اپنے حلقۂ شہنشاہیت میں شامل کرلیا۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہمیشہ قلمرو شاہی میں داخل رکھے اور یہاں کی رعایا کو دائمی اطمینان و مسرت عطا ہو۔

صوبۂ اجمیر

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع اور موضع بھکر و مضافات اسیر سے بیکانیر اور جیسلمیر تک ایک سو اڑسٹھ کوس لمبا اور انتہائے حدود اجمیر سے بانسواڑہ تک ایک سو پچاس کوس چوڑا ہے۔ صوبۂ اجمیر کے شرق میں آگرہ شمال میں قصبات دہلی جنوب میں گجرات اور مغرب میں ملتان و دیپالپور واقع ہیں۔ صوبہ کی زمین ریگستانی ہے اور پانی بہت گہرائی پر دستیاب ہوتا ہے فصلیں بارش کی محتاج ہیں۔ جاڑا معتدل اور گرمی بہت تیز ہوتی ہے۔ ربیع کی فصل کم پھلتی ہے۔ جواری لہدرہ اور موٹھ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ پیداوار کا ساتواں یا آٹھواں حصہ مالگزاری میں ادا کیا جاتا ہے۔ نقدی میں مالگزاری کم ادا کرتے ہیں۔ یہاں کے عام باشندے خیمہ نما بانس کے مکانات میں رہتے ہیں۔ جنوب میں کوہستانی سلسلہ ہے۔ اکثر جگہ راستہ دشوار گزار ہے۔ صوبہ تین حصوں یعنی میوار مارواڑ اور ہندوانی پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں دس ہزار فوج رہتی ہے اور سرکار چتوڑ تمام و کمال اسی حصہ میں داخل — یہ حصہ چالیس کوس لمبا اور تیس کوس چوڑا ہے جس میں مشہور قلعے ہیں جو چتوڑ کو نبھلمیر اور مانڈل کے نام سے مشہور ہیں۔ قلعۂ چتوڑ حاکم صوبہ کا قیام گاہ ہے۔ گوگندہ کے مضافات میں ایک موضع جاور کے نام سے موسوم ہے اس موضع میں سیسے کی کان ہے۔ چین پور و نیز و بجر تو العات مانڈل میں تانبے کی کانیں ہیں جو حد سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

اس ریاست کے حاکم کو پیشتر راول کہتے تھے اب عرصے سے اس کو رانا کہتے ہیں یہ راجہ گہلوٹ قبیلہ کا فرد ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ نوشیروان عادل کی اولاد میں ہے۔ راجہ کے اسلاف میں ایک شخص زمانے کی گردش سے پریشان ہو کر ملک برار میں وارد ہوا اور نرنالہ کی حکومت پر فائز ہوا۔ تصنیف کتاب سے آٹھ سو سال قبل نرنالہ پر دشمن نے قبضہ کر لیا اور ایک گروہ کثیر قتل ہوا۔ ایک خرد سال لڑکا باپا نام تھا۔

جس کو اس کی ماں اس مصیبت کے عالم میں بیابان سے لے کر فراری ہوئی اور اُس نے میواڑ میں بھیل قوم کے راجہ مسمی راجہ مند سنگھ کے دامن میں پناہ لی۔ لڑکا جوان ہوا اور اُس نے چرواہے کا پیشہ اختیار کر کے صید افگنی کو اپنا شعار بنایا۔ اس مشغلہ میں اس نے اس قدر نام پیدا کیا کہ راجہ کے دربار میں معزز ہو کر ریاست کا وزیر مقرر ہوا۔ راجہ کی وفات کے بعد اُس کے چاروں بھتیجوں میں جانشینی کے بابت فساد ہوا بالآخر چاروں بھائیوں نے باپا کے حق میں حکمرانی سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر اتفاق کیا۔ باپا نے فرمانروائی سے انکار کیا اتفاق سے ایک روز ان بھائیوں میں سے ایک شخص کی انگلی سے خون ٹپکا اور اس شخص نے اس خون سے باپا کی پیشانی پر حکمرانی کا قشقہ کھینچا اور اس کے دوسرے بھائیوں نے بھی باپا کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ اب باپا نے راج گدی پر قدم رکھا اور حکمرانی کرنے لگا چنانچہ آج تک اس ملک میں یہ رسم چلی آتی ہے کہ جدید راجہ کی تخت نشینی کے وقت اُس کی پیشانی پر آدمی کے خون سے ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ باپا احسان فراموش نے چاروں بھائیوں کو قتل کیا۔ فرمانروائی سے قبل ایک روز باپا جنگل سے گزر رہا تھا کہ اُس نے ہرنج (ہرنبج) نام ایک عبادت گزار جوگی کو غلطی سے جنگلی جانور سمجھ کر تیر مارنا چاہا۔ ہرنج اپنی صفائی باطن کی وجہ سے باپا کے ارادہ سے آگاہ ہو گیا اور اُس نے باپا کو اُس کی غلطی سے آگاہ کیا۔ باپا نے شرمندہ ہو کر جوگی سے معافی مانگی اس واقعہ کے بعد کبھی کبھی اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر جوگی کی خدمت کرتا تھا۔ جوگی نے ایک روز باپا کو آئندہ فرماں روائی کا مژدہ سنایا اس کے متعلق متعدد حیرت انگیز افسانے منقول ہیں۔ چونکہ باپا نے اپنا پائے تخت موضع سیسودہ کو مقرر کیا تھا اس نے یہ فرقہ سیسودیہ کے نام سے مشہور ہوا اور چونکہ ابتدائی زمانے میں ایک برہمن نے ان کی پرورش و پرداخت کی اس لئے یہ بھی قوم کے برہمن مشہور ہو گئے۔

راول رتن سی نے وفات پائی اور اُس کا ایک عزیز مسمی ارسی رانا کے خطاب سے فرمانروا ہوا۔ موجودہ رانا مسمی رانا اَمرا ارسی کی نسل کا دسواں فرزند ہے جس کی ترتیب یہ ہے۔ ہمیر۔ کیتا۔ لاکھا۔ موکل۔ کونبھار۔ رائے مل۔ سانگا۔ اُدے سنگھ۔ پرتاب۔ امرا۔

قدیم مورخ کہتے ہیں کہ سلطان علاءالدین خلجی نے سنا کہ راول رتن راجہ میوار کی
زوجہ بیحد حسین و خوبصورت ہے بادشاہ نے راجہ سے اس عورت کی درخواست کی راجہ نے
انکار کیا اور علاءالدین نے لشکر کشی کر کے چیتور کا محاصرہ کر لیا۔ علاءالدین نے عرصۂ دراز تک
محاصرہ جاری رکھا اور سختیں گوارا کیں لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا آخیر میں بادشاہ نے حیلہ سازی سے
کام لیا اور نرمی و دوستی کا اظہار کیا۔ راجہ نے بادشاہ کی رائے سے اتفاق کیا اور سامان
مہمان نوازی میں مصروف ہوا سلطان علاءالدین اپنے مخصوص درباریوں کے ہمراہ قلعہ کے
اندر گیا اور بزم دوستی گرم ہوئی بادشاہ نے موقع پاکر راجہ کو گرفتار کر لیا۔ کہتے ہیں کہ
بادشاہ کے ہمراہ سو امرا اور تین سو سوار تھے جو خدمت گاروں کا جامہ پہنے ہوئے تھے۔
راجہ کے ملازمین کے یکجا ہونے تک شاہی فوج راجہ کو جلد سے جلد اپنے لشکر گاہ تک لے آئی
جس کی وجہ سے راجہ کے ملک میں ماتم برپا ہو گیا۔ بادشاہ نے راجہ کو قید کر دیا اور اپنے
مطلب مقصود کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوا۔ راجہ کے باوفا درباریوں نے بادشاہ سے
درخواست کی کہ راجہ کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچے ہم جلد سے جلد بادشاہ کے مطلوب کو
مع دیگر خواتین کے جو محل شاہی کی زیب و زینت ہو سکتی ہیں حضور میں حاضر کرتے ہیں۔
امیروں نے ایک خط رانی کی طرف سے بھی بادشاہ کے نام روانہ کیا اور اس طرح
اس کے شک و شبہہ کو قطعی دور کر دیا۔ بادشاہ اس واقعہ سے خوش ہوا اور اس نے
نہ صرف راجہ کو اذیت پہونچانے سے کنارہ کشی کی بلکہ اس کے ساتھ خلق و مروت سے
پیش آنے لگا۔ بیان کرتے ہیں کہ سات سو بہادر سوار عورتوں کا لباس پہنا کر ڈولیوں
میں سوار کیے گئے اور بادشاہ کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہندوؤں نے
ظاہر کیا کہ رانی مع اپنی لونڈیوں کے بادشاہ کے محل میں آتی ہے۔ یہ گروہ علائی
دربار کے قریب پہونچا اور انھوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ رانی کی آرزو یہ ہے کہ
راجہ سے ملاقات کر کے محل شاہی میں داخل ہو۔ علاءالدین غفلت و لاپروائی کے
خواب گراں میں مبتلا تھا اس نے راجہ کو رانی سے ملاقات کرنے کے لیے روانہ کیا۔
اس درمیان میں سوار موقع پاکر ڈولیوں سے نکل پڑے سواروں نے عورتوں کا لباس
اتار دیا اور راجہ کو اٹھا کر روانہ ہوئے۔ راجپوتوں کا گروہ وقتاً فوقتاً نقارہ میں علائی
سواروں سے جو ان کے تعاقب میں آرہے تھے مردانہ وار مقابلہ کرتا تھا چند راجپوتوں

کے کام آنے تک راجہ نے ایک اچھی مسافت طے کرلی اخیر میں چوہان۔ گور اور باول اقوام کے راجپوت راہ میں جم گئے اور اپنے آقا پر جان نثار کرنے لگے غرضیکہ راجہ صحیح وسلامت چتور پہونچ گیا اور اس کے ملک میں مسرت کا غلغلہ بلند ہوا۔ علاء الدین عرصۂ درازکی محنت سے جو رائگاں گئی آزردہ خاطر ہوا اور ناکام دہلی واپس آیا۔ قلیل مدت کے بعد بادشاہ کے دل میں باروگر اسی خیال نے جگہ کی اور اس نے دوبارہ لشکر کشی کی لیکن اس مرتبہ بھی ناکام واپس آیا۔ راول علاء الدین کے ان حملوں سے بیحد پریشان ہوگیا اور اس نے ارادہ کیا کہ کسی طرح بادشاہ سے ملاقات کرکے دوستی کی راہ ورسم پیدا کرے اور ان جان گداز جھگڑوں سے نجات پائے۔ ایک کمینہ فطرت راہ بر راجہ کا راہ نما تھا اور راجہ نے سات کوس کے فاصلہ پر بادشاہ سے ملاقات کی راجہ نامرادی کے عالم میں قتل کیا گیا اور ارکین دربار نے اس جانکاہ واقعہ کے بعد راجہ کے ایک عزیز راول راسی کو مسند حکومت پر بٹھایا۔ بادشاہ نے پلٹ کر چتور کا محاصرہ کیا اور قلعہ کو فتح کرلیا۔ اس نے حریف کا مقابلہ کیا لیکن میدان جنگ میں کام آیا اور تمام خواتین حرم نے آگ میں جلکر اپنے کو راکھ کا ڈھیر کردیا۔

راول اس کا فرزند مسمی حمیر اس ہنگامے میں آوارہ وطن ہوکر جوار کے کوہستان میں زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ سلطان محمد جونی (محمد تغلق) نے مالدیو چوہان حاکم جالور کو چتور کا راجہ بنایا۔ مالدیو ملک واہل ملک کو قابو میں نہ لاسکا اس لئے حمیر کو کوہستان سے طلب کرکے اپنا داماد بنایا اور اس کے ذریعہ سے ملک کو باروگر آباد ومعمور کیا مالدیو کی وفات کے بعد حمیر نے اس کے بیٹوں کا کام تمام کیا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔

سولہ ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادے اس ملک کی مقامی فوجی جمعیت ہے۔

اس سے پیشتر میوار کے حدود سلطنت بیحد وسیع تھے اور اکثر معمورے ملک میں داخل تھے جس کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ رانا سانگا کی قوم میں ایک لاکھ اسی ہزار سوار اور بے شمار پیادے داخل تھے۔

مارواڑ۔ یہ حصہ سو کوس لمبا اور ساٹھ کوس چوڑا ہے۔ اجمیر۔ جودھ پور۔ سروہی ناگور اور بیکانیر کی سرکاریں اس حصے میں داخل ہیں۔ یہ حصۂ ملک عرصے سے قوم راٹھور کا مرکز ہے سلطان معزالدین سام نے رائے پتھورا کی مہم سے فارغ ہوکر راجہ جے چند والی قنوج کی طرف رخ کیا۔ راجہ نے راہ فرار اختیار کی اور انتہائے گھبراہٹ میں دریائے

گنگا میں ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ راجہ کی اولاد گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہو گئی۔
راجہ کا برادر زادہ مسمی سیہا جو شمس آباد میں سکونت پذیر تھا مع ایک گروہ کثیر کے قتل
کیا گیا اُس کے تینوں فرزند مسمیان سونتک اشوتھما اور اج گجرات کی طرف فراری ہوئے
اثنائے راہ میں سوجت کے پاس پالی میں ٹھہر گئے۔ اس مقام پر برہمنوں کا ایک گروہ
آباد تھا جو مینہ قوم کے افراد سے آزار و اذیت برداشت کر رہا تھا اتفاق سے مینہ قوم
کے چند افراد نے اسی زمانے میں برہمنوں کے مسکن پر حملہ کیا۔ سونتک تینوں جلاوطن بھائی
قصبہ سے نکل کر حریف پر حملہ آور ہوئے اور اُن کو پسپا کر دیا۔ برہمنوں نے ان بھائیوں
کی بیحد عزت کی اور ہر طرح کی خاطر و مدارات سے پیش آئے۔ اس واقعہ سے
جلاوطن راجہ زادوں کے جسم سے گردِ مصیبت قدرے دور ہوئی۔ چونکہ اب ان کے گرد
دنیاوی جاہ و حشم کے اسباب مہیا ہو گئے ان کی ہمت بلند ہوئی اور انھوں نے
کھیر کو گوہیل قبیلے سے چھین کر خود قبضہ کیا اور اس طرح ان کے اسباب جاہ و حشمت
میں مزید اضافہ ہوا۔ سونتک نے تنہا اپنے قوت بازو کے زور سے مینہ قوم کو شکست
دے کر ایدر پر قبضہ کیا اور اج نے بگلانہ کا رخ کر کے اس ملک کو کولیوں کے
قبضۂ اقتدار سے نکالا۔ اس تاریخ سے آج تک ان کی اولاد ان ممالک پر حکمراں ہے۔
اشوتھما کی اولاد جو مارواڑ میں قیام پذیر تھا بیحد صاحب شوکت و حشمت ہوئی
چنانچہ اس نسل کا سولھواں راجہ مسمی مالدیو عظیم الجاہ فرمانروا تھا اس راجہ کی
لیاقت اس قدر زبردست تھی کہ شیر خاں مارواڑ کی مہم میں بہ مشکل جان سلامت
لے گیا اور بال بال بچ گیا۔

اس حصہ میں بے شمار قلعے ہیں جن میں اجمیر جودھ پور بیکانیر جیسلمیر امر کوٹ
ابو گڈھ جالور کے حصار بہترین قلعے شمار کیے جاتے ہیں۔

ہاڑوتی کو سرکار ناگوری کہتے ہیں۔ اس حصہ میں ہاڑا قوم کے افراد آباد ہیں۔

اس صوبہ میں سات سرکار اور ایک سو ستانوے پرگنے ہیں پیمودہ زمین دو کرور
چودہ لاکھ پینتیس ۳۵ ہزار نو سو اکتالیس بیگھے سات بسوے ہے۔ صوبہ کی مالگزاری
اٹھائیس کرور چوراسی لاکھ ایک ہزار پانچ سو ستاون دام ہے جس میں تیئیس ۲۳ لاکھ
چھبیس ہزار تین سو چھتیس دام سیور غال کے ہیں۔ چھیاسی ہزار پانچ سو سوار اور

تین لاکھ سینتالیس ہزار راجپوت پیادے یہاں کی مقامی فوجی جمعیت ہے۔

صوبۂ اجمیر سرکار اجمیر

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	۲۸ پرگنے	۵۶۰۵۴۸۷	۶۲۱۵۳۳۹۰	۱۴۷۵۷۱۴	۱۶۰۰۰	۸۰۰۰۰	پچھواہہ افغان چوہان
(۱)	اجمیر باجویلی۔ اس کا قلعہ ہندوستان کے معتبر قلعوں میں ہے اور پہاڑ پر واقع ہے۔	۷۶۵۴۳۵۷	۶۲۱۴۷۳۱	۸۰۲۴۴۰	+	+	+
(۲)	انبیر۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۱۱۳۵۰۹۵۷	۱۳۳۵۶۳۹۷	+	+	+	+
(۳)	آرائین	۱۷۹۵۷۳	۱۷۵۵۹۶۰	+	+	+	+
(۴)	پربت	۲۷۹۲۹۵	۲۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بیاکوئی	۹۰۴۸۸	۴۸۶۱۶۱	+	+	+	+
(۶)	بھنائی	۳۴۹۷۷۴	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بھرانہ	۶۸۷۱۲	۲۷۱۲۵۶	+	+	+	+
(۸)	بوال	۱۶۸۷۱۲	۷۴۹۷۷۳	+	+	+	+
(۹)	باہل	۸۱۹۱۴-۱۱	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	باندھن سندری	۱۵۵۲۲	۴۳۵۶۶۴	۱۵۶۴۸	+	+	+
(۱۱)	بھروندا	۲۳۲۲۰	۲۷۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	توسیتا	۳۵۱۷۷۹-۱۲	۳۳۰۰۰۹۰	+	+	+	+
(۱۳)	جوبنیر	۱۳۸۷۱۸	۲۱۴۴۴۲	+	+	+	+
(۱۴)	جھاگ	۲۷۰۹۲-۱۸	۵۰۱۸۴۴	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۵)	دیوگاؤں	۵۹۰۶۴	۱۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	روشن پور	۶۱۳۵۶	۶۹۲۵۱۲	+	+	+	+
(۱۷)	ما نبھر سنگین قلعہ ہے	۷۶۵۴۸	۹۶۴۹۹۴۷	۲۷۷۵۳۷	+	+	+
(۱۸)	سروار۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۹۴۰۶۴۴	۱۶۱۶۸۱۵	+	+	+	+
(۱۹)	سینھلا	۲۴۵۱۳۶	۱۲۷۰۰۰۹	۱۱۶۰۲۷	+	+	+
(۲۰)	سلیمان آباد	۷۲۶۹۰	۱۸۶۰۰۱۶	+	+	+	+
(۲۱)	کیکڑی	۱۴۷۹۲۳	۱۸۰۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	کھیروہ	۵۰۶۴۰	۷۰۲۰۳۴۷	+	+	+	+
(۲۳)	ماہروٹ	۳۵۲۸۷۱	۵۷۵۶۴۰۲	+	+	+	+
(۲۴)	منور آباد	۱۲۴۳۶۱	۱۴۵۹۵۷۷	+	+	+	+
(۲۵)	مسعود آباد	۲۵۱۹۷۳	۱۵۸۷۹۹۰	+	+	+	+
(۲۶)	نرایینہ	۲۶۶۶۱۴	۲۶۶۰۱۵۹	۲۶۰۱۰۰	+	+	+
(۲۷)	ہرسور (ہرپور) اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۶۳۲۷۳	۱۴۰۰۹۲۶	۹۲۶	+	+	+

سرکار چیتور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چھبیس پرگنے	۱۶۷۸۰۰-۱۶	۳۰۰۴۷۶۴۹	۳۶۰۷۴۷	۲۲۰۰۰	۸۲۰۰۰	رجپوت سیسودیہ
(۱)	اسلام پور عرف رام پور	۱۰۱۵۲۶	۷۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اودیپور۔ یہاں ایک بڑا تالاب ہے جسکا دور تخمیناً سو کوس ہے اور اس تالاب کے پانی سے کھیتوں کی کھیتی ہوتی ہے	+	۱۱۲۰۰۰ از قرار نقدی				

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳)	ایرمال	۲۷۸۰۵	۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	ارتود	۴۴۷۲۰	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	اسلام پور عرف موہن		۱۲۰۶۰۰ از قرار نقدی	+	+	+	+
(۶)	بورھنور۔ سنگین قلعہ ہے۔	۱۱۳۲۶۵	۴۳۱۱۵۵۱	۵۹۸۱۵	+	+	+
(۷)	بھولیا۔ سنگین قلعہ ہے	۲۵۷۴۸۱	۲۸۴۳۴۷۰	۳۳۴۷۰	+	+	+
(۸)	بنیہرا	۵۸۰۳۸	۳۲۹۶۲۰۰	۲۴۴۰۰۰	+	+	+
(۹)	پور	۱۹۹۲۰۹	۲۶۰۱۰۴۱	۱۳۴۵۲	+	+	+
(۱۰)	بجین سرور۔ سنگین قلعہ ہے۔	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	باگور	۱۷۵۳۳۰۱۶	۳۹۵۵۶۰	+	+	+	+
(۱۲)	بیگون	۲۳۴۸۰۴	۱۱۷۵۷۲۹	+	+	+	+
(۱۳)	برسی حاجی پور۔ سنگین قلعہ ہے۔	۳۵۰۹۸	۱۳۷۵۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	چیتور باحویلی۔ دو محل اس پرگنہ میں بھی سنگین قلعہ ہے اور سرحد بند ہے	۴۵۱۱۸	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	جیرن	۳۹۲۱۸	۱۹۸۷۲۵	+	+	+	+
(۱۶)	سانور گھاتی	+	۴۷۰۲۹۴	+	+	+	+
(۱۷)	ساندری۔ سنگین قلعہ ہے۔	۵۹۹۱	۴۰۰۰۲۰	+	+	+	
(۱۸)	سیمبل با مزرعہ	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۹)	کوسیانہ	۵۲۷۱۳	۲۶۳۸۱۴	+	+	+	+
(۲۰)	ماندل گڑھ سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے	+	۳۳۸۴۰۵۰ از قرار نقدی	+	+	+	+
(۲۱)	ماندل پکی اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۰۸۸۴	۴۴۷۰۹۰	+	+	+	+
(۲۲)	مداریا	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	نیمیچ وغیرہ تین جگہ	۲۱۴۱۶	۷۱۹۲۰۲	+	+	+	+

سرکار رنتھمبور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تہتر محل	۶۰۴۳۱۹۶-۱۱	۸۹۸۴۴۵۷۶	۱۸۱۸۳۴	۹۰۰۰	۲۵۰۰۰	راجپوت ہاڈا
(۱)	آلہن پور	۱۸۴۸۱	۱۵۶۲۲۳۹	۲۰۲۰۹	+	+	+
(۲)	اونیارا	۵۷۳۰۸	۱۲۳۷۱۹۶	+	+	+	+
(۳)	اتاوڑا	۴۵۳۹۴	۷۷۰۵۲۵	+	+	+	+
(۴)	آنتوڑن	۱۴۵۸۳	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	اسلام پور	۵۱۹۱	۷۷۵۰۰	+	+	+	+
(۶)	اکھوڑہ	+	۱۶۰۰۰۰ از قرار نقدی	+	+	+	+
(۷)	انتروہ	۱۶۶۱۷۳	۱۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	الیوان بوسامیر	۲۵۷۴۷	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بونڈی۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۲۳۱۶۱۹	۱۶۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بولی۔ سنگین قلعہ ہے	۲۵۱۴۳۰	۳۶۲۲۵۴۷	۲۲۷۴۷	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۱)	برودہ	۲۶۷۳۴۶	۴۵۷۱۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	بروارہ	۱۶۳۲۲۶	۱۹۶۹۷۷۶	+	+	+	+
(۱۳)	پاٹن	۱۳۹۲۸۰	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	بھدلاون	۹۰۶۸۸۵	۲۶۸۶۳۸۹	+	+	+	+
(۱۵)	بکلانت	۱۴۹۰۸۷	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	بلاتیہ	۲۹۳۰۲	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	بھوسور	۴۰۶۷۷	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	بنہتا	۲۱۲۵۷	۵۴۲۳۵۶	+	+	+	+
(۱۹)	بیلونہ	۳۱۶۱۵	۴۵۶۴۷۹	+	+	+	+
(۲۰)	بیجری	۱۵۵۹۴	۳۳۴۸۹۰	+	+	+	+
(۲۱)	بالاگھتری	۳۳۹۳۰	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	بھوری بھاری	۱۶۸۴۵	۱۱۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	باران	۲۳۲۱۰۷	۸۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۴)	ٹونک	۵۰۲۴۰۲	۷۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۵)	ٹودا	۴۴۳۰۳۸	۵۸۵۹۰۰۶	+	+	+	+
(۲۶)	توودی	۴۰۰۷۶۸	۵۴۵۶۸۴۰	+	+	+	+
(۲۷)	تلاو	۲۰۲۵۰۹	۴۲۲۲۸۸	+	+	+	+
(۲۸)	جیت پور	۲۳۰۱۴	۹۲۸۵۰۰	+	+	+	+
(۲۹)	چاٹسو	۵۱۶۵۲۵	۷۵۲۶۸۲۹	+	+	+	+
(۳۰)	جھلاوہ	۱۳۱۸۰	۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	جھابن	۳۷۷۵۳	۴۷۵۰۰۰	+	+	+	+
(۳۲)	خلجی پور	۳۰۸۱۳	۱۲۰۹۸۸۶	+	+	+	+
(۳۳)	دھری	۹۷۸۶۱	۱۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۴)	دیلوارہ	۵۴۶۶۸	۴۰۹۲۶۰	+	+	+	+
(۳۵)	دبلانہ	+	۷۳۳۴۰۰	+	+	+	+
(۳۶)	رنتھنبور با حویلی	۳۷۱-۱۹	۱۵۶۷۹۵	+	+	+	+
(۳۷)	ریوانہ صفہ	۴۹۷۴۵	۴۳۰۳۵۴	۲۲۹۲	+	+	+
(۳۸)	سوی سوپر	۴۹۴۰۷۰	۵۰۴۱۳۰۶	+	+	+	+
(۳۹)	سارسوپ	۳۶۶۶۳۶	۱۰۵۸۸۷۶	+	+	+	+
(۴۰)	جھنہاری	۲۸۵۷۵	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۱)	کوٹا۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور دریائے چنبل اُس کے پاس سے گذرتا ہے۔	۳۶۰۳۷۸	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۲)	کھنڈار۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۹۰۲۴۶	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۳)	کھنکرہ۔ کھیکرہ	۲۲۰۳۵۰	۱۵۱۱۹۹۴	۱۱۹۹۴	+	+	+
(۴۴)	کھرنی	۳۵۴۴۳	۵۲۸۱۷۸	۲۶۷۴۴	+	+	+
(۴۵)	کھاتولی	۲۳۸۹	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۶)	گنڈواڑہ	۶۹۳۰۵-۱۲	۱۸۸۰۹۵	+	+	+	+
(۴۷)	کرور۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۶۳۷۷	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۸)	لاکھری۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۳۵۲۳	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۹)	لونڈہ	۱۷۴۰۰	۲۵۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۰)	لوہرواڑہ	۳۰۳۲۲	۲۵۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵۱)	بہادو	۳۶۷۸	۱۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۵۲)	مومیدانہ۔ سولہ محل	+	۴۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۳)	ملارنہ	۱۷۲۶۹۳	۳۲۹۹۲۴۱	+	+	+	+
(۵۴)	مانگروڑ	۱۳۰۷۹۹	۱۰۰۴۳۴۸	+	+	+	+
(۵۵)	نواہی	۳۳۹۲۷	۹۳۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۶)	نگر	۳۲۹۵۰	۱۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار جودھپور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بائیس محل	+	۱۴۵۲۸۷۵۰	+	۱۵۰۰۰	۵۰۰۰۰	راٹھور
(۱)	اسوپ۔ پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	+	۶۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اینداوتی	+	۸۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	پھولودہی۔ سنگین قلعہ ہے۔	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پلپارہ	+	۱۴۶۳۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بیلارا	+	۳۱۴۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	پالی وغیرہ تین محل سنگین مختصر قلعہ ہے۔	+	۲۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	باہلہ	+	۱۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	پودہہ۔ سنگین قلعہ ہے	+	۴۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بہادر راجون سنگین قلعہ ہموار زمین پر ہے۔	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۰)	جودھ پور با حویلی۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	جیتارن۔ سنگین مختصر قلعہ ہے۔	+	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	دونارا۔ سنگین قلعہ ہے	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	سوجھت۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۲۸۱۲۷۵۰	+	+	+	+
(۱۴)	ساتل میر۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۵۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	سیوانا۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور یہ قلعہ ہندوستان کا ایک مشہور قلعہ ہے۔	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	کھیروا	+	۲۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	کھیون سر۔ سنگین قلعہ ہے	+	۱۷۲۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	کوندوج۔ سنگین قلعہ ہے	+	۹۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	مہیوہ	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
	سرکار سروہی						
	چھ محل	+	۴۲۰۷۷۴۳۷	+	۸۰۰۰	۳۸۰۰۰	رجپوت گہلوت و افغان
(۱)	ابوگڈہ و سروہی دو محل قصبہ سروہی میں سنگین قلعہ مستحکم ہے	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	۳۰۰۰	۱۵۰۰۰	رجپوت

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	بانسواڑہ۔ یہ ایک فرحت افزا مقام ہے اور سنگین قلعہ ہے۔	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	۱۵۰۰	۲۰۰۰۰	رجپوت
(۳)	جالور۔ سا پنجرو دو محل سنگین مضبوط قلعہ ہے	+	۱۴۰۷۷۴۳۷	+	۲۰۰۰	۵۰۰۰	افغان
(۴)	دونگرپور	+	۹۰۰۰۰۰۰	+	۱۰۰۰	۲۰۰۰	رجپوت گہلوٹ

سرکار ناگور

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس محل	۸۰۲۷۴۵۰۰۱۴	۴۰۳۸۹۸۳۰	۳۰۸۰۰۵	۴۵۰۰	۲۲۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	امرسرنائین	۸۴۹۸۰۹	۷۰۲۹۳۷۰	+	۴۰۰۰	۲۰۰۰۰	کچھواہہ
(۲)	ایندانہ	۲۶۲۳۰۲	۱۳۱۳۰۰۶	۴۷۹	+	+	+
(۳)	بہدانہ	۵۴۴۳۴۰	۱۴۷۱۹۶۰	۷۰۴۶۰	+	+	+
(۴)	بلدو	۸۷۹۴۷	۵۷۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بانودہا	۱۴۱۳۷۰	۳۲۲۸۱۶	+	+	+	+
(۶)	برودہ	۲۶۲۰	۲۲۰۳۶۳	+	+	+	+
(۷)	بارہ کاہن	۲۳۰۳۷۹	۵۸۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	جایل	۲۹۳۰۶۶	۹۵۵۲۷۳	۳۲۰۰	+	+	+
(۹)	جارودہ	۱۴۱۵۹۲	۸۷۴۲۸۴	۲۱۴۷	+	+	+
(۱۰)	جالکھرہ۔ اس کے اطراف و جوانب میں ریگستان ہے	+	۱۳۷۷۵۷	+	+	+	+
(۱۱)	خارج کھتو۔ سنگین قلعہ ہے اور یہاں سفید پتھر کی کان ہے۔	۷۷۵۷۷	۳۴۸۸۱۴	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	وینیدوانہ پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۳۶۵۳۱	۴۵۸۶۸۲۸	۱۵۲۱۵	+	+	+
(۱۳)	دون پور	۲۱۹۶۹۸	۷۸۰۰۸۵	+	+	+	+
(۱۴)	ریواسا	۳۰۱۱۷۱	۱۹۹۵۸۲۴	+	+	+	+
(۱۵)	رون	۶۱۵۲۱۲	۹۱۴۲۶۱	+	+	+	+
(۱۶)	رسول پور	۱۴۴۹۵۸	۷۰۴۳۰۶	+	+	+	+
(۱۷)	رہوٹ	۴۵۲۶۹	۱۸۲۱۳۷	+	+	+	+
(۱۸)	ساویلہ	۱۵۳۰۴۲	۱۲۶۶۹۳۰	+	+	+	+
(۱۹)	فتح پور جھنجھون ۔ سنگین قلعہ ہے۔	۱۵۲۲۰۰	۱۲۳۳۲۲۲	+	۵۰۰	۲۰۰۰	قیام خانی
(۲۰)	کاسلی	۲۸۷۴۰۷	۱۵۸۷۱۵۷	+	+	+	+
(۲۱)	کھائلہ	۱۱۴۹۵۵	۵۵۸۵۶۰	+	+	+	+
(۲۲)	کوجورہ	۲۷۰۴۹۰	۴۶۶۸۹۰	+	+	+	+
(۲۳)	کولیوہ	۱۲۷۴۸	۳۵۲۳۰۵	+	+	+	+
(۲۴)	کمہاری	۴۶۹۸۸۱	۴۳۵۶۰۴	۳۲۰۰	+	+	+
(۲۵)	کہیرن	۲۶۰۸۳	۵۷۱۹۰	+	+	+	+
(۲۶)	لادون	۱۴۹۷۶۰	۷۸۰۸۴۲	۴۳۳۷	+	+	+
(۲۷)	میرتہ۔ سنگین قلعہ ہے	۲۱۴۴۷۷۴	۷۷۰۱۵۲۲	۴۵۴۳۷	+	+	+
(۲۸)	منوہر نگر	۱۲۹۸۹۵	۲۹۰۳۳۸۶	+	+	+	+
(۲۹)	نوکھا	۸۳۰۷۶	۳۸۰۷۵۶	+	+	+	+
(۳۰)	ناگور با حویلی ۔ پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۵۵۷۵۵-۱۱۳	۳۱۳۵۸۱	۱۱۴۴۰	+	+	+

سرکار بیکانیر

نشان نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	گیارہ محل	+	۴۷۵۰۰۰۰	+	۱۲۰۰۰	۵۰۰۰۰	ازقوم بھاٹی
(۱)	بکم پور	+	+	+	+	+	+
(۲)	برسل پور	+	+	+	+	+	+
(۳)	باہرمیل	+	+	+	+	+	+
(۴)	پوگل	+	+	+	+	+	+
(۵)	بارکل	+	+	+	+	+	+
(۶)	پوکھرن	+	+	+	+	+	+
(۷)	بیکانیر	+	+	+	+	+	راٹھور
(۸)	جیسلمیر	+	+	+	+	+	بھاٹی
(۹)	چھوتن	+	+	+	+	+	+
(۱۰)	کوترا	+	+	+	+	+	+
(۱۱)	دیوادر	+	+	+	+	+	+

صوبۂ دہلی

یہ صوبہ اقلیم سوم میں واقع ہے۔ اس کا طول پلول سے لودیانہ تک جو دریائے ستلج کے کنارہ پر آباد ہے ایک سو پینسٹھ کوس اور عرض سرکار ریواڑی سے کوہ کمایون تک ایک سو چالیس کوس اور حصار سے خضر آباد تک ایک سو تئیس کوس ہے۔ اس صوبے کے مشرق میں پایۂ تخت آگرہ مشرق و شمال کے درمیان خیر آباد سے ملحق صوبۂ اودھ۔ شمال میں کوہستان جنوب میں آگرہ و اجمیر مغرب میں لودیانہ واقع ہیں صوبہ کے بہترین

وخاص دریا گنگا اور جمنا ہیں جن کے منبع اس صوبہ میں واقع ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد دریا ہیں جن میں گھاگرہ بھی داخل ہے۔ کوہستانی سلسلہ خاصکر جانب شمال واقع ہے۔ صوبہ کی آب وہوا معتدل ہے۔ زمین کا بیشتر حصہ سیلاب زدہ ہے اور اکثر مقامات پر سال میں تین فصلیں ہوتی ہیں ایرانی و تورانی میوے اور بے شمار اقسام کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ سنگی و خشتی عمارتیں بلند و عالی شان ہیں جن کو دیکھ کر آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ صوبہ کی سرزمین ہر اقلیم کی پیداوار کے لیے موزوں و مناسب ہے اور اس اعتبار سے یہ صوبہ دنیا میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

دہلی قدیم زمانے کا ایک عظیم الشان شہر ہے اس کا اولین نام اندرپرست ہے جس کا طول البلد ایک سو چودہ درجے اڑتیس دقیقے اور عرض البلد اٹھائیس درجے پندرہ دقیقے ہے۔ اگر بعض اشخاص جنوبی سلسلۂ کوہستانی کو اس صوبہ کی ابتدا خیال کرکے صوبہ کو اقلیم دوم میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ اُن کی غلطی ہے جیسا کہ صوبہ کے عرض البلد سے خود واضح ہوتا ہے سلطان قطب الدین و سلطان شمس الدین رائے پتھورا کے قصر میں قیام پذیر رہے۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک جدید حصار بنا کیا جس کو اس نے سلطانی گورستان خیال کیا تھا۔ بلبن نے ایک دوسری خوبصورت عمارت بھی تعمیر کرائی جس میں اگر کوئی مجرم داخل ہو جاتا تھا تو بازپرس و سزا کی مصیبت سے نجات پا جاتا تھا معزالدین کیقباد نے دریائے جمنا کے کنارہ جدید شہر آباد کرکے اُس کو کیلوکھری کے نام سے موسوم کیا حضرت امیر خسرو نے اپنی مثنوی قران السعدین میں اسی شہر وقصبہ کی مدح سرائی کی ہے۔ یہ مقام اس زمانے میں جنت آشیانی کی خوابگاہ ہے جہاں ایک خوبصورت جدید عمارت حال میں تعمیر کی گئی ہے۔ سلطان علاء الدین نے جدید شہر آباد کیا اور قلعہ بھی نیا تعمیر کیا گیا۔ شہر سری کے نام سے مشہور ہوا۔ تغلق آباد سلطان تغلق کی یادگار ہے۔ سلطان محمد تغلق شاہ کے فرزند نے ایک جدید شہر آباد کرکے ایک بلند ایوان تعمیر کرایا جس میں ہزار ستون سنگ مرمر کے تھے اس کے علاوہ دیگر منازل دلکشا بھی تیار کرائے۔ سلطان فیروز نے ایک بڑا شہر اپنے نام پر آباد کیا اور دریائے جمنا کو کاٹ کر ایک نہر شہر میں سے گزاری۔ فیروز شاہ نے فیروز آباد سے تین کوس کے فاصلے پر ایک اور محل تعمیر کرایا اور اس کو جہاں نما کے نام سے موسوم کیا۔

اس محل میں تین کشادہ نقشی راہیں بنائی گئیں جن سے بادشاہ مع خواتین حرم کے سوار ہو کر گزر سکتا تھا دربار کی جانب کاراستہ پانچ جریب لمبا تھا دوسری راہ جو جہاں نما کے رخ تھی دو کوس اور دہلی رو یہ راہ تین کوس لمبی تھی۔ جنت آشیانی نے قلعہ اندرپرست کی مرمت کر کے اس مقام کو آباد اور اس کو دین پناہ کے نام سے موسوم کیا۔ شیر خاں نے علائی دہلی کو ویران کر کے ایک جدید شہر آباد کیا۔

اگرچہ ان شہروں کے آثار خود زبان حال سے اپنی عظمت کی داستان سناتے اور ہم کو عبرت آموز سبق پڑھاتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں آخرین دہلی کا اکثر حصہ ویران اور گورستان خوب آباد ہیں۔

خواجہ قطب الدین اوشی۔ شیخ نظام الدین اولیا شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ملک یار پیران و شیخ صلاح و کبیر الاولیا و مولانا محمود حاجی عبدالوہاب و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ شمس ترک بیابانی و شیخ قمس اوتاد و امیر خسرو و دیگر مردان خدا اس سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ اولیائے کبار کے علاوہ سلطان شہاب الدین غوری و سلطان شمس الدین و سلطان نصیر الدین غازی و سلطان غیاث الدین و سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین و سلطان تغلق و سلطان محمد عادل و سلطان فیروز و سلطان بہلول و سلطان سکندر لودی کے مزارات وروضے ہیں۔ اکثر زندہ اشخاص نے بھی اپنے مدفن کے لئے بہترین مقامات منتخب کئے اور باغات لگائے ہیں جو ظاہر بیں افراد کے لئے سرمایۂ عشرت اور صاحبان بصیرت کے لئے موجب بیداری ہیں اسلام آباد کی پہاڑی میں ایک چشمہ ہے جس کو پرنہاس کند کہتے ہیں۔ یہ چشمہ بیحد گہرا ہے جس میں سے ہمیشہ گرم پانی جوش کھاتا ہے۔ یہ مقام بہت بڑی تیرتھ ہے۔

بسو اسٹر رکھیر نے اس پہاڑی کو تین بگیے اندر کھود کر اس درمیانی خول کو عبادت گاہ بنایا تھا آج بھی اس کو دیکھنے سے اس مقام کی قدامت کا اسی طرح پتہ چلتا ہے۔

بدایون۔ قدیم شہروں میں مشہور ترین مقام ہے بے شمار اولیا اللہ اس سرزمین میں آرام فرما ہیں۔

اس صوبے کے شمالی کوہستان کے ایک حصہ کو کمایوں کہتے ہیں۔ یہاں سونے چاندی

سیسے لوہے تانبے ہڑتال اور سوہاگہ کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ مشکی ہرن
نیل وریشم کے کیڑے و باز شاہین وغیرہ شکاری جانور شہد اور گھوڑے کی ایک قسم
جس کو گٹ (گنٹ) کہتے ہیں بہت کثرت ہے۔ سرکار سنبل میں شکاری جانور بکثرت
ہیں اور نیز یہ کہ یہاں گینڈا بھی پایا جاتا ہے۔ گینڈا ایک جانور ہے جو چھوٹے ہاتھی
سے مشابہ ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس جانور کے سونڈ نہیں ہوتی اور اس کی پیشانی
پر ایک سینگ ہوتا ہے جس سے یہ دوسرے جانوروں پر حملہ کرتا ہے۔ گینڈے کی
کھال سے سپر اور اس کے سینگ سے کمان وغیرہ بناتے ہیں۔ شہر سنبل میں ایک
برہمن کا تعمیر کیا ہوا ایک مندر ہے جو وشنو سے منسوب اور ہری مندل کے نام سے
مشہور ہے۔ ہندوؤں میں مشہور ہے کہ دسواں اوتار اسی کی نسل سے اس مقام پر
ظاہر ہوگا۔ ہانسی ایک قدیم شہر ہے حضرت شیخ جمال خلیفہ حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ
اسی شہر میں آرام فرما ہیں۔

قصبہ سہینہ کے قریب ایک گرم چشمہ پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔
اس چشمہ میں یہ خصوصیت غالباً گندھک کی کان نے پیدا کر دی ہے۔

حصار کو سلطان فیروز نے آباد کیا اور دریائے جمنا سے ایک نہر نکال کر
شہر میں پانی پہونچایا۔ کہتے ہیں کہ ایک عارف نے فیروز شاہ کو فرمانروائی کا مژدہ
سنایا اور انھیں بزرگ کی ہدایت کے مطابق یہ نہر تیار کی گئی۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ
یہ نہر قصبہ سرسا کے قریب ایک تالاب میں گر کر ناپید ہو جاتی ہے۔ اس حوض کو بھدر
کہتے ہیں اور اس کے متعلق عجیب وغریب افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس ضلع میں
دریا کم ہیں اور کنوؤں میں پانی بہت گہرائی پر پایا جاتا ہے۔

سرہند نامور شہر ہے اس شہر میں حافظ رخنہ کے باغات سے
اہل نظارہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تھانیسر ہندوؤں کی بہت بڑی پرستش گاہ ہے
دریائے سرستی اس شہر کے قریب سے گزرتا ہے جس کی وجہ سے ہندو اس کی بیحد تعظیم
کرتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی جھیل ہے جو کر کھیت (کورکھیت کرچھتر) کے نام
سے مشہور ہے۔ اہل ہند دور دراز مقامات سے اس کی زیارت کو آتے اور اس میں
نہاتے اور خیرات وصدقات کرتے ہیں۔ مہابھارت کی مشہور لڑائی دوار پریوگ

کے اخیر میں اسی مقام پر ہوئی تھی۔

شہر ہستنا پور میں ایک راجہ مسمی بھرت فرمانروا تھا جو انصاف و رعیت پروری کی وجہ سے دین و دنیا ہر دو عالم میں مسرور و کامران تھا۔ اس نیک دل راجہ کے اعمال خیر و پرورش رعایا کے برکات نے عرصہ تک اس کے خاندان میں سلسلۂ فرمانروائی کو قایم رکھا اور یاوری تقدیر نے اس کی اولاد کو نسلاً بعد نسلٍ منصب حکمرانی پر فائز رکھا راجہ بھرت کی آٹھویں نسل میں کور پیدا ہوا جس کے نام سے کورکھیت مشہور و معروف ہے۔ کور کی ساتویں نسل میں ایک فرزند بلند اقبال پیدا ہوا جو بچتر بیرج کے نام سے موسوم ہو کر اسلاف کا جانشین ہوا۔ اس راجہ کے محل میں دو فرزند پیدا ہوئے اول دھرتراشتر جن کے ایک سو ایک فرزند پیدا ہوئے جن کو کوروان کہتے ہیں۔ ان بھائیوں میں جرجودھن سب سے بڑا تھا۔ دوسرے فرزند کا نام پنڈو ہے اگرچہ دھرتراشتر فرزند اکبر تھا مگر نابینائی کی وجہ سے سلطنت سے محروم رہا اور بچتر بیرج کے بعد پنڈو نے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ پنڈو کی اولاد خود اس کے نام سے پنڈوان مشہور ہوئی جو پانچ برادر تھے جدھسترِ بھیم سین ارجن۔ نکل اور سہدیو ان بھائیوں کے نام ہیں۔ پنڈو کی وفات کے بعد سلطنت دھرتراشتر کی طرف منتقل ہوئی دھرتراشتر تو برائے نام راجہ ہوا لیکن جرجودھن باپ کے نام سے حکمرانی کرنے لگا چونکہ دنیاوی حکمرانوں کا قاعدہ ہے کہ رقیب کو تباہ و برباد کرنے میں ہر ممکن طریقے سے کام لیتے ہیں جرجودھن بھی پنڈوان کی طرف سے خوف زدہ اور ان کی تباہی کا درپے تھا۔ دھرتراشتر نے انسانی بنی اعمام کی باہم دگر نفرت و عداوت میں روز افزوں ترقی دیکھ اور اُس نے اپنے برادر زادوں کو برناوہ (نرناوہ) شہر میں آباد کرنے کا ارادہ کیا۔ راجہ نے ہوشیار معماروں کو خفیہ ہدایت کر کے پنڈووں کی سکونت کے لئے مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ معماروں نے جرجودھن کے مشورہ کے مطابق مکان میں ایک خلوت خانہ لاکھ اور رال کا تیار کیا تا موقت فرصت سے مکان میں آگ لگا کر دشمن کو خاک سیاہ کر دیا جائے لیکن جن کو خدا کی حمایت اپنے آغوش رحمت میں لے دشمن اُن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا پنڈوان اپنے دشمنوں سے جدا ہو کر اس مکان میں فروکش ہوئے اور حقیقت حال سے واقف و آگاہ ہو گئے

اتفاقاً ہے اس جوار میں ایک عورت مع اپنے پانچ بیٹوں کے سکونت پذیر تھی پانڈوں نے
مکان میں آگ لگاکر خود اپنی ماں کے ہمراہ جنگل کی راہ لی اور اسی کے جوار کے جسم جلکر خاک کا
ڈھیر ہو گئے۔ جرجودہن نے یہ سمجھ کر کہ رقیب کو آگ سے خاکستر کر دیا جشن مسرت منعقد کیا۔
بے شمار واقعات کے بعد پنڈوان جنگل سے آبادی میں آئے اور شہر کنہلا میں مقیم ہوئے۔
تھوڑے ہی زمانے میں پنڈوؤں کی جراءت و مردانگی و بخشش کا غلغلہ بلند ہوا اور ان کا
آوازۂ نیک نامی تمام عالم میں پھیل گیا لیکن ان کا نام و نسب کسی فرد کو بھی معلوم نہ تھا
یہاں تک کہ جرجودہن خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اس کے دل میں شبہہ پیدا ہوا۔
جرجودہن نے واقعہ کی تفتیش کی اور اُس کو یقین ہو گیا کہ دشمن زندہ وسلامت موجود ہے
اور اس کے جلنے کی خبر محض دروغ بے فروغ تھی۔

اب جرجودہن نے چاپلوسی سے اظہار دوستی کیا اور مخلصانہ پنڈوؤں کو
اپنے پاس بلایا تاکہ دوست بنکر دشمن کا کام کرے۔ اس مکار راجہ نے دہلی کو جو نصف
حصۂ سلطنت کے پنڈوؤں کے حوالے کیا اور ہستنا پور کو مع بقیہ نصف حصہ کے اپنے
قبضہ میں رکھا۔ جدہشٹر نے اپنی خوش نصیبی و نیک نیتی سے تائیدالہی سے فیض پایا
اور دولت وحشمت کمربستہ اس کے حضور میں حاضر ہوئی۔ کوروں نے بھی ان کی اطاعت
کا اظہار کیا اور قلیل مدت میں ہفت اقلیم پر اس کی سیادت کا سکہ بیٹھ گیا۔ جدہشٹر کے
دوسرے بھائیوں نے بھی مختلف و متعدد فرمانرواؤں کو اپنا اطاعت گزار بنایا۔
جرجودہن اس دبدبۂ حکمرانی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوا اور حسد کی بیماری نے اس کو
مختل اور آپے سے باہر کر دیا۔ جرجودہن نے حیلہ سازی سے کام لیا اور ایک بزم عشرت
منعقد کر کے پنڈوؤں کو بطور مہمان اپنے یہاں طلب کر کے مہمانوں کو چوسر کھیلنے
کی دعوت دی۔ مکار راجہ نے اپنے ہاتھ میں ایک مصنوعی پانسہ لیا اور پھینکنے لگا۔
جرجودہن نے پنڈوؤں کی تمام ریاست و اموال و اسباب جیت لیا اور آخری بازی
اس شرط پر لگائی کہ اگر پانڈو بازی جیت لیں تو جو کچھ ملک و مال ابتک ہار چکے ہیں وہ
انھیں واپس کر دیا جائے اور اگر خوبیٔ قسمت سے پانسہ پھر الٹا پڑے تو حریف آبادی کو
چھوڑ کر بارہ برس کامل جنگل میں زندگی بسر کریں اور جلا وطنی کی مدت گزرنے کے بعد
جنگل سے پھر آبادی میں آئیں بھی تو ایک سال اس طرح گمنام زندگی بسر کریں کہ کوئی ان کی

شناخت نہ کر سکے اور اگر یہ آخری شرط پوری نہ ہو تو پھر بارہ برس جنگل میں جا کر اسی طرح زندگی کے دن کاٹیں۔ پانڈو چونکہ جرجودہن کی مکاری سے ناواقف تھے اپنی راست بازی کی وجہ سے دشمن کے مقابلہ میں ناکام رہے۔ پانڈووں نے شرط کے مطابق جلاوطنی اختیار کی اور جرجودہن خواب غفلت میں مبتلا ہو کر اپنی اس عارضی کامیابی پر بےحد مغرور رہا۔ تائیدِ الٰہی نے پانڈووں کا ساتھ دیا اور انھوں نے جلاوطنی کے شرائط تمام و کمال انجام دیے۔ اس واقعہ کے بعد جرجودہن کامیاب حریف کے ساتھ سختی سے پیش آنے لگا۔ طرفین میں بےحد گفتگو اور بحث ہوئی اور پانڈووں نے صرف پانچ مواضعات پر جو بلا جنگ و جدال کے اُن کے قبضہ میں آجائیں قانع ہونے کا اظہار کیا جرجودہن نے نخوت و تکبر میں حریف کی درخواست کو قبول نہ کیا اور جنگ آزمائی کے لئے تیار رہا۔ کورکھیت کے نواح میں معرکۂ کارزار گرم ہوا لیکن چونکہ مکار افراد اخیر میں ناکام و تباہ ہونے ہیں جرجودہن اور اُس کے مددگار راہی عدم ہوئے اور جدھشٹر نے اٹھارہ روز معرکہ آرائی کر کے دشمن پر فتح پائی۔ یہ معرکہ اخیر دوا پر یوگ میں یعنی کل جگ کے آغاز سے ایک سو پینتیس[۳۵] برس قبل اور سنہ[۴۰] الٰہی سے چار ہزار آٹھ سو اکتیس سال پہلے رونما ہو کر یادگار زمانہ و عبرت آموز ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ اس عظیم الشان معرکہ میں گیارہ کوہنی لشکر کوراؤں کی طرف اور سات کوہنی پنڈووں کی جانب تھے ایک کوہنی سے اکیس ہزار آٹھ سو ستر فیل سوار اور اسی قدر آٹھ سوار اور پینسٹھ ہزار چھ سو دس اسپ سوار اور ایک لاکھ نو ہزار تین سو پچاس پیادے مراد ہیں۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ اس میدان جنگ میں چار اشخاص جرجودہن کے لشکر کے اور سات پنڈووں کی فوج کے جملہ گیارہ اشخاص صحیح و سلامت رہے۔ جرجودہن کے لشکر میں چار اشخاص نے اپنے مالک کا ادبار دیکھ کر جدھشٹر کے دامن میں پناہ لی تھی وہ یہ ہیں۔ کرپا چارہ برہمن جو طرفین کا استاد اور عقل و مردانگی میں شہرۂ آفاق تھا۔ اشوتھاما یہ شخص بھی انھیں صفات میں ضرب المثل تھا۔ کرت برمان یادو جو ایک بہادر سپاہی تھا سنجی جس نے باوجود عقل و دانش میں مشہور ہونے کے دھرتراشٹر کی رتھ بانی سے بھی شہرت حاصل کی تھی۔ پنڈووں کے جانب جو آٹھ شخص زندہ رہے اُن کے اسما حسب ذیل ہیں۔

یانڈو یا پانچ بھائی۔ ساتک یادو جو اپنی عقل و جرات کی وجہ سے مشہور و معروف تھا۔ بلیستا جر جودہن کا غیر مادری برادر اور سری کشن۔ غرضکہ اس عظیم الشان معرکہ کے بعد جدہشٹر نے چھتیس سال بجید جاہ و جلال کے ساتھ حکمرانی کی اخیر میں اس راجہ نے اپنی خوش نصیبی اور نیک طینتی کی وجہ سے دنیائے دنی کی بے وفائی کا بہ خوبی اندازہ کیا اور اس پیر زال دنیا سے جو ہمیشہ کمزور اشخاص پر مظالم کرتی رہتی ہے قطعاً کنارہ کشی کر لی۔ جدہشٹر اور اس کے بقیہ بھائیوں نے فقر کی راہ اختیار کی اور عمر کا آخری حصہ بجید دانش مندی و مسرت کے ساتھ بسر کر کے خوش و خرم دنیا کو خیر باد کہا۔

یہ عظیم الشان واقعہ بے شمار واقعات کے ساتھ کتاب مہابھارت میں تفصیل سے مندرج ہے۔ کتاب مذکور میں ایک لاکھ بیت ہیں قبلۂ عالم کے حکم سے اس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور وہ رزم نامہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ مہابھارت اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے مضامین کی تفصیل مندرج ذیل ہے۔

پہلا باب۔ کوروؤں اور پانڈوؤں کے احوال و فہرست مضامین میں۔ **دوسرا باب**۔ جدہشٹر کا اپنے بھائیوں کو جہان کشائی کے لئے روانہ کرنا اور اس کے بعد راج سوئی جنگ کا منعقد کرنا اور کوروں کا مجلس قمار مرتب کرنا وغیرہ۔ **تیسرا باب**۔ پانڈوؤں کا جلا وطنی اختیار کرنا و دیگر واقعات۔ **چوتھا باب**۔ پانڈوؤں کا جنگل سے بیرات میں آنا اور خفیہ زندگی بسر کرنا۔ **پانچواں باب**۔ پانڈوؤں کا اپنے کو ظاہر کرنا سری کشن کو قاصد بنا کر جر جودہن کے پاس روانہ کرنا جر جودہن کا انکار فریقین کا کورکھیت کے میدان میں صف آرا ہونا۔ **چھٹا باب**۔ معرکہ آرائی کا آغاز بھیکم کا زخمی ہونا تیر اشتر کے اکثر بیٹوں کا قتل ہونا اور جنگ کے دس روز کے واقعات کا ذکر۔ **ساتواں باب**۔ جر جودہن کا انجمن مشاورت منعقد کرنا اور دروں کو سپہ سالار مقرر کرنا دروں کی ہلاکت اور جنگ کے پانچ یوم کے واقعات۔ **آٹھواں باب** جنگ کے دو روز کے واقعات جر جودہن کا کرن کو سپہ سالار مقرر کرنا۔ جدہشٹر کا کرن کے سامنے سے فرار ہونا۔ کرن کا دوسرے روز ارجن کے ہاتھ سے ہلاک ہونا۔ **نواں باب** شل کا اپنی مردانگی کی وجہ سے سپہ سالار مقرر ہونا اور اس کی موت جر جودہن کا ایک تالاب میں پنہاں ہونا جر جودہن اور دوسرے بہادروں کی زندگی کا خاتمہ۔

دسواں باب ۔ جنگ کا خاتمہ ۔ کرت برمان اشوتہما اور کرپا چارج کا جرجودہن کے دم واپسیں اس کے پاس آنا اور اس کا شبخوں کا مشورہ دینا وغیرہ دیگر واقعات ۔ **گیارھواں باب** ۔ فریقین کی عورات کی گریہ وزاری گندھاری مادر جرجودہن کا کرشن کے لئے دعائے بد کرنا ۔ **بارھواں باب** ۔ فتح کے بعد جدہشٹر کے حالات زندگی جدہشٹر کا دنیا کو چھوڑنے کی خواہش کرنا ۔ بیاس اور کرشن کا راجہ کو تسلی دینا ۔ بہشم کے دلکش نصایح جن میں فرمانروا کے فرائض اور ظاہری و باطنی محاسن کا قابل تعریف ذکر ہے ۔ **تیرھواں باب** ۔ بہشم کے نصایح ۔ مولف کی رائے میں بارھویں اور تیرھویں الواب کو ایک ہی باب خیال کرنا چاہیئے اس لئے کہ ہر دو ابواب میں بہشم کے نصایح مذکور ہیں اور نویں باب کو دو حصوں میں منقسم کرنا چاہئے ایک حصے میں شل کے واقعات کا ذکر ہوا اور دوسرے حصے میں جرجودہن کی موت کے واقعات مذکور ہوں ۔ **چودھواں باب** ۔ جگ اسمید کا بیان ۔ **پندرھواں باب** دہرتراشٹر ۔ گندھاری اور کنتی مادر جدہشٹر کا خلوت گزین ہونا ۔ **سولھواں باب** فنیہ یادوان کی تباہی ۔ **سترھواں باب** ۔ راجہ جدہشٹر کا مع اپنے بھائیوں کے تارک دنیا ہونا اور ایک برف زار میں داخل ہونا ۔ **اٹھارھواں باب** جدہشٹر کا اسی جسم خاکی کے ساتھ عالم بالا کو پرواز کرنا اور دوسرے بھائیوں کے اجسام فانی کے شیرازہ کا بکھرنا ۔ خاتمہ جو ہربنس کے نام سے مشہور ہے ۔ قوم یادو کے احوال کا بیان ۔

اس کتاب میں اگرچہ بے شمار مبالغہ آمیز افسانے اور خیالی داستانیں مذکور ہیں لیکن اس کے باوجود بھی یہ کتاب متعدد اخلاق آموز اقوال وکثیر دنیاوی تجربات کی فہرست کا عمدہ مجموعہ ہے ۔ صوبۂ دہلی میں آٹھ سرکار اور دو سو بتیس پرگنات ہیں پیمودہ زمین دو کروڑ بچاسی لاکھ چھیالیس ہزار آٹھ سو سولہ بیگے اور سولہ بسوے ہے اس کی مالگزاری ساٹھ کروڑ سولہ لاکھ پندرہ ہزار پانچ سو پچپن دام ہے جس میں تین کروڑ تیس لاکھ پچھتر ہزار سات سو انتالیس دام سیورغال کے ہیں ۔ اکتیس ہزار چار سو نوے سوار اور دو لاکھ بیالیس ہزار تین سو دس پیادوں کی جمعیت یہاں کی مقامی فوج ہے ۔

سرکار دہلی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی دام	سیورغال دام	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اسلام آباد پاکل۔ یہاں پہاڑی پر ایک قلعہ بھی ہے۔	۹۷۰۶۷-۱۹	۱۷۷۹۴۰۷	۳۱۴۶۲	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۲)	دومہ (اوہہ)	۱۴۹۱۲-۸	۵۱۳۰۸۱	۴۵۴۲۰	۲۰	۲۰۰	اہیر
(۳)	پانی پت	۵۶۸۴۴۴	۱۰۷۵۶۶۴۷	۳۵۴۰۶۳۲	۱۰۰	۲۰۰۰	افغان۔گوجر۔زنگر
(۴)	پالم	۲۴۵۲۴۰	۵۷۲۶۷۸۷	۱۲۳۱۸۸۰	۷۰	۱۰۰۰	جاٹ
(۵)	برہان (برن) پختہ قلعہ بھی ہے	۱۷۱۱۶۰	۳۹۰۷۹۲۸	۱۵۳۱۹۰	۲۰	۳۰۰	
(۶)	باغب (باغ پت) یہ مقام جمنا کے کنارے دو نہروں کے درمیان ہے۔	۲۰۰۵۱۵	۳۵۴۲۲۳۶۸	۱۸۰۳۵۹	۲۰	۲۰۰	چوہان
(۷)	پلول۔ یہاں بلندی پر ایک قلعہ ہے۔	۲۳۴۷۸۳	۱۷۶۹۴۹۳	۲۱۸۳۲۵	۲۵	۵۰۰	راجپوت۔گوجر
(۸)	برناوہ	۱۳۵۰۰۰	۱۳۷۹۱۲۵	۵۰۷۵۹	۲۵	۲۰۰	شیخ زادے
(۹)	پوتہہ۔ ایک قلعہ بھی ہے۔	۴۸۱۹۱	۶۲۱۷۴۹	۷۲۴۳	۶۰	۶۰۰	ٹونر (ٹوٹر) (تونور)
(۱۰)	دوباندہن سری (بیری دہ ماندہن)	۱۱۹۰۰۲ ۱۹	۱۴۰۳۳۲۵	۰	۴۰	۸۰۰	جاٹ
(۱۱)	نپت (تلپت) ایک خشتی قلعہ ہے۔	۱۱۹۵۷۸	۳۰۷۷۹۱۳	۹۲۵۸۳	۴۰	۴۰۰	برہمن۔راجپوت گوجر۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی دام	سیورغال دام	سوار	پیادے	اقوام
(۱۲)	ٹانڈہ بیگون (ٹانڈہ بیگانہ) جمنا کے کنارے واقع ہے۔	۵۱۶۶۹۷	۱۲۸۹۳۰۶	۱۱۳۶۶	۲۵	۲۰۰	افغان
(۱۳)	تلبیگم پور (ملکم پور)	۱۴۲۳۷۰-۷	۳۷۰۳۷۴	۱۵۷۵۴	۱۰	۱۰۰	جاٹ
(۱۴)	جھجر	۱۲۸۴۱۷	۱۴۲۲۴۵۱	۳۰۶۴۶۱	۶۰	۱۰۰۰	افغان۔جاٹ
(۱۵)	جہارسہ۔ اس پرگنے میں موضع دہانہ میں ایک سنگین قلعہ ہے جسے سلطان فیروزشاہ نے دریائے منبدھ کے کنارہ بنوایا۔	۸۷۹۲۳۷	۳۶۰۵۲۲۸	۱۷۶۰۷۹	۶۰	۶۰۰	بدگوجر
(۱۶)	جیور (جیبور جھنجانہ)	۱۳۳۷۴۶	۱۸۷۸۳۷۸	۸۵۴۳۹	۴۰	۴۰۰	راجپوت۔جاٹ
(۱۷)	جدوہی (چھپر اوُلی) درمیان دوآبہ۔	۳۲۷۰۱-۱۲	۱۱۳۸۷۵۹	۵۷۱۹	۲۰	۳۰۰	جاٹ
(۱۸)	جلال آباد دوآبہ کے درمیان میں ہے اور گنجان جنگلوں سے گھرا ہے	۹۶۱۸۹۷	۱۳۳۳۷۱۱	۹۰۹۹	۵۰	۶۰۰	جاٹ
(۱۹)	جلالپور بروست۔ گنجان جنگل کثرت سے ہیں۔	۴۲۰۶۱-۱۷	۱۰۰۱۸۷۵	۱۳۷۷۵	۲۰	۴۰۰	جاٹ
(۲۰)	حویلی قدیم	۱۲۸۴۱۷	۱۴۲۲۴۵۱	۳۰۶۴۶۰	۱۰	۴۰	جاٹ۔چوہان
(۲۱)	حویلی جدید	۳۶۴۴۷	۳۶۳۵۳۱۵	۵۹۵۹۸۴	۲۵	۳۰۰	گوجر۔جاٹ۔اہیر
(۲۲)	دارالملک دہلی	۹۷۱	۷۳۶۴۰۶	۱۸۷۸۴	۱۳۵	۱۵۰۰	۔ ۔ ۔ ۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۲۳)	داسنہ (دسنہ) میان دوآب	۲۸۲۷۷۷	۴۹۳۳۳۱۰	۱۶۲۵۳۵	۶۰	۳۰۰	گھلوٹ
(۲۴)	داوری طاہا	۱۷۹۷۸۹	۴۳۲۶۰۵۹	۱۱۸۵۷۷	۳۰	۴۰۰	افغان۔جاٹ
(۲۵)	ونکور۔کنار جمنا	۱۲۸۵۲۳	۱۰۱۶۶۸۲	۴۳۴۰	۲۰	۲۰۰	گوجر
(۲۶)	رہتک۔خام قلعہ بھی ہے۔	۶۳۶۸۳۵	۸۵۹۹۲۷۰	۴۲۸۰۰۰	۱۰۰	۲۰۰۰	جاٹ
(۲۷)	سونی پت خشتی قلعہ بھی ہے۔	۲۸۳۲۹۹	۷۷۲۷۳۲۳	۷۷۵۱۰۵	۷۰	۱۰۰۰	افغان۔جاٹ
(۲۸)	سفیدون۔خشتی قلعہ بھی ہے۔	۸۱۷۳۰	۱۹۷۵۵۹۶	۹۹۶۴۷	۶۰	۶۰۰	راجپوت۔رانگر جاٹ
(۲۹)	سکندرآباد	۶۶۹۰۷-۱۵	۱۲۵۹۱۹۰	۱۷۸۴۴	۵۰	۴۰۰	بھاتی۔گوجر
(۳۰)	سراوہ۔خشتی قلعہ بھی ہے۔	۴۲۳۸۷-۱۲	۱۵۸۳۸۹۹	۳۱۹۱۴	۴۰	۳۰۰	سوال وغیرہ
(۳۱)	سینہ	۳۹۱۴۷-۹	۸۵۴۱۹۱	۴۸۲۰۷	۳۰	۳۰۰	چوہان
(۳۲)	سیانہ میان دوآب	۱۶۶۴۰۷-۱۷	۸۴۹۰۹۰	۴۹۵۹	۵۰	۴۰۰	تاگا
(۳۳)	شکرپور	۵۲۱۳۹	۲۱۱۱۹۹۶	۷۸۰۳۰۵	۷۰	۲۰۰	چوہان
(۳۴)	کرنال	۵۴۰۴۴۴	۵۶۷۸۲۴۲	۲۰۷۹۹۹	۵۰	۸۰۰	رانگر چوہان
(۳۵)	گنور۔خشتی قلعہ بھی ہے	۴۰۹۹۰-۱۶	۱۷۸۸۷۹۲	۳۳۲۹۰	۲۰	۴۰۰	تگا
(۳۶)	گڈھ مکتیسر۔دریائے جمنا کے کنارہ ایک خشتی قلعہ ہے اور یہ جگہ ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔	۱۰۱۳۴۰ ۱۰	۱۵۹۱۴۹۲	۴۱۴۹۰	۴۰	۴۰۰	راجپوت مسلمان ہندو۔
(۳۷)	کتانہ	۹۱۷۰۶-۱۳	۱۴۲۳۷۷۹	۸۹۲	۲۰	۱۵۰	جاٹ
(۳۸)	ہکانہ (ہلہ)	۶۸۹۳۴-۵	۱۳۷۴۴۳۰	۳۷۹۳۰	۲۰	۳۰	گوجر
(۳۹)	کاسنہ۔کنار جمنا	۱۰۴۰۲۱-۱۹	۱۵۲۲۳۱۵	۱۴۹۲۵۰	۴۰	۴۰۰	گوجر

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۴۰)	کہر کھودہ	۵۱۸۹۵-۱۵	۱۱۰۵۸۵۶	۴۹۵۸	۵۰	۶۰۰	افغان۔ جاٹ
(۴۱)	کہکرکرہ۔ گنگرکرہ میان دوآب میں ایک خشتی قلعہ بھی ہے	۱۱۰۶۲-۱۵	۳۱۶۴۰۵	۱۳۸۳۰	۴۰	۳۰۰	سید
(۴۲)	لونی۔ میان دوآب میں ایک خشتی قلعہ ہے	۷۵۳۶	۳۲۷۸۸۷۸	۱۴۸۴۴۵	۲۰	۲۰۰	+
(۴۳)	میرٹھ۔ میان دوآب میں ایک قلعہ بھی ہے۔	۶۱۰۴۲۲	۴۳۹۱۴۹۶	۳۳۱۰۹۶	۱۰۰	۳۰۰	تگا۔ راگھر چندرال
(۴۴)	مانڈدتھی۔ فصل خریف بہت اچھی ہوتی ہے قصبہ کے قریب ایک تالاب ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔	۹۰۴۶۶	۲۸۵۸۲۲۳	۲۹۳۴	۳۰	۵۰۰	جاٹ
(۴۵)	مسعودآباد۔ یہاں ایک پرانا قلعہ ہے۔	۸۰۴۷۸	۲۸۰۹۱۵۶	۲۶۹۳۱۹	۳۰	۳۰	جاٹ
(۴۶)	ہستناپور۔ کنارگنگ ہندوؤں کا پرانا مشہور شہر ہے۔	۱۷۶۳۴۰	۴۳۶۶۹۰۴	۳۶۲۹۱	۲۰	۲۰۰	تگا
(۴۷)	ہاپوڑ۔ میان دوآب میں کالی ندی پرآباد ہے۔	۲۳۹۸۱۵	۲۱۰۳۵۸۹	۵۲۲۹	۴	۳۰۰	تگا

سرکار بدایون

۱۴ محل - ۵۰۰۸۴۳۹.۰ بیگیے دس بسوہ پیمائش + ۳۴۳۴۸۱۷۰۳۲۶ دام محاصل - ۱۸۱۷۰۵۴۳ دام سیورغال + اقوام مختلف -

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اجاتون	۸۴۴۶۷-۱۷	۱۳۶۲۸۶۷	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۲)	آنولہ	۱۴۷۰۱	۶۹۰۶۴۰	۰	۵۰	۴۰۰	کانور (گونڈ)
(۳)	بدائون حویلی	۹۵۸۳۲۰-۵	۷۳۵۷۵۶۱	۲۸۷۹۸۶	۵۰	۵۰۰۰	شیخزادے کالیتہ
(۴)	بریلی	۶۶۱۲۲۷	۱۲۵۰۷۴۳۴	۹۱۳۲۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	راجپوت
(۵)	برسر	۱۹۶۷۰۰	۲۱۴۷۸۲۴	۶۷۵۴	۵۰	۵۰۰	کالیتہ
(۶)	پونڈ	۵۷۴۹	۲۶۰۸۴۰	۰	۵۰	۲۰۰	کہور
(۷)	تلہی (بلبھتی)	۲۵۹۸۲	۱۰۷۷۸۱۱	۱۵۰۵	۵۰	۱۰۰	تگابرہمن
(۸)	سہوان	۲۵۳۱۲۰	۲۴۹۲۸۹۸	۱۵۴۴۴	۱۰۰	۲۰۰	+
(۹)	سناس منڈیہ	۵۸۱۱۰	۷۹۵۳۱۵	۳۴۷۱	۵۰	۵۰۰	تگابرہمن
(۱۰)	سنیا	۲۹۷۵۳	۱۳۱۵۷۲۵	۰	۵۰	۵۰۰	باچہل یاالوس
(۱۱)	کانٹ	۵۵۵۸۴	۲۴۳۹۳۶۹	۴۸۴۴۴	۳۰۰	۲۰۰۰	الوس یا باچہل
(۱۲)	کوٹ سالباہن یہاں قلعہ بھی ہے۔	۲۲۷۵۰۰۸	۱۲۱۹۱۶۵	۰	۵۰	۵۰۰	کنوار
(۱۳)	گولہ	۲۴۵۴۰	۱۱۳۶۹۳۱	۴۲۵۷	۱۰۰	۱۰۰۰	دیوکہ باچہل

سرکار کمایون

اس سرکار میں ۲۱ محل ہیں۔ پانچ محال کی آمدنی دیگر سولہ محال میں ضم کر دی گئی ہے۔ ۴۰۴۳۷۷۰۰۰ دام اس سرکار کی آمدنی ہے مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں۔ تین ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اودن	+	۴۵۴۳۷۹۰۰	+	+	+	+
(۲)	بھوکسی بھنگسا ۲ محل	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بستوہ	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	بچھوتر	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بھنگن دیوار	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	بھکتی	+	۱۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بھوری	+	۰	۰	۰	۰	۰
(۸)	رتیلا	+	۱۰۰۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	چھنکی	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	جکرام	+	۵۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	جبریہ	+	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	جاون	+	۲۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	چولی۔ کوٹ نفکلہ۔ گندپور	+	۰	+	+	+	+
(۱۴)	ملوارہ	+	۲۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	ملاپور۔ سیتاپور۔ کیموس۔ ۳ محل	+	۵۱۲۷۷۰۰	+	+	+	+

سرکار سنبھل

اس سرکار میں سینتالیس محل ہیں۔ ۱۹۲۷۴۰۴۰ بیگھے دو بسوہ اس کی پیمائش ہے ۱۳۱۴۱۱۴۶۹۶ دام اس کی آمدنی ہے ۲۰۹۲۳۹۴ دام سیورغال کے ہیں۔ مختلف قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں۔ ۵۷۳۴ سوار اور ۳۱۰۵۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ہاتھی	اقوام
(۱)	امروہہ	۳۲۰۶۵۴	۶۳۴۲۰۰۰	۹۹۳۳۵۸	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۵۰	سید

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی	سیورغال	سوار	پیادے	ہاتھی	اقوام
(۲)	عظیم پور۔اعظم پور	۵۵۴۶۷	۲۳۸۹۴۷۸	۱۳۷۵۴۴	۳۰	۳۰۰	+	جگا
(۳)	اسلام پور۔بہرو	۶۶۰۹۶	۱۳۷۰۶۴۰	۱۲۱۳۳	۱۰۰	۲۰۰	+	بنسوی
(۴)	اوجھاری	۱۲۵۳۲۱	۶۹۷۶۰۹	۲۷۸۸	۲۰	۲۰۰	+	جاٹ
(۵)	اکبرآباد	۵۲۷۹۰-۱۴	۶۴۰۲۶۴	۲۷۸۸	۵۰	۲۰۰	+	+
(۶)	اسلام پور داگو	۱۱۲۱۷-۱۰	۴۲۹۶۷۵	۶۷۵	۲۰	۳۰۰	+	+
(۷)	اسلام آباد	۲۵۲۶۱-۱۰	۳۴۶۳۴۸	۶۳۹۴	۵۰	۵۰۰	+	جاٹ
(۸)	بجنور	۶۰۳۶۲	۳۲۵۵۴۶۵	۱۸۱۵۴	۶۰	۵۰۰	+	جگا برہمن
(۹)	بجھرائون	۱۱۵۲۲۶-۱۲	۸۲۸۳۲۲	۳۶۳۲	۵۰	۳۰۰	+	جگا
(۱۰)	بروہی	۱۵۰۲۷-۱۲	۱۵۰۰۰۰	۰	۲۵	۰۰		کھوانی
(۱۱)	بارا	۳۰۰۳۰۷	۲۰۰۰۰۰	۰	۲۵	۱۰۰		خاسیا۔کھاسیا
(۱۲)	چاند پور	۸۷۲۷۳	۴۳۱۰۷۱	۲۵۹۹۵۹	۵۰	۲۰۰		جگا۔جاٹ
(۱۳)	جلال آباد	۴۶۳۰۳	۱۴۷۰۰۷۲	۱۲۲۶۳	۲۵	۱۰۰		جاٹ
(۱۴)	چوپلہ	۱۰۱۶۱۹۹	۱۳۴۰۸۱۲	۰	۱۰۰	۵۰۰		گوڑ
(۱۵)	جھالو	۲۶۷۹۵	۲۳۷۸۶۹	۳۴۹۱۶	۵۰	۴۰۰		جاٹ
(۱۶)	جڈدار	۷۶۷۵۷-۱۹	۸۲۸۳۴۶	-	۵۰	۲۰۰		بڈگوجر۔گوجر
(۱۷)	حویلی سنبھل	۲۰۶۴۵۰	۳۳۲۲۴۴۸	۱۴۳۷۳۰	۱۰۰	۵۰۰		جگا برہمنا
(۱۸)	دیورہ	۹۶۹۶۵	۱۹۳۴۸۳۷	-	۲۵	۲۰۰		+
(۱۹)	ڈہکہ	۱۳۰۱۵۸-۱۶	۶۷۰۳۶۴	۶۴۸۷	۲۵	۲۰۰		ہیس (اہیر)
(۲۰)	دیہارسی	۸۲۶۹۲-۱۱	۲۸۰۳۰۶	۰	۲۵	۲۰۰		+
(۲۱)	دودرہیلہ	۳۰۱۳۰-۱۵	۲۱۰۰۰۰	۰	۲۰	۱۰۰		کوہی (کولی)
(۲۲)	راج پور	۱۸۶۳۹۰	۷۰۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰		راجپوت
(۲۳)	رجب پور	۴۰۳۴۶-۹	۶۱۲۹۷۷	۲۲۸۸	۲۵	۱۵۰		کھوکھر شہزادے
(۲۴)	سنبھل ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۴۶۴۶۰	۸۵۰۹۵۳	۶۳۴۰۴	۵۰	۴۰۰		گہکر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	قوام
(۲۵)	سیوہارہ	۲۷۹۴۵	۱۳۳۳۷۲۲	۱۳۱۸	۵۰	۳۰۰	تگا
(۲۶)	سرسی	۵۲۴۰۰-۱۱	۹۵۸۷۶۹	۱۵۲۳۱۴	۲۰	۲۰۰	سید وغیرہ
(۲۷)	سہنسپور	۵۴۸۴۴-۱۰	۹۴۴۳۰۴	۱۰۳۸	۵۰	۴۰۰	تگا
(۲۸)	سرساوہ	۳۷۵۰۲	۳۰۸۰۶۵	۰	۱۵	۴۰۰	کورہ
(۲۹)	شیرکوٹ	۱۹۸۷۰	۴۹۲۱۰۵۱	۲۱۸۱۵۷	۱۰۰	۱۰۰۰	۰
(۳۰)	شاہی	۸۰۴۱۷	۹۰۰۳۹۶	۴۷۲	۲۰	۲۰۰	گور
(۳۱)	کنزرکی	۸۶۱۶۴	۶۷۴۹۳۶	۷۴۹۳۶	۵۰	۴۰۰	کالیتہ
(۳۲)	کرت پور	۸۰۹۷۳	۳۴۱۰۶۰۹	۱۶۶۲۱۸	۱۰۰	۵۰۰	تگا۔ جاٹ
(۳۳)	کیتھہ	۹۹۸۶۰	۱۲۴۸۹۹۵	۵۷۶۵	۲۰	۲۰۰	+
(۳۴)	کندور	۱۸۵۷۶-۱۷	۷۵۱۵۲۰	۳۴۲۷۰	۳۰	۲۰۰	تگا
(۳۵)	کابر	۳۳۲۳۲-۷	۵۶۶۵۳۹	۱۶۰۱۹	۵۰	۴۰۰	چوہان
(۳۶)	گنور	۵۱۰۰۵-۱	۲۶۷۹۱۹	۱۷۷۱۹	۱۰	۱۰۰	مسلمان
(۳۷)	کھانکری۔ کھنکری	۳۱۵۴۶-۷	۲۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	۰
(۳۸)	لکھنور	۲۳۶۴۴۹	۲۳۶۹۲۰۸	۳۲۹۸۳	۱۰۰۰	۵۰۰۰	گور
(۳۹)	لیسوہ	۱۸۷۱	۱۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	۰
(۴۰)	مغول پور	۱۶۸۳۷۴	۳۵۸۰۳۰۰	۸۰۳۰۰	۱۰۰	۵۰۰	تگا
(۴۱)	منجھولہ	۱۴۲۴۶۱	۱۷۳۰۵۵۶	۶۹۷۰	۴۰۰	۸۰۰۰	بڈگوجر
(۴۲)	مندوار	۶۵۷۱۰	۱۲۵۶۹۹۵	۲۰۴۵۵	۲۵	۳۰۰	بیاکس
(۴۳)	ندینہ	۹۹۲۳۳	۲۶۴۷۲۴۲	۲۸۴۳۶۸	۵۰	۵۰۰	اہیر
(۴۴)	نھتور۔ اس پرگنے میں بیر بہت اچھی پیدا ہوتی ہیں جن کی شکل اور ذائقہ دونوں مرغوب ہوتا ہے۔	۳۵۹۷۴-۱۲۷	۱۷۳۸۱۶۰	۴۶۷۵	۵۰	۳۰۰	تگا

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۴۵)	نیود ہنہ	۲۰۹۶۲۰-۱۰	۹۰۴۶۷۵	۰	۱۰۰	۵۰۰	گور
(۴۶)	نرولی	۱۸۱۶۲۱	۱۴۰۸۰۰۳	۴۳۲۱۲	۵۰	۴۰۰	بدگوجر
(۴۷)	ہتمنہ	۵۷۰۶-۱۴	۲۵۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰	کوور

سرکار سہارنپور

اس سرکار میں ۳۶ محل ہیں۔ ۳۵۳۰۳۷۰ بیگے اس کی پیمائش ہے۔ ۸۷۸۳۹۶۵۹ دام اس کی آمدنی ہے۔ سیورغال کے ۵۵۸۱۴۹۹۴ دام ہیں۔ مختلف قومیں آباد ہیں۔ ۳۹۵۵ سوار اور ۲۲۲۷۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اندری۔ جمنا کے قریب یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۱۴۳۹۰۰-۲۸	۷۰۷۸۳۲۶	۶۹۱۹۰۳	۵۰	۱۰۰۰	رانگھڑ۔ تگا
(۲)	انبہٹہ	۱۷۷۶۴	۳۲۲۴۵۶۰	۰	۲۰	۳۰۰	گوجر
(۳)	بڈہانہ	۱۵۵۶۳۳	۳۶۹۸۰۴۱	۱۳۱۷۸۰	۴۰	۳۰۰	تگا۔ جاٹ
(۴)	بیدولی	۱۱۱۲۲۶	۳۱۱۵۱۲۵	۱۴۰۰۲۵۵	۰	۰	سید
(۵)	بھٹنگجوار	۱۷۳۴۷۱	۲۶۷۶۴۰۷	۱۴۶۷۴۹	۵۰	۵۰۰	تگا
(۶)	بھوگپور دریائے گنگا کے کنارے یہاں ایک قلعہ ہے اور ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔	۹۴۴۲۸	۲۳۳۸۱۲۰	۶۹۴۱	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت اہیر
(۷)	پوچھیار	۸۶۹۴۹	۲۱۹۱۴۶۰	۱۲۰۴۳۸	۲۰	۲۰۰	+
(۸)	بھوتہ	۶۵۴۵۱	۲۱۳۵۴۹۶	۲۸۴۵۳	۲۰۰۰	۷۰۰۰	سید
(۹)	بھگرا	۵۰۳۹۰	۱۹۱۲۱۹۶	۷۴۸۴۰	۳۰	۲۰۰	جاٹ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱۰)	بہنٹہ	۳۹۲۸۸	۱۳۲۱۴۴۰	۸۹۵۰	۲۰	۲۰۰	تگا
(۱۱)	تھانہ بہیم	۲۸۱۳۷۷	۳۵۷۸۵۴۰	۲۱۷۳۶۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت۔ سندہار
(۱۲)	تغلق پور	۸۱۸۵۶	۲۲۲۲۷۷	۱۲۸۸۵۳	۲۰	۳۰	جاٹ
(۱۳)	جوراسی	۲۱۱۷۵۱	۲۳۷۱۲۷۷	۷۱۲۹۷	۲۰	۲۰۰	بیہندر
(۱۴)	جولی	۳۵۶۵۳	۱۳۱۰۰۵۶	۱۵۲۳۹۶	۰	۰	سید
(۱۵)	چرتھاول	۳۵۹۱۶	۱۶۶۸۸۸۲	۶۸۸۷۲	۴۰	۲۰۰	تگا
(۱۶)	دیوبند۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۳۳۵۸۹۱۷	۶۳۷۷۹۷۷	۶۴۱۶۴۶	۶۰	۳۰۰	گوجر۔ تگا
(۱۷)	رام پور	۷۹۳۱۹	۱۷۷۷۹۰۸	۷۸۵۶۷	۵۰	۴۰۰	سدبھر
(۱۸)	رڑکی	۲۷۶۸	۱۶۲۸۳۶۰	۸۳۶۱	۲۵	۲۰۰	راجپوت۔ سدبھر تگا۔ برہمن۔
(۱۹)	رائے پور تاتار	۳۶۸۸۰۸	۳۶۹۰۸۰	۰	۱۰	۲۰۰	تگا
(۲۰)	سکری بھوکر ہیری	۱۸۳۲۱۱	۳۰۰۳۶۱۱	۱۱۰۶۱۱	۴۰	۲۰۰	جاٹ
(۲۱)	سرساوہ۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۱۰۶۳۰۰	۲۵۱۶۱۲۵	۱۶۱۶۵	۳۰	۲۰۰	تگا
(۲۲)	سروٹ	۹۰۶۱۷	۲۲۰۷۷۷۹	۵۱۵۷۱	۵۰	۱۰۰۰	تگا
(۲۳)	سروہٹہ	۱۱۳۷۸۰	۱۵۹۰۶۰۶	۴۳۳۴۲	۳۰	۳۰۰	تگا۔ اہیر۔ سید
(۲۴)	سنگھیرا	۳۱۹۶۳	۱۰۱۱۰۷۸	۱۱۰۷۸	سوار داخلِ بھوسہ		سادات
(۲۵)	سورن پلری	۱۰۶۴۸	۵۷۴۳۲۰	۲۲۶۲۸	۴۰	۲۵۰	جاٹ
(۲۶)	کھانولی	۱۰۴۷۴۷	۳۶۲۳۵۸۸	۱۹۰۹۱۰	۴۰	۳۰۰	تگا۔ کلال
(۲۷)	کھودی	۸۵۶۱۸	۲۵۱۴۶۷۳	۵۸۹۰۶	۵۰	۴۰۰	جاٹ۔ تگا
(۲۸)	کیرانہ	۷۱۳۴۵	۲۰۲۵۲۳۸	۲۲۲۵۷۹	۲۰	۲۰۰	گوجر
(۲۹)	گنگوہ	۵۲۱۳۷	۲۰۲۹۰۳۲	۳۲۲۵۱۵	۳۰۰	۲۰۰۰	ترکمان

شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۳۰)	لکھنوتی	۷۹۶۹۴	۱۷۹۶۰۵۸	۷۶۶۰۲	۳۰۰	۲۰۰۰	ترکمان
(۳۱)	منظفر آباد	۸۱۳۰۶-۱۵	۲۰۰۴۰۶۴	۷۱۸۹۹	۲۰	۲۰۰	رانگر۔ سندیر
(۳۲)	منگلور۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۶۰۹۸۷	۲۳۵۰۳۱۱	۱۹۷۲۶۶	۴۰	۳۰۰	برہمن۔ بدگوجر
(۳۳)	ملہی پور	۸۱۰۱۰	۲۲۴۴۷۰	۲۳۰۷۷	۱۰۰	۵۰۰	افغان۔ تگا
(۳۴)	نکوڑ	۶۵۶۱۲-۱۰	۱۳۸۷۰۷۰	۲۶۱۰۴	۴۰	۳۰۰	افغان۔ برہمن
(۳۵)	نانوتہ	۲۹۲۲۴	۷۲۴۱۵۳	۱۸۶۸۴	۴۰	۳۰۰	افغان
(۳۶)	حویلی۔ قلعہ پختہ	۲۱۲۳۳۵-۱۶	۶۹۵۱۵۴۵	۷۰۶۴۴۸	۱۰۰	۸۰۰	افغان۔ کلال تگا۔

سرکار ریواری

اس سرکار میں ۱۲ محال ہیں اور ۱۱۰۵۵۱۱ بیگھے دس بسوے اس کی پیمائش ہے۔ سیورغال کے ۳۹۲۶۸۷، دام ہیں۔ ۲۱۷۵ سوار اور ۱۴۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۱)	باول	۱۱۰۳۷۶	۴۱۱۴۷۵۳	۱۶۲۷۴	۱۰۰	۲۰۰۱	راجپوت۔ اہیر۔ جاٹ
(۲)	بانوڑی	۶۱۹۷۰	۲۲۷۰۰۸۰	۵۲۶۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت۔ اہیر۔ جاٹ
(۳)	بھوہرہ	۳۸۵۴۷	۷۵۵۵۴۳	۳۴۵	۱۰۰	۱۰۰۰	اہیر
(۴)	ناوڑو۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۳۵۸۵۳	۹۸۶۲۲۸	۵۱۵۷۳	۵۰	۵۰۰	مسلمان خیلدار۔
(۵)	راواری۔ حویلی یہاں بھی ایک قلعہ ہے۔	۴۰۵۱۰۸	۱۱۹۰۶۸۴۷	۴۰۴۱۰۰	۴۰۰	۲۰۰۰	تھیتر۔ اہیر۔ جاٹ۔
(۶)	تائی چغتائی	۵۲۱۲۰	۲۸۹۶۰۳	۵۲۳	۰	۴۰۰	

نشانات	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۷)	کوٹ قاسم علی	۸۰۴۱۰	۳۳۵۷۹۳۰	۱۱۰۳۳۰	۲۵	۴۰۰	راجپوت۔ اہیر
(۸)	گھلوٹ	۲۷۲۷۰-۱۰	۶۵۶۶۸۸	۰	۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۹)	کوہانہ	۱۵۲۶۴	۴۲۱۴۴۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۱۰)	سہنہ۔ ایک سنگی قلعہ اور ایک گرم چشمہ ہے ہندوؤں کی تیرتھ گاہ ہے۔	۲۵۱۷۳۸	۳۹۲۸۳۶۴	۱۵۰۵۶۳	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۱۱)	نیمرانہ	۳۵۰۴۷	۶۸۲۲۵۹	۰	۵۰۰	۴۰۰۰	مختلف اقوام

سرکار حصار فیروزہ

اس سرکار میں ستائیس محل ہیں۔ ۳۱۱۴۴۹۷ بیگھے اس کی پیمائش ہے ۵۲۵۵۴۹۰۵ دام اس کی آمدنی ہے ۱۴۰۶۵۱۹ دام سیورغال کے ہیں۔ مختلف قومیں آباد ہیں۔ ۶۸۷۵ سوار ۶۰۸۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نشانات	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۱)	اگروہہ۔ ہر قسم کے شکار یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں	۴۵۷۱۷	۱۷۴۳۹۷۰	۶۶۵۴	۲۰۰	۳۰۰۰	جاتو۔ جاٹ
(۲)	اہروتی	۱۹۵۳۷	۸۵۷۳۵۷	۱۶۰۰۳۳	۱۰۰	۱۰۰۰	گوجر۔ جاٹ
(۳)	اگہیرہ یہاں ایک خشتی قلعہ اور ایک ہندوؤں کا مندر موسوم بہ کوردھن ہے	۳۲۹۹۱	۱۵۷۶۲۰۰	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ ٹونوار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۴)	بھنگی وال	۰	۱۸۰۰۰۰۰	۰ ۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ راٹھور جاٹ۔ پنیا
(۵)	پونیان	۰	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۱۵۰	۳۰۰۰	جاٹ۔ پنیان
(۶)	بھارنگی	۰	۸۸۰۸۳۲	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راٹھورہ جاٹ
(۷)	پروالہ	۱۳۶۷۹۹	۱۰۹۷۸۰۷	۱۰۹۰۵۲	۱۰۰	۱۵۰۰	سید۔ ملک زادہ ربکلال۔
(۸)	کبتو	۰	۴۴۰۲۸۹	۰	۵۰	۱۰۰۰	جاٹ
(۹)	ہروا	۶۲۵۴	۶۴۶۸۰	۰	۲۵	۳۰۰	جاتو۔ جاٹ
(۱۰)	جھنجھر۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۱۵۶۸۴	۹۴۳۰۴۴	۰	۵۰۰	۱۰۰۰۰	راٹھور۔ راجپوت
(۱۱)	ٹوہانہ یہاں ایک خشتی قلعہ ہے۔	۱۸۰۷۴۴	۴۶۹۴۳۵۴	۱۵۰۶۸۰	۴۰۰	۳۰۰۰	افغان۔ لوحانی
(۱۲)	لوشام	۵۱۱۰۷۵	۱۰۶۸۵۱۸	۲۶۸۶	۲۰۰	۱۰۰۰	راٹھور۔ راجپوت جاٹ۔
(۱۳)	جیند۔ اس قصبہ سے تین کوس کے فاصلہ پر موضع پنڈارہ میں ایک مندر ہے۔	۲۸۱۵۸۴	۵۴۰۱۷۴۹	۱۲۳۰۸۰	۵۰۰	۴۰۰۰	مالار۔ راجپوت جاٹو۔
(۱۴)	جمال پور	۱۴۲۴۵۵	۴۲۷۷۴۶۱	۸۱۴۶۱	۷۰۰	۴۰۰	تنوار۔ جاٹ
(۱۵)	حصار۔ احویلی۔ یہاں ایک خشتی اور ایک سنگی دو قلعے ہیں۔	۱۷۶۵۱۲-۱۸	۴۰۳۹۸۹۵	۱۸۳۸۷۹	۵۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ رانگڑ سیورن
(۱۶)	دوپا برستا	۲۰۲۷۷-۱۸	۹۷۸۰۴۷	۴۵۵۵۶	۱۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ افغان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۱۷)	سرسا۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۲۵۸۳۵۵	۴۳۶۱۳۶۸	۱۹۳۱۰۴	۵۰۰	۵۰۰۰	جونہ
(۱۸)	سیوران	۰	۴۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	جاٹ۔ سیوران
(۱۹)	سیدھکہ	۰	۱۷۱۳۷۲	۰	۵۰	۳۰۰	راجپوت۔ راٹھور جاٹ
(۲۰)	سیوانی	۴۸۵۱۲	۷۶۷۵۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت۔ جاٹو
(۲۱)	تغلانہ دہ قریات	۲۹۷۴۰	۹۶۰۱۱۱	۱۲۵۸۶	۲۰۰	۱۵۰۰	راجپوت۔ ٹنوار
(۲۲)	فتح آباد۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۳۶۱	۱۱۸۴۳۹۲	۸۱۸۶۷	۲۰۰	۳۰۰	راجپوت۔ راٹھور گوجر۔ جاٹ۔
(۲۳)	گوہانہ	۶۸۹۵۱	۳۸۷۶۱۱۵	۱۶۱۴۶	۳۰۰	۳۰۰۰	جاٹ۔ راوبلا دراہنہ۔
(۲۴)	کہ نڈہ۔ یہاں ایک بڑا تالاب ہے جس میں غسل کرنا ہندوؤں کے عقیدہ میں بڑی عبادت ہے۔	۱۹۴۳۸	۱۱۱۹۳۶۴	۴۷۹۷۸	۱۰۰	۲۰۰	جاٹ۔ گدی
(۲۵)	تہم۔ یہاں ایک پختہ قلعہ ہے۔	۱۸۸۰۸۰	۴۹۵۸۶۱۳	۸۴۲۰۲	۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹنوار جاٹ۔
(۲۶)	ہانسی۔ یہاں ایک قلعہ ہے۔	۸۳۶۱۱۵	۵۴۳۴۴۴۳۸	۱۳۰۰۵۶	۵۰۰	۷۰۰۰	راجپوت۔ ملتانی جاتو۔ جاٹ
	سرکار سرہند						
(۱)	انبالہ	۱۵۴۷۶۹	۴۱۹۸۰۹۴	۳۲۱۳۰۸	۱۰۰	۱۰۰۰	۰

نشان	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۲)	بنور	۴۲۰۳۳۷	۱۲۵۴۹۹۵۳	۱۰۸۷۲۰۹	۷۰۰	۳۰۰۰	رانگھر
(۳)	پایل۔ ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۵۲۵۹۳۲	۷۳۲۲۲۶۰	۱۶۲۲۶۷	۲۰۰	۲۰۰۰	رانگھر۔ جاٹ
(۴)	بھوور	۸۶۸۷۷	۳۱۰۴۲۶۹	۱۴۰۶۱۰۶	۵۰	۷۰۰	جاٹ۔ وہموتی
(۵)	بھٹنڈہ	۰	۳۱۲۵۰۰۰	-	۴۰۰	۲۰۰۰	بھٹی
(۶)	پونڈری	۳۴۱۹۰	۶۸۶۸۷۰	۴۷۱۵۲	۲۰	۳۰۰	رانگھر
(۷)	تھاڑہ۔ دریائے ستلج کے کنارہ ایک قلعہ ہے۔	۲۷۳۳۶۶	۷۸۵۰۸۰۹	۲۳۶۹۸۴۱	۱۵۰۰	۱۰۰۰	منج۔ تنیج۔ جاٹ
(۸)	تھانیسر	۲۲۸۹۸۸-۱۷	۷۸۵۰۸۰۳	۲۰۶۹۸۴۱	۵۰	۱۵۰۰	رانگھر۔ جاٹ
(۹)	چھت۔ ساحل گھگر پرواقع ہے۔	۱۵۸۷۴۹	۷۵۰۹۹۴	۴۹۸۶۰	۶۵۰	۱۱۰۰	افغان۔ راجپوت
(۱۰)	چرک	۶۳۶۸۸۳	۱۵۳۸۰۹۰	۲۱۲۱۹	۲۰	۳۰۰	جاٹ
(۱۱)	خضر آباد۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۳۲۴۸۹	۱۲۰۵۹۹۱۸	۵۲۸۱۷۰	۲۰۰	۳۰۰۰	بھٹی۔ جاٹ
(۱۲)	دورالہ	۶۵۷۶۸	۲۱۸۸۴۴۳	۸۶۷۱۰	۵۰	۳۰۰	رانگھر
(۱۳)	دہوتہ	۷۱۳۵۷	۱۶۰۱۳۴۶	۱۳۴۶	۳۰۰	۱۵۰۰	راجپوت
(۱۴)	دیورانہ	۱۲۳۳۹	۵۰۰۹۸۵	۱۷۲۸۵	۲۰	۲۰۰	جاٹ
(۱۵)	روپڑ۔ ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۶۶۱۴۴	۵۰۰۵۵۴۹	۲۶۰۳۴	۲۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۶)	سرہند با حویلی۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۸۲۸۴۵۸	۱۲۰۸۲۶۳۰	۶۰۳۵۲۶	۱۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ بارہہ کپوری۔ دادو
(۱۷)	سمانہ	۹۰۴۲۶۱	۱۲۸۲۲۲۷۰	۷۸۲۰۰۰	۷۰۰	۲۰۰۰	بارہہ۔ جاٹ
(۱۸)	سنام۔ یہاں بھی ایک خشتی قلعہ ہے۔	۹۸۸۵۶۲	۷۰۰۷۶۹۶	۷۶۹۶	۵۰۰	۲۰۰۰	رانگھر

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۱۹)	سادہورہ۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۴۳۶۱	۴۲۹۸۰۶۴	۲۷۳۲۶۵	۴۰۰	۵۰۰۰	چوہان۔ رانگھر
(۲۰)	سلطان پور بارہہ	۱۳۴۱۴۶	۹۷۵۱۴۶۸	۷۶۱۵۸۷	۲۰۰	۱۵۰۰	راجپوت
(۲۱)	شاہ آباد	۱۳۴۱۴۶	۶۷۵۱۴۶۸	۷۶۱۵۸۷	۲۰۰	۱۵۰۰	چوہان۔ راجپوت بارہہ
(۲۲)	فتح پور	۵۰۹۳۱	۶۸۴۳۷۰	۱۵۴۴۰	۲۵	۴۰۰	راجپوت۔ پنڈیر
(۲۳)	قریات رائے سامو	۲۸۰۹۹	۱۲۲۰۰۹۰	۵۳۷۴	۴۰	۹۰۰	رانگر جاٹ بارہ۔
(۲۴)	کنتھل یہاں ایک خشتی قلعہ ہے اور یہ جگہ ہندوؤں کی مقدس پرستش گاہ ہے۔	۹۱۸۰۲۵۷	۱۰۶۳۸۶۳۰	۳۰۹۱۴۶	۲۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
(۲۵)	گھرام	۱۸۸۵۷۴	۶۱۳۸۶۳۰	۱۰۵۸۹۸۲	۵۰	۱۰۰	رانگر۔ جاٹ کھوری۔
(۲۶)	لدھیانہ۔ یہاں دریائے ستلج کے کنارہ ایک قلعہ بھی ہے۔	۴۳۴۶۹	۲۲۹۴۶۳۳	۴۴۶۳۳	۱۰۰	۷۰۰	اون کھوری رانگر۔
	مصطفیٰ آباد	۱۰۲۷۱۳۹۹	۷۴۹۶۶۹۱	۹۷۰۹۷۶	۲۰۰	۱۰۰۰	چوہان۔ رنگھر
(۲۷)	مینگمین	۲۰۴۳۷۷	۷۰۵۳۲۵۹	۶۲۶۶۹۰	۲۰۰	۱۰۰۰	جٹ
(۲۸)	منصور پور	۱۱۶۲۴۳	۱۸۳۰۰۲۵	۳۲۶۶۹۰	۲۰۰	۱۰۰۰	رنگھر
(۲۹)	مالیر	۱۰۳۴۴۴	۲۶۰۵۸۳	۲۶۱۷۶	۱۰۰	۵۰۰	منج
(۳۰)	ماچھیواڑہ۔ قلعہ خشتی بھی ہے۔	۱۷۲۷۲	۲۵۰۵۵۲	۲۵۰۵۵۲	۱۰۰	۵۰۰	کھوری واہ
(۳۱)	ہاپڑی	۹۳۷۵۶	۱۱۴۵۱۱۸	-	۳۰	۳۰۰	رنگھر جٹ

فہرست اونگ آرایان

(۱) اَنکپال تونور۔ اٹھارہ سال

(۲) باسدیو۔ انیس سال ایک ماہ اٹھارہ روز

(۳) گمنگنو۔ اکیس سال تین ماہ اٹھائیس روز

(۴) برتھیل۔ انیس سال تین ماہ نو روز

(۵) جبیدیو۔ بیس سال سات ماہ اٹھائیس روز

(۶) نرپال۔ چودہ سال چار ماہ اور نو روز

(۷) اورہ۔ چھبیس سال سات ماہ گیارہ روز

(۸) بچھراج۔ اکیس سال دو ماہ تیرہ روز

(۹) بیک۔ بائیس سال تین ماہ سولہ روز

(۱۰) رگھپال۔ اکیس سال چھ ماہ پانچ روز

(۱۱) نیکپال۔ بیس سال چار ماہ چار روز

(۱۲) گوپال۔ اٹھارہ سال تین ماہ پندرہ روز

(۱۳) سلکھن۔ پچیس سال دو ماہ دو روز

(۱۴) جیپال۔ سولہ سال چار ماہ تیرہ روز

(۱۵) کنورپال۔ انتیس سال نو ماہ گیارہ روز

(۱۶) انکپال۔ انتیس سال چھ ماہ اٹھارہ روز

(۱۷) بجیپال۔ چوبیس سال ایک ماہ چھ روز

(۱۸) مہیپال۔ پچیس سال دو ماہ تیرہ روز

(۱۹) اکنیپال۔ اکیس سال دو ماہ پندرہ روز

(۲۰) پرتھی راج۔ بائیس سال تین ماہ سولہ روز

ان بیس افراد نے چار سو تینتیس سال ایک ماہ اٹھائیس روز تک فرمانروائی کی۔

فہرست اونگ آرایان

(۱) بیلدیو چوہان۔ چھ سال ایک ماہ چار روز

(۲) امرگنگو۔ پانچ سال دو ماہ و پانچ روز

(۳) گھرپال۔ بیس سال ایک ماہ پانچ روز

(۴) سومیر۔ سات سال چار ماہ دو روز

(۵) جاہر۔ چار سال چار ماہ آٹھ روز

(۶) ناگدیو۔ تین سال ایک ماہ پانچ روز

(۷) پتھورا۔ انچاس سال پانچ ماہ ایک روز

ان سات بادشاہوں نے پانچ سال سات ماہ حکومت کی۔

---

(۱) سلطان معز الدین محمد سام غوری۔ چودہ سال

(۲) قطب الدین ایبک۔ چار سال

(۳) آرام شاہ۔ تقریباً ایک سال

(۴) شمس الدین التمش۔ چھبیس سال

(۵) رکن الدین فیروز شاہ اس کے فرزند نے۔ چھ ماہ اٹھائیس روز۔

(۶) رضیہ۔ تین سال چھ ماہ چھ روز

(۷) سلطان معز الدین بہرام شاہ۔ دو سال ایک ماہ پندرہ روز۔

(۸) سلطان علاء الدین مسعود شاہ۔ چار سال ایک ماہ ایک روز۔

(۹) سلطان ناصر الدین محمود۔ اس کے چچا انیس سال تین ماہ۔

فہرست اورنگ آرایان

(۱۰)	سلطان غیاث الدین بلبن۔ بیس سال چند ماہ
(۱۱)	سلطان معز الدین کیقباد۔ تین سال چند ماہ
	ان گیارہ غوری بادشاہوں نے چھیانوے سال چھ ماہ بیس دن فرمانروائی کی۔

(۱)	سلطان جلال الدین خلجی۔ سات سال چند ماہ
(۲)	سلطان علاء الدین خلجی۔ بیس سال چند ماہ
(۳)	سلطان شہاب الدین عمر۔ تین ماہ چند روز
(۴)	سلطان قطب الدین مبارک شاہ چودہ سال چار ماہ۔
(۵)	سلطان ناصر الدین خسرو خاں۔ چھ ماہ
(۶)	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ۔ چار سال چند ماہ
(۷)	سلطان محمد پسر تغلق شاہ۔ ستائیس سال
(۸)	سلطان فیروز شاہ اس کا چچازاد بھائی۔ اڑتیس سال چند ماہ۔
(۹)	سلطان تغلق شاہ۔ پانچ ماہ تین روز
(۱۰)	ابوبکر شاہ اسکا چچازاد بھائی۔ ایک سال چھ مہینہ
(۱۱)	سلطان محمد اسکا چچا۔ چھ سال سات ماہ
(۱۲)	سلطان علاء الدین سکندر اس کا فرزند۔ ایک ماہ گیارہ روز۔
(۱۳)	سلطان محمود اس کے بھائی نے۔ بیس سال دو ماہ
	ان تیرہ خلجی بادشاہوں نے انتیس سال دس ماہ انیس روز حکمرانی کی۔

فہرست اورنگ آرایان

(۱)	خضر خاں سادات۔ سات سال دو ماہ دو روز
(۲)	مبارک شاہ۔ تیرہ سال تین ماہ سولہ روز
(۳)	محمد شاہ۔ دس سال چند ماہ
(۴)	سلطان علاء الدین عالم شاہ۔ سات سال چند ماہ۔
(۵)	سلطان بہلول لودہی۔ اڑتیس سال آٹھ ماہ آٹھ روز۔
(۶)	سلطان سکندر اس کا فرزند۔ اٹھائیس سال پانچ ماہ۔
(۷)	سلطان ابراہیم اس کا فرزند۔ سات سال چند ماہ۔
(۸)	حضرت بابر بادشاہ۔ پانچ سال
(۹)	حضرت ہمایون بادشاہ۔ نو سال آٹھ ماہ ایک روز۔
(۱۰)	شیر خاں سور۔ پانچ سال
(۱۱)	سلیم خاں اس کے فرزند نے۔ آٹھ سال اور کسر
(۱۲)	فیروز خاں اس کے فرزند نے۔ تین روز
(۱۳)	عدلی نام مبارز خاں
(۱۴)	ابراہیم۔ چند ماہ
(۱۵)	سکندر۔ چند ماہ
(۱۶)	باز ہمایون بادشاہ۔ ایک سال تین ماہ۔

سنہ ۱۱۰۹ بکرمی میں قوم تو نور کے ایک راجہ مسمی اننگ پال نے عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس راجہ نے دہلی کو آباد کیا۔ سنہ قمری ۱۲۲۰ بکرمی میں اس عظیم الشان شہر کے قریب پرتھی راج تو نور اور بلدیو چوہان میں معرکہ آرائی ہوئی اور حکومت چوہان قبیلہ میں منتقل ہو گئی۔

راجہ پتھورا کے عہد حکومت میں سلطان معزالدین سام نے بارہا غزنی سے دہلی پر حملہ کیا لیکن ناکام رہا ہندی تاریخوں میں مرقوم ہے کہ سلطان نے سات مرتبہ جنگ آزمائی کی اور حریف سے شکست کھائی ۔ ۵۸۸ھ ہجری میں سلطان آٹھویں مرتبہ تھانیسر کے نواح میں صف آرا ہوا اور اس معرکہ میں کامیاب ہو کر حریف کو گرفتار کیا۔

بیان کرتے ہیں کہ پتھورا کے دربار میں سو معروف و مشہور درباری حاضر رہتے تھے ان میں سے ہر ایک کو سامنت کہتے تھے۔ ان درباری ملازمین کے عجیب و غریب کارناموں کو معرض تحریر میں لانا اور ان کو بیان کرنا بیحد مشکل ہے اور خود ان کی ناموں کو میزان عقلی و عادت پر تولینا ناممکن ہے۔

ہندی مورخین کا بیان ہے اس آخری ہنگامہ کارزار میں کوئی سامنت موجود نہ تھا اور راجہ عیش پسندی کی وجہ سے اپنے محل میں نشاط و عشرت میں مشغول تھا۔ راجہ اپنے عزیز اوقات کو بیکار ضائع کر رہا تھا اور مہمات ملکی سے قطعاً غافل اور لشکر و فوج کی طرف سے بالکل لاپرواہ تھا۔

بیان کرتے ہیں کہ راجہ جے چند راٹھور جو ہندوستان میں سب سے بڑا راجہ تھا قنوج میں حکمرانی کرتا تھا۔ ہندوستان کے دیگر راجہ فی الجملہ اس کی سیادت کو تسلیم کرتے اور اس کی عزت کرتے تھے۔ جے چند غیر متعصب راجہ تھا جس کے دربار میں بے شمار ایرانی و تورانی ملازم تھے۔ راجہ نے راج سوجگ کے منعقد کرنے کا ارادہ کیا اور اس عظیم الشان جشن کے انتظام اور تیاری میں مشغول ہوا۔ اس جشن کی اہم ترین شرط یہ ہے کہ دیگر راجگان ہندوستانی ملازمین کی طرح خدمت کریں یہاں تک کہ راجہ کے باورچی خانے میں دیگ دھوئیں اور آگ اپنے ہاتھوں سے جلائیں۔

راجہ جے چند کا ارادہ تھا کہ اس جشن میں اپنی صاحب جمال دختر کو جو ہر حیثیت سے بہترین عورت تھی بزرگ ترین راجہ کے ساتھ بیاہ دے۔ رائے پتھورا نے بھی اس جشن میں شریک

ہونے کا ارادہ کیا لیکن اتفاق سے اس کے ایک درباری کی زبان سے نکلا کہ قبیلہ چوہان کی حکمرانی کے باوجود جے سنگھ کو راجو جگ منعقد کرنا ہرگز زیبا نہیں ہے۔

پتھورا کو اس قول سے غیرت آئی اور اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

راجہ جے چند نے پتھورا پر لشکر کشی کا ارادہ کیا لیکن اس کے درباریوں نے اس معرکہ کی طوالت اور جشن کے زمانے کی قربت راجہ کے ذہن نشین کر کے اس کو حملہ آوری سے باز رکھا۔

جشن کی اہمیت اور اس کی شان برقرار رکھنے کے لئے پتھورا کی مورت سونے کی تیار کر کے دروازہ پر بطور پاسبان رکھ دی گئی۔ پتھورا اس واقعہ کو سنکر غضبناک ہوا اور پانچ سو منتخب درباریوں اور اہل لشکر کے ہمراہ بھیس بدل کر دہلی سے قنوج روانہ ہوا۔ راجہ نے جشن میں پہونچ کر اپنی مورت کو دروازہ سے اٹھالیا اور جے چند کے بے شمار ملازمین کو قتل کر کے واپس ہوا۔ راجہ کی بیٹی نے جو دوسرے شخص سے منسوب ہو چکی تھی پتھورا کی مردانگی کی داستان سنی اور اپنے منگیتر کے گھر جانے سے انکار کر کے پتھورا کی محبت کا دم بھرنے لگی۔ جے چند اس واقعہ کے سننے سے ناراض ہوا اور اس کو اپنے محل سے نکال کر ایک دوسرے مکان میں رہنے کی اجازت دی۔ پتھورا اس واقعہ کو سنکر غضبناک ہوا اور دختر جے چند کا فریفتہ ہو کر دہلی سے روانہ ہوا۔ پتھورا نے یہ طے کیا کہ چاندا بھانٹ جو بابلی موسیقی کا بہترین ماہر ہے راجہ کی تعریف میں نغمہ سرائی کرنے کے لئے جے چند کے دربار میں حاضر ہوا اور پتھورا اپنے منتخب درباریوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ملازمین کی طرح چاندا ساتھ رہے۔ پتھورا کے جذبۂ محبت نے اس کے ارادہ کو عملی جامہ پہنایا اور راجہ نے فہم و فراست و نیز جرأت و مردانگی کے افسوں سے اپنی محبوبہ کو حاصل کیا اور حیرت انگیز کارناموں اور بہادرانہ کارگزاریوں سے اپنے ملک کو واپس آیا۔ مذکورۂ بالا سوسامنت مختلف بھیس و لباس میں پتھورا کے ہمراہ تھے۔ ان بہادروں نے یکے بعد دیگرے راہ میں حریف سے معرکہ آرائی کر کے تعاقب کرنے والوں کو شکست دی۔ سب سے پیشتر گوبند رائے گہلوت نے غنیم سے جنگ کی اور داد مردانگی دیکر خاک و خون کا ڈھیر ہوا۔ سات ہزار اشخاص اس کے معرکہ میں ہلاک ہوئے۔ گوبند رائے کے بعد نرسنگھ دیو و چاندا و بندیر و سار و بول (ساربول) سونگی و پالہن دیو کچھواہہ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ اول ہی روز یکے بعد دیگرے حریف کے مقابلہ میں صف آرا ہو کر مردانگی کے ساتھ معرکہ کارزار میں کام آئے اور

سامنت کا تمام گروہ اسی طرح دنیا سے رخصت ہوا۔ راجہ پتھورا چاندا بھاٹ اور اُس کے دو بھائیوں کے ہمراہ عروس کو لے کر دہلی میں آیا اور اُس کے اس حیرت انگیز واقعہ نے تمام عالم میں اُس کی تعریف کا آوازہ بلند کیا۔ بدقسمتی سے راجہ اس سیمتن عروس کا اسدرجہ دلدادہ ہوا کہ اس کی محبت میں تمام عالم سے بے نیاز ہوگیا۔ اس واقعہ کو ایک سال کا زمانہ گزرا اور سلطان شہاب الدین نے پتھورا اور جے چند کے معرکہ سے فائدہ اٹھاکر راجہ قنوج سے صلح و دوستی کی بنیاد ڈالی۔ شہاب الدین نے جے چند کو اپنا ہمراز بناکر دہلی پر لشکر کشی کی اور اکثر مقامات پر قبضہ کرلیا۔ پتھورا کی غفلت کا یہ عالم تھا کہ کسی درباری کو راجہ کے بیدار کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی آخر کار دربار دہلی کے ارکین ایک مقام پر جمع ہوئے اور انھوں نے چاندا کو ہفت دروازے سے محل کے اندر روانہ کیا چاندا حرم شاہی میں پہونچا اور اُس نے حقیقت واقعہ بیان کر کے پتھورا کو فی الجملہ حیرت و غیرت دلائی۔ راجہ نے سابقہ کامیابیوں پر مغرور رہو کر قلیل لشکر ہمراہ لیا اور غنیم سے جنگ آزمائی کے لئے باہر نکلا۔ چونکہ اس مرتبہ پتھورا کے لشکر میں بلند ہمت بہادر موجود نہ تھے اور معاملات ملک میں سابقہ رونق نہ باقی رہی تھی اور نیز یہ کہ اس کا موجودہ دشمن راجہ جے چند جو بیشتر ہمیشہ اس کا یار و مددگار رہا اب حریف کا بہی خواہ تھا پتھورا اس معرکہ میں دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا سلطان راجہ کو غزنی لے گیا۔ چاندا نے حقیقت شناسی و وفاداری سے کام لیا اور خود بھی غزنی پہونچا۔ چاندا سلطان کے حضور میں حاضر ہوا اور شہاب الدین نے اس پر نوازش و مہربانی کی اس باوفا ملازم نے اپنی تجربہ کاری و فراست سے راجہ سے ملاقات کی اور قید خانہ میں اُس کو تسکین و تسلی دی۔ چاندا نے راجہ سے کہا کہ میں سلطان سے تمہاری تیر اندازی کی تعریف کرتا ہوں یقین ہے کہ بادشاہ اس بہادرانہ مشغلہ کا مشتاق ہو کر اس تماشہ کو دیکھنے کا خواہشمند ہوگا۔ تم کو چاہیے کہ تم اُسی وقت اُس کا کام تمام کردو۔ اس مشورہ پر عمل درآمد ہوا اور پتھورا نے سلطان کو تیر مار کر ہلاک کیا۔ شہاب الدین کے بہی خواہ ملازمین نے راجہ اور چاندا کو بھی دنیا سے رخصت کر دیا۔

فارسی تاریخوں میں یہ واقعہ اس روایت کے خلاف مرقوم ہے اور ان کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ معرکہ کارزار میں کام آیا۔ دنیائے فانی میں جو اپنی

انقلابی گردش کی وجہ سے تعجب و حیرت انگیز افسانوں کی ایک مکمل تاریخ ہے اس طرح کے بے شمار واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن ایسے خوش نصیب الشان بہت کم ہیں جوان عبرت خیز افسانوں سے سبق حاصل کریں اور اُس کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

قبیلہ چوہان کی فرمانروائی ختم ہونے کے بعد ہندوستان کے بہترین حصہ پر سلطان معزالدین غوری کا قبضہ ہوا غوری فرمانروا نے اپنے ایک غلام مسمی قطب الدین ایبک کو موضع کہرام میں چھوڑا اور خود شمالی کوہستانی علاقہ کو تاراج کرتا ہوا غزنی واپس گیا۔ قطب الدین نے اسی سال دہلی و دیگر بلاد ہندوستان فتح کر کے بیحد قابل تعریف کامیابی حاصل کی۔ سلطان معزالدین نے وفات پائی اور غیاث الدین محمود پسر غیاث الدین محمد نے قطب الدین کے لئے چتر و دیگر لوازم بادشاہی فیروزہ کوہ سے روانہ کئے۔ قطب الدین نے لاہور میں تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اپنی جرأت و بہادری جود و سخا و انصاف پروری کی وجہ سے دنیا میں نام نیک چھوڑا۔ قطب الدین نے چوگان بازی میں دنیا سے رحلت کی امرائے دربار نے آرام شاہ پسر قطب الدین کو تخت حکومت پر بٹھایا لیکن اعیان ملک کے ایک زبردست گروہ نے ملک التتمش کو جو قطب الدین کا زرخرید غلام اُس کا داماد اور خوانده پسر تھا اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ آرام شاہ نے ملک التتمش کے مقابلہ میں شکست کھا کر گمنامی کی زندگی بسر کی اور ملک التتمش نے سلطان شمس الدین کے خطاب سے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ التتمش کا باپ چند ترکستانی قبائل کا سردار تھا التتمش کے بھائی اور بھتیجوں نے حسد کی وجہ سے اس ناکردہ گناہ کو گرفتار مصیبت کیا اور اُس ہونہار نوخیز کو حضرت یوسف کی طرح فروخت کر ڈالا گردش تقدیر نے اس غریب کو چند بار مختلف مالکوں کا غلام بنایا یہاں تک کہ ایک سوداگر اُس کو غزنی لے کر آیا۔

سلطان معزالدین سام نے اس کی خریداری کا ارادہ کیا لیکن التتمش کے مالک نے غلام کی خرید و فروخت سے معتدبہ فائدہ اٹھانا چاہا اور اُس کی قیمت زیادہ بتائی۔ بادشاہ تاخیر کے اس فعل پر غضبناک ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ ملک میں کوئی شخص اس کو نہ خریدے۔ گجرات فتح کرنے کے بعد قطب الدین غزنی وارد ہوا اور اُس نے سلطان سے اجازت حاصل کر کے التتمش کو گران قدر رقم کے عوض خرید کر اُس کو اپنا فرزند بنایا۔ حضرت خواجہ قطب الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ التتمش کے عہد کے مشہور و معروف ولی و ہادی طریقت ہیں۔

شمس الدین کی وفات کے بعد اُس کا فرزند حکمراں ہوا۔ اس شخص نے حکومت کو عیش و عشرت کا ذریعہ اور رعایا میں ہر دلعزیز ہونے کو آسان کام خیال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ماں شاہ ترکان مہمات ملک کی ذمہ دار ہو گئی اہل جاہ نے بادشاہ سے انحراف کر کے رضیہ سلطان دختر سلطان شمس الدین کو فرمانروا تسلیم کیا بیان کرتے ہیں کہ خود سلطان نے اپنی حیات میں رضیہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور اسی بنا پر بعض مقرب درباریوں نے بادشاہ سے سوال کیا کہ باوجود نرینہ اولاد ہونے کے بیٹی کو جانشین بنانا کیا معنی رکھتا ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے فرزند مے خواری کے دلدادہ ہیں اور ان میں حکمرانی کی اہلیت نہیں ہے۔

معزالدین بہرام شاہ کے عہد حکومت میں چنگیز خانی لشکر نے لاہور کو تاراج و تباہ کیا۔ ملک کے ایک باغی گروہ نے بادشاہ کو قید کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔

سلطان علاء الدین مسعود کے زمانہ حکومت میں مغلوں کا لشکر بنگالہ پر حملہ آور ہوا۔ یہ لشکر غالباً ختا یا تبت کے راستہ سے ہندوستان آیا ہوگا۔ بادشاہ نے اپنا لشکر اُن کے مقابلہ میں روانہ کر کے مغلوں کو شکست دی۔ دوسرے گروہ نے ترکستان سے اچ پر حملہ کیا بادشاہ خود ان سے جنگ آزمائی کرنے کے لئے روانہ ہوا لیکن دریائے بیاس کے کنارے تک پہونچا تھا کہ معلوم ہوا کہ حریف واپس گیا بادشاہ دہلی واپس آیا اور کمینہ خصلت خوشامدیوں کی صحبت سے متاثر ہو کر لائق زندان قرار پایا اور اسی قید کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا۔

ناصرالدین محمود انجام اندیش و عادل و سخی فرمانروا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بھی مغلوں نے پنجاب پر حملہ کیا لیکن بادشاہ کی روانگی کی خبر سن کر مغل لشکر فراری ہو گیا۔ طبقات ناصری اس بادشاہ کے نام سے معنون ہے ناصرالدین بے شمار پسندیدہ خصائل کا مجموعہ تھا۔ بادشاہ نے غیاث الدین بلبن کو جو اُس کے باپ کا غلام و داماد تھا اپنا وزیر مقرر کر کے اُس کو الغ خاں کا خطاب دیا۔ غیاث الدین نے اپنے عظیم الشان عہدہ کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیئے۔ اور مخلوق خدا کی حفاظت میں خالق کی رضا حاصل کرنے کا کوشاں رہا۔

ناصرالدین نے وفات پائی چونکہ اس بادشاہ نے اولاد نرینہ نہیں چھوڑی امرائے دربار نے نیک خصلت وزیر کو فرمانروا تسلیم کیا۔ غیاث الدین کے حلم و وقار نے اس کی عظمت و شان کو

دو بالا کر دیا اور اسی بادشاہ نے اپنی تجربہ کاری قدر دانی مردم شناسی اور خدا پرستی وغیرہ عمدہ صفات سے اپنی فرمانروائی کے زمانے میں دنیا کے ہر گوشہ کو بہترین فواید پہونچائے۔ غیاث الدین کے عہد حکومت میں کمینہ خصلت نااہل اشخاص گوشۂ گمنامی میں جا بیٹھے اور نیک وسعادت منداَفراد کا بول بالا ہوا۔ بادشاہ نے پنجاب کی حکومت اپنے بڑے بیٹے محمد المعروف بہ خان شہید کے سپرد کی۔ خان شہید کی بہادری اور اُس کی سیاست سے صوبۂ پنجاب میں امن وامان قایم ہوا۔ حضرت امیر خسرو و حضرت حسن دہلوی ہر دو بزرگ اسی شاہزادہ کے مصاحب خاص تھے۔ خان شہید اپنے باپ سے ملاقات کر کے دہلی سے پنجاب جارہا تھا اور اتفاق سے سامان جنگ اُس کے ساتھ نہ تھا۔ مغلوں کا لشکر سفر میں سدراہ ہوا اور خان شہید نے دیپالپور اور لاہور کے درمیان ایک معرکہ میں دنیا کو خیرباد کیا۔ غیاث الدین نے اپنے دوسرے فرزند بغرا خاں کو بنگالہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔

گردش روزگار نے غیاث الدین کو بھی پیوند خاک کیا اور امرائے دربار نے کیخرو پسر خان شہید کو جسے مرحوم بادشاہ نے اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا ملتان روانہ کر دیا اور بغرا خاں کے فرزند کو سلطان معز الدین کیقباد کے خطاب سے دہلی کا فرمانروا بنایا۔ بغرا خاں کے باپ نے سلطان ناصر الدین کا لقب اختیار کیا اور دہلی روانہ ہوا۔ اس طرف کیقباد بھی لشکر ہمراہ لے کر مقابلہ کیے لئے روانہ ہوا۔ فریقین دریائے سرو (گھاگرہ) کے ساحل پر قصبہ اودھ (اجودھیا) کے نواح میں ایک دوسرے سے آملے۔ ناصر الدین کو دہلی کے منافق و بد فطرت اعیان دربار کی سازش سے کامیابی نہ ہوئی اور صرف کیقباد سے ملاقات کر کے بنگالہ واپس ہوا اور فرزند دہلی کا فرمانروا قرار پایا۔ تعجب ہے کہ حضرت خسرو نے پدر و پسر کی اس ملاقات کی تہنیت میں مثنوی قران السعدین کو نظم فرمایا ہے۔ ناشکر گزار و ناخلف پسر بے خواری کی وجہ سے بستر مرگ پر دراز ہوا اور امرا کے ایک گروہ نے اُس کے فرزند کو شمس الدین کا خطاب دیکر چارہ گری کی تدبیر سوچی لیکن آخر میں زندہ درگور بادشاہ دریائے جمنا میں غرق آب اور شمس الدین تخت سلطنت سے معزول کیا گیا اور تجربہ کار اعیان ملک کے باہمی اتفاق سے حکمرانی کی باگ خلجی گروہ کے ہاتھ میں دی گئی اور جلال الدین عارضی ممالک سے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ یہ سادہ لوح بادشاہ

بد فطرت اشخاص کی مکاری و جعل سازی کی شناخت نہ کر سکا۔ ملک علاء الدین بادشاہ
کا برادر زادہ اور اُس کا پرورش کردہ وہ امیر کڑہ سے دکن روانہ ہوا اور اُس نے اس
مہم میں بے شمار زر و جواہر جمع کیئے۔ علاء الدین پر دولت کا نشہ چڑھا اور اُس نے
سرکشی اختیار کی۔ جلال الدین منافقین کے دروغ آمیز افسانوں کا شکار ہوا اور دہلی
سے کڑہ روانہ ہوا۔ ناخلف بھتیجے نے محسن چچا کا کام تمام کر کے سلطان علاء الدین کے
لقب سے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یاوری تقدیر سے باوجود اس سیہ کاری
کے عظیم الشان سلطنت کا فرمانروا اور بہترین قوانین سلطنت کا واضع ہوا۔ علاء الدین
نے بارہا مغلوں کے مقابلے میں جنگ آزمائی کی اور ہر مرتبہ کامیاب ہوا۔
امیر خسرو نے اپنا خمسہ علاء الدین کے تمام اور قصہ دول رانی بادشاہ کے
فرزند خضر خاں کے نام سے معنون کیا ہے لیکن گردش تقدیر نے علاء الدین کو
بھی انقلاب زمانہ کے چکر میں گرفتار کیا اور بادشاہ نے ناعاقبت اندیشی سے
کام لے کر ایک خواجہ سرا کی محبت کا کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ علاء الدین نے غلبہ محبت
سے مجبور ہو کر تمام مہمات ملکی اس خواجہ سرا کے سپرد کر دیئے اسی بدبخت
خواجہ سرا کے اشارہ سے خضر خاں و شادی خاں و مبارک خاں بادشاہ کے
فرزند قید کر دیئے گئے علاء الدین نے وفات پائی اور خواجہ سرا کی کوشش سے
بادشاہ کا چھوٹا فرزند سلطان شہاب الدین کے لقب سے باپ کا جانشین ہوا۔
شہاب الدین نے اپنے بھائیوں کی آنکھ میں لوہے کی سلائی پھروائی لیکن مبارک خاں
خدا کی رحمت سے اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوا۔ چند روز کے بعد شہاب الدین بدخصلت
زندان اسیری کے حوالہ کیا گیا اور مبارک خاں جو نظر بند تھا وزیر سلطنت مقرر کیا گیا۔
مبارک خاں نے اپنے برادر خرد کو معزول کیا اور خود سلطان قطب الدین کے
لقب سے بادشاہ ہوا۔ مبارک شاہ نے گجرات اور دکن فتح کیا لیکن اپنی نااہلی و نفس پرستی
سے مغلوب ہو کر ایک کم نسب و خوبرو جوان حسن نام پر والہ و شیدا ہوا اور اس کو خسرو خاں
کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ہر چند بہی خواہان ملک نے بادشاہ کو اس کے محبوب کی بدنیاتی
و نیت بد سے خبردار کرنے کی کوشش کی لیکن مبارک خاں نے ان ہوا خواہوں کی مخلصانہ
حق گوئی کو حسد و رشک کی سلسلہ جنبانی پر محمول کیا یہاں تک کہ کمینہ فطرت ملازم نے

جو آنا فاکی تاک میں تھا اپنے مربی پر ہاتھ صاف کیا اور ناصر الدین کے لقب سے خود اس کے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ خسرو خاں نے علاء الدین کے خاندان کا نام و نشان مٹا دیا اور بے شرمی و بے حیائی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ غازی ملک نے جو علائی امرا میں داخل تھا خسرو خاں کو تباہ و برباد کیا اور دیگر اعیان ملک کی مدد سے حکمران بن کر غیاث الدین تغلق شاہ کے لقب سے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ تغلق شاہ بنگالہ کے مہمات کو انجام دیکر دہلی واپس آرہا تھا۔ محمد جان پسر تغلق شاہ نے دہلی سے تین کوس کے فاصلہ پر تین روز کے عرصے میں ایک محل تیار کیا اور بے حد التجا کے ساتھ بادشاہ سے اس محل میں قیام کرنے کی درخواست کی۔ اس محل کی چھت بادشاہ کے سر پر گری اور اُس کا کام تمام ہوگیا اگرچہ مورخ برنی نے اپنی تاریخ میں محمد تغلق کو بے گناہ ثابت کرنے کی بیحد کوشش کی ہے لیکن ظاہر ہے کہ مکان کو اس قدر تعجیل کے ساتھ تیار کر کے اسدرجہ منت وسماجت کے ساتھ اپنے ایک بزرگ کو اس مکان میں بطور مہمان اتارنا یہ ہر دو واقعات محمد تغلق کی بدنیتی پر ضرور روشنی ڈالتے ہیں۔

سلطان محمد کی وفات کے بعد فیروز بن رجب یعنی بادشاہ مرحوم کے چچازاد بھائی نے اُس کی وصیت کے مطابق تخت حکومت پر جلوس کیا۔ فیروز شاہ نے عاقبت اندیشی و قابلیت کے ساتھ حکومت کی اور بے شمار کار ہائے خیر اپنی یادگار چھوڑے۔ اس بادشاہ کی وفات کے بعد دہلی میں سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ چند روز تغلق شاہ فیروز کا پوتہ ملک پر حکمران رہا لیکن تھوڑے ہی زمانے میں دغا بازوں نے اس کا کام تمام کر دیا اور فیروز شاہ کے دوسرے پوتہ ابوبکر کو حاکم بنایا۔

سلطان محمود کے عہد حکومت میں ملو خاں سیاہ و سپید کا مالک ہوا یہ شخص اقبال خاں کے خطاب سے مشہور ہوا لیکن اپنی نااہلی سے بار سلطنت کو نہ اُٹھا سکا اور ملک میں اندرونی فساد برپا ہونے لگے۔ ایک گروہ نے سلطان فیروز کے ایک پوتے مسمی نصرت شاہ کو بادشاہ بنا کر فتنہ کی آگ اور زیادہ روشن کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ہجری تک نواح دہلی میدان کارزار بنا رہا یہاں تک کہ سنہ مذکور میں صاحبقران امیر تیمور ہندوستان تشریف لائے۔ سلطان محمود گجرات کی طرف فراری ہوا اور ہر مدعی سلطنت کسی نہ کسی گوشہ میں پنہاں ہوگیا۔

حضرت صاحبقران نے واپسی کے وقت خضر خاں کو جس نے اس یورش میں ملازمت حاصل کی تھی ملتان و دیبالپور کا حاکم مقرر کر کے اُسے ہندوستان میں چھوڑا اور خود غزنی روانہ ہوئے۔ نصرت شاہ نے جو میان دوآب کی سمت فراری ہوگیا تھا بار دگر تخت پر قبضہ کیا۔ اسی دوران میں اقبال خاں حملہ کر کے دہلی پر قابض ہوا اور نصرت شاہ میوات روانہ ہوگیا۔ اس واقعہ کے بعد محمود شاہ نے گجرات سے دہلی کا رخ کیا اور اقبال خاں نے اُس کی اطاعت کا منافقانہ اقرار کیا۔ ایک رات بادشاہ اپنے مآل کار میں حیران و مایوس ہو کر دہلی سے فراری ہوا اور اُس نے سلطان ابراہیم شرقی کے دامن میں پناہ لی لیکن شرقی فرمانروا کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ محمود غریب کی مدد کرتا۔ سلطان محمود مایوس ہو کر دہلی واپس آیا اور اقبال خاں اُس کے مقابلہ میں صف آرا ہوا لیکن اپنے مقصد میں ناکام رہا اور معرکۂ جنگ میں خضر خاں کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا۔ سلطان محمود نے شہر میں داخل ہو کر دہلی پر قبضہ کر لیا اور چند روز تک مختلف اشخاص کے مقابلہ میں جنگ آزمائی کرتا رہا یہاں تک کہ بیمار ہو کر دنیا سے رخصت ہوا اور اُس کے مرتے ہی خلجی خاندان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

چند روز تک اہل شہر دولت خاں لودی خاصہ خیل کے زیر فرمان رہے آخر کار خضر خاں نے ملتان سے آکر دہلی پر قبضہ کر لیا سلطان فیروز شاہ کے ایک امیر مردان دولت نے مسمی سلیمان پدر خضر خاں کو تبنی کیا تھا جو بعد میں اپنے مربی کے حقیقی ورثہ کی گم نامی کی وجہ سے مردان دولت کے بجائے مرتبۂ امارت تک پہونچا۔ خضر خاں نے حضرت صاحبقران کے احسان کو یاد رکھا اور اُس کے شکریہ میں خود شاہی لقب اختیار نہ کیا بلکہ اول صاحبقران کا اور اُن کے بعد مرزا شاہرخ کا خطبہ ملک میں جاری کیا اور اخیر میں اپنے لئے صرف دعا پر کفایت کی۔ خضر خاں کے بعد اُس کا فرزند مبارک شاہ وصیت کے مطابق حکمراں ہوا۔ جس زمانے میں کہ سلطان ابراہیم شرقی و سلطان ہوشنگ باہم جنگ آزمائی میں مصروف تھے مبارک شاہ کالپی اور اُس کے نواح پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ دہلی کے قریب ایک سازشی و ناشکرگزار گروہ نے بادشاہ کو قتل کیا۔ محمد شاہ جو ایک قول کے مطابق فرید خاں بن خضر خاں کا فرزند اور دوسری روایت کی بنا پر خود مبارک شاہ کا پسر تھا فرمانروا ہوا۔ سلطان علاءالدین میں کسی قسم کی

اہلیت وصلاحیت نہ تھی جس کی وجہ سے نفس پرستی کا شکار ہوا۔ بہلول نے حکمرانی کا جھنڈا بلند کیا۔ یہ شخص سلطان شہ لودی کا بھتیجا اور شاہو خیل قبیلہ کا رکن تھا۔ سلطان محمود کے زمانۂ حکومت میں سلطان شہ کا باپ اپنے پانچ بیٹوں کے ہمراہ تلونت سے ملتان وارد ہوا اور تجارت کے ذریعہ سے زندگی بسر کرنے لگا۔ سلطان شہ خضر خاں کی ملازمت میں داخل ہوا اور اس کو اسلام خاں کا خطاب عطا ہوا اور سرہند اس کی تنخواہ میں دیدیا گیا۔ سلطان شہ لودی کے بھتیجے کا فرزند مسمی بہلول غربت کی حالت میں سرہند پہونچا۔ سلطان شہ نے اس پر نوازش کی اور اپنا فرزند بنایا بہلول ملتان میں پیدا ہوا جس ماہ میں کہ یہ پیدا ہونے والا تھا مکان کا ایک شہتیر اس کی ماں پر گرا اور عورت کا کام تمام ہوگیا۔ مردہ ماں کا پیٹ چاک کر کے بہلول نکالا گیا اور زمانے نے اس کا ساتھ دیا۔ بہلول نے اگرچہ اپنے گوشہ نشین آقا کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا لیکن شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر بزرگوں کی مسند حکومت پر قدم رکھا۔ اس شخص میں حکمرانی کی فی الجملہ اہلیت تھی اور صاحب فہم وفراست وقدردان تھا۔ بہلول نے اسّی برس کے سن میں بیماری سے وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ حکمرانی سے قبل ایک ولی روشنضمیر نے بہلول پر توجہ کی ان بزرگ نے بہلول کو دیکھا اور اس وقت اس کے پاس ایک قلیل رقم موجود تھی۔ درویش نے فرمایا کہ کون شخص دہلی کی سلطنت کو اس قدر رقم کے عوض خریدنے پر آمادہ ہے۔ بہلول کے ہمراہی درویش پر طعنہ زن ہو کر اس کی اس تقریر پر ہنسے لیکن بہلول نے نہایت خوشی کے ساتھ اپنی رقم فقیر صاحب کے حوالہ کر کے ان کی خدمت گزاری کی اور آخر کار فقیر کی دعا کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ بہلول نے سلاطین شرقیہ سے متعدد معرکہ آرائیاں کیں یہاں تک کہ شرقیوں کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور جونپور پر بہلول کا قبضہ ہوگیا کہ بہلول گوالیار کی مہم سے فارغ ہو کر دہلی واپس آرہا تھا کہ بیمار ہوا اور قصبہ سکینہ کے قریب فوت ہوا۔ بہلول کے بعد اس کا فرزند نظام خاں امرا کی تائید سے اپنے باپ کا جانشین ہو کر سلطان سکندر کے خطاب سے حکمراں ہوا سکندر شاہ نے فہم وفراست ونیز ماتحتوں کی قدرافزائی کے ساتھ حکومت کی اور آگرہ کو پائے تخت بنایا ۹۱۱ ہجری میں عظیم الشان زلزلہ آیا جس نے بے شمار عالی شان عمارات کو زمین کے برابر کردیا۔ سکندر خوبصورت

وجیہ ہونے کے علاوہ نیک سیرت ولپسندیدہ خصایل فرمانروا تھا جس نے عدل وانصاف وجود وسخا کے ساتھ حکومت کی سکندر شاہ کا پیمانہ عمر لبریز ہوا اور اُس کا فرزند سلطان ابراہیم دہلی کا فرمانروا قرار پایا۔ ابراہیم لودی نے سرحد جونپور تک اپنا قبضہ کیا۔ سکندر شاہ کا دوسرا فرزند جونپور کا حاکم مقرر کیا گیا۔ ہر دو برادر ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہوئے اور جلال خاں آوارہ وطن ہو کر حاکم گوالیار کے دامن میں پناہ گزین ہوا لیکن ناقدری کی وجہ سے گوالیار سے سلطان محمود کے دربار میں مالوہ پہونچا جلال خاں مالوہ میں اپنے مقاصد میں ناکام رہ کر گوندوانہ روانہ ہوا۔ شاہی بہی خواہوں کے ایک گروہ نے جلال خاں کو گرفتار کر کے قیدی کو ابراہیم لودی کی بارگاہ میں حاضر کیا جہاں اُس کا کام تمام کر دیا گیا۔ سلطان ابراہیم لودی کے عہد حکومت میں بے شمار امرا نے خود سری اختیار کی چنانچہ دریا خاں لوہانی حاکم بہار اور اُس کے فرزند بہادر خاں نے اپنے نام کا خطبہ وسکہ جاری کیا۔ دولت خاں لودی کابل میں حضرت فردوس مکانی کے دربار میں پناہ گزین ہوا۔ لودی امیر نے بابر بادشاہ کو ہندوستان فتح کرنے پر آمادہ کیا اور ہر شخص اپنے مقاصد میں کامیاب ہوا۔

صوبہ لاہور

یہ صوبہ اقلیم سوئم میں واقع ہے اور دریائے ستلج سے لیکر دریائے سندھ تک اس کا طول ایک سو اسی کوس ہے اور نہر سے لیکر چوکنڈی تک اس کا عرض چھیاسی کوس ہے اس صوبہ کے پورب میں سرہند اور شمال میں کشمیر واقع ہے۔ جنوب میں بیکانیر اور اجمیر اور پچھم کی سمت ملتان آباد ہے۔ صوبہ لاہور میں چھ بہت بڑے دریا ہیں جن کا سرچشمہ شمالی کوہستان ہے۔ ان دریاؤں کے نام حسب ذیل ہیں۔

ستلج اسے قدیم زمانے میں شتدر کہتے تھے اس دریا کا سرچشمہ کوہ کاہلور ہے اور روپڑ۔ ماچیواڑہ اور لودھیانہ کے شہر اس کے کنارے آباد ہیں یہ دریا بوپور سے بہتا ہوا دریائے بیاس سے جا ملا ہے۔

بیاہ ۔ اس کا پرانا نام بیاشا ہے ۔ اس کے سرچشمہ کو بیاہ کنڈ کہتے ہیں ۔ کوہ کلو سے نکلا ہے سلطان پور اسی دریا کے کنارہ آباد ہے ۔

راوی ۔ اس دریا کو قدیم زمانے میں ایراوتی کہتے تھے ۔ اس دریا کا سرچشمہ کوہ بہدرال ہے اور دارالملک لاہور اسی کے کنارے آباد ہے ۔

چناب ۔ اس دریا کا پرانا نام چندر بھاگا ہے ۔ کوہ کھٹوار کے دامن سے دو سرچشمے پھوٹے ہیں اس میں سے ایک کا نام چندر ہے اور دوسرے کو بھاگا کہتے ہیں کھٹواڑ کے قریب آکر دونوں چشمے مل گئے ہیں اور وہاں سے ایک دریا بن گیا ہے جو چندر بھاگا کے نام سے مشہور تھا ۔ یہ دریا بہلول پور ۔ سودھرہ اور ہزارہ کو سیراب کرتا ہے ۔

بہت ۔ اس دریا کو پیشتر بدستا کہتے تھے ۔ اس دریا کا سرچشمہ ایک جھیل کی شکل کا ہے جو کشمیر کے صوبۂ ویر میں واقع ہے اور آگے بڑھ کر کشمیر کے دارالملک سری نگر سے بہتا ہوا ہندوستان تک چلا آیا ہے ۔ شہر بہیرہ اس دریا کے کنارے واقع ہے ۔

سندھ ۔ بعض مورخ اس دریا کا سرچشمہ ایک ایسے مقام کو بتاتے ہیں جو کشمیر اور کاشغر کے درمیان واقع ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ سے پھوٹا ہے جو ملک خطا کے حدود میں داخل ہے یہ دریا حدود سوا واٹک بنارس اور جوبارہ سے گزرتا ہوا بلوچستان میں بہتا ہے ۔

جہاں پناہ نے دریائے ستلج اور دریائے بیاس کے درمیانی حصہ کا بیت جالندھر نام رکھا ہے اور دریائے بیاس اور راوی کے دوآبہ کو باری کے نام سے موسوم کیا ہے ۔ اسی طرح بادشاہ کے حکم سے راوی و چناب کا دوآبہ رچنا ۔ چناب اور بہت کا درمیانی علاقہ جہٹ اور میان سندھ اور بہت کا علاقہ سندھ ساگر کہلاتا ہے ۔

ستلج سے بیاس تک کا علاقہ پچاس کوس ہے ۔ بیاس سے راوی تک سترہ کوس کا فاصلہ ہے ۔ راوی سے چناب تک بیس کوس کا پھیلاؤ ہے ۔ راوی سے بہت تک بیس کوس اور راوی سے سندھ تک اڑسٹھ کوس کا فاصلہ ہے ۔

یہ صوبہ بے حد آباد اور اس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اس کی زمین کھیتی باڑی

کے لئے بے نظیر ہے اس صوبہ کی زراعت کا مدار زیادہ تر کنوؤں کے پانی پر ہے ۔
صوبہ لاہور میں اگرچہ ایران اور توران کی سی ٹھنڈ نہیں پڑتی لیکن پھر بھی ہندوستان
کے بقیہ حصوں سے جاڑا زیادہ ہوتا ہے ۔ جہاں پناہ کی توجہ سے اس صوبہ میں ایران
توران اور ہندوستان کی بہترین پیداوار موجود ہیں ۔ اس صوبہ میں خربزہ کی فصل
سدا بہار ہے اس میوہ کی ابتدا موسم بہار کے آخری دو مہینوں سے ہوتی ہے اور
پھر گرمی کے ابتدائی دو مہینوں تک بازار سرد نہیں ہوتا ۔ جب یہ پھل صوبہ میں کم
دستیاب ہوتا ہے تو کشمیر سے آکر لاہور کے بازاروں میں بکتا ہے اور آخر زمانے
میں کابل بدخشاں اور توران سے اس کی درآمد ہوتی ہے اس صوبہ کے باشندے
شمالی کوہستان سے برف لاکر تمام سال اس سے فائدہ اٹھاتے اور محظوظ ہیں ۔
یہاں کا گھوڑا عراقی گھوڑوں کی مانند ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ جوان ہو کر بہت اچھا
جانور نکلتا ہے ۔

صوبے کے بعض حصوں میں یہاں کے باشندے ریگ کو دھوتے ہیں اور اس طرح سونا
چاندی ۔ تانبہ ۔ روہی ۔ جست ۔ جاتول اور شیشہ حاصل کرتے ہیں ۔

لاہور ۔ علاقہ باری کے دوآبہ کا بہت بڑا شہر ہے ۔ شہر کی وسعت اور آبادی
کی کثرت کے لحاظ سے اسے بے نظیر کہہ سکتے ہیں ۔ قدیم زیجات میں اس شہر کو لہاور
کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کا طول البلد ایک سو نو درجے بائیس دقیقے اور عرض البلد
اکتیس درجے پچاس دقیقے ہے جہاں پناہ کے عہد معدلت میں لاہور میں پختہ قلعے اور
فصیل تعمیر کئے گئے ہیں چونکہ چند مرتبہ یہ شہر ہندوستان کا پائے تخت بھی رہا ہے
اس لئے یہاں بے شمار بلند و عمدہ محل و مکانات و دلکشا باغات پائے جاتے ہیں ۔
اس شہر میں ہر قسم کے باشندے آباد ہیں اور طرح طرح کی ہنرمندی دکھاتے ہیں
غرضکہ آبادی و وسعت کے لحاظ سے اس شہر کی خوبیوں کا اندازہ کرنا مشکل ہے ۔

نگر کوٹ ۔ پہاڑ پر آباد ہے اس کے قلعہ کا نام کانگڑہ ہے ۔ یہ ایک
بلند پہاڑ کی چوٹی پر آباد ہے ۔ شہر کے نزدیک مہامائی کی زیارت گاہ ہے ۔ ہندو اس
دیوی کو اوتار سمجھتے ہیں پوجاری دور دور سے جاترا کے لئے آتے ہیں اور اپنے
عقیدے کے موافق اپنے دل کی مرادیں حاصل کرتے ہیں ۔ حاجت مند اس مندر پر

آکر اپنی زبانیں کاٹ ڈالتے ہیں اور اس جرات کو حاجت روائی کا بہت بڑا وسیلہ سمجھتے ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ بعضوں کے منہ میں چند ساعت اور بعضوں کے دھن میں دو روز کے بعد ہی نئی زبان پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ قدیم حکماء زبان کو ایک ایسا عضو مانتے ہیں جس میں بریدہ ہو جانے کے بعد پھر بالبدیہ نمودار ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی اس قدر جلد زبان کا دوبارہ منہ میں پیدا ہو جانا بے حد تعجب انگیز امر ہے۔ ہندوؤں کے فسانہ میں اس عورت کو مہادیو کی محبوبہ بتایا گیا ہے اور اسی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس فرقے کے علماء مہادیو کی اس معشوقہ کی قدرت کا اس کے نام سے اظہار کرتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ مہامائی نے کوئی ناگوار منظر دیکھا اور اسی غم وغصہ میں اپنی جان دیدی۔ مہامائی کے جسم کے ٹکڑے ہندوستان کے چار مختلف مقامات پر پیوند زمین ہوئے۔ سر اور بعض عضو کشمیر کے شمالی پہاڑ میں کامراج کی طرف جاگرے اس مقام کو ہندو ساردھا کہتے ہیں۔ اسی طرح جسم کے بعض حصے دکن کی طرف بیجاپور میں اور پورب کی جانب (کامروپ) میں زمین پر اترے دکن کی زیارت گاہ تلجا بھوانی اور پورب کا مقام کام چھا (کامان چھا) کہلاتے ہیں۔ جسم کے جو ٹکڑے خود اپنی جگہ پر رہ گئے وہ مقام جالندھری کے نام سے مشہور ہے ہندو اسی جگہ کو مہامائی کی زیارت گاہ کا صدر مقام جانتے ہیں۔ اسی مندر کے قریب چند مقامات پر مشعل کے سے شعلے زمین سے بلند ہوتے ہیں اور بعض جگہ یہ روشنی چربی کی بتی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے زایرین دور دراز مقامات سے جاترا کے لئے آتے ہیں اور مختلف قسم کے اناج اس شعلہ کے نذر کرتے ہیں اور اس نعلہ سوز عبادت سے دیوی سے عنایت اور مہربانی کی اُمید رکھتے ہیں۔ مدفن کے اوپر ایک بہت بڑا گنبد بنایا گیا ہے جہاں ہر سال بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اسی مقام سے قریب گندھک کی ایک کان ہے جس کا مندر کے قریب نمودار ہونا مہامائی کی ایک کرامت سمجھا جاتا ہے۔

سندیہ ساگر کے درمیان یعنی شمس آباد کے قریب بالناتھ جوگی کی زیارت گاہ ہے اس مندر کو ٹلہ بالنات کہتے ہیں۔ ہندو فرقہ کے فقیر اور خصوصاً جوگی بالناتھ کو بیحد برگزیدہ خیال کرتے اور اس کی زیارت کے لئے دور دراز ممالک سے آتے ہیں۔ اس نواح میں نمک سنگ بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ علاقہ بیس کوس تک پھیلا ہوا ہے۔ کچھ لوگ تو

پتھر سے نمک کو کاٹکر علیحدہ کرتے ہیں اور بعضے نمک کو اٹھا کر کنارے لے آتے ہیں۔ جس مقدار میں کہ نمک حاصل ہوتا ہے اس میں سے تین حصے نمک کھودنے والے کا حق سمجھا جاتا ہے اور ایک حصہ پتھر سے نمک جدا کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ سوداگر نیم دام سے لیکر دو دام فی من خریدتے اور دور دراز شہروں کو لے جاتے ہیں۔ زمیندار ہر مزدور سے دس دام اپنا حق لے لیتا ہے۔ سوداگر ہر سترہ من کے عوض ایک روپیہ دیوانی میں داخل کرتا ہے۔ بے شمار ہنرمند اس نمک کے طباق و سرپوش رکابی و چراغ دان تیار کرتے ہیں۔

اس صوبہ میں پانچ دوآبے اور چونتیس پرگنے ہیں۔ اس کی پیمائش ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ پچپن ہزار چھ سو تینتالیس بیگے تین بسوے ہے اور اس کی جمع پچپن کروڑ چورانوے لاکھ اٹھاون ہزار چار سو بیس دام سمجھی جاتی ہے اس رقم میں اٹھانوے لاکھ پینسٹھ ہزار پانچ سو چورانوے دام سیورغال کے مخصوص ہیں۔ چون ہزار چار سو اسی سوار اور چار لاکھ چھبیس ہزار چھیاسی پیادے مقامی فوج میں داخل ہیں۔

سرکار دوآبہ بہت جالندھر

نمبر شمار	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اسلیم آباد	۳۷۳۵ ۱۷ بسوہ	۴۵۸۱۳۲	۰	۱۵	۲۰۰	افغان
۲	پٹی دنیات	۵۷۸۶۶	۳۶۰۱۶۷۸	۸۰۶۰۷	۳۰	۴۰۰	نارو (مارو)
۳	بھونگا	۵۱۰۸۹ ۱۳ بسوہ	۲۷۶۰۵۳۰	۱۰۲۳۲	۲۰	۲۰۰	نارو (بارو)
۴	بجواڑہ	۱۲۳۶۳	۲۴۳۵۸۱۳	۶۸۹	۳۰	۲۰۰	کھوری
۵	بہلون (اس میں سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۲۷۶۱	۱۳۰۵۰۰۶	۰	۷۰	۱۰۰۰	دبادہوال (دروال)
۶	برہ	۱۳۶۱۱	۶۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۷	پالکواہ (پالکواڑہ)	۴۵۳۲	۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۸	بچھریتو	۴۲۱۵	۱۶۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۹	بسائی وکھٹہ (۲ محل)	۱۱۴۰۵	۵۶۶۳۶۶	۰	۰	۰	۰
۱۰	تلون	۲۰۱۴۵۰	۶۷۸۰۳۳۷	۸۰۴۳۸۹	۷۰	۷۰۰	مین
۱۱	تانا پور (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۴۵۸	۱۷۰۴۸۸	۰	۰	۰	۰
۱۲	جالندھر (پختہ قلعہ بھی ہے)	۴۷۴۳۰۸	۱۴۷۵۱۶۲۶	۷۷۳۱۶۷	۱۰۰	۱۰۰۰	افغان (لودی لوہانی۔ زانگرہ)
۱۳	چوراسی	۹۶۳۳۰	۵۴۶۳۹۱۳	۲۵۵۵۱۶	۵۰	۱۰۰۰	افغان
۱۴	جیورا	۴۸۱۲۴	۲۲۷۲۸۵۴	۲۳۵۲۷	۵۰	۳۰۰	سجھٹی
۱۵	جسون بالاکوئی (قلعہ سنگی بھی ہے)	۱۵۰۵۴	۶۰۰۰۰۰	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	جسوال (بیجانیہ)
۱۶	چینور	۰	۳۱۳۰۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	سوم بنبی
۱۷	حاجی پور ساریانہ	۵۹۲۵۵	۲۶۹۳۸۷۴	۰	۰	۰	۰
۱۸	داورک	۳۹۷۲۰۲۰۱۱	۹۷۰۷۹۹۳	۹۲۱۵۳	۱۵۰	۴۰۰۰	کہوری واہیہ
۱۹	دیسوہہ (پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۵۷۹۶۲۸	۴۴۷۴۹۵۰	۶۷۲۴۹	۰	۰	کھوکھر
۲۰	ڈوڈیال (سنگی قلعہ بھی ہے۔)	۳۲۴۵۰۸	۱۶۵۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۴۰۰	سسہ وال
۲۱	ڈاڈہ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۰۲۱۸۸	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	دربرہ	۲۶۴۴۴	۹۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	دروہی	۱۵۰۵۴	۶۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰۰	سوم بنبی
۲۴	دون ناگور	۱۱۴۹۰	۴۵۵۸۷۰	۰	۰	۰	۰
۲۵	دہنکلی	۱۸۸۰	۷۳۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نشان مسلسل	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲۶	رحیم آباد	۸۷۵۰	۲۴۸۰۶۳۹	۱۳۶۳۱	۳۰	۲۰۰	کھوری واہہ
۲۷	راجپور ہٹن (سنگی قلعہ بھی ہے)	۰	۱۸۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۸	سلطان پور (پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۰۱۸۶۵	۴۰۲۰۲۳۲	۰	۱۲۰۰	۱۰۰۰	بھٹی
۲۹	سانگر نوٹ	۵۹۹۵۲	۲۵۳۳۲۲۵	۱۶۴۸۵	۵۰	۵۰۰	کھوری واہہ
۳۰	سکہیٹ مندوی (یہاں لوہے اور تانبے کی کان ہے)	۴۲۱۵۰	۱۶۸۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۸۰۰۰	سوم بنسی
۳۱	سوپر			۰	۰	۲۰۰۰	سسنہ والی
۳۲	سورن	۲۱۳۳۳		۰	۰	۰	۰
۳۳	سبیہ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۸۱۱۴ ۱۸ بسوہ	۸۰۰۰۰۰	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	سسنہ والی
۳۴	شیخپور	۹۷۱۷۳	۴۷۲۲۶۰۴	۵۲۶۳۹	۱۵۰	۲۰۰۰	بھٹی
۳۵	شیر گڈھ	۳۶۴۰	۱۹۴۲۹۴	۰	۰	۰	۰
۳۶	عیسیٰ پور	۰	۳۴۶۶۶۷	۰	۰	۰	۰
۳۷	کوٹھی	۱۱۶۲۸۶	۵۵۴۶۶۱	۳۰۶۷۰	۳۰	۴۰۰	جاٹ
۳۸	گڈہ ونبالہ	۵۸۰۸۳	۲۶۷۰۰۸۷	۴۵۳۰	۲۰	۲۰۰	جاٹ
۳۹	کوٹھیہ (کوٹلہ)	۴۲۱۵۲	۱۶۸۰۶۰۰	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	جسروتھ
۴۰	کوٹ لہر (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۲۰۳۲ ۱۶ بسوہ	۱۳۱۰۸۴۷	۰	۲۰۰	۳۰۰۰	کوٹ لہرہہ
۴۱	کہرک دہار (پختہ قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱ ۱۶ بسوہ	۴۸۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۲	کھیون کہیرا (پختہ قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱۰۱۶	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	جوال

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴۳	گنگوٹ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱-۱۶	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	جسوال
۴۴	کہیرہ	۶۰۲۱-۱۶	۲۴۰۰۰۰۰		۳۰	۴۰۰۰	سورج بنسی
۴۵	گھواسن	۱۴۷۴۲-۱۴	۵۸۶۹۰۶	-	۰	۰	۰
۴۶	لوئی دہیری	۱۵۹۵۹-۸	۵۳۶۴۱۴	۱۷۸۱۰	۰	۰	۰
۴۷	لعل سنگی	۵۹۳۷	۲۳۶۸۵۰	۰	۰	۰	۰
۴۸	میانی نوریہ	۶۸۲۳۹	۳۱۰۶۱۵۶۵	۶۱۵۶	۲۰	۴۰۰	بھٹی
۴۹	میلسی	۵۴۶۵۳-۱۷	۱۸۲۳۵۵۹	۱۲۱۷	۲۰	۳۰۰۰	رانگر جاٹ
۵۰	محمد پور	۳۸۲۳۱	۱۸۰۲۵۵۸	۱۰۵۵۳	۱۰۰	۱۰۰۰	رانگر میئن
۵۱	مان سوال	۶۶۶۸	۲۸۶۶۶۷	۰	۰	۰	۰
۵۲	طوٹ	۶۴۱۲	۴۶۰۳۶۲۰	۰	۰	۰	۰
۵۳	منڈ ہوٹھ	۱۳۲۸۰	۴۲۶۳۶۷	۰	۰	۰	۰
۵۴	نکودر	۷۸۷۳۱	۳۷۱۰۷۹۶	۹۷۵۷	۲۰	۱۰۰۰	میئن
۵۵	ننکل	۴۸۰۸	۲۶۷۲۷۰	۰	۰	۰	۰
۵۶	نکودہ	۳۲۶۴۲	۱۳۰۰۰۹۱	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	جسوال
۵۷	نونگل	۴۶۱۸۰	۲۳۱۵۳۶۸	۰	۳۰	۳۰۰	بلوچ جاٹ
۵۸	نندون	۱۳۳۴۳۹	۵۳۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	بگہ کوٹیہ
۵۹	ہر یانہ مع اکبرآباد (۲ محل)	۶۲۶۸۸۹	۶۰۳۲۰۳۲	۴۹۶۵۰	۴۰	۴۰۶	نارو
۶۰	ہادی آباد	۱۷۱۲۷	۵۱۹۴۶۷	۲۰۶۷	۰	۰	۰

سرکار باری دوآبہ اس سرکار کے احکام صفحہ ۴۷۳ میں مذکور ہیں۔

اس سرکار میں ۵۲ محل ہیں اس کی پیمائش ۴۵۰۸۰۰۲ بیگھے اٹھارہ بسوہ ہیں۔ اس کی آمدنی ۱۴۲۳۰۰۸۱۴۳ دام ہے جس میں ضبطی اور نقدی دونوں قسم کے محاصل داخل ہیں سیورغال ۲۹۲۳۹۲۲ دام مخصوص ہیں اس سرکار میں مختلف ذات کے لوگ آباد ہیں سواروں کی تعداد ۳۱۰۵۵ ہے اور پیادے شمار میں ۱۲۹۳۰۰۰ ہیں۔

نشان	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	انجهره	۰	۵۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	کھوکھر
۲	اندوره	۲۰۷۸۱	۱۱۹۳۷۳۹	۷۶۲۲	۰	۰	۰
۳	اجهی پور	۰	۱۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴	اودر	۰	۹۶۰۰	۰	۰	۰	۰
۵	بلدهٔ لاہور	۰	۲۹۱۳۶۰۰	۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۰
۶	بهلواری	۳۷۲۷۸۱۰	۴۵۳۶۹۴	۱۴۳۹۵۵	۲۰	۱۰۰	۰
۷	بهولرا	۱۰۶۴۶۳	۲۴۱۳۲۶۸	۱۳۲۶۸	۲۰	۱۰۰	سدهال ہلر
۸	پهنگرابی	۶۵۵۵۷	۱۴۶۱۶۳۰	۶۳۱۷۷	۱۵	۱۰۰۰	کھوکھر
۹	بهبهربی	۱۷۹۶۷	۴۰۶۰۵۰۷	۲۰۹۷۸۹	۰	۰	۰
۱۰	بهیلوال	۶۲۸۷۵	۳۱۸۱۶۹۹	۲۲۵۴۰۸	۲۰	۴۰۰	جاٹ
۱۱	پٹی ہیبت پور	۱۵۷۶۶۲۳	۲۸۳۹۵۳۸۰	۲۸۴۶۴۷	۷۰۰	۱۰۰۰۰	جاٹ
۱۲	بٹالہ	۵۱۵۴۷۰	۱۶۸۲۰۹۹۸	۲۵۶۸۵۳	۲۰۰	۵۰۰۰	بھٹی جاٹ
۱۳	پٹهان (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے۔)	۱۹۹۸۷۲	۷۳۹۷۰۱۵	۹۷۰۱۵	۲۵۰	۲۰۰۰	برہمن
۱۴	پنیال	۶۵۷۸۹	۴۲۶۶۰۰۰	۲۷۶۰۹۱	۱۵۰	۴۰۰	جاٹ کھتیان
۱۵	بیاه	۶۰۵۲۳	۳۸۲۲۲۵۵	۸۰۷۶	۲۰۰	۲۰۰۰	بھٹی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۶	بہادر پور	۱۱۴۸۹	۴۴۷۷۵۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	تلوارہ	۶۲۳۳۴	۵۱۴۶۶۶	۱۰۳۶۴	۲۰	۲۰۰	بقال
۱۸	تہندوٹ	۲۵۲۲۲	۶۱۰۰۶۴	۳۲۳۴	۲۰	۵۰۰	افغان
۱۹	جیندراؤ (جیندران)	۷۱۹۴-۱۰	۲۶۳۵۶۸	۰	۰	۰	۰
۲۰	چارباغ بربھی	۲۱۳	۵۸۵۰۲	۰	۰	۰	۰
۲۱	جماری (چماری)	۲۵۰۶۱	۸۸۱۳۱۴۰	۳۰۹۰۹۰	۲۰۰	۲۰۰۰	کھوکھر
۲۲	جلال آباد	۱۵۲۰۵۸	۵۱۶۳۱۱۹	۳۰۴۵۶	۳۰۰	۴۰۰۰	افغان۔ جاٹ بھٹی
۲۳	چھٹ وانبالہ (۲ محل)	۰	۲۳۰۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت سوم بنسی۔
۲۴	جنگر	۰	۴۵۶۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۵	خان پور	۰	۲۸۰۰۳۸	۰	۳۰	۶۰۰	کھوکھر
۲۶	دابہا والہ	۱۲۱۴۹۵	۶۲۸۲۱۳۹	۵۷۶۷۴	۱۰۰	۳۰۰۰	جاٹ
۲۷	دہمیری (نورپور)	۰	۱۶۰۰۰۰۰	۰	۶۰	۱۳۰۰	۰
۲۸	دروہ	۰	۲۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت سوم بنسی
۲۹	دروہ دیگر	۰	۲۳۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۳۰	سنکہا ارول	۱۰۸۷۴	۵۴۴۱۴۵	۱۹۴۱۳	۱۰	۱۰۰	ارول
۳۱	سندہوان	۲۶۳۴۰۲	۵۸۵۳۶۴۹	۱۲۷۰۰	۲۰۰	۴۰۰	جٹ سندھو
۳۲	سواد شہر	۱۱۴۰۱	۶۷۴۰۵۳	۲۰۲۳۰۰	۰	۰	۰
۳۳	شاہ پور	۴۲۳۰۹	۲۳۸۲۲۳۵	۱۲۶۷۲۰	۰	۰	۰
۳۴	شیر پور	۰	۴۸۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۳۵	غربت ردان (غریب ردان)	۷۳۹۱-۱۳	۴۱۱۹۸۵	۶۳۱۰۳	۲۰	۱۰۰	جٹ سندھو

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۶	قصور	۲۵۹۴۵۶	۳۹۱۵۵۰۶	۲۳/۲۴	۳۰۰	۴۰۰۰	بھٹی
۳۷	کلانور	۲۸۶۰۵۲	۸۳۲۹۱۱۱	۴۴۷۶۳۹	۱۵۰	۱۵۰۰	جٹ بقال
۳۸	کانودا ہن	۶۳۶۰۸	۳۵۱۱۴۹۹	۱۲۷۶۶۵	۵۰	۵۰۰	کھوکھر کہباس
۳۹	کھوکھووال	۷۵۱۹۴	۳۴۷۵۵۱۰	۳۵۱۰	۲۰	۵۰۰	جٹ
۴۰	گوالیار	۶۶۲۳۹	۲۶۴۳۰۰۰	۳۰۰۰	۱۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
۴۱	کانگڑہ (اس میں سنگی قلعہ بھی ہے)	۰	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۲۴۰۰	۲۹۰۰۰	سوم بنسی
۴۲	کوٹلہ	-	۱۸۲۵۱۸	-	-	۰	-
۴۳	کرکراون	۰	۱۶۰۰۰	-	۰	۰	۰
۴۴	ملک شاہ	۲۸۶۸۴۹	۱۴۷۵۵۶۲	۵۲۲۸۳	۱۰	۱۰۰	بھنڈال
۴۵	مودنبہ	۰	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۰	راجپوت
۴۶	مہرور	-	۲۴۰۰۰	۰	-	-	-
۴۷	ہشیار کرنالہ	۲۲۲۲۵	۴۸۹۳۷۲	۰	۲۰	۴۰۰	جٹ
۴۸	پالم (یہ چاروں محال فی الحال خراب حالت میں ہیں۔)	۰	۰	۰	۰	-	۰
۴۹	بٹھیار	۰	-	-	-	-	۰
۵۰	بھٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱	جرجیہ	۰	۰	-	۰	۰	۰

سرکار دوآبہ رچناؤ

اس سرکار میں ۵۷ محل ہیں اس کی پیمائش ۴۲۵۳۱۴۸ بیگھے ۳ بسوے ہے اس کی آمدنی ۱۷۲۰۴۷۶۹۱ دام ہے۔ سیورغال کے ۲۶۰۲۱۳۲ دام مخصوص ہیں مختلف قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں ۶۷۹۴ سوار اور ۹۹۶۵۲ پیادے یہاں کی مقامی فوج کی تعداد ہے نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	امرا کی بھٹی	۷۰۷۵۴۷۸	۱۹۴۲۲۶۰۶	۸۶۷۳	۵۰	۱۰۰۰	بھٹی
۲	اراضی باغ رائے بوچھ	۲۶۸۳	۵۲۸۳۷	۰	۰	۰	۰
۳	امنا باد (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے)	۵۱۵۶۷۵ ۴ بسوہ	۲۴۸۵۳۰۰۶	۴۹۸۴۸۰	۵۰۰	۵۰۰۰	گکھوکھر وچیمہ وغیرہ
۴	پیخنگر	۳۱۷۴۱	۱۱۸۱۲۶۶	۲۷۸۷۹	۵۰	۵۰۰	جٹ
۵	پرسرور	۵۰۹۸۵۸ ۴ بسوہ	۲۷۹۷۸۵ ۸۳	۴۸۶۵۵۱	۲۰۰	۴۰۰۰	جٹ. باجوہ تیلہ
۶	بدو بھنڈال	۲۳۷۵۲ ۱۸ بسوہ	۱۶۱۱۸۸۲	۴۶۹۷۹	۰	۰	۰
۷	ہٹی ظفروال (اس میں قلعہ بھی ہے)	۶۱۰۸۱۴۸	۳۶۹۷۴۳۸	۱۵۰۸۵۶	۵۰	۲۰۰۰	جٹ بھولرون
۸	ہٹی ترملی	۲۹۰۵۶	۵۲۸۹۵۳	۰	۲۰	۴۰۰	کولرہ
۹	بھلوٹ	۲۰۳۱۲-۱۰	۸۱۸۱۸۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	منہاس
۱۰	بھدران پہاڑ کے اوپر واقع ہے۔	۰	۲۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰۰	منہاس
۱۱	بلاوره	۶۰۲۱-۶	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۵۰	۳۰۰۰	بالوریہ
۱۲	بھوئیال	۲۴۰۷-۱۸	۹۶۰۰۰	۰	۳۰	۱۰۰۰	بھوئیالہ
۱۳	بن	۱۳۴۶-۱۹	۴۸۰۰۰	۰	۱۰۰	۴۰۰۰	منہاس
۱۴	تارل	۲۸۶۶۹-۸	۲۱۴۴۹۴۵	۸۴۰۰	۱۵۰	۲۰۰۰	جٹ تارل
۱۵	تلونڈی	۹۵۶۹۸-۱۷	۱۵۷۸۲۰۷	۲۷۹۲	۳۰	۳۰۰	جٹ
۱۶	چیمہ چٹھہ	۹۵۶-۸	۵۸۷۸۶۹۱	۲۶۴۳۹	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ چٹھہ
۱۷	چندن ورک	۸۱۴۲۶-۶	۴۱۲۸۳۳۱	۳۰۵۷۱	۵۰	۱۵۰	جٹ ورک
۱۸	چھوٹا ڈھیر	۲۲۸۵۱۱-۵	۱۳۹۱۶۹۲	۰	۰	۰	۰
۱۹	جیوڈھڈی	۱۲۴۷۴	۸۱۵۵۸۷	۰	۰	۰	
۲۰	چنیوٹ (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۵۴۱۵۴	۲۸۰۶۳۲۹	۳۱۱۳۵	۵۰۰	۵۰۰۰	جٹ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲۱	جموں قلعہ کے دامن میں آباد ہے اور پہاڑ پر ہے اس میں ایک قلعہ بھی ہے	۱۹۳۲۹-۱۱	۳۹۵۶۰۰۰	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰	منہاس
۲۲	جبرویا۔ جبروتا	۱۵۰۴۳۰	۱۱۵۰۰۰۰	۰	۰	۰	منہاس
۲۳	چری چپیا (چوری چمپا)	۶۰۳۱-۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	گوالیری
۲۴	حافظ آباد	۱۶۹۴۹۹	۴۵۴۸۰۰۰	۴۸۰۰۰	۱۵۰	۱۵۰	جٹ بلہن (بلہرا)
۲۵	اراضی خان پور	۴۰۲	۲۷۰۲۸	۰	۰	۰	۰
۲۶	دولت پور	۴۷۷۹-۱۰	۱۱۵۰۵۰	۲۳۷۰۸۲	۰	۰	۰
۲۷	داود بھنڈال پرہی	۲۳۱۴۲	۱۷۴۵۸۹	۲۳۷۰۸۲	۰	۰	۰
۲۸	دولت آباد	۱۴۳۶۸	۲۴۱۷۴۰	۰	۱۰	۱۰۰	جٹ سلہ
۲۹	روپ نگر	۶۷۰۵	۴۱۰۵۱۳	۰	۰	۰	۰
۳۰	دینہا	۵۸۸۵۰-۸	۲۷۵۵۵۰	۵۴۶۱	۰	۰	برہمن و باغبان
۳۱	رچپنا	۱۳۰۲۰۷	۸۶۸۰۷۴۲	۴۴۲۰۸۲	۷۰۰	۷۰۰۰	۰
۳۲	ساہو ملی	۱۵۲۳۹۱	۵۵۷۴۷۶۴	۱۸۳۵۳	۴۰	۱۲۰۰	۰
۳۳	سیدہ پور	۱۰۸۹۲۳	۳۱۲۷۲۱۲	۶۶۹۷۲	۱۰۰	۲۰۰۰	جٹ ہرالی
۳۴	سیالکوٹ اس میں پختہ قلعہ ہے اور پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے شہر ایک نہر کے کنارہ آباد ہے۔	۱۰۲۰۴۵	۲۲۰۹۰۷۹۲	۱۸۴۳۰۵	۵۰۰	۷۰۰۰	جٹ گھمن۔ چیمہ
۳۵	سہجراؤ	۵۶۲۷-۷	۳۶۲۳۲۶	۴۸۰۳	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ
۳۶	سودہرہ۔ دریائے چناب کے کنارہ واقع ہے ایک بلند اور پختہ منارہ بھی ہے	۱۲۱۷۲۱-۱	۷۰۹۶۷۱۰	۹۹۷۳۱	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۷	شانزدہ ہنجراؤ	۶۴۱۴۰	۱۵۳۶۴۸۰	۰	۵۰	۱۰۰۰	جٹھ ہنجراؤ
۳۸	شور	۱۰۷۳۴۷	۳۲۷۸۱۶۳۰	۵۰۶۱	۱۰۰۰	۵۰۰۰	جٹ لنگاہ ساونی (سہاول)
۳۹	نتو بھنڈال برہی	۷۸۲۶-۷	۶۱۳۹۱۷	۵۸۴۲	۰	۰	۰
۴۰	فضل آباد	۲۱۱۵-۷	۱۳۶۵۲۸	۰	۰	۰	۰
۴۱	گوبندوال	۵۵۰۶۹	۱۲۵۳۹۵۷	۱۹۴۶۲۲	۵۰	۳۰۰	اورک جٹ
۴۲	کاٹھولا (کاٹھروا)	۱۲۶۵۹۸-۱۲	۵۸۸۸۲۵۴	۰	۲۰	۱۰۰۰۰	کاموال (کہوال)
۴۳	گوجران برہی	۲۶۳۱-۱۴	۶۷۰۹۳۶	۱۱۷۸۷	۰	۰	۰
۴۴	کالا پنڈ	۲۸۰۱-۱۹	۲۰۳۹۶۴	۲۱۷۰۲	۰	۰	۰
۴۵	کارنری عرف سانیا	۲۷۶۶۵-۴	۱۵۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۳۰۰	۰
۴۶	کہرلی ترلی	۰	۷۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۷	لکھنور	۱۷۱۶۹-۱	۶۸۱۸۱۸	۰	۰	۰	۰
۴۸	منگٹوالہ	۱۳۱۵۸۳	۳۸۱۹۶۶۰	۵۷۷۸۸	۵۰	۳۰۰	جٹ
۴۹	محمد باری ڈوکرائی۔	۱۶۵۶۱-۶۷	۱۱۲۷۹۰۳	۳۳۶۷	۰	۰	جٹ
۵۰	مہرور	۱۰۲۵۸۶-۴	۳۰۰۵۶۰۲	۶۶۰۲	۵	۵۰۰	برہمن
۵۱	مینگری	۶۲۲۹۳	۱۴۷۵۲۲۵	۵۷۴۸	۲۰	۱۰۰۰	سلہریا گوجر
۵۲	مانکوٹ مع چہار قصبہ و چہار قلعہ	۱۳۱۲۷	۵۸۱۱۹	۰	۳۰	۱۲۰۰	منہاس
۵۳	ون	۱۳۰۲۳۴	۳۷۱۵۵۳	۲۰۲۵۸	۵۰	۱۰۰۰	جارک سلہر
۵۴	ہمینگر	۱۳۱۰۶۳	۸۳۹۱۰۸۷	۵۹۵۴۱	۳۰	۱۰۰۰	جٹھ
۵۵	ہنتیال	۶۲۰۱-۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۳۰	۲۰۰	ہنتوسیالہ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار دوآبہ جنہٹ

اس سرکار میں ۱۲ محل ہیں اس کی پیمائش ۲۶۳۳۲۱۰ بیگہے یا پنج لسوے ہے اور اس کی آمدنی ۴۹۲۳۵۰۴۲۶ دام ہے جن میں ۱۱۰۷۰۵ دام سیورغال کے لئے مخصوص ہیں۔ اس صوبہ میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ ۳۷۳۰ سوار اور ۴۳۲۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نشانات	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اندر ہل	۳۱۰۷۰	۴۸۵۴۱۸	-	-	۰	کہکہر
۲	اکہند ورانیاران	۹۵۶۶	۳۹۲۰۰۰	-	۳۰۰	۳۰۰۰	منہاس
۳	بہیرہ دریائے بہتیر کے کنارہ واقع ہے۔	۹۱۲۱۰۷-۱۷	۱۹۹۱۰۰۰۰	۵۴۵۶۰	۷۰۰	۱۰۰۰۰	۰
۴	بہلول پور دریائے چناب کے کنارہ واقع ہے۔	۱۷۰۶۰۷	۳۸۳۰۵۷۵	۱۰۵۸۳	۱۰۰	۵۰۰	جٹ
۵	بولیٹ	۸۷۴۸	۴۰۰۰۸۰	۰	۵۰	۳۰۰	
۶	بہتیر نہر کے کنارہ واقع ہے۔	۲۸۶۶۸	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۷	بہدو	۴۷۱۷	۱۹۲۰۰۰	۰	۳۰	۱۲۰۰	جٹ۔ بہنڈوال
۸	بوہتی	۲۸۷۴	۵۷۲۲۲	۰	۱۰	۱۰۰	منگہروال
۹	سایلادو دیال (۲ محل)	۲۷۴۲۱	۷۳۵۷۴۱	۰	۲۰۰	۸۰۰	کہکہر
۱۰	شورپور	۱۶۹۸۷۴	۳۱۲۱۵۴۶	۸۴۹۷	۱۰۰	۱۰۰۰	جٹ۔ کہکہر جنڈیر
۱۱	شکرپور	۷۶۸۴	۱۰۵۰۸۱۹	-	۰	۰	۰
۱۲	گجرات	۲۸۵۰۹۴	۸۲۶۶۱۵۰	۰	۱۲۰	۱۰۰۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۳	کریالی	۵۷۸۱۸	۲۶۴۳۲۷۰	۶۶۳۳	۱۰۰	۲۰۰۰	
۱۴	کھوکھر اس میں ایک پختہ قلعہ بھی ہے۔	۹۲۸۲۶	۲۲۲۰۵۹۴	۵۸۴۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	کھوکھر
۱۵	گھری دریائے بہٹ کے کنارہ آباد ہے۔	۲۰۱۷۶	۱۵۰۵۲۴۱	۰	۲۰	۲۰۰۰	
۱۶	لولو رجو خوشاب سے علٰحدہ ہے	۱۹۲۲۵۳	۳۷۴۶۱۶۶	۱۱۲۹۰	۲۰۰	۲۰۰۰	کھوکر۔میکان
۱۷	منگلی	۲۸۳۹	۴۳۲۰۰۰	۰	۴۰۰	۲۰۰۰	منہاس
۱۸	ملوٹ رائے کیداری بالائے کوہ واقع ہے۔	۱۷۰۰۷	۳۷۰۵۴۹	۰	۴۰	۴۰۰	منگھروال
۱۹	ہریو	۲۴۷۸۷۸	۹۱۵۰۸۲۸	۷۶۳۲۱	۳۰۰	۳۰۰۰	جٹ بروانج
۲۰	ہزارہ اس میں سنگی قلعہ بھی ہے۔	۲۷۰۳۹۲	۴۶۸۹۱۳۶	۲۱۹۵۳۶	۷۰۰	۳۰۰۰	کھوکھر۔جٹ برنج

سرکار سندیہ ساگر

اس سرکار میں بیالیس محل ہیں۔ اس کی پیمائش ۱۴۰۹۹۲۹ بیگھے ہے۔ اس کی آمدنی ۵۱۹۱۲۲۰۱ دام ہے جس میں ۴۶۸۰ دام سیورغال کے ہیں اس میں مختلف قومیں آباد ہیں اور ۸۵۵۳ سوار اور ۶۹۷۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اکبر آباد ٹرکیری	۲۰۴۳۸۱	۵۴۹۱۷۳۸	۰	۲۰۰۰	۱۵۰۰۰	کھکر
۲	اٹک بنارس	۵۴۱۸	۳۲۰۲۲۱۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	کھزان جنھیں سلاسہ کہتے ہیں۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳	آوان یہاں کے گھوڑے بہت عمدہ ہوتے ہیں۔	۱۰۰۹۶	۴۱۵۹۷۹	۵۰	۵۰۱	۵۰۰	اون
۴	سیھر بالہ اس میں سنگی قلعہ ہے اور قلعے کے نیچے دریائے سواری بہتا ہے	۱۹۲۲۴۷	۵۱۵۸۱۰۹	۰	۰	۰	۰
۵	ہیل غازی خاں	۱۷۴۲۶	۳۲۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہہ
۶	بالا کھٹر	۵۸۲۵	۱۰۰۰۴۰	۰	۲۰	۱۰۰	کھٹر
۷	پرو کھٹر	۱۱۹۵	۴۸۰۰۰۰	۰	۰	۰	
۸	بلو کی دہن	۷۶۷۹	۱۳۱۶۸۰۱	۰	۱۰۰	۵۰۰	گکھر
۹	نہر چک (دانی)	۶۰۸۲	۲۵۰۵۷۵	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	گکھر
۱۰	حویلی بہتاس اس میں ایک سنگی قلعہ ہے اور قلعہ کے نیچے نہر کہان رواں ہے؟	۱۲۰۸۸۴	۶۰۴۰۳۱۴۰	۶۷۰۵۲	۵۰۰	۳۰۰۰	گکھر تگمیال
۱۱	خوشاب دریائے جہلم کے کنارہ آباد ہے اس میں جنگل زیادہ ہیں	۷۳۰۸۶	۲۶۷۲۵۰۹	۰	۵۰۰	۷۰۰۰	افغان نیازی اور عیسیٰ خیل
۱۲	دان گری	۱۴۷۶۴۷	۳۳۰۱۲۰۱	۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	گکھر
۱۳	دھن کوٹ دریائے سندھ کے کنارہ واقع ہے اور یہاں نمک کی کان ہے	۸۹۲۷	۴۸۰۰۰۰	۰	۱۵۰	۴۰۰۰	اوان
۱۴	دربند	۰	۳۱۰۰۰۰۰ (نقدی)	۰	۲۰	۵۰۰	جانوہہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۵	دہراب	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۲۰	۱۵۰	جانوہبہ
۱۶	دودوت	۲۸۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۲۰	۴۰۰	جانوہبہ
۱۷	ریشان	۱۱۹۵	۹۲۴۲۶	۰	۱۰	۲۰۰	اون
۱۸	شمس آباد	۲۴۶۶۴	۷۰۳۴۵۰۳	۰	۵۰	۵۰۰	کھکھر
۱۹	ٹپالا	۱۱۱۴۶	۶۲۴۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۲۰	فتحپور کالوری	۱۵۷۰۴۲	۴۲۶۱۸۳۱	۰	۵۰۰	۱۰۰۰۰	ککھکھر
۲۱	کلبھلک	۴۰۹۱۳	۲۸۸۳۲۵۳	۱۸۱۷۶۱	۳۰	۲۰۰	بلوچ
۲۲	گھیب	۱۶۹۶۱	۹۳۴۱۶۱	۰	۳۰۰	۱۲۰۰	کھڑہ
۲۳	کہاردروازہ	۴۳۱۶	۲۴۵۴۱	۰	۵۰	۳۰۰	جانوہبہ
۲۴	کرہیاک	۲۱۴۹۱	۹۶۱۷۵۵	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۲۵	کچاکوٹ اس پرگنہ سے ایک کوس کے فاصلے پر چشمہ حسن ابدال ہے	۵۸۲۵	۳۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۳۰۰۰	راولہ ترین افغان
۲۶	کاہوان یہاں ایک سنگی قلعہ ہے	۴۶۶۰	۱۹۲۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	
۲۷	کانبت	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۰	۰	
۲۸	لنگا تہیار	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	
۲۹	ماکہیالہ یہاں ایک سنگی قلعہ ہے۔ پانی یہاں کم ہے اس جگہ نمک کی کان ہے اور یہ معبد بھی ہے	۹۳۲۰	۸۳۴۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۳۰	ہرابی پہاڑ کے اوپر واقع ہے	۵۸۲۵	۲۴۰۰۰۰	۰	۱۵	۵۰۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۱	ملوٹ یہاں پہاڑ پر ایک سنگی قلعہ ہے	۳۲۳۶	۱۳۳۲۳۳	۰	۱۰	۲۰۰	جانوہبہ
۳۲	نندن پور قلعہ خشتی پہاڑ پر ہے۔	۴۰۹۹۷	۲۴۱۱۰	۴۱۱۰	۲۰	۱۵۰	جانوہبہ
۳۴	نیلاب۔ زمین داخل بنارس ہے	۸۷۸۷	۲۸۱۳۰۵	۰	۰	۰	
۳۵	نارمی۔ کنارہ سندھ پر واقع ہے۔	۹۹۷	۳۸۰۹۱	۰	۰	۰	گکھر داخل اکبرآباد
۳۶	توکوسیرال کھٹر۔	۹۲۶	۳۸۰۹۲	۱۰	۵۰	۰	کھٹر
۳۷	ہزارہ قرلیق	۲۱۴۹۳۲	۱۸۰۵۳۴۲	۵۳۴۲	۱۰۰	۵۰۰	ولازاک افغان
۳۸	ہتیار لنگ	۱۷۲۸۱	۳۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	بھکریہ کھتری
۳۹	ہزارہ گوجراں سوار پیادہ داخل اکبرآباد	۶۵۷۵	۲۷۰۸۹۶	۰	۰	۰	
۴۰	ہمت خاں کرمون داخل اکبرآباد	۱۶۵	۴۸۰۰۰	۰	۰	۰	گکھر
			بیرون پنجند				
۴۱	بیلوت		۳۲۲۷۴	۰	۱۰۰	۱۰۰۰۰	بلوچ
۴۲	سہلورہ	۰	۱۷۰۰۰۰	۰	۴۰	۷۰۰	چندیل اور علاوہ انکے
۴۳	کاہلور	۰	۱۸۰۰۰۰	۰	۵۰	۱۰۰۰	چندیل

صوبہ ملتان

یہ صوبہ اول و دوم و سوم اقلیم میں واقع ہے قبل اس کے کہ ٹھٹھہ بھی اس صوبہ میں داخل ہو اس کا طول فیروزپور سے سیوستان تک چار سو تین کوس اور اس کا عرض خط پور سے

جیسلمیر تک ایک سو آٹھ کوس سمجھا جاتا تھا لیکن ٹھٹھہ کے شمول کے بعد اب اس کا طول فیروزپور سے کچ و مکران تک چھ سو چھ کوس تسلیم کیا جاتا ہے۔ پورب کی طرف یہ صوبہ سرکار سرہند سے ملا ہوا ہے شمال کی طرف شور سے اور جنوب کی سمت صوبۂ اجمیر سے ملحق ہے پچھم کی جانب یہ صوبہ کچ اور مکران تک پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آسانی اور سہولت کی غرض سے میں ہر دو صوبوں کے حالات جدا جدا لکھتا ہوں۔ پانی کی کثرت اور خوبی کی وجہ سے زرخیز ہے اس صوبہ میں بھی وہی چھ دریا بہتے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ پرگنہ شور کے قریب دریائے بھت دریائے چناب سے آملتا ہے۔ اور یہاں سے ستائیس کوس بہتا ہوا ظفرپور کے قریب دریائے راوی میں ملجاتا ہے اور یہاں تینوں دریا ایک دھار بنکر ساٹھ کوس بہتے ہوئے اوچ کے قریب دریائے سندھ میں گرتے ہیں ظفرپور سے بارہ کوس ادھر دریائے بیاس اور ستلج کا سنگم ہے اور اس سنگم کے بعد دریا ہر حاری اور دندوری وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہے۔ ملتان کے قریب یہ سنگم پہلے چار دریاؤں میں ملتا ہے اور یہ سارے دریا ایک دھار ہو کر بہتے ہیں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو دریا سندھ میں گرتا ہے اسے خود ہی دریائے سندھ کہتے ہیں لیکن پرگنہ ٹھٹھہ میں اسے مہرا کہتے ہیں۔

اس صوبہ کے شمال میں پہاڑوں کا سلسلہ ہے صوبہ کی آب و ہوا تقریباً صوبۂ لاہور کے موسم سے مشابہ ہے فرق اتنا ہے کہ بہ نسبت لاہور کے ملتان میں بارش کم ہوتی ہے اور گرمی زیادہ پڑتی ہے۔

ملتان ہندوستان کے قدیم اور مشہور شہروں میں ہے اس کا طول البلد ایکسو سات درجے پینتیس دقیقے اور عرض البلد انتیس درجے باون دقیقے مانا گیا ہے۔ یہاں ایک پختہ قلعہ ہے اور ایک بلند مینار کی وجہ سے شہر کا منظر اور زیادہ دلفریب ہو گیا ہے حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا اور دوسرے اولیا اللہ اس شہر میں آرام فرما ہیں۔

بھکر۔ نہایت مشہور قلعہ ہے قدیم کتابوں میں اس کا نام منصوریہ ہے۔ صوبہ کے چھوں دریا ملکر قلعہ کے نیچے بہتے ہیں۔ اس سنگم کی ایک دھار قلعہ کے جنوب میں بہتی ہے اور ایک شاخ پورب کی طرف رواں ہیں۔ بارش یہاں کی کم ہوتی ہے اور یہاں کے میوے عمدہ و خوش ذائقہ ہوتے ہیں بھکر اور سیوری کے درمیان ایک بڑا جنگل ہے۔ گرمی کے موسم میں یہاں تین مہینے کامل لوں چلتی ہے۔

چونکہ دریائے سندھ چند سال کے بعد دکن سے اونز کی طرف برابر بڑھتا رہتا ہے اور جو گاؤں کہ دریا کے کنارے آباد ہیں ان کی آبادی بھی دریا کے بڑھاؤ کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹتی جاتی ہے اس لئے ان مواضعات کے مکان لکڑی اور پھوس کے بنائے جاتے ہیں۔

اس صوبہ میں تین سرکاریں اور اٹھاسی پرگنے ہیں۔ اس صوبے کے پرگنے ضبطی ہیں اس صوبہ کی پیمائش ۳۲۷۳۹۳۲ بیگھے چار بسوے ہے صوبہ کی کل آمدنی پندرہ کروڑ چودہ لاکھ ۳۶۱۹ دام ہے۔ اس کل رقم میں تیس لاکھ ۸۴ ۵۹۹ دام سیورغال کے مخصوص ہیں ۱۸۷۸۵ سوار اور ۱۶۵۶۵۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

سرکار ملتان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	آدھم وآہمن	۵۳۸۶	۳۶۹۴۴۵	۰	۳۰	۷۰۰	جسمر
۲	جلال آباد	۵۰۰۰	۴۹۹۷۹۸	۰	۱۰	۲۰۰	بھیھم
۳	دنیاپور	۲۷۸۸۹	۱۸۷۶۸۶۲	۱۱۹۹۸	۵۰	۴۰۰	اوتی رانو
۴	راجپور	۱۳۶۸	۹۰۳۹۷	۰	۲۰	۳۰۰	جونہ
۵	شیرگڈھ	۷۵۰۰۰	۶۷۴۱۲۰۰	۰	۴۰۰	۴۰۰۰	کچھی۔ جونہ
۶	فتح پور	۶۱۷۹۷	۴۰۰۸۶۶۱	۲۴۵۹۶	۵۰۰	۵۰۰۰	جونہ
۷	اکبرور	۴۷۶۹۵	۳۰۵۸۵۶	۴۰۹۳۱	۱۰۰	۲۰۰۰	جونہ
۸	لکھائی بولدی	۸۰۴۱۱	۵۹۴۲۳۳	۰	۲۰۰	۰	جٹ۔ سروہیہ
۹	گھلوکھارہ	۱۹۸۲۰	۱۲۰۱۵۸۶	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کلو۔ جٹ

سرکار دوآبہ باری

اس میں گیارہ محل ہیں اس کی پیمائش ۶۲۹، ۱۳۷ بیگھے ۱۳ بسوے ہے۔ اس کی آمدنی

۹۸۶۳۳۴۱ دام ہے جس میں ۲۰۷۳۸۲ دام سیورغال کے مخصوص ہیں ۷۷۵ سوار اور ۱۴۵۵۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نشانِ سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اسلام پور یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۲۳۰۸۵	۱۵۵۰۸۹۶	۶۰۳۹۴	۱۰۰۰	۳۰۰۰	بہیم مرل
۲	اسمعیل پور	۹۰۰	۴۹۹۳۲	۰	۵	۵۰	مرل
۳	شہر ملتان ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۳۳۲۴	۱۷۱۹۱۶۸	۸۸۹۸۰	۵۰	۱۰۰۰	بہیم۔ شیخ زادے
۴	تلمبہ	۱۹۳۱۰	۱۲۰۰۷۷۸	۱۵۷۶۶	۳۰۰	۵۰۰۰	سوہو
۵	مواضع پرگنہ چوکھنڈی	۲۹۲۷	۱۹۱۰۵۴	۰	۰	۰	۰
۶	حویلی شہر	۳۵۹۲۵	۲۲۸۸۳۵۴	۳۶۴۶۸	۰	۰	بہیم
۷	مواضع پرگنہ خطہ پور	۲۴۸۷	۱۴۹۵۷۸	۰	۰	۰	۰
۸	مواضع دیگ راوی	۸۹۷-۱۴	۵۰۱۴۶	۰	۰	۰	۰
۹	شاہ عالم پور	۲۴۱۲۱	۱۵۵۵۵۶۳	۱۱۸۰	۲۰۰۰	۴۰۰۰	۰
۱۰	مواضع پرگنہ کھائی بولدی	۷۵۸۴-۱۹	۴۹۰۶۵۴	۰	۰	۰	
۱۱	ستیلہ	۲۰۶۸	۶۰۸۴۱۸	۳۵۹۸	۲۰	۵۰۰	جٹ

دوآبۂ چنہار

اس دوآبہ میں ۶ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۳۲۲۹۸ بیگھے اٹھارہ بسوے ہے۔ اس کی آمدنی ۵۱۱۳۸۸۳ دام ہے۔ ۷۷۰ سوار ۹۵۰۰ پیادے متقامی فوج ہے

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	ابرج پور و دیگ راوی	۳۷۲۳۰	۲۳۷۷۳۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۲	چوکھنڈی	۷۶۲۰	۲۱۵۸۴۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۳	خط پور	۸۳۸۷	۵۰۵۳۹۸	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	جٹ سندیہ
۴	ونی بھتی	۳۷۶۹۸-۱۸	۲۵۶۵۶۹	۰	۲۰	۵۰۰	کھرل
۵	کلیہ	۱۶۲۰۸	۹۰۸۷۸۶	۰	۵۰	۲۰۰۰	جٹ سوہو

دوآبۂ سندھ ساگر

اس دوآبہ میں ۴ محل ہیں اس کی پیمائش ۱۲۸۴۳ بیگھے ہے۔ دوآبہ کی آمدنی ۲۱۷۸۱۹۲ دام ہے جس میں ۱۲۳۹۹ دام سیورغال کے مخصوص ہیں۔ ۲۲۰ سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	مواضع اسلام پور	۵۷۷۵	۳۷۳۳۵۷	۰	۰	۰	۰
۲	رنگ پور	۲۲۹۰۷	۱۴۱۰۷۳۷	۱۰۷۳۷	۲۰۰	۲۰۰۰	جٹ
۳	رائے پور کنکی	۵۵۰۰	۳۰۶۰۶۸	۲۶۶۲	۲۰	۵۰۰	بہیم
۴	موضع از مواضع متفرقہ (ایک محل)	۶۰۰	۳۸۰۳۰	۰	۰	۰	

بیرون پنجند

اس دوآبہ میں ۱۳ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۲۰۵۸۹۳ بیگھے ۱۳ بسوے ہے اسکی آمدنی ۱۱۸۸۲۰۲۵۵ دام ہے جس میں ۳۸۶۸۸ دام سیورغال کے ہیں۔ ۵۸۰۰ سوار اور ۵۷۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نشان	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اوباورد	۱۱۳۲۰	۹۱۵۲۵۶	۴۶۸۴	۳۰	۵۰۰	دہر
۲	اوچ	۲۹۰۵۶	۱۹۱۰۱۴۰	۰	۱۰۰	۴۰۰	شیخ زادے و سادات بخاری
۳	بہورتی واہن	۱۶۶۹۶	۱۳۳۶۰۲۹	۱۳۵۶۴	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت لودھی
۴	جمشیر	۴۳۳۴	۲۴۸۰۳۷	۰	۱۵۰۲	۲۰۰۰	بلوچ بھلولدی ونروی
۵	دودائی یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۴۰۵۲۰-۱۱	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰۰	دودائی
۶	دیواراول	۲۷۱۸	۱۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت کوتوال
۷	دودخاں	۱۷۸۹۰	۱۴۴۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۸	مواضع راجپور	۴۵۲	۲۹۸۵۴	۰	۰	۰	۰
۹	رپری	۱۲۰۷۵	۱۰۸۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	ست پور	۲۴۵۳۸-۸	۴۶۰۸۰۰۰	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰	افغان
۱۱	سیوراہی	۵۱۲۴	۲۸۸۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	مواضع فتح پور	۵۲۲۴	۳۳۰۷۷۹	۰	۰	۰	۰
۱۳	مواضع کہرور	۱۳۸۴	۸۷۲۸۹	۰		۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۴	مجلول غازی پور	۴۰۵۳۱	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	موہ یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۹۰۸۳	۷۰۷۰۶۹	۲۰۴۴۰	۵۰	۱۰۰۰	قریشی
۱۶	سورٹ یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۵۴۵۶	۲۰۴۰۰۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	بھٹی
۱۷	جہنڈ	۹۳۳۶-۱۲	۸۰۱۴۰۰۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	

سرکار دیبالپور

اس سرکار میں ۲۹ محل ہیں اس کی آمدنی ۷،۶۷ ۳۳ ۴۴۱ بیگے ۸ بسوہ ہے اس کی آمدنی ۱۲۹۳۳۴۱۵۳ دام ہے ۲۰۷۹۱۷۰ دام سیورغال کے ہیں ۵۲۱۰ سوار اور ۳۲۰۰۵ پیادے مقامی فوج ہے۔

دوآبہ بیت جالندھر

اس دوآبہ میں ۱۰ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۷۱۰۹۴۶ بیگے ۱۰ بسوے ہے اس کی آمدنی ۸۸۸۰۸۸۵۵ دام ہے جس میں ۱۴۸۱۵۶۴ دام انعامات کے ہیں مختلف قومیں آباد ہیں اور ۲۴۰۰ سوار اور ۴۰۲۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	پٹن یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۴۹۰۱۴	۳۶۳۸۹۳۸	۵۹۹۹۸۹	۱۰۰	۲۰۰۰	بھیل ددھوکھر
۲	دیبالپور کھی پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۲۴۲۳۴۴-۱۱	۱۳۵۱۴۰۵۹	۴۹۹۵۳۵	۵۰۰	۷۰۰۰	جٹ۔ کھوکر۔ کسو۔ بھٹی۔
۳	دھنکساہ پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۶۰۶۷۶-۱	۳۴۸۹۸۵۰	۳۷۱۵۲	۰	۴۰۰	

شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴	دیوتیر	۴۰۷۳۰	۲۴۸۹۸۵۰	۲۳۴۰۰	۵۰	۱۰۰۰	جٹ
۵	رحمت آباد	۳۸۲۸۵	۱۸۲۵۰۰۹	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بلوچ
۶	قبولہ (کھولہ) پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۸۶۶۱۵-۱۲	۴۸۰۳۸۱۷	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	جوسہ رومی
۷	قیام پور لکھی یہاں اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۵۴۶۷۸-۱۹	۲۰۰۸۲۷۴	۳۸۸۵۵	۳۰۰	۲۰۰۰	بھٹی و جٹ
۸	کلیا کی لکھی	۵۵۲۴۳-۳	۲۳۸۵۹۶۵	۹۳۸۰۹	۵۰	۱۰۰۰	بھٹی و جٹ
۹	کھوکھر این لکھی	۲۱۱۳۰	۱۰۱۱۷۱۵	۳۵۳۸۳	۱۵۰	۱۰۰۰	کھوکھر
۱۰	لکھی لوسقانی	۶۱۵۱۹-۱۶	۳۱۵۶۷۵۹	۵۹۴۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بھٹی خلجی

دوآبہ باری

اس دوآبہ میں ۶ محل ہیں ۱۹۳۴۹۵ ابیگے نوبسوے اسکی پیمائش ہے ۱۱۷۵۳۹۳ دام اس دوآبہ کے محاصل ہیں یہاں مختلف قومیں آباد ہیں گیارہ سو سوار اور ۱۴۰۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بہروپال	۱۸۷۱۷-۹	۱۱۷۵۳۹۹	۰	۵۰	۵۰۰	بھٹی
۲	بابا بلوچ یہاں قلعہ بھی ہے۔	۳۹۳۸۵	۲۰۲۰۲۵۶	۲۰۲۵۶	۱۵۰	۲۰۰۰	سید و جٹ
۳	چھنی	۲۵۹۹۳	۱۲۰۰۶۰۰	۶۰۰	۵۰	۲۰۰۰	سید و جٹ
۴	رحیم آباد	۲۴۳۲۹	۱۱۸۲۷۱۴	۰	۵۰	۵۰۰	کھرل و بلوچ
۵	صدکھرہ	۵۰۴۴۷	۳۵۵۱۶۳۰	۲۰۹۷۶	۲۰۰	۴۰۰۰	کھرل و بلوچ
۶	مندھالی	۲۵۶۲۴	۲۷۰۳۴۲۹	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	بہیم

دوآبہ رچناؤ

اس دوآبہ میں ۷ محل ہیں اور ۱۴۲۸۵۶ بیگھے ۲ بسوے اس کی پیمائش ہے ۸۵۳۴۹۱۵ دام اس کا محاصل ہے ۵۸۰۸۰ دام سیورغال کے ہیں مختلف قومیں آباد ہیں ۷۱۰ سوار ۶۳۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	خانپور	۱۹۵۹۹-۱۸	۱۲۸۵۷۴۰	۸۰۳۸۰	۳۰	۵۰۰	کھرل
۲	دیپچی چندھر	۹۱۵۳-۱۲	۶۰۵۵۵۷	۱۶۲۰	۵۰	۱۰۰۰	چندھر
۳	شہزادہ بلوچ	۱۲۷۴۹-۱۲	۷۸۹۷۴۲	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	بلوچ
۴	عابدی آباد	۵۹۷۵	۳۴۳۹۳۲	۰	۱۰	۳۰۰	جٹ
۵	فریدآباد	۱۸۷۰۸	۱۰۸۶۹۴	۰	۲۰	۱۰۰	جٹ
۶	کھرل	۳۳۷۳۲	۱۹۰۷۰۰۹	۲۸۰۰	۳۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۷	مہیس	۴۲۹۴۴	۲۵۰۰۱۸۲	۰	۲۰۰	۵۰۰	

بیرون پنجند

اس دوآبہ میں ۶ محل ہیں اس کی پیمائش ۳۸۶۴۷۰ بیگھے سات بسوے ہے اور اسکی آمدنی ۱۱۷۰۸۵۰۲ دام جس میں ۳۴۹۹۷۲ دام سیورغال کے ہیں ایک ہزار سوار اور ۱۲۳۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

۱	جلال آباد	۳۳۴۷۵-۷	۱۷۳۹۲۸۹	۰	۵۰	۱۰۰۰	زنگھر۔بھٹی۔جٹ
۲	جنگل	۱۸۰۱۲	۶۵۳۵۱۶	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	بھٹی
۳	عالم پور	۳۱۰۰۸-۱۰	۱۵۷۹۵۵۸	۰	۵۰	۱۰۰۰	زنگھر

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴	فیروزپور	۲۱۷۷۱۰-۱۷	۱۱۴۷۹۴۰۴	۱۹۹۴۰۴	۵۰۰	۳۰۰۰	افغان. رنگھر
۵	مواضع لکھی قبولہ	۲۹۱۸۵	۱۶۳۶۵۵۰	۰	۰	۰	
۶	محمد ڈٹ	۵۶۱۴-۱۳	۳۴۹۲۴۵۴	۳۵۰۵۶۸	۱۰۰	۳۰۰۰	بھٹی. کھوکھر

سرکار بھکر

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بارہ محال	۲۸۲۰۱۳	۱۸۴۲۴۹۴۷	۶۰۰۴۱۹	۴۶۰۰	۱۱۱۰۰	
۲	الور یہاں ایک قلعہ ہے	۱۴۳۷۰۰	۱۱۳۲۱۵۰	۲۰۵۵۰	۲۰۰	۵۰۰	دہریجہ
۳	بکھر یہاں ایک مضبوط قلعہ ہے		۷۴۳۶۲	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	مہرودھار
۴	چاندولہ	۵۷۸۴۷۰	۳۱۰۲۷۰۹	۸۵۰۶۴	۴۰۰	۸۰۰	جھجنہ
۵	جتوئی	۱۷۹۸۲۱-۱۴	۲۳۴۹۸۷۳	۱۵۶۸۴۱	۴۰۰	۸۰۰	
۶	دربیلہ	۱۲۱۱۴۶	۱۲۶۲۷۹۱	۹۸۸۷۲	۲۰۰	۵۰۰	بھٹی
۷	سنکر	۱۰۰۸۱۸	۱۸۰۸۶۲۸	۲۲۳۳۲	۵۰۰	۱۰۰۰	سہیجہ
۸	سیوی	۰	۱۳۸۱۹۳۰	۰	۵۰۰	۱۵۰۰	افغان
۹	فتح پور	۸۰۵۰-۱۰	۴۷۷۸۵۹	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	سہیجہ و دہاریجہ
۱۰	کھجانہ	۱۰۰۶۳	۶۴۵۲۰۵	۰	۰	۰	جامن
۱۱	کھرہ کاکن	۱۵۴۱۵۱	۲۷۳۲۳۳۱	۱۳۸۶۰۸	۵۰۰	۱۰۰	دھاریجہ
۱۲	کاکھری	۱۶۱۷۸۳۳۸	۲۱۰۶۴۳۱	۶۳۲۰۸	۵۰۰	۱۰۰	منگریرہ
۱۳	مانہلہ	۱۲۸۰۷۸	۱۳۵۳۷۱۲	۲۸۹۴۴	۵۰۰	۱۰۰۰	دھاریجہ

شاہان ملتان

شیخ یوسف ۔ دو سال۔
سلطان محمود شاہ۔ سترہ سال
سلطان قطب الدین ۔ سولہ سال
سلطان حسین ۔ تیس سال
سلطان فیروز ۔ ایک سال
سلطان حسین مذکور
سلطان محمود فرزند سلطان فیروز ۔ ستائیس سال
سلطان حسین فرزند سلطان فیروز ۔ ایک سال
شاہ حسین حاکم سندھ
میرزا کامران
شیر خاں
سلیم خاں
سکندر خاں

(۱) ایک زمانہ میں یہ صوبہ فرمانروایان دہلی کے ماتحت تھا۔ پھر کسی وقت اس صوبہ پر حاکم سندھ قابض رہے اور کچھ عرصہ غزنویوں کی بھی اسپر حکومت رہی۔ سلطان معز الدین سام نے اس صوبہ کو فتح کیا اور اس وقت سے صوبہ مذکور دہلی کا باجگزار رہا ۸۴۷ھ ہجری میں جب سلطان علاؤ الدین دہلی کا فرمانروا ہوا تو حکومت کے کاموں میں بے رونقی پیدا ہوئی دہلی کا ہر ماتحت صوبہ دار خود مختاری کے خواب دیکھنے لگا اور ہر امیر کے سر میں فرمانروائی کا سودا سمایا۔ ایک فتنہ پسند گروہ نے شیخ یوسف قریشی کو جو حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے مجاور تھے اپنی سرداری کے لئے نامزد کیا۔ قلیل ہی زمانے کے بعد شیخ یوسف حکومت سے معزول کئے گئے قریشی نے راہ فرار اختیار کر کے دہلی میں سلطان بہلول کے دامن میں پناہ لی۔ شیخ یوسف کے بعد ملتان کی فرمانروائی لنگا قبیلہ کے

ایک شخص کے ہاتھ میں گئی جس نے اپنے کو سلطان قطب الدین کے لقب سے صوبہ کا فرمانروا بنایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص نے پہلے اپنی بیٹی کا نکاح شیخ یوسف قریشی کے ساتھ کیا اور اس قرابت کی وجہ سے دختر سے ملاقات کرنے کو بہانہ بنایا اور شاہی محل میں آمد و رفت جاری کی قطب الدین کا اصل مدعا یہ تھا کہ کسی طرح سازش کر کے خود تخت و تاج کا مالک بنے چنانچہ ایک رات وہ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوا اور یہ سازشی لنگاہ ملتان کا فرمانروا بن گیا۔

سلطان قطب الدین کے دور حکومت میں سلطان محمود خلجی نے مالوہ سے ملتان پر دھاوا کیا لیکن بے نیل مرام واپس گیا۔ بعض مورخین لکھتے ہیں کہ قبیلہ لنگاہ میں سب سے پہلے جس شخص نے مرتبہ فرمانروائی حاصل کیا وہ سلطان قطب الدین تھا۔ سلطان حسین کے زمانۂ حکومت میں سلطان بہلول لودی نے باربک شاہ کو ایک جرار فوج کے ساتھ ملتان کی مہم پر نامزد کیا۔ اس لشکرکشی کا مقصد یہ تھا کہ دہلوی لشکر شہر فتح کر کے شیخ یوسف قریشی کو دوبارہ تخت نشین کرے لیکن یہ فوج بھی بلا کسی کامیابی کے واپس آگئی۔ سلطان حسین کے بڑھاپے کا زمانہ آیا اور بادشاہ کے عقل و حواس میں فرق آنے لگا۔ بوڑھے فرمانروا نے اپنی حیات میں تخت و تاج اپنے بڑے فرزند مسمی فیروز خاں کو فیروز شاہ کے لقب سے سپرد کیا اور خود گوشہ عافیت میں جا بیٹھا۔ سلطان حسین کے وزیر عماد الملک نے فیروز خاں سے اپنے فرزند کا انتقام لیا اور اس کو زہر دیکر مار ڈالا۔ بیٹے کی وفات کے بعد سلطان حسین نے دوبارہ تخت حکومت پر جلوس کیا اور محمود خاں پسر سلطان فیروز کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ سلطان حسین نے تیس یا چونتیس سال حکومت کر کے دنیا کو خیرباد کیا اور سلطان محمود نے ملتان کے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ سلطان محمود کے زمانے میں مغلوں نے بارہا شہر پر دھاوا کیا لیکن ہر مرتبہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ بعض کوتاہ اندیش سازشیوں نے بادشاہ اور اس کے وزیر جام بایزید کو اپنی غمازیوں سے ایک دوسرے کا بدخواہ بنا دیا۔ ان بدبخت فتنہ انگیزوں نے شاہ و وزیر کی مخالفت کو برانگیختہ کیا کہ خادم و مخدوم علانیہ ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔ وزیر نے ملتان سے بھاگ کر شورمیں پناہ لی اور سلطان سکندر لودی کے نام کا خطبہ پڑھوا کر اسے اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اسی دوران میں سلطان محمود نے وفات پائی اور درباریوں نے

اس کے خرد سال فرزند کو سلطان حسین کا خطاب دیکر تخت سلطنت پر بٹھایا۔ اسی زمانے میں میرزا شاہ حسین ارغون نے تتھہ سے ملتان پر لشکر کشی کی اور شہر پر قبضہ کر کے صوبہ لنگر خاں کے سپرد کیا۔ میرزا کامران لنگر خاں پر غلبہ حاصل کر کے تھوڑے دنوں ملتان پر قابض رہا۔ کامران کے بعد شیر خاں، سلیم خاں اور سکندر خاں یکے بعد دیگرے اس صوبہ کے فرمانروا رہے جب حضرت جنت آشیانی کے فروغ حکومت و رعایا پروری نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ کو روشن کیا تو ملتان بھی اُسی روشنی سے منور ہوا چنانچہ آج کل یہ صوبہ بادشاہ دادگر شہنشاہ اکبر کے دائرہ حکومت میں داخل ہے۔

سرکار تتھہ

یہ صوبہ قدیم زمانے سے خود مختار و جداگانہ سرکار تھی لیکن اب ممالک محروسہ میں داخل ہے۔ اس کا طول بھکسر سے کیچ و مکران تک دو سو ستاون کوس اور عرض قصبہ بدین سے بندر لاہری تک سو کوس اور توابع بھکر یعنی قصبہ چاندو سے بیکانیر تک ساٹھ کوس ہے۔ اس سرکار کے جانب مشرق گجرات شمال کے سمت بھکر جنوب میں دریائے شور اور مغرب میں کیچ و مکران واقع ہیں۔

یہ صوبہ اقلیم دوم میں داخل ہے اس کا طول البلد ۱۰۲ درجے تیس دقیقے عرض البلد چوبیس درجے دس دقیقے ہے۔ قدیم زمانے میں برہمنا آباد اس کا پائے تخت تھا۔ یہ ایک بڑا شہر ہے جس میں ایک مستحکم قلعہ ہے۔ اس حصار میں ۱۴۰۰ برج تھے اور ہر برج دوسرے سے ایک طناب کے فاصلے پر واقع تھا چنانچہ اس زمانے میں بھی اس قلعے کے استحکام کے کثیر نشانات باقی ہیں۔ برہمنا آباد کے بعد الور اس کا صدر مقام ہوا اور اس زمانے میں تتھہ جس کو دیبل کہتے ہیں صوبہ کا پائے تخت ہے اس کے شمالی کوہستان کی مختلف شاخیں ہیں جن میں سے ایک قندھار تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کوہستان کی دوسری شاخ دریائے شور سے قصبہ کوہ بار (کورہ بار۔ کوہ پارہ) تک چلی گئی ہے اور سیوستان میں جاکر ختم ہوئی ہے۔ کوہ بار میں اس شاخ کو رام گرہ اور سیوستان میں اسے لکھی کہتے ہیں اس صوبے میں بلوچیوں کا سب سے بڑا اور مشہور فرقہ کلچانی آباد ہے۔ ان کے بیس ہزار گھر ہیں جن میں ہزار سوار ہیں۔ عمدہ نسل کے اونٹ بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ اس کوہستان کی

تیسری شاخ سیہوان سے سیوی تک چلی گئی ہے اس شاخ کو کھتر کہتے ہیں۔ اس مقام پر ترمردی قوم کے افراد آباد ہیں جن میں تین سو سوار اور سات ہزار پیادے ہیں۔ اس قوم سے کم درجے کا ایک دوسرا قبیلہ بلوچیوں کا یہاں آباد ہے جسے نظہری کہتے ہیں جن میں ایک ہزار جانباز ہیں یہاں گھوڑے بہت اچھی نسل کے ہوتے ہیں۔ اس کوہستان کی چوتھی شاخ ایک طرف کچ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری طرف کلنجانی سرحد سے اس شاخ کو کارہ کہتے ہیں اور یہاں چار ہزار بلوچی آباد ہیں۔

موسم سرما میں اتنی ٹھنڈ نہیں ہوتی کہ باشندے پوستین کا استعمال کریں۔ گرمی کے زمانے میں سواسیوستان کے ہر مقام کا موسم اعتدال پر رہتا ہے۔ اس صوبے میں ہر قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً یہاں کے آم بیحد لذیذ ہوتے ہیں۔ ٹھٹھہ کے جنگلوں میں چھوٹے قسم کا ایک خربزہ خودرو پیدا ہوتا ہے پھول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور اونٹ عمدہ نسل کے اور کثرت سے پائے جاتے ہیں سفر کا ذریعہ کشتیاں ہیں اور ان کشتیوں کی مختلف قسمیں ہیں ایسی چھوٹی اور بڑی کشتیاں تقریباً چالیس ہزار ہیں گورخر خرگوش۔ کوتہ پاچہ (کوتہ پا) اور مچھلی کا شکار ہر دلعزیز و مرغوب تفریح ہے۔

اس سرکار میں غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ زمیندار پیداوار کا تیسرا حصہ کسان سے وصول کرتا ہے۔ صوبہ میں نمک اور لوہے کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں شالی چاول عمدہ اور کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ٹھٹھہ سے چھ کوس کے فاصلے پر زرد پتھر کی کان ہے۔ اس کان سے چھوٹے اور بڑے اور ہر طرح کے پتھر کاٹے جاتے ہیں اور تعمیر مکانات میں کام آتے ہیں ملک کی عام غذا خشکا اور مچھلی ہے۔ یہاں کے باشندے مچھلی کی قاق بناتے ہیں اور انھیں کشتیوں پر لاد کر بندرگاہوں اور دوسرے شہروں میں پہنچاتے اور فروخت کر کے معقول فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مچھلی سے تیل بھی نکالتے ہیں کشتیاں بنانے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں مچھلی کی ایک اور قسم پائی جاتی ہے جسے پلوہ کہتے ہیں نہایت عمدہ اور لذیذ ہوتی ہے دریائے شور سے سندھ میں آتی ہے۔ یہاں دہی بہت عمدہ بنایا جاتا ہے اور چار مہینے تک خراب نہیں ہوتا اور برابر کام آتا ہے۔

(۱) سیہوان کے قریب ایک بڑی جھیل ہے جس کا طول دو روز کی راہ کی مسافت کے مطابق ہے اس جھیل کا نام منچھور ہے اس جھیل میں خودساختہ جزیرے بنائے گئے ہیں

جس میں ماہی گیر آباد ہیں۔

سب سے زیادہ عجیب وغریب واقعہ ایک جگر خوار کا ہے۔ یہ انسان ہے۔ جو اپنی نظر اور جادو سے انسان کا جگر نکال لیتا ہے بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس افسوں ساز شخص پر بعض اوقات ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ جس انسان پر وہ نظر ڈالتا ہے وہ فوراً بیہوش ہو جاتا ہے۔ اس کسب میں ایک شئی اور جگر خوار جو انار دانہ سے مشابہہ ہوتی ہے ہوش کے پاس جسم سے نکال لیتا ہے اور تھوڑی دیر اسے اپنی پنڈلیوں میں چھپائے رکھتا ہے۔ اس دوران میں وہ بدنصیب معمول بالکل بیہوش وغافل رہتا ہے۔ جب معمول اس بیماری کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی سے ناامیدی ہو جاتی ہے تو دوسرے اشخاص اسی تخم کو جو عامل کی پنڈلیوں میں دبا رہتا ہے آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ دانہ آگ میں پڑتے ہی طباق کی طرح پھیل جاتا ہے۔ اس روٹی کو جگر خوار عامل اپنے ہم نشینوں کے ساتھ کھاتا ہے اور غریب معمول ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ جگر خوار جسے چاہے اپنے علم کی تعلیم بھی کر سکتا ہے تعلیم کا قاعدہ یہ ہے کہ نوآموز کو اسی روٹی میں سے کچھ حصہ کھانے کو دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے منتر سکھایا جاتا ہے۔ اگر جگر خوار حالت عمل میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کی پنڈلی کھول کر وہ تخم نکال لیا جاتا ہے اور وانہ معمول کو کھلا دیا جاتا ہے تو غریب مسحور اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس عمل کی کرنے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔ ان جگر خواروں کے بابت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ افسون ساز قلیل مدت میں دور دراز مقامات سے جو شے چاہتا ہے منگا لیتا ہے اور اگر ان کے جسم میں پتھر باندھ کر انھیں دریا میں ڈال دیتے ہیں تو یہ ساحر غرق آب نہیں ہوتے جب کسی جگر خوار سے اس کے عمل کی قوت سلب کرنا چاہتے ہیں تو اس کو دونوں کنپٹیوں اور جسم کے دوسرے جوڑوں پر داغ دیتے ہیں اور اس کی آنکھ میں نمک بھر دیتے ہیں اور اس کے بعد جگر خوار کو زمین کے اندر ایک کمرے میں الٹا لٹکا دیتے ہیں اور چالیس شبانہ روز اسے اسی حالت میں پڑا رہنے دیتے ہیں اس درمیان میں اس شخص غذا میں نمک نہیں ڈالتے اور چند اشخاص ایک قسم کا افسون پڑھا کرتے ہیں۔ اس عمل کے زمانے میں جگر خوار کو ڈھیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں (ڈھیرہ بہ فتح دال ہندی و ہائے خفی وسکون جیم فارسی

وفتح را دہائے مکتوب) اس ترکیب سے تو قوت عمل تو ضرور سلب ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد بھی معمول دوسرے جگر خواروں کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور یہ مردم آزار انسان اسی مسلوب العمل شخص کی شناخت سے گرفتار کئے جاتے ہیں۔ یہ نائب شخص مسحور کو افسوں و دیگر ادویات سے اچھا بھی کرسکتا ہے غرضکہ ان جگر خوار انسانوں کے بابت عجیب وغریب فسانے نقل کئے جاتے ہیں جن کا سمجھنا قیاس وعقل سے بعید ہے۔

یہ ملک صوبہ ملتان کی چوتھی سرکار ہے۔ اوچھ کی سرحد سے لیکر ٹھٹہ تک شمال کی طرف کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے اس کوہستان میں بلوچیوں کے مختلف قبیلے آباد ہیں۔ جنوب میں اوچھ سے گجرات تک ریگی ٹیلوں کا سلسلہ ہے اس ریگستان میں احشام بھٹی اور دوسرے مختلف فرقے آباد ہیں بھکر سے نصیر پور اور امر کوٹ تک کا حصہ مردم سودہ وجاریجہ اور دیگر اقوام کا مسکن ہے۔ اس صوبے میں پانچ سرکار اور تریپن پرگنے ہیں۔ اس کی آمدنی چھ کرور اکسٹھ لاکھ باون ہزار تین سو ترانوے دام ہے۔

سرکار تہتہ

۱۸ محل۔ ۲۵۹۹۹۹۹۱ دام آمدنی۔

نشان محل	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بندر راہری	۔	۵۲۱۴۱۹	۔	۔	۔	۔
۲	ٹھورا	۔	۴۹۳۲۸۶	۔	۔	۔	۔
۳	بہرام پور	۔	۱۳۱۱۹۱۲	۔	۔	۔	۔
۴	بوری	۔	۴۳۴۳۰۵	۔	۔	۔	۔
۵	جکر	۔	۳۴۸۴۶۲	۔	۔	۔	۔
۶	جارا	۔	۸۲۳۹۰	۔	۔	۔	۔
۷	ورک (ورگ)	۔	۲۹۷۰۴۴۱	۔	۔	۔	۔
۸	ذکری (دکری)	۔	۳۱۵۹۲۱	۔	۔	۔	۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۹	رتھنہ	۰	۸۴۲۱۴۴	۰	۰	۰	۰
۱۰	سانکورہ	۰	۲۱۰۸۰۹۷	۰	۰	۰	۰
۱۱	سرسی جام	۰	۱۴۲۶۴۱	۰	۰	۰	۰
۱۲	کرہر	۰	۳۳۲۸۴۷۶	۰	۰	۰	۰
۱۳	لیکن کھیرہ	۰	۵۳۵۷۹۵	۰	۰	۰	۰
۱۴	لمجہ	۰	۱۱۰۵۶۰۶	۰	۰	۰	۰
۱۵	مانجر	۰	۱۲۲۱۷۵۲	۰	۰	۰	۰
۱۶	نظام پور	۰	۳۵۲۷۲۴	۰	۰	۰	۰

سرکار حاجکان

۱۱ محل ۱۱۷۸۴۵۸۶ دام آمدنی۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بلغ رفیع	۰	۳۴۰۱۷۳	۰	۰	۰	۰
۲	پہلبہ	۰	۶۵۶۳۱۷	۰	۰	۰	۰
۳	حاجکان	۰	۵۵۵۶۹۹	۰	۰	۰	۰
۴	جون	۰	۳۱۶۵۴۱۸	۰	۰	۰	۰
۵	راہ بان	۰	۷۴۲۹۷۳	۰	۰	۰	۰
۶	قریات مذکور	۰	۴۳۶۷۸۳	۰	۰	۰	۰
۷	کروری	۰	۵۲۹۹۳۷	۰	۰	۰	۰
۸	بوندا	۰	۱۱۱۹۹۷۳	۰	۰	۰	۰
۹	سندنی	۰	۶۹۴۲۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۰	مدوی	۰	۲۳۵۲۶۰۵	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۱	نوبہار	۔	۱۲۸۰۴۳۹	۔	۔	۔	۔

سرکار سیوستان

۹ محل۔ ۱۵۵۴۶۸۰۸ دام آمدنی۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	باتر	۔	۳۰۳۰۸۸۴	۔	۔	۔	۔
۲	باغبانان	۔	۱۹۴۸۱۵۲	۔	۔	۔	۔
۳	بن	۔	۱۹۰۳۰۳۳	۔	۔	۔	۔
۴	بوسیکان	۔	۱۸۲۵۱۹۰	۔	۔	۔	۔
۵	جنجہ	۔	۱۹۷۸۹۵۳	۔	۔	۔	۔
۶	خط	۔	۱۳۲۹۹۲۳	۔	۔	۔	۔
۷	حویلی سیوستان اسمیں ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔	۔	۱۶۶۹۷۳۲	۔	۔	۔	۔
۸	کاہان	۔	۱۶۴۰۷۶۴	۔	۔	۔	۔
۹	لاکھاوٹ	۔	۱۲۳۱	۔	۔	۔	۔

سرکار نصیر پور

۷ محل۔ ۷۸۳۴۶۰۰ دام آمدنی۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	امر کوٹ	۔	۱۰۵۷۸۰۲	۔	۔	۔	۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲	تکسرہ	۰	۳۲۶۱۰۴	۰	۰	۰	۰
۳	سماوانی	۰	۳۰۳۱۵۳۰	۰	۰	۰	۰
۴	کیدال	۰	۵۱۵۹۰۴	۰	۰	۰	۰
۵	کلاسار	۰	۴۰۱۷۳۸	۰	۰	۰	۰
۶	ارکندن	۰	۶۲۳۳۹۶	۰	۰	۰	۰
۷	نصیر پور	۰	۱۸۷۸۱۲۹	۰	۰	۰	۰

سرکار چکر ہالہ

۸ محل اس میں ہیں اور ۵۰۸۵۴۰۸ دام اس کی آمدنی ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	ارپور	۰	۷۳۱۱۹۰	۰	۰	۰	۰
۲	چکر ہالہ	۰	۷۴۷۱۷۵	۰	۰	۰	۰
۳	سیار	۰	۷۱۹۲۰۷	۰	۰	۰	۰
۴	غازی پور	۰	۶۸۳۶۵۵	۰	۰	۰	۰
۵	تواری	۰	۵۷۱۰۷۳	۰	۰	۰	۰
۶	کھری جونہ	۰	۵۰۸۱۵۲	۰	۰	۰	۰
۷	برکہ سنائولی	۰	۴۹۰۳۶۸	۰	۰	۰	۰
۸	برہی	۰	۳۳۳۵۸۸	۰	۰	۰	۰

فہرست فرمانروایاں

(۱) فرزندان تمیم انصاری در عہد حکومت بنی امیہ

(۲) سومرگان ۳۶ - ۵۰۰ سال
(۳) جام از خاندان کچھ - تین برس چھ ماہ
(۴) جام جونا - چار برس
(۵) جام بانتھبہ - ۱۵ برس
(۶) جام تماچی - تیرہ برس چند ماہ
(۷) جام صلاح الدین - گیارہ برس چند ماہ
(۸) جام نظام الدین - دو سال چند ماہ
(۹) جام علی شیر تماچی - چھ سال و چند ماہ
(۱۰) جام کران بن تماچی - ایک روز دو پاس
(۱۱) فتح خاں ولد سکندر خاں - گیارہ برس چند ماہ
(۱۲) تغلق - اٹھائیس برس
(۱۳) مبارک پردہ دار - تین روز
(۱۴) سکندر بن فتح خاں - ایک سال چھ ماہ
(۱۵) سنجر عرف رادھن - آٹھ برس چند ماہ
(۱۶) جام نظام الدین عرف جام نندا - چھ برس چند ماہ
(۱۷) جام فیروز لبیر - بارہ سال
(۱۸) جام صلاح الدین
(۱۹) جام فیروز بار دگر

قدیم زمانے میں ایک راجہ مسمی سہرس حکمران تھا اس راجہ کا پائے تخت الور تھا۔ اس کا ملک شمال میں سرحد کشمیر تک اور پچھم کی جانب مکران تک پھیلا ہوا تھا۔ شمال میں دریائے شور اور پورب کی سمت پہاڑی سلسلہ تھا فارس کی ایک فاتح فوج نے اس پر لشکر کشی کی اور راجہ معرکۂ جنگ میں کام آیا۔ فتح سند لشکر شہر اور ملک کو تاراج کر کے اپنے وطن واپس گیا۔ رائے ساہی پسر راجہ سہرس باپ کا جانشین ہوا اس راجہ کے دانشمند وزیر مسمی رام کی دانائی و حسن سیاست سے ملک میں انصاف و امن کا دور دورہ ہوا ایک کم مرتبہ برہمن مسمی جوچ وزیر کے دربار میں حاضر ہو کر اس کے ملازموں میں داخل ہوا۔ اس برہمن نے اپنی

چرب زبانی و خوشامد سے وزیر کے دل میں ایسی جگہ کر لی کہ تھوڑے ہی زمانے میں بلند مرتبہ پر فائز ہو گیا۔ اس برہمن کا اقتدار اس قدر بڑھا کہ وزیر کے مرنے کے بعد یہ راہم کا جانشین قرار پایا۔ جوج نے اپنی سفلہ مزاجی و بدفطرتی سے راجہ کی زوجہ سے رابطہ اتحاد قائم کیا ہر چند اراکین دولت نے جوج کی شرارت و بدباطنی کی مالک کو اطلاع دی لیکن راجہ نے کسی بھی خواہ کی بات کا یقین نہ کیا۔ انہی دوران میں راجہ بیمار ہوا اور جوج بد باطن سے اپنی بدبخت و بے شرم محبوبہ کے اتفاق رائے سے سرداران فوج کو ایک ایک کر کے مشورہ کے بہانے سے اپنے پاس طلب کیا اور سب کو نظر بند کر دیا برہمن نے ان سرداروں کے دشمنوں کو دخوش کن وعدوں سے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ سب کی زندگی کا خاتمہ کر دیں۔ ان بدبختوں نے جان نثار درباریوں کو تہ تیغ کر ڈالا اور ادھر راجہ نے بھی وفات پائی اب اس کمینہ برہمن نے مسند حکومت پر جلوس کیا اور دنیا دار زر پرستوں نے اس کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ جوج نے رانی کو اپنے محل میں داخل کیا اور گویا اس طرح اپنی عاقبت تباہ کی۔ اس راجہ نے ملک کو معمور و آباد کرنے اور حدود سلطنت کو وسیع بنانے میں بیحد کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قلیل زمانے میں وہ کچھ اور مکران پر قابض ہو گیا۔

حضرت عمر خطاب کے عہد معدلت میں مغیرہ ابوالعاص بحرین کے راستے سے دیبل میں وارد ہوئے۔ اس نواح کی فوج نے مسلمانوں سے جنگ آزمائی کی اور حضرت مغیرہ نے معرکہ کارزار میں شہادت پائی۔

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک صاحب فہم و فراست شخص سندھ کے حالات دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ اس قاصد نے اس مضمون کا معروضہ پیش کیا کہ اگر سندھ کی مہم پر جرار لشکر روانہ کیا جائیگا تو مجاہدین کے ضروریات زندگی کا سامان فراہم کرنا دشوار ہوگا اور اگر قلیل فوج اس نواح کا رخ کرے گی تو کاربراری مشکل ہے۔ اس قاصد نے معروضہ میں بے شمار ہمت شکن واقعات درج کئے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر اس جانب روانہ فرمایا اس فوج نے دیبل کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا لیکن حضرت خلیفہ راشد کی شہادت کی خبر سنکر لشکر اس مقام سے کوچ کر کے مکران میں مقیم ہوا حضرت امیر معاویہ نے سندھ پر دو بار لشکر کشی کی اور ہر مرتبہ بیشمار مسلمان شہید ہوئے۔

چچ نے چالیس سال کے اقبال مند دور حکومت کے بعد دنیا کو خیر باد کہا اسکے فرزند خرد

مسمّی داہر نے تخت حکومت پر جلوس کیا۔
ولید بن عبد الملک کے زمانے میں حجاج والی عراق ہوا اور اُس نے اپنے ابن عم و داماد محمد قاسم کو سندیہ کی مہم پر روانہ کیا جس نے داہر کے مقابلے میں بارہا صف آرائی کی۔ آخر کار دسویں رمضان ۹۹ھ یوم پنجشنبہ کو داہر میدان جنگ میں کام آیا اور ملک ٹھٹھہ پر اس لشکر کا قبضہ ہوگیا۔ داہر کی دو بیٹیاں مع دیگر مال غنیمت کے خلیفہ کے حضور میں روانہ کی گئیں۔ یہ عورتیں انتقام کے جذبات سے اس درجہ مغلوب ہو رہی تھیں کہ انھوں نے خلیفہ سے دروغ بیانی کی اور یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ کے حضور میں روانہ کرنے سے قبل محمد قاسم ان کو اپنے تصرف میں لاچکا ہے۔ ولید نے داہر کی بیٹیوں سے کنارہ کشی اختیار کی اور غضبناک ہو کر اس مضمون کا فرمان روانہ کیا کہ محمد قاسم کو زندہ ایک کھال میں سی کر اسی طرح خلیفہ کے حضور میں روانہ کیا جائے۔ ولید کا فرمان اس وقت پہنچا جبکہ محمد قاسم ہری چند والی قنوج پر حملہ آور ہونے والا تھا محمد قاسم نے بادشاہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا اور اسی حالت میں ولید کے حضور میں روانہ کر دیا گیا۔ ولید نے محمد قاسم کو اسی ہئیت کذائی سے ان عورتوں کے سامنے پیش کیا۔ داہر کی بیٹیوں نے اس امر پر اپنی مسرت ظاہر کی کہ انھوں نے اپنے باپ کے قاتل کو اپنی آنکھوں سے اس حالت میں دیکھ لیا۔ خلیفہ کے اس حکم پر بیحد تعجب ہوتا ہے کہ اُس نے ناعاقبت اندیشی سے یہ کارروائی کی۔ انصاف پسند فرمانروا کا فریضہ ہے کہ ہر کس و ناکس کے بیان و قول پر بے قابو نہ ہو جائے اور فہم و فراست کے ساتھ ہر معاملے کی تحقیق و تفتیش کرے اس لئے کہ پردہ زمین پر صداقت بیحد کمیاب ہے اور ہر مقام پر دروغ بیانی کی گرم بازاری ہے۔ فرمانروا کو بالخصوص اپنے مقرب و دست گرفتہ افراد کے مقابلے میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے اسلئے کہ اکثر افراد نے وجہ و مخالفت و حسد کی بنا پر ان کے دشمن بنکر نقصان پہنچانے پر ہر وقت آمادہ و تیار رہتے ہیں جو فروشش گندم نما افراد سے ہر لحظہ ہوشیار رہنا سلاطین کے لئے ناگزیر و ضروری ہے اس لئے کہ اکثر بد طینت و فتنہ انگیز اشخاص محض چرب زبانی سے اپنی قیمت کو بڑھاتے اور یادہ گوئی و دروغ بیانی سے بے گناہ نیک کردار اشخاص کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔
محمد قاسم کی وفات کے بعد چند سال تک اس ملک پر بنی تمیم انصاری کی اولاد نے حکومت کی۔ اس قبیلہ کے بعد سمرہ خاندان کے ارکین فرمانروائی اور اُنکے بعد سمیہ قوم کے

عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ آخر الذکر فرمانروا اپنے کو جمشید کی نسل سے ظاہر کرتے اور جام کے لقب سے فرمانروائی کرتے تھے۔

جام بانہینہ کے عہد میں سلطان فیروز نے تین مرتبہ دہلی سے لشکر کشی کی اور جام مذکور کے ساتھ شدید معرکہ آرائیاں کیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تیسرے معرکہ میں جام مذکور حریف کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا۔ فیروز شاہ جام بانہینہ کو اپنے ہمراہ دہلی لے گیا اور سندھ کی حکومت اپنے امرا کے سپرد کی۔ فیروز شاہ کو جام مذکور کی سلامتی فطرت و نیز سیاست دانی سے بعد کو آگاہی ہوئی اور بادشاہ نے جام مذکور کو حاکم سندھ مقرر کیا۔ جام تغلق کی وفات کے بعد ایک پردہ دار مبارک نام فتنہ پرداز افراد کے ایک گروہ کی اعانت سے فرمانروا ہوا۔ مبارک کے بعد سکندر بن جام فتح خاں نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ جام نندا کے زمانۂ حکومت میں شاہ بیگ ارغون نے قندھار سے حملہ کر کے سیوی پر قبضہ کرلیا اور اپنے برادر خرد سلطان محمدؒ کو مفتوحہ رقبہ کا حاکم بنا کر خود قندھار واپس گیا۔ جام نندا نے سلطان محمد کے مقابلہ میں ایک لشکر روانہ کیا اور سلطان محمد معرکہ کارزار میں کام آیا۔ شاہ بیگ نے بار دیگر سندھ پر حملہ کیا اور سیوال و نیز سندھ کے بیشتر حصہ پر قبضہ کر کے مفتوحہ ممالک اپنے اراکین کے سپرد کئے اور قندھار واپس گیا۔ جام فیروز کے عہد حکومت میں اس کے ایک عزیز مسمی صلاح الدین نے بغاوت کی لیکن اپنے مقاصد میں ناکام رہ کر سلطان محمود گجراتی کے دامن میں پناہ گزیں ہوا۔ محمود گجراتی نے نہایت تپاک سے اس کا خیر مقدم کیا اور ایک لشکر اس کے ہمراہ سندھ روانہ کیا جام فیروز کے وزیر مسمی دریا خاں نے ناعاقبت اندیشی سے صلاح الدین کا ساتھ دیا اور سندھ کا ملک بلا کسی جنگ آزمائی کے صلاح الدین کے قبضے میں آگیا قلیل زمانے کے بعد وزیر مذکور نے جام فیروز کی مدد پر جو گوشۂ تنہائی میں خلوت گزیں تھا کمر ہمت باندھی اور جام فیروز بار دگر حاکم سندھ ہوا صلاح الدین دوبارہ گجرات روانہ ہوا اور سلطان گجرات کے لشکر کے ساتھ سندھ پر حملہ آور ہو کر ملک پر بار دگر قابض ہوا۔ جام فیروز قندھار کا رخ کر کے شاہ بیگ سے امداد کا خواستگار ہوا شاہ بیگ نے فیروز کو مدد دی۔ سیاپوان کے نواح میں فریقین کا مقابلہ ہوا اور صلاح الدین مع اپنے فرزند کے میدان جنگ میں کام آیا۔ ۹۲۹ھ میں شاہ بیگ نے سندھ پر حملہ کیا اور ملک جام فیروز کے قبضۂ اقتدار سے نکال لیا۔ جام فیروز گجرات پہنچا اور اپنی دختر سلطان بہادر کے حبالۂ عقد میں دیکر گجراتی امرا کے گروہ میں داخل ہوگیا اور سندھ کی حکومت بار دگر شاہ بیگ کے

قبضۂ اقتدار میں چلی گئی۔ شاہ بیگ میر ذوالنون بیگ، سپہ سالار سلطان حسین میرزا کا فرزند ہے۔ سپہ سالار مذکور قندھار کا حاکم و جاگیردار تھا۔ شیبک خاں اوزبک نے پسران سلطان حسین میرزا سے معرکہ آرائی کی اور ذوالنون بیگ اپنے آقا زادوں کی حمایت میں میدان جنگ میں کام آیا۔ ذوالنون کے بعد اُس کا فرزند رشید حاکم قندھار ہوا یہ شخص اپنے زمانے کا بے مثل بہادر اور علوم ہر وجہ کا فاضل تھا۔ شاہ بیگ نے وفات پائی اور اس کا فرزند شاہ حسین حاکم قندھار ہوا شاہ حسین نے سلطان محمود کے مقابلے میں فتح پائی اور ملتان پر قابض ہوا۔ شاہ حسین کے بعد میرزا عیسیٰ پسر عبدالعلی ترخاں اور یا بندہ محمد یکے بعد دیگرے فرمانروا ہوئے۔ یا بندہ محمد کی دماغی حالت درست نہ تھی اس لیے خود حکومت نہ کر سکتا تھا اور اس کا فرزند جانی بیگ مہمات ملکی کو انجام دیتا تھا یہاں تک کہ جہاں پناہ کی فاتح فوج نے اس ملک کا رخ کر کے ملک میں امن و امان کا سکہ رائج کیا اور جانی بیگ شاہی امرا کے گروہ میں داخل ہو گیا۔

صوبۂ کابل

یہ صوبہ اقلیم سوم وچہارم میں واقع ہے۔ کشمیر، پکلی، بنیر، سواد و بجور، قندھار، زابلستان اسی صوبے میں داخل ہیں۔ پیشتر صوبے کا پائے تخت غزنی تھا لیکن اس زمانے میں کابل اس کا صدر مقام ہے۔

سرکار کشمیر

صوبۂ کابل میں یہ سرکار سوم وچہارم اقلیم میں داخل ہے۔ اس کا طول قنبر ویر سے کشن گنگ تک ایک سو تیس کوس اور اس کا عرض دس سے پچیس کوس تک ہے۔ کشمیر کے مشرق میں پرستان اور دریائے چناب، جنوب مشرق میں بانہال اور کوہ جموں، شمال مشرق میں تبت کلاں، مغرب میں پکلی اور دریائے کشن گنگ، مغرب و جنوب میں ملک کھکر اور مغرب و شمال میں تبت خرد واقع ہیں۔ اس سرکار کے ہر چہار طرف شمالی کوہ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان سے کشمیر جانے کے چھبیس راستے ہیں لیکن بھنبر اور پکلی کی راہیں بہترین ہیں اور ان راستوں سے سواریوں پر سفر کیا جا سکتا ہے۔ بھنبر کی راہ قریب تر فاصلہ ہے اور اس کی تین شاخیں ہیں ہستی ونز قدیم زمانے میں لشکر کی آمد و رفت اسی راہ سے ہوتی تھی پیر پنجال۔ قبلۂ عالم تین مرتبہ اسی راستے سے کشمیر تشریف لے گئے ہیں اگر اس پہاڑ پر کسی بیل یا گھوڑے کو قتل کرتے ہیں تو ابر و باد کا طوفان فوراً اٹھتا ہے اور بارش کے ساتھ اولے بھی گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

تنگ تلہ۔ یہ ایک بےحد دلفریب خطۂ ملک ہے اگر تمام سرزمین کو ایک باغ ہمیشہ بہار کہیں جس میں ایک فلک آسا قلعہ واقع ہے تو یہ قول ہرگز مبالغہ نہ ہوگا

اور اگر اس حصے کو نازک مزاج عیش پسند افراد کی سیر گاہ یا گوشہ نشین حضرات کا خلوت کدہ کہیں تو قطعاً بیجا نہ ہوگا۔ خوشگوار چشمے اور خوش آیند آبشاریں قلب و دماغ کے لئے سرمایۂ عشرت و فرحت ہیں اور اس کی آب و ہوا صحت و تندرستی کے لئے بیحد مفید و عمدہ ہے۔ بارش و برف باری میں یہ ملک ایران و توران سے مشابہ اور موسم باراں کے لحاظ سے ہندوستان کے مماثل ہے۔ ملک کی زمین آبی (للمی خشک) اور جلبلهاتی ہے جو روح کو فرحت بخشتی ہے۔ بنفشہ، گل سرخ اور نرگس کے خودرو پھولوں کے جنگل کے جنگل لہلہا رہے ہیں۔ اس سرزمین کے پھولوں کو شمار کرنا اندازۂ حساب سے باہر ہے۔ بہار و خزاں ہر دو موسم بیحد دلفریب ہیں۔ ملک میں تمام مکانات لکڑی کے بنے ہوئے ہیں جو چہار منزل کے یا اس سے بھی زائد حصوں کے ہوتے ہیں، دیواروں سے گھرے ہوئے مکانات تعمیر کرنے کا یہاں قاعدہ نہیں ہے۔ مکانات کی چھتوں پر گل لالہ بوتے ہیں جو موسم بہار میں بیحد لطف انگیز نظارہ ہوتا ہے۔ مکان کے سب سے نیچے حصے میں جانور و دیگر اسباب رکھتے اور دوسرے حصے میں خود رہتے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے حصے مال و سامان کے لئے مخصوص ہیں لکڑی کی کثرت و نیز مسلسل زلزلوں کی وجہ سے سنگی و خشتی مکانات نہیں بنائے جاتے لیکن قدیم بت خانوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے جن میں اس زمانے میں اکثر منہدم ہیں۔ طرح طرح کے پشمینے تیار ہوتے ہیں، خاصکر شال، جو تمام عالم میں بطور تحفہ لے جاتے ہیں۔ کشمیر کی بدترین شے یہاں کے انسان ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ملک بیحد آباد اور سرمایۂ زندگی قلیل ہے لیکن پھر بھی ملک میں چوری اور گداگری بہت کم ہے۔ سوا شاہ آلو و شہتوت کے دوسرے میوے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں۔ خربزہ و سیب و شفتالو و زرد آلو بیحد عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ انگور اگرچہ بکثرت پیدا ہوتا ہے لیکن عمدہ قسم کم ہوتی ہے اور اس کی ٹہنیاں درخت توت پر بیل دیتی ہیں۔ کشمیر کے باشندے توت کم کھاتے ہیں اور اس کی پتیاں ریشم کے کیڑوں کے کام آتی ہیں۔ ان کا تخم گلگت (کرکت۔ کلکت، گلگشت۔ کیلاک) و تبت خرو سے لاتے ہیں۔ گلگت کا تخم عمدہ اور بکثرت میوہ پیدا کرتا ہے۔ اس ملک کی خوراک چاول، شراب، مچھلی اور مختلف قسم کی ترکاریاں ہیں۔ ترکاریوں کو سکھا کر محفوظ رکھتے ہیں۔

پختہ چانول کو ایک شب گزار کر کھاتے ہیں۔ اگرچہ شالی چانول بکثرت پیدا ہوتا ہے لیکن اس کی بہترین قسم دستیاب نہیں ہوتی۔ گیہوں چھوٹا اور سیاہ خام ہوتا ہے، جنا اور جو قطعاً نہیں پائے جاتے۔ کدی سے مشابہہ ایک قسم کا بکرا پایا جاتا ہے جس کو اہل کشمیر ہنڈو کہتے ہیں، اس کا گوشت نازک خوش مزہ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ لباس میں عام طور پر پوستین کا رواج ہے۔ ایک پوستین کئی سال تک کام دیتی ہے۔ گھوڑے چھوٹے اور مضبوط ہوتے ہیں اور دشوار گزار راستوں کو خوبی کے ساتھ طے کرتے ہیں ہاتھی اور اونٹ اس ملک میں نہیں پائے جاتے۔ یہاں کی گائے سیاہ و بدشکل ہوتی ہے لیکن اس کا دودھ اور گھی نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ بڑے شہروں کی طرح مختلف پیشہ ور یہاں بھی آباد ہیں۔ بازار میں خرید و فروخت کا دستور بہت کم ہے۔ کشمیر کے تاجر اپنے ہی مکانات میں سودا فروشی کرتے ہیں۔ سانپ، بچھو اور دوسرے مردم آزار جانور شہر میں نہیں پائے جاتے۔ یہاں ایک پہاڑ ہے جس کو مہادیو کہتے ہیں، جس مقام سے اس پہاڑ کی چوٹی نظر آتی ہے وہاں سانپ پیدا نہیں ہوتا۔ کمان کشی کا اس قدر رواج ہے کہ اس کی وجہ سے گویا کا ملک میں نام و نشان نہیں ہے۔ اہل کشمیر ایک آہنی کمان بناتے اور استعمال کرتے ہیں۔ یہاں کے باشندے کشتیوں میں بیٹھ کر تالابوں کی سیر کرتے ہیں اور شکاری جانور مرغابیوں کو جو ہوا میں اڑتی ہوتی ہیں، اوپر جاکر پکڑتے اور کشتیوں میں لے آتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شکاری جانور مرغابیوں کو عین تالاب میں اپنے پنجوں کے نیچے دبا کر خود اُن کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے ہیں، جو بیحد خوشنما منظر ہے۔ بارہ سنگھوں اور کلنگ کا بھی شکار کرتے اور چیتیوں کو بھی ہلاک کرتے ہیں۔ بار کشی عام طور پر کشتیوں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ انسان بھی بھاری بوجھ اپنے اوپر لاد کر دشوار گزار مقامات میں راہ طے کرتے ہیں۔ ملاح اور بڑھئی اپنے پیشوں میں بیحد کامیاب ہیں۔ اس ملک میں برہمن بکثرت آباد ہیں۔

اگرچہ کشمیر کی مقامی زبان جداگانہ ہے لیکن علوم و فنون کی کتابیں سنسکرت میں لکھی گئی ہیں۔ اہل کشمیر کا خط بھی جداگانہ ہے جس میں وہ خط و کتابت کرتے ہیں۔ کشمیری توز پر لکھتے ہیں جو ایک درخت کی چھال ہے اور خفیف محنت میں اُس کے اوراق اُتارتے جاتے ہیں۔ ان اوراق کے نوشتے عرصے تک بحال خود

موجود رہتے ہیں۔ ملک کی قدیم کتابیں توزی اوراق پر لکھی گئی ہیں۔ یہاں کی سیاہی گہری ہوتی ہے کہ دھونے سے بھی نہیں چھٹتی۔ اگرچہ قدیم زمانے میں کشمیر میں ہندی علوم رائج تھے لیکن اس وقت مختلف علوم وفنون کی تحصیل کی جاتی ہے اور اہل کشمیر کی قابلیت ہمہ گیر ہے۔ کشمیر میں رمل وفال و اختر شناسی ہندوستان کے ان علوم کے مطابق ہے۔ اہل کشمیر مذہب میں سنّی مقلد ہیں۔ ملک میں امامیہ اور نوربخشی گروہ بھی پائے جاتے ہیں۔ ان تمام مذاہب کے پیرو ایک دوسرے کے مخالف و دشمن ہیں یہ اشخاص بیشتر ایرانی و تورانی ہیں۔ اہل موسیقی بکثرت پائے جاتے ہیں لیکن ایک ہی آواز میں نغمہ سرائی کرتے ہیں جو ہر فرد کے لئے جگر خراش ہے۔ ملک کا بہترین طبقہ برہمنوں کا گروہ ہے اگرچہ یہ قبیلہ بھی تقلید اور اسلاف کی رسم بیجا میں مبتلا ہے لیکن بلا کسی تکلف وتصنع کے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ غیر مذہب کے افراد پر طعنہ زنی سے پرہیز کرتے اور دست سوال دراز کرنے اور حصول جاہ میں دربدر پھرنے سے پرہیز کرتے ہیں میوہ دار درخت لگاتے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ فرقہ نہ گوشت کھاتا ہے اور نہ شادی کرتا ہے۔ اس قبیلے کے تقریباً دو ہزار افراد پائے جاتے ہیں۔

کشمیر میں ایک تولہ سولہ ماشے کا ہوتا ہے اور ہر ماشہ چھ سرخ کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں کی اشرفی کا وزن سولہ دانی ہے اور ہر دانی چھ سرخ کے مساوی ہے اس حساب سے کشمیری اشرفی دہلی کے رائج الوقت طلائی سکے سے چار سرخ وزن میں زیادہ ہوتی ہے۔ روپ ساسنو (ساسو۔ رپ ساسنو۔ ساسو) چاندی کا سکہ ہے جس کا وزن نو ماشے ہے۔ پنجوہ تانبے کا سکہ ہے جو ½ درم کے مساوی ہے جس کو کسیرہ کہتے ہیں۔ بارہ کانی کسیرہ کا نصف ہے اور شنکری اس کا چوتھائی حصہ ہے۔ چار کسیرہ کو ہت اور چالیس کسیرہ کو ساسنو اور ½ ساسنو کو سکہ (تنگہ) اور سو ساسنو کو ایک لک کہتے ہیں، جو اکبر شاہی شمار کے مطابق ایک ہزار درم کے مساوی ہے۔

ہندو فضلا تمام ملک کشمیر کو عبادت گاہ خیال کرتے ہیں۔ اس سرزمین میں پینتالیس زیارت گاہیں خاص مہادیو کی طرف اور چھ نسخہ[۱۲۴] بشن کی طرف اور تین برہما کی طرف اور بائیس درگا کی طرف منسوب ہیں۔ تمام ملک میں سات سو مقامات پر سانپ کی شکلیں کندہ کی گئی ہیں جن کی پرستش کی جاتی ہے ان کے متعلق

عجیب و غریب افسانے منقول ہیں۔

سری نگر کشمیر کا پائے تخت ہے۔ یہ شہر چار کوس لانبا ہے۔ دریائے بہت و نار، لچھمہ کل اس کے درمیان سے گزرتے ہیں۔ لچھمہ کل اکثر اوقات خشک رہتا ہے اور نار میں پانی اس قدر کم ہو جاتا ہے کہ کشتیاں نہیں چل سکتیں، یہ شہر قدیم زمانے سے آباد ہے اور مختلف پیشہ ور شہر میں آباد ہیں۔ کشمیری صناع شال بہت عمدہ بنتے ہیں۔ بالوں سے بانات و صوف بناتے ہیں جو بیحد نرم ہوتے ہیں۔ ورمہ پٹو اور دیگر پشمینے تیار ہوتے ہیں لیکن ان کی بہترین قسم تبت سے لائی جاتی ہے میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ چند روز اس شہر میں مقیم رہے۔ حضرت کی ایک خانقاہ سری نگر میں موجود ہے۔ شہر کے مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے جو کوہ سلیمان کے نام سے مشہور ہے۔ شہر سے متصل دو تالاب ہیں جو تمام سال پانی سے لبریز رہتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ باوجود پانی خوش ذائقہ و ہاضم ہونے کے ان کا پانی عرصے تک خراب نہیں ہوتا بشرطیکہ اُن کے مخارج بند نہ ہوں۔

قصبۂ برنگ کے قریب ایک دراز درہ ہے اور اُس میں ایک حوض سات گز لانبا اور چوڑا واقع ہے۔ حوض قد آدم گہرا ہے۔ ہندو اس مقام کو بہت بڑی تیرتھ خیال کرتے ہیں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ یہ حوض گیارہ مہینے خشک رہتا ہے اور اردی بہشت ماہ الٰہی میں دو چشمے پھوٹتے ہیں۔ ایک چشمہ ایک کونے کے ایک غار سے جس کی شکل ہاون کی سی ہے جوش کھاتا ہے۔ اس غار کو سندھ براری کہتے ہیں۔ دوسرا چشمہ دوسرے گوشے سے پھوٹتا ہے جس کو ستہ ریشی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ حوض انھی دو چشموں سے لبریز ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ چشمے ایک پہر تک جوش مارتے ہیں اور کبھی صرف ایک لمحہ اور اس کے بعد پانی کے جوشش میں کمی ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ روزانہ صبح، دوپہر اور شام تین مرتبہ پانی بڑھتا ہے۔ پوجاری رنگ برنگ کے پھول ہر چشمے کے نام سے جدا جدا پانی میں ڈالتے ہیں اور پانی کا زور کم ہو جانے کے بعد ہر چشمے کے مخصوص پھول اُسی کی تہہ میں پائے جاتے ہیں۔ غالباً یہ بھی جام عدل کی طرح قدیم اشخاص کا ایک عمل صنعت ہے جو ناواقف افراد کو پرستش و اعتقاد کے جال میں گرفتار کرتا ہے۔

اس جوار میں ایک چشمہ ہے جو چھ مہینے خشک رہتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ ایک خاص روز اہل زراعت اس چشمے پر جاتے اور بطور نذر شکرانہ ایک بکرے یا بھیڑ کی قربانی کرتے ہیں، اس عمل کے بعد چشمے سے پانی پھوٹتا اور جوار کے پانچ مواضعات کو سیراب کرتا ہے۔ اگر پانی سیلاب کی صورت اختیار کرتا ہے تو بار دگر وہی عمل قربانی کرتے ہیں اور پانی خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اس جوار میں ایک دوسرا چشمہ بھی ہے جس کو کوکرناگ کہتے ہیں۔ اس چشمے کا پانی بہت ہلکا، ٹھنڈا اور ہاضم ہے۔ اگر بھوکا شخص اس کا پانی پی لے تو شکم سیر ہو جاتا ہے۔ اگر شکم سیر اس کا پانی استعمال کرے تو فوراً بھوک معلوم ہوتی ہے۔ اس مقام سے قلیل فاصلے پر سات چشمے اپنی روانی کی پُرلطف بہار دکھاتے ہیں۔ ان کے درمیان میں ایک خوبصورت سنگی بت خانہ ہے۔ عبادت گزار مشتاق مرگ اشخاص اس جوار میں اپنے گرد ایک بہت بڑی آگ روشن کرتے اور خدا کا تقرب حاصل کرنے کے خیال سے مردانہ وار جل کر خاک سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے شمال میں ایک پہاڑ ہے جس میں لوہے کی کان پائی جاتی ہے۔

انیچ کے مضافات میں موضع پنج ہزارہ بہت بڑی تیرتھ ہے۔ قدیم زمانے میں یہ ایک بہت بڑا شہر تھا جس میں ایک عجیب و غریب بت خانہ واقع تھا اس کے قریب ایک دلکش سبزہ زار ہے جو نندی مرگ کے نام سے مشہور ہے۔ مولف حیران ہے کہ اس سرزمین کی ہمواری کی تعریف کرے یا یہ کہ اُس کے سبزے اور پھولوں کی خوبی یا یہاں کی آب و ہوا یا اُس کی فیض بخش تاثیر کی مدح میں نغمہ سرائی کرے۔

موضع پن پور مضافات وِیہی میں (وہی - دیہی) بارہ ہزار بیگے زمین زعفران پیدا ہوتی ہے۔ یہ لہلہاتے ہوئے کھیت مشکل پسند افراد کو بھی اپنا فریفتہ کر لیتے ہیں۔ آخر ماہ فروردی اور تمام ماہ اردی بہشت میں جو زعفران کی کشتکاری کا موسم ہے پیشتر ہل چلا کر زمین کو نرم کر لیتے ہیں اور کلند (کستی) سے مختلف قطعات زمین کو تیار کرتے ہیں اور اس کے بعد زعفران کے گٹھے زمین میں بوتے ہیں۔ یہ تخم ایک ماہ میں سرسبز ہو جاتے ہیں اور ماہ مہر کے آخر میں اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ پودے بلندی میں ایک بالشت سے زیادہ نہیں ہوتے۔ ان کا تنہ سفید ہوتا ہے۔ پودا

ایک انگل بڑھنے پر پھول دینے لگتا ہے اور یکے بعد دیگرے آٹھ پھول پھولتے ہیں۔ پھول میں چھ سوسنی رنگ کی پتیاں ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات چھ پنکھڑیوں میں تین زرد ہوتی ہیں اور تین سرخ اور یہی سرخ پنکھڑیاں زعفران کہلاتی ہیں۔ موسم گل کے ختم ہونے کے بعد تنے پر سبز پتیاں نمودار ہوتی ہیں۔ ایک تخم کاری چھ سال برابر پھول دیتی ہے۔ پہلے سال پھول کم پھلتے پھولتے ہیں۔ دوسرے سال پھولوں کی سہ گنی تعداد ہوجاتی ہے اور تیسرے سال پودے کی نشوونما کامل ہوجاتی ہے اور چھ سال تک برابر پھولتا رہتا ہے۔ تخمی گٹھے ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسرے مقام پر بوئے جاتے ہیں اگر اُسی جگہ چھوڑ دئے جائیں تو رفتہ رفتہ گل کر خراب ہوجاتے ہیں اور اگر کاشتہ مقام سے اکھاڑ لئے جائیں تو دوسری جگہ کام میں آسکتے ہیں۔

موضع ریون (زیون - بلون) میں ایک چشمہ اور ایک حوض ہے جس کو ہندو تیرتھ خیال کرتے اور چنانچہ اُن کا عقیدہ ہے کہ تخم زعفران اس چشمے میں پیدا ہوتے ہیں کاشتکاری کے شروع میں اس چشمے کی پرستش کرتے اور گائے کا دودھ اس میں ڈالتے ہیں۔ اگر دودھ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے تو فال نیک سمجھتے اور اپنی خواہش کے مطابق زعفران حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں اور اگر دودھ سطح آب پر رہ جاتا ہے تو شگون بد سمجھا جاتا ہے۔

موضع کھرو میں تین سو ساٹھ چشمے ہیں جن میں ہر چشمہ عبادت الٰہی کا واسطہ خیال کیا جاتا ہے۔ اسی مقام کے قریب لوہے کی کان ہے۔

مرداودن (مرد آدون، مرداودن، مرودرودن) تبت کلان سے ملحق ہے۔ اس حصہ ملک میں نہد و عمدہ اور قد آور مجید بارکش دستیاب ہوتے ہیں۔ اسی کے قریب چتر کوٹ نام ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ پر سانپ اس قدر کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ یہاں کی سرزمین پر قدم رکھنا دشوار ہے۔ قریب ہی ایک دشوار گزار پہاڑی ہے اور اُس کے برابر ایک بڑا حوض ہے۔ ہر شخص اس کی راہ معلوم نہیں کرسکتا اور اکثر اوقات یہ نگاہوں سے پوشیدہ ہوجاتا ہے۔

دامن کوہ میں اکثر مقامات پر مہادیو کی مورتیں بطور نمائش پتھر کی دستیاب ہوتی ہیں، جن کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ اچھ دل کے جوار جو کھٹار کے مضافات میں ہے ایک

چشمہ ہے جو ایک ہاتھ بلند جوش مارتا ہے۔ اس کا پانی ٹھنڈا، ہلکا اور ہاضم ہونے میں بے نظیر ہے بیمار اس چشمے کا پانی تھوڑے روز برابر پیتے ہیں تو تندرست ہو جاتے ہیں۔

موضع کوٹھر میں (کوتھر، کوہر، گوتھر) بیحد عجیب و غریب چشمہ ہے جس کے گرد ایک سنگی بتخانہ ہے۔ اس چشمے کا پانی کم ہو جانے کے بعد مہادیو کی ایک صندلی مورت ظاہر ہوتی ہے۔ اس چشمے کا پانی متغیر نہیں ہوتا۔ اس کے نواح میں ایک بیحد بلند پہاڑ ہے۔ کشمیری بارہ سنگھے یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پہاڑ پر ایک نمکین چشمہ بھی ہے۔

فنن ایک پہاڑی پر آباد ہے۔ ایک زمانے میں یہاں ایک بڑا بت خانہ تھا۔ پہاڑی کے اوپر ایک چھوٹا حوض ہے جس کا پانی کبھی کم نہیں ہوتا۔ بعض اشخاص کا خیال ہے کہ چاہ بابل اسی مقام پر واقع ہے لیکن موجودہ زمانے میں صرف ایک گڑھے کا نشان پایا جاتا ہے۔ پہاڑی کے نشیب میں ایک چشمہ ہے جس کے سرے پر ایک تالاب بنا دیا گیا ہے۔ تالاب میں بیشمار مچھلیاں ہیں لیکن مقامی تقدس کی وجہ سے ان مچھلیوں کو نقصان نہیں پہنچایا جاتا۔ اس کے پہلو میں ایک غار ہے جس کی گہرائی نامعلوم ہے۔

کھاور پارا میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی عجیب و غریب شور مچاتا ہوا اوپر کی جانب اچھلتا ہے۔

موضع اش میں (الیش، البس، اس، ایں) بابا زین الدین ایشی کی خانقاہ ہے۔ یہ خلوت خانہ کمر کوہ میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ قدیم زمانے میں اس پہاڑ پر پانی نہ تھا لیکن جب بابا زین الدین نے یہاں سکونت اختیار کی تو ایک چشمہ پھوٹا۔ بابا زین الدین نے بارہ سال اس خلوت خانے میں بسر کئے اور آخر کار ایک پتھر غار کے منھ پر رکھ کر ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئے اور پھر اُن کا نشان نہ ملا۔

قصبۂ وچھن پارہ۔ تبت کلاں سے ملحق ہے اور دامن کوہ میں واقع ہے۔ یہ قصبۂ مذکورۂ بالا چشمے سے سیراب ہوتا ہے۔ تبت کلاں اور قصبۂ مذکور کے درمیان ایک غار ہے جس میں امرنات نام ایک برف کی مورت ہے۔ یہ مقام بہت بڑا تیرتھ ہے۔ عروج ماہ میں جبکہ نیا چاند افق پر نمودار ہوتا ہے تو برف کا ایک حباب سطح پر نمودار ہوتا ہے اور ہر روز تھوڑا تھوڑا بڑھتا ہے۔ اس حباب کی حبابی ترقی پندرھویں تاریخ تک مسلسل جاری رہتی ہے اور آخر روز دو گز الہی سے زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ نزول ماہ کے

شروع ہوتے ہی صورت بھی گھٹنے لگتی ہے یہاں تک کہ ختم ماہ پر پیکر بھی ناپدید ہوجاتا ہے۔
اس صورت کو مہادیو کی مورت خیال کرتے اور اپنے مقاصد کے پورا ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
اس غار کے قریب امراوتی نام ایک نہر ہے۔ اس نہر کی مٹی بیحد سفید ہوتی ہے۔ ہندو اس
مٹی کو بیحد مبارک خیال کرتے اور اپنے بدن پر اُس کو ملتے ہیں۔ اس کوہستانی حصۂ ملک کا برف
کبھی کم نہیں ہوتا۔ ٹھنڈک کی زیادتی راہ کی تنگی اور سڑک کی دشوار گزاری سے مسافروں کو اس
راہ میں بیحد تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

موضع واکھامون میں ایک چشمہ ہے۔ جس زمانے میں کہ چشمے کا پانی جوش مارتا اور گندلا
ہوتا ہے اور خس وخاشاک سطح آب پر نمودار ہوجاتے ہیں اس وقت ملک میں فتنہ وفساد
کی گرم بازاری ہوتی ہے۔ اس کے قریب سنگ سلیمان کی کان ہے، جس کے برتن
بنائے جاتے ہیں۔

پرگنہ پھاگ کے جوار میں مختلف اقسام کے پودے اور سبزہ زار پائے جاتے ہیں۔
اس سے ملحق ایک بڑا تالاب ہے جس کو دل کہتے ہیں۔ اس کی ایک سمت شہر سے ملی ہوئی ہے
تالاب کی سطح پر چند خود ساختہ جزیرے ہیں جن میں کشتکاری کی جاتی ہے۔ بد دیانت افراد ان کے
چرخ کاٹ کر دوسرے گوشوں میں لے جاتے ہیں۔ سلطان زین العابدین نے اس تالاب کے
درمیان ایک سد ایک کوس لانبی تعمیر کرائی ہے جو شہر سے پرگنہ مذکور تک پھیلی ہوئی ہے۔
اس کے قریب ایک چشمہ ہے جس کا پانی پینے سے بیمار شفایاب ہوجاتے ہیں۔

موضع ہد میں سات چشمے باہم ملتے ہیں۔ یہ مقام بیحد فرحت بخش ہے۔ ان چشموں
کے گرد سنگی عمارات ہیں جو زمانۂ قدیم کی یادگار ہیں۔ اس مقام پر ایک چشمہ ایسا بھی ہے جس کا
پانی موسم سرما میں گرم اور گرمی کے زمانے میں بیحد سرد رہتا ہے۔

موضع بازوال میں ایک آبشار کوتل شاہ کوٹ سے بیحد زور وشور کے ساتھ گرتی ہے۔
اس آبشار کو شالہ مار کہتے ہیں۔ اس مقام پر مچھلیوں کا خوب شکار کیا جاتا ہے۔ رواں پانی کے
دونوں طرف بند پنجرے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جب پانی بہہ جاتا ہے تو پنجروں کے اندر سے
مچھلیاں پکڑلی جاتی ہیں۔

اتیشہ بلاری (داتش بلاری) میں ایک چشمہ ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔ اس چشمے کو سوالیسر
(سوایشر) کے نام سے موسوم کرتے ہیں چشمے کے گرد متعدد سنگی تہخانے ہیں۔ شکرناگ نام

ایک چشمہ ہے جو تمام سال خشک رہتا ہے۔ لیکن جس مہینے کی نویں تاریخ جمعے کے روز پڑتی ہے اس دن چشمہ پھوٹتا ہے اور صبح سے شام تک جاری رہتا ہے۔ بیشمار اشخاص برکت حاصل کرنے کے لئے چشمے کے گرد جمع ہوتے ہیں موضع زنبل (زنبیل۔ نیبل) میں ایک چشمہ اور ایک حوض ہے۔ اہل حاجت جوز پانی میں ڈال لیتے ہیں اگر پھل سطح آب پر رہا تو فال نیک ہے اور اگر پانی کی تہہ میں بیٹھ گیا تو شگون بد خیال کرتے ہیں۔

باتھال میں ورگا نام ایک بت خانہ ہے جو شخص کہ اپنے اور اپنے دشمن کے مستقبل سے اطلاع چاہتا ہے وہ دو برتنوں میں پختہ چاول بھر کر ایک طرف اپنے نام سے اور ایک اپنے دشمن کے نام سے بت خانے کے اندر رکھتا اور بت کدے کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ دوسرے روز حاجتمند تعظیم و تکریم کے جذبات دل میں لئے ہوئے بت خانے میں حاضر ہوتا اور حالات معلوم کرتا ہے۔ جس شخص کے نام کا برتن پھولوں اور زعفران سے بھرا ہوا دستیاب ہوتا ہے، اس کی تمنا حسب خواہش حاصل ہوتی ہے اور جس نامراد کا نام نہاد برتن خس و خاشاک سے پُر نظر آتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ جس پیچیدہ معاملے میں حق کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے، فریقین کو دو مرغ یا دو بکروں کے ہمراہ اس تہخانے میں روانہ کرتے ہیں اور دونوں فریق جانوروں کو زہر دیتے ہیں اور ہر شخص اپنا ہاتھ جانوروں کے بدن پر ملتا ہے جو شخص کہ برسر حق ہے اُس کا زہر آلود جانور زندہ رہتا ہے اور اس کے کاذب فریق کا مسموم جانور مر جاتا ہے۔

سرزمین ویر میں دریائے بہت کا منبع ہے۔ یہ سرچشمہ ایک حوض کی شکل کا ہے جو پیمائش میں ایک جریب کے برابر ہے چشمہ بڑے زور و شور اور آواز کے ساتھ اُبلتا ہے اور اس سے پھین نکلتا ہے۔ اس چشمے کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ چشمے کا نام ویرناگ ہے یہاں کے باشندوں نے اُس کے چاروں طرف پتھر سے حدبندی کر دی ہے اور چشمے کے پورب جانب متعدد سنگی مندر ہیں۔ موضع فیر میں ایک دوسرا چشمہ ہے جسے یہاں کے باشندے ہوں سندھیہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ چشمہ موسم بہار کے دو مہینوں میں جوش کھاتا ہے۔ چشمہ ہر وقت پانی سے لبریز رہتا ہے اور کبھی خشک نہیں ہوتا۔

بالو کے ایک موضع میں دیوسر نام ایک حوض ہے جو بھلوناگ کے نام سے مشہور ہے اس کی پیمائش بست در بست ہے۔ اس چشمے کی تہہ سے پانی جوش کھاتا اور اہلتا ہے اس کے گرد

آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنے والا سبزہ زار ہے اور چشمے کے اوپر سر سبز درختوں کا ایک فطرتی سایہ بان بنا ہوا ہے۔ یہاں کے باشندوں میں جو شخص سال کی فصلی حالت اور موسمی آب و ہوا اور نیز اپنے اقبال و ادبار کی حقیقت جاننا چاہتا ہے وہ ایک مٹی کے گھڑے میں چانول بھر کر اس کے منھ کو مٹی سے بند کر دیتا ہے۔ اس کے بعد گھڑے کے ایک کنارے پر اپنا نام لکھ کر چشمے میں ڈال دیتا ہے۔ قلیل مدت کے بعد وہ تہہ آب گھڑا خود بخود چشمے کی سطح پر نمودار ہوتا ہے اور فال دیکھنے والا اس گھڑے کو چشمے سے نکال کر کھولتا ہے۔ اگر اس کے اندر چاول گرم اور خوشبودار پاتا ہے تو موسمی حالت کی خوبی اور اپنی اقبالمندی کی دل خوش کن خبر سے مسرور ہوتا ہے اور اگر گھڑے کے اندر سے بجائے چانول کے مٹی و پتھر اور خاک و خس برآمد ہوتا ہے تو موسم کی خرابی اور اپنی بدقسمتی کی خطرناک خبر سے مطلع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چشمہ ہے جسے دسی کہتے ہیں۔ یہ چشمہ پہاڑ کے ایک دہانے سے پھوٹتا ہے۔ اس پانی کا اپنے منبع سے نکلنا بیحد فرحت بخش منظر ہے۔ اس مقام پر ایک عمیق غار ہے جس میں بیس گز کی بلندی سے پانی کی چادر بڑے زور و شور سے گرتی ہے۔ ہندو جوگی مردانہ وار پہاڑ کی بلندی سے اس میں کود کر اپنی جان دیتے ہیں۔ ان جاں بازوں کا عقیدہ ہے کہ دنیاوی زندگی کو اس طرح قربان کرنا روحانی ہستی و خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

کوتھار میں ایک چشمہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ گیارہ مہینے خشک رہتا ہے لیکن بارھویں مہینے جب مشتری سیارہ برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو پہلی جمعرات کو چشمہ پانی سے لبریز ہو جاتا ہے اور ایک ہفتہ کامل لبریز رہتا ہے۔ ایک ہفتے کے بعد چشمہ دفعتہً خشک ہو جاتا ہے اور پھر دوسری جمعرات کو خود بخود لبریز ہو جاتا ہے اور بعد ازاں ایک سال کامل پانی سے لبریز رہتا ہے۔

موضع متلہامہ میں درختوں کا ایک جنگل ہے۔ یہ جنگل عقاب کا نشیمن ہے۔ اس جانور کے پر ٹوپیاں بنانے میں کام آتے ہیں اور عام طور پر اس جانور کا گوشت یہاں کھایا بھی جاتا ہے۔

شنکروہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کی چوٹی پر ایک چشمہ ہے۔ یہ چشمہ سال بھر برابر پانی سے لبریز رہتا ہے۔ یہ مقام ہندو جوگیوں کی زیارت گاہ ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر برف نہیں گرتا۔

اسی طرح ناکا مو میں ایک چشمہ ہے جسے نیلہ ناگ کہتے ہیں۔ اس چشمے کا حوض بیس بیگے کا ہے اور اس کا پانی بیحد صاف و شفاف اور نیلے رنگ کا ہے۔ یہ جگہ متبرک خیال کی جاتی ہے۔ اس چشمے کے گرد ہندو فرقے کے اکثر جاں باز جوگی آگ میں جل کر اپنی جان دیتے ہیں۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اشخاص چشمے سے فال لیتے ہیں۔ فال کا طریقہ یہ ہے کہ اخروٹ کے چار ٹکڑے کر کے چشمے میں ڈال دیتے ہیں اگر ٹکڑوں میں طاق عدد سطح آب پر تیرتے رہ جاتے ہیں تو فال نیک سمجھی جاتی ہے ورنہ اس کے برعکس خیال کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں اس چشمے سے ایک کتاب برآمد ہوئی ہے جسے نیل مت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں کشمیر کے تمام حالات اور اس کے مندروں کی تفصیل مندرج ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس حوض کے نیچے ایک عظیم الشان شہر آباد ہے اور اس شہر میں بلند اور عالی شان عمارتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بدو شاہ کے زمانے میں ایک برہمن اس حوض کے نیچے اترا اور تین روز کے بعد حوض سے نکلا اور شہر کے چند تحفے اپنے ساتھ لایا اور اس نے وہاں کے کچھ حالات بھی بیان کئے۔

موضع بارو امیں ایک چشمہ ہے جس میں اتوار کے دن مبروص نہاتے اور مرض سے شفا پاتے ہیں۔ اسی نواح میں ایک ٹیلہ ہے جو جانوروں کی چراگاہ ہے۔ اس مقام کی گھاس جانوروں کے بدن میں فربہی لاتی ہے

اَیچہ کے پرگنہ موضع ہل تھل میں ایک سوزاں درخت ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ اس درخت کی چھوٹی سی چھوٹی شاخ کو ہلانے سے درخت کانپنے لگتا ہے۔

لار تبت کے پہاڑوں سے ملا ہوا ہے۔ اس کے شمال میں ایک بلند پہاڑ ہے جس کی بلندی تمام ملک میں نمودار ہے۔ اس پہاڑ کے دامن سے دو چشمے پھوٹے ہیں ایک چشمے کا پانی بیحد ٹھنڈا اور دوسرے کا بہت گرم ہے۔ مقامی باشندے اس مقام کو بھی پرستش گاہ خیال کرتے ہیں۔ مردہ اجسام کی ہڈیاں اسی جگہ جلا کر خاکستر کی جاتی ہیں۔ اس پہاڑ کے درمیان میں ایک بڑی جھیل ہے۔ مردوں کی ہڈیاں اور ان کی خاک اس جھیل میں ڈالتے ہیں اور اسے تقرب الٰہی کا وسیلہ جانتے ہیں۔ اگر اس جھیل میں اتفاق سے کسی جانور کا گوشت گر پڑتا ہے تو شدید بارش اور برف باری ہونے لگتی ہے۔ جو دریا کہ تبت سے نکلا ہے اسے سندھ کہتے ہیں۔ دریا کا پانی خوشگوار اور اتنا صاف ہے کہ تہہ آب کی

مچھلیاں اچھی طرح نظر آتی ہیں۔ شکاری ان مچھلیوں کو لوہے کی سلاخوں اور دوسری ترکیبوں سے گرفتار کرتے ہیں۔ شہاب الدین پور میں دریائے بہت کے چنار کے آباد ہے۔ شہر کے گرد چنار کے بڑے اور عمدہ درخت ہیں اور درحقیقت یہ مقام رہنے کے لائق ہے۔ اسی جگہ سندھ دریائے بہت میں گرتا ہے

تیلہ مولہ میں زمین کا ایک ٹکڑا ہے جس کا رقبہ سو بیگھے ہے۔ یہ ٹکڑا بارش کے زمانے میں سیلاب کی وجہ سے تہہ آب رہتا ہے اور پانی خشک ہونے کے بعد بھی اس پر نمی باقی رہتی ہے۔ یہاں کے باشندے تقریباً ایک گز لانبی لکڑی زمین کے اندر گاڑتے ہیں اور اس کے بعد سوراخ میں ہاتھ ڈال کر کم و بیش دو سیر وزن کی مچھلیاں پکڑتے اور کھاتے ہیں۔

ست پور میں ایک حوض ہے۔ اس حوض کی تہہ کا اب تک کسی کو اندازہ نہیں ہوا، اکثر اشخاص اس حوض کو متبرک خیال کر کے اس کی پرستش کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھونیسر نام ایک مندر ہے جو مہادیو کی طرف منسوب ہے' جو اشخاص اس مندر کی زیارت کو آتے ہیں۔ ان کو تمام شب پرستش کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن اس کا پتا نہیں چلتا کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔

کوہا موے میں جو تبت خُرد سے ملحق ہے ایک بہت بڑی جھیل ہے اُسے اُولر کہتے ہیں اور اس کا دور اٹھائیس کوس ہے۔ دریائے بہت اسی جھیل میں گرتا ہے اور نہر کے قریب پہنچ کر دریا کا دامن نابود ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر سلطان زین العابدین نے زین لنگ نام ایک عالیشان محل تعمیر کرایا ہے۔ باشندے کشتیوں کو پتھر اور درختوں کی شاخ اور پتوں سے بھر کر کشتیوں کو جھیل میں ڈال دیتے ہیں۔ تین چار مہینے کے بعد رسیوں سے ان کشتیوں کو اوپر کھینچتے ہیں اور اسی طرح کثیر تعداد میں وہ مچھلیاں برآمد ہوتی ہیں جو ان کشتیوں میں اپنا گھر بنا لیتی ہیں۔ یہاں مرغابی کا شکار بیحد عمدہ تفریح ہے۔ موضع اخس میں ہرنوں کو جھیل کی طرف ہانکتے ہیں اور اس طرح اس کا شکار کرتے ہیں، اچھاموکے قریب ایک گنجان جزیرہ ہے جس میں کثرت سے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ عجیب امر ہے کہ جب درخت ہوا سے ہلتے ہیں تو جزیرہ بھی جنبش میں آجاتے ہے۔

پرس پور میں بھی زعفران پیدا ہوتی ہے۔ اس شہر میں ایک بڑا بت خانہ تھا' سلطان زین العابدین کے باپ سلطان سکندر نے اس بتخانے کو مسمار کیا' بتخانے سے ایک

لوہے کی تختی برآمد ہوئی جس پر ہندی میں یہ لکھا تھا کہ گیارہ سو برس کے بعد ایک شخص سکندر نام اس کو تباہ کرے گا اور اس طرح وبال اپنی گردن پر لے گا۔

چلوان کے مسکن، پرگنہ کمراج کے ایک موضع تراہ گاؤں میں ایک چشمہ ہے جسے چیرناگ کہتے ہیں، اس کا پانی بہت خوشگوار ہے چشمے کے درمیان ایک سنگی عمارت قدیم زمانے کی موجود ہے۔ اس چشمے کی مچھلیاں بہت بڑی ہوتی ہیں جو شخص ان مچھلیوں کو ہاتھ لگاتا ہے کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

کرگانوں کے قریب ایک درہ ہے جس کا نام سویم ہے۔ اس مقام پر دس جریب لانبا ایک زمین کا ٹکڑا ہے۔ اس قطعۂ زمین کی یہ خاصیت ہے کہ جب ستارہ مشتری برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو یہ ٹکڑا ایک مہینا کامل اتنا گرم ہو جاتا ہے کہ درخت بالکل جل جاتے ہیں اور اگر دیگ میں غلہ بھر کر رکھ دیتے ہیں تو اناج پک جاتا ہے۔ یہاں ایک معمور اور چھوٹا سا قصبہ بھی آباد ہے۔ کمراج سے ایک درہ شروع ہوتا ہے جس کا ایک سرا کاشغر ہے اور دوسرا سرا پورب کی جانب پکلی سے ملحق ہے۔ اس درے میں سونا پایا جاتا ہے۔ سونا نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ لانبے بال والے بکروں کا چمڑا درے کی گزرگاہوں میں بچھا دیتے ہیں اور چمڑے کو ہر چہار طرف سے بڑے بڑے پتھروں سے دبا دیتے ہیں تاکہ چمڑا پانی میں ڈوبنے نہ پائے۔ تین روز کے بعد کھالوں کو درے سے نکال کر دھوپ میں سکھاتے ہیں۔ جب چمڑا سوکھ جاتا ہے تو اسے جھاڑتے ہیں اور اس طرح تین تولے وزن تک کے ریزے زمین پر گرتے ہیں۔ ایک دوسرا درہ بھی کاشغر سے متصل ہے۔ اس درے کو گلگت کہتے ہیں۔ اس درے کی خاک کو دھو کر اس سے بھی سونا نکالتے ہیں۔ ہائے ہاموں سے دو روزہ راہ کے فاصلے پر ایک دریا متی نام بہتا ہے۔ یہ دریا ولایت داردو سے بہتا ہوا یہاں آتا ہے اس کے پانی سے بھی سونا نکالتے ہیں، دریا کے کنارے ایک تبخانہ ہے جو درگا کی طرف منسوب اور جس کا نام شارد ا ہے۔ ہندو اس بت خانے کو بحید متبرک خیال کرتے ہیں بشکل بچے کی، بچہ پر آٹھویں تتھ کو تبخانے کو جنبش ہوتی ہے، جس سے عجیب و غریب کرشمے ظاہر ہوتے ہیں۔ مالگزاری تحصیل کرنے کا طریقہ غلے کی بٹاودن ہے، زمین کی ضبطی اور نیز مالگزاری میں نقدی ادا کرنے کا ملک میں دستور نہیں ہے۔ سائر جہات کے بعض حصّوں میں نقدی رقم وصول کی جاتی ہے۔ چانول کی خروار میں نقدی رقم اور اسی طرح کی جنس

مالگزاری میں داخل کر سکتے ہیں۔ اگرچہ عرصۂ دراز سے یہ دستور ہے کہ پیداوار کا تیسرا حصہ مالگزاری میں دیا جاتا ہے لیکن اس عام قاعدے کی پابندی نہیں ہوتی تھی اور نصف سے زیادہ پیداوار سرکاری محاصل میں لے لی جاتی تھی لیکن جہاں پناہ نے اپنی انصاف پروری سے نصف مقدار معین قرار دی ہے۔ قاضی کی قرارداد کے موافق محاصل کی تعداد تیس لاکھ ترسٹھ ہزار پچاس خروار گیارہ ترک سمجھی گئی ہے۔ ایک خروار تین من آٹھ سیر اکبر شاہی کا ہوتا ہے۔ دو دام وزن کا ایک پتھر ہوتا ہے جسے پل کہتے ہیں۔ اس وزن کا نصف اور چوتھائی حصہ بھی رائج ہے۔ ساڑھے سات پل کا ایک سیر اور دو سیر کا نصف من اور چار سیر کا ایک ترک اور سولہ ترک کا ایک خروار ہوتا ہے۔ اکبر شاہی وزن کے موافق ترک آٹھ سیر کا ہوتا ہے۔ قاضی نے چند سال کے مروجہ نرخ کو جمع کر کے اس کا اوسط نکال لیا ہے۔ یہ خروار انتیس دام کا قرار پایا اور خروار نقدی پر اپنے بھاؤ کے مطابق تیرہ دام کا سمجھا گیا۔ اس حساب سے کل مالگزاری سات کروڑ چھیالیس لاکھ ستر ہزار چار سو گیارہ دام ہوئی جس میں سے نو لاکھ ایک ہزار چھ سو ترسٹھ خروار آٹھ ترک نقدی میں ادا کئے جاتے ہیں جو ایک کروڑ سینتیس لاکھ بائیس ہزار ایک سو تراسی دام کے برابر ہوئیں۔

آصف خاں نے تیس لاکھ اُنہتر ہزار چار سو تینتالیس خروار مالگزاری مقرر کی جس میں دس لاکھ گیارہ ہزار تین سو تیس ½ خروار نقدی ادا کئے جاتے تھے۔ باج اور تمغے کی رقومات کو جہاں پناہ نے مال گزاری میں سے معاف کر دیا جس کی وجہ سے اس جملہ رقم میں سٹرسٹھ ہزار آٹھ سو چھبیس خروار کی کمی ہو گئی جو آٹھ لاکھ اٹھانوے ہزار چار سو دام کے برابر ہوئے۔ کسانوں کی مزید آسانی کے لئے جہاں پناہ نے ہر خروار کی قیمت میں سے پانچ دام منہا کر دئیے۔ اگرچہ آصف خاں کی مقرر کردہ مالگزاری قاضی علی کے تعین سے سولہ ہزار تین سو ننانوے خروار زیادہ سمجھی گئی لیکن محاصل گھٹانے کے بعد نقدی رقم میں چھیاسی ہزار ساڑھے چونتیس دام کی کمی محسوس ہوئی۔ اس نقصان کی وجہ یہ ہوئی کہ آصف خاں نے جو قیمت خروار مقرر کی وہ اس اندازے سے کم تھی جو قاضی علی نے مقرر کیا تھا۔ مالگزاری کی جمع جو قاضی علی کی معرفت دفتر خانۂ شاہی میں داخل ہوی ان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ قاضی نے سارے ملک کو اکتالیس پرگنوں میں تقسیم کیا ہے لیکن آصف خاں کی جمعبندی کے کاغذات سے واضح ہوا کہ انھوں نے ملک میں بجائے

اکتالیس کے اڑتیس پرگنے قرار دئے اور اس میں شبہ نہیں کہ پرگنوں کی تعداد بھی اڑتیس ہی ہے۔ قاضی علی نے اپنے جدید بندوبست میں پرگنہ کامراج سے دو موضع یعنی کزناور وار دو کو علیحدہ پرگنے قرار دئے اور پرگنہ سائر مواضع کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک پرگنہ اور اضافہ کیا اور اس حساب سے اصل اڑتیس پرگنوں پر تین پرگنوں کا اور اضافہ ہو گیا۔ پرانے زمانے میں ہر پرگنے سے چند موضع علیحدہ کر لئے جاتے تھے۔ یہ موضع سائر المواضع کے نام سے موسوم اور خالصہ میں داخل سمجھے جاتے تھے۔ قاضی علی نے جانب مراج کے چالیس موضعوں کو علیحدہ کر کے اُن کے مجموعے کو پرگنہ حویلی کے نام سے موسوم کیا اور کامراج کے اٹھاسی موضعوں کو حسب دستور سابق سائر المواضع میں داخل کیا۔

پرانے فرمانرواؤں نے مُلک کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جانب شرقی حصے کو مراج اور مغربی حصے کو کامراج کہتے ہیں۔ اس زمانے میں جبکہ کشمیر سے فوج کا زیادہ حصہ ہٹا لیا گیا ہے چار ہزار آٹھ سو بانوے سوار اور بانوے ہزار چار سو پیادے مقامی فوج میں داخل ہیں۔

سرکار کشمیر

اس سرکار میں اڑتیس محل ہیں اور اس کی آمدنی ۳۰۱۱۶۱۸ خروار اور ۱۲ ترک ہے جو ½ ۴۰۳۰۱۱۲۶ دام کے برابر ہوئے۔ اس پوری رقم میں ۹۴۳۵۰۰۶ خروار چودہ ترک جو ۸۰۱۸۸۰۵۰۱۲ دام کے برابر ہوئے۔ نقدی رقومات میں ادا کئے جاتے ہیں یہاں مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں۔ ۳۲۰۲ سوار اور ۲۵۷۷۲ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے

طرف مراج

اس حصے میں بائیس محل ہیں اور اس کی آمدنی ۱۷۹۲۸۱۹ خروار ہے جو ½ ۲۲۱۱۶۹۷۵۳ دام کے برابر ہوئے جن میں سے ۶۷۰۵۱ خروار بارہ ترک جو ۸۴۲۵۸۸۸ دام کے برابر ہوئے نقدی کی صورت میں ادا کئے جاتے ہیں۔ ۱۶۲۲۰ سوار اور

اور ۴۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔
شہر سری نگر کی آمدنی ۳۴۲۶۹۴ خروار بارہ ترک سمجھی گئی ہے جن میں ۳۴۲۹۹۶ خروار آٹھ ترک نقدی میں دئے جاتے ہیں اور ۱۶۹۸ خروار چار ترک جنس میں ادا کئے جاتے ہیں۔

پرگنات شرقی سری نگر ۳ محل

محل کے نام	جنس				سوار	پیادے	اقوام
	خروار	ترک	خروار	ترک			
پنج	۱۴۴۱۰۲	۰	۶۲۰۳۴	۴	۵	۵۰	کھمش اور زینہ
برنگ	۷۸۸۳۴	۴	۸۷۶۹	۸	۶۸	۱۰۰۰	
دیہی	۲۰۹۶۳۲	۸	۱۶۱۹۶۸	۸	۱۲	۴۰۰	بٹ۔برہمن

پرگنات شرقی شمالی ۷ محل

محل کے نام	خروار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	اقوام
اولر	۱۲۸۶۵۶	۴	۱۲۵۰۶	۸	۲۰	۲۰۰	درویہ یشال
پہاک	۷۱۱۱۱	۱۲	۱۷۴۰۲	۸	۰	-	-
وچھن پارہ	۷۵۱۵۳	۰	۶۹۰۲	۱۲	۲۰	۱۰۰	افغان
کھاور پارہ	۴۵۲۲۶	۸	۳۵۷۵	۸	۱۰۰	۵۰۰	کھاور
کھڈار	۳۷۴۷۹	۴	۳۲۲۱	۱۲	۱۵	۳۰۰	درد
مرواد ون	۰	۰	۵۰۴۱	۰	۲۰۰	۲۰۰	۰
تن	۱۹۰۴۳½	۰	۱۸۶۲½	۰	۲۰	۱۰۰	بٹ

پرگنات شرقی جنوبی - ۱۱ محل

محل کے نام	جنس				سوار	پیادے	ذات
	خروار	ترک	خروار	ترک			
ادون	۱۰۱۴۳۲	۴	۱۴۸۱۵	۱۶	۱	۱۰۰	درد
اکچھہ	۹۸۳۶۹	۰	۱۴۳۷۷	۴	۶	۳۰	برہمن
بانہال	۶۴۳۵	۰	۰	۰	۴۰۰	۴۰۰۰	سیہر
باتو۔ راہداری عصافت	۳۵۱۵	۰	۴۲۳۵	۸	۵۰	۳۰۰	نایک
دیوسر	۸۵۶۴۴	۸	۸۲۲	۸	۳۰۰	۰	زینہ
زینہ پور	۱۵۸۷۵	۴	۱۷۹۰	۱	۲۰	۰	۰
سوپر سمن محاصل حلطب پانی شامل ہیں	۶۱۳۳	۰	۲۰۰۳	۴	۷۰	۲۰۰	کمید
شادورہ	۳۹۱۶۷	۰	۸۵۵۰	۱۲	۰	۰	تھکر
شکروہ	۴۵۲۲۴	۰	۱۲۷۵۷	۸	۲۰	۰	اشوار
ناگام	۱۸۹۷۷۰	۱۲	۲۲۵۷۶	۴	۱۵	۱۰۰	بیٹ
دیر	۱۲۲۷۰	۸	۸۳۸	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	سہسہہ

طرف کمراج

اس میں ۱۶ محل ہیں، جن کی آمدنی ۱۲۱۸۷۹۹ خروار ۱۲ ترک ہے، جس کے ۲۶۳۱۶۹۱۸ دام ہوئے، جن میں ۲۷۲۹۵۴½ خروار جنس کے ۳۶۱۶۶۳۲ دام نقدی صورت میں ادا کئے جاتے ہیں، ۱۵۹۰ سوار اور ۱۶۹۶۵ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

پرگنات شمالی غربی

محل کے نام	خروار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	ذات
(۱) زینہ کر	۱۳۲۵۳	۰	۳۲۵۵½	۰	۵۰	۱۰۰	بٹ مسلمان

محل کے نام	جنس — خروار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	اقوام
(۲) کوبہ ہامون	۸۳۶۷۰	۱۲	۱۵۵۲۲	۰	۵۰	۱۰۰۰	زینہ
پرگنات جنوبی غربی							
(۱) اندرکول	۹۰۵۳	۴	۷۲۳۸	۰	۰	۰	بٹ
(۲) پرس پور	۱۸۸۳۰	۱۲	۳۳۵۲	۸	۰	۰	سیاہی
(۳) پٹی	۴۷۹۹	۴	۵۳۲	۰	۳۰	۱۱۰	بھٹ۔ مسلمان
(۴) پاکھل	۱۱۵۲۳۳	۱۲	۲۰۲۸۰	۴	۲۰۰	۵۰۰	باکری
(۵) بروی	۵۰۷۹۸	۱۲	۱۳۳۸۳	۰	۲۵	۳۰	کھاؤ
(۶) ٹیلکام	۱۵۴۱۵	۱۲	۴۴۳۵	۴	۰	۳۰	پنڈت
(۷) ونیسو	۵۳۲۱۹ ½	۰	۲۰۶۵۳	۰	۲۵	۳۰۰	دونی
(۸) سائر المواضع	۱۹۲۶۴۱	۴	۱۸۵۵۳	۰	۰	-	-
(۹) وچھن کھاورہ	۳۶۲۲۲	۴	۲۰۶۵۳	۰	۲۵	۳۰۰	کھاسی۔ گنکو زینہ۔
(۱۰) کہوئی	۱۲۹۴۵	۰	۳۷۰	۰	۰	۱۵	راویرہ
(۱۱) کمراج	۳۴۲۸۴۴	۴	۱۰۳۷۲۵	۴	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	چک
(۱۲) کروہن	۱۱۵۴۷۸	۰	۲۹۷۷۹	۱۲	-	۱۱۰	۰

فہرست فرمانروایان کشمیر

او گنند۔

دامودر لیسر (۱)۔

بال لیسر (۲)۔

اس کے بعد ۳۵ فرمانروا اور ہوئے جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔
لوہ۔
کش۔
کھگیندر پسر (۲)۔
سریندر پسر (۳)۔
گودھر از قوم دیگر۔
سورن پسر (۵)۔
جنک پسر (۶)۔
شچی نر پسر (۷)۔
اشوک پسر عم جنک۔
جلوک پسر (۹)۔
دامودر از پسران اشوک۔
ہشک۔ زشک، کنشک۔
ہر سہ برادر جو بدھ مذہب کے پابند تھے۔
ابھمن۔
ان ترپن افراد نے ایک ہزار دو سو چھیاسٹھ سال حکومت کی۔
راجہ گنند پینتیس سال۔
ببھیکن اس کا فرزند، ترپن سال۔
اندرجیت اُس کا فرزند، پینتیس سال چھ ماہ۔
راون، اُس کا فرزند تیس سال
ببھیکن، اس کا فرزند پینتیس سال چھ ماہ۔
نر اُس کا فرزند کہ اُس کو کہنر بھی کہتے ہیں، انتالیس سال اور نو ماہ۔
سدھ، اُس کا فرزند ساٹھ سال۔
اوت پلاچہ اس کا فرزند تیس سال اور چھ ماہ۔
ہرنیا، اُس کا فرزند سینتیس سال اور سات ماہ۔

ہرن کل، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
ابسکھا، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
مھر کل، اُس کا فرزند، ستّر سال۔
بک، اُس کا فرزند، ترسٹھ سال تیرہ روز۔
کھت نند، اُس کا فرزند، تیس سال۔
وس نند، اُس کا فرزند، باون سال اور دو ماہ۔
نر، اس کا فرزند، ساٹھ سال۔
اچ، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
گوپادت، اُس کا فرزند، ساٹھ سال اور چھ روز۔
کرن، اُس کا فرزند، ستّاون سال اور گیارہ روز۔
نرندرادت، اس کا فرزند، چھتیس سال تین ماہ دو روز۔
جدشتھر، اُس کا فرزند، اڑتالیس سال اور دو روز۔

ان اکیس افراد نے ایک ہزار پندرہ سال انتیس روز فرمانروائی کی۔

پرتایادت، بعض افراد کا خیال ہے کہ یہ بکرمادت کے اجدادمیں ہے بتیس سال۔
جلوک، اُس کا فرزند بتّیس سال۔
بنجیر (تنخینہ) اُس کا فرزند، چھتیس سال۔
بجے، نسل بنجیر سے، آٹھ سال۔
جیندر، اُس کا فرزند، سینتیس سال۔
اریراج، سینتالیس سال۔

ان چھ اشخاص نے ایک سو بانوے سال حکمرانی کی۔

میگھ واہن، اولاد جدشتھر سے، چونتیس سال۔
سرشٹ سین، اُس کا فرزند، تیس سال۔
ہرن، اُس کا فرزند تیس سال اور دو ماہ۔
ماترگپت برہمن، چار سال نو ماہ اور ایک روز۔
پرورسین، میگھ واہن کی اولاد سے، ترسٹھ سال۔

جدرشتھ، اُس کا فرزند، اُنتالیس سال تین ماہ۔
لکھمن، کہ اُس کو نند رادت بھی کہتے ہیں، تیرہ سال۔
رنادت، اُس کا چھوٹا بھائی، تین سو سال۔
بکرادت، اُس کا فرزند، بیالیس سال۔
بالادت، اُس کا چھوٹا بھائی، اُس کے کوئی فرزند نہ تھا، چھتّیس سال۔

ان دس افراد نے پانسو بانوے سال دو ماہ اور ایک روز سلطنت کی۔

درلبھ وردن، داماد بالادت، چھتّیس سال۔
پرتاپادت، اُس کا نواسہ، پچاس سال۔
چندراپیڈ، اُس کا فرزند اکبر، آٹھ سال آٹھ ماہ۔
تاراپیڈ، اُس کا بھائی، چار سال چوبیس روز۔
للتادت، اُس کا دوسرا بھائی، چھتیس سال سات ماہ گیارہ روز۔
کولیاپیڈ، اُس کا فرزند، ایک سال پندرہ روز۔
بجرادت، اُس کا بھائی۔ سات سال۔
پرتھواپیڈ، اُس کا فرزند، چار سال اور ایک ماہ۔
سنگراپیڈ، للتادت کا پوتا، سات سال۔
جیاپیڈ، للتادت کا پوتا، اکتیس سال۔
جج، اُس کا خسر پورہ چند ماہ۔
للتاپیڈ، اُس کا فرزند، بارہ سال۔
سنگراماپیڈ، اُس کا بھائی، سینتیس سال۔
برہسپت، بن للتاپیڈ، بارہ سال۔
اجتاپیڈ بن پربھوپاپیڈ، چھتیس سال۔
اننگاپیڈ، بن سنگراماپیڈ، تین سال۔
اتپلاپیڈ، بن اجیاپیڈ، دو سال۔

ان سترہ اشخاص نے دو سو ستاون سال پانچ ماہ بیس دن حکومت کی۔

اونت ورما، گروہ چار سے، اٹھائیس سال تین ماہ تین روز۔

سنکر ورما، اُس کا فرزند، اٹھارہ سال سات ماہ اُنیس روز۔
گوپال ورما، دو سال۔
سنکٹ، جوان کا ہمقوم تھا، دس دن۔
رانی سنگدھا، مادر گوپال مذکور، دو سال۔
پارتھ، بن نرجیت ورما، بن سکھ ورما، پندرہ سال دس دن۔
نرجیت ورما، بن سکھ ورما، اُس کا بھائی، ایک سال ایک ماہ۔
چکر ورما، دس سال اور پندرہ روز۔
سور ورما، اُس کا بھائی، ایک سال۔
پارتھ، بن نرجیت، ایک سال چار ماہ۔
باز چکر ورما مذکور، چھ ماہ۔
سنکر وردھن، بن میر وردھن، تین سال۔
چکر ورما، بار دیگر، تین سال۔
انمت اونت ورما، بن راجہ پارتھ، دو سال اور دو ماہ۔
بار دیگر، سور ورما، کہ یہ آخری فرمانروا اقوام چار کا ہے، چھ ماہ۔
ان پندرہ افراد نے نواسی سال ایک ماہ سترہ روز حکومت کی۔
جسسر دیو، کہ یہ شخص ایک معمولی آدمی اور رعایا میں سے تھا، نو سال۔
بورنت، جو اُس کا بنی اعمام تھا، ایک روز۔
سنگرام دیو، جسسر دیو کا فرزند، چھ ماہ سات روز۔
پروگپت، جو اُس کا رعایا تھا، ایک سال چار ماہ۔
کھیم گپت، اُس کا فرزند، آٹھ سال چھ ماہ۔
ابھمن، اُس کا فرزند، چودہ سال۔
نند گپت، اُس کا فرزند، ایک سال ایک ماہ نو روز۔
ترکھون، دو سال سات روز۔
بھیم گپت، بن ابھمن، چار سال تین ماہ بیس دن۔
دوارانی، مادر ابھمن، تیئیس سال چھ ماہ۔

ان دس افراد نے چونسٹھ سال تین ماہ چودہ روز فرمانروائی کی۔
سنگرام بن ادیراج، رانی کا برادر زادہ، چوبیس سال دو ماہ۔
ہرراج، اُس کا فرزند بائیس دن۔
اننت، اُس کا فرزند، پانچ سال پانچ ماہ۔
کلس دیو اُس کا فرزند چھبیس سال۔
اتکرس، اُس کا فرزند، بائیس دن۔
ہرس، بن کلس، بارہ سال۔
اُچل، کہ ہرس کا دادا بھی تھا، ایک سال چار ماہ دو روز۔
ردہ، بن سدہ، کہ جو اُس کے قاتلوں میں سے تھا، ایک شب ایک پہر۔
سلمن، برادر اُچل، تین ماہ ستائیس روز۔
سسلھا، برادر سلمن، سات سال دس ماہ۔
بھیکیاچر، ہرس کا فرزند، چھ ماہ بارہ روز۔
راجہ سسلھا بار دیگر، دو سال تین ماہ۔
جے سنگھ، بن سسلھا، ستائیس سال۔
پرمانک، بن جے سنگھ، نو سال چھ ماہ دو روز۔
دتی، اُس کا فرزند، سات سال دو ماہ۔
بتی دیو اُس کا فرزند، نو سال چار ماہ سترہ روز۔
جسدیو، اُس کا چھوٹا بھائی، اٹھارہ سال تیرہ روز۔
جگدیو، بن جسدیو، چودہ سال دو ماہ۔
راجدیو اُس کا فرزند تینتیس سال تین ماہ سات روز۔
سنگرام دیو، اُس کا فرزند، سولہ سال دس روز۔
رامدیو، اس کا فرزند، اکیس سال ایک ماہ تیرہ روز۔
لچھمن دیو جو ایک برہمن کا فرزند تھا، تیرہ سال تین ماہ بارہ روز۔
سیمھ دیو، سردار لبدر راز وچھن پارہ، چودہ سال پانچ ماہ ستائیس روز۔
سینھ دیو برادر سیمھ دیو، انیس سال تین ماہ چھبیس روز۔
رنچن تبتی، جو تبت سے آیا تھا، دس سال چند ماہ۔

ادن دیو، خویش سینھ دیو، پندرہ سال دو ماہ۔
رانی کوتا دیوی، زن ادن دیو، چھ ماہ پندرہ روز
ان ستائیس افراد نے تین سو اکاون سال چھ ماہ سترہ روز فرمانروائی کی۔
سلطان شمس الدین جو سینھ دیو کا ملازم تھا، دو سال گیارہ ماہ پچیس روز۔
سلطان جمشید، اُس کا فرزند، ایک سال دس ماہ۔
سلطان علاء الدین بن شمس الدین، بارہ سال۔
سلطان شہاب الدین، اُس کا بھائی۔ بیس سال
سلطان قطب الدین بن حسن الدین، پندرہ سال۔
سلطان سکندر، اُس کا فرزند جس کا بتشکن بھی نام تھا، بائیس سال نو ماہ چھ روز۔
علی شاہ، اُس کا فرزند، چھ سال نو ماہ۔
سلطان زین العابدین، علی شاہ کا چھوٹا بھائی، باون سال۔
سلطان حاجی حیدر شاہ، اُس کا فرزند، ایک سال اور دو ماہ۔
سلطان حسن خاں، اُس کا فرزند، بارہ سال پانچ روز۔
سلطان محمد شاہ، اُس کا فرزند، دو سال سات ماہ۔
فتح شاہ، فرزند آدم خاں بن سلطان زین العابدین، نو سال ایک ماہ۔
سلطان محمد شاہ، دوبارہ، نو ماہ نو روز
سلطان فتح شاہ، مرتبۂ دوم، یک سال و یک ماہ۔
سلطان محمد شاہ، مرتبۂ سوم، گیارہ سال، گیارہ ماہ، گیارہ روز۔
سلطان ابراہیم بن محمد شاہ، آٹھ ماہ پچیس روز۔
سلطان نازک شاہ بن فتح شاہ، ایک سال۔
سلطان محمد شاہ مرتبۂ چہارم، چونتیس سال آٹھ ماہ دس روز
سلطان شمسی، ابن سلطان محمد شاہ، دس ماہ۔
اسمٰعیل شاہ، اُس کا بھائی، دو سال نو ماہ۔
نازک شاہ بن فتح شاہ، مرتبۂ دوم، تیرہ سال و نو ماہ۔
اسمٰعیل مذکور، مرتبۂ دوم، ایک سال پانچ ماہ۔

میرزا حیدر گورکان دس سال۔
نازک شاہ مذکور، مرتبۂ سوم، ایک سال۔
غازی خاں بن کاجی چک، دس سال چھ ماہ۔
حسین چک، اُس کا بھائی، چھ سال دس ماہ۔
علی چک، اُس کا بھائی، آٹھ سال نو ماہ۔
یوسف شاہ، اُس کا فرزند، ایک سال بیس روز۔
سید مبارک شاہ جو اس کا ایک امیر تھا، ایک ماہ پچیس روز۔
لوہر چک بن سکندر چک بن کاجی چک، ایک سال و دو ماہ۔
یوسف شاہ، مرتبۂ دوم، پانچ سال تین ماہ۔
یعقوب خاں، اُس کا فرزند، ایک سال۔

ان بتیس افراد نے دو سو بیاسی سال پانچ ماہ اور ایک روز فرمانروائی کی اور گزر گئے۔ مختصر یہ کہ ایک سو اکانوے فرمانرواؤں نے چار ہزار ایک سو نو برس گیارہ مہینے نو روز حکومت کی۔ جہاں پناہ کی حکومت جب پہلی مرتبہ کشمیر جنت نظیر میں قائم ہوئی تو ایک کتاب شاہی ملاحظے میں راج ترنگی نام پیش کی گئی۔ کتاب مذکور ہندی زبان میں لکھی ہوئی تھی اور اس میں فرمانروایان کشمیر کے حالات مندرج تھے۔ کشمیر کا دستور قدیم یہ تھا کہ یہاں کے فرمانروا لائق و معتبر اشخاص کو مُلک کی تاریخ لکھنے پر مقرر کرتے تھے۔ علم پرور بادشاہ نے سنسکرت کے قابل علما کو اس کتاب کے ترجمہ کرنے پر مامور کیا اور شاہی حکم کے موافق کتاب جلد سے جلد فارسی زبان میں آگئی۔ اس کتاب میں مرقوم ہے کہ یہ کوہسار کسی زمانے میں غرق آب ہو گیا تھا اور اسے ستی سر کہتے تھے۔ ستی، مہادیو کی زوجہ کا نام ہے اور سر حوض کو کہتے ہیں۔ برہما کا ایک روز چودہ منوتر[۱] کا ہوتا ہے۔ ساتویں منوتر سے جبکہ کشمیر آباد ہونا شروع ہوا، چالیس سنہ الٰہی تک ستائیس یوگ تمام و کمال، ہر یوگ چار مذکورۂ بالا دور کا ہوتا ہے اور اٹھائیسویں یوگ کے تین دور

---

[۱] منوتر، منو کے زمانے کو کہتے ہیں۔ یہ پرانا زمانہ دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال اور انسانی چار لاکھ بتیس ہزار برس کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ مترجم۔

اور چوتھے دور کے چار ہزار اکہتر سال شمسی ختم ہو چکے تھے، کتاب مذکور میں مرقوم ہے کہ جب پانی کی طغیانی کچھ کم ہوئی تو سب سے پیشتر کشب نے جو بید مشہور جوگیوں میں تھا، برہمنوں کو لاکر اس جدید ملک میں آباد کیا۔ جب انسانی آبادی بڑھنے لگی تو اُس کو فکر ہوئی کہ ان پر کوئی منصف حاکم مقرر ہو۔ بزرگ اور تجربہ کار اشخاص مشورے کے لئے جمع ہوئے اور اپنے میں سے ایک شخص کا جو فہم و فراست و تجربہ و شجاعت میں بے نظیر تھا سرداری کے لئے منتخب کیا اور اس کے بعد سے طریقۂ فرمانروائی شروع ہوا جو اوگنند کے زمانے تک برابر چلا آیا۔ اس زمانے تک جو سال الٰہی کا چالیسواں سال تھا طریقۂ فرمانروائی کو چار ہزار چوالیس سال گزر چکے ہیں۔ اوگنند، متھرا کے اُس معرکے میں جو جراسند راجۂ بہار اور کشن کے درمیان واقع ہوا۔ بلبھدر، کشن کے بڑے بھائی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس دوران میں کشن کے بعض عزیز شادی کی ایک تقریب میں قندھار جا رہے تھے۔ دامودر نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے اس گروہ پر حملہ کیا اور دریائے سندھ کے کنارے معرکہ آرائی کر کے میدان جنگ میں کام آیا۔ دامودر کے قتل کے وقت اُس کی زوجہ حاملہ تھی اور نجومیوں نے لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ کشن نے اس ملک کی حکومت اسی لڑکے کے نام مقرر کر دی۔ اس خاندان سے ۳۵ راجاؤں نے یکے بعد دیگرے فرمانروائی کی لیکن یہ راجہ ایسے ظالم تھے کہ ان کا احوال تو درکنار، نام و نشان بھی دنیا میں موجود نہیں ہے۔

جب راجہ لوہ مسند حکومت پر بیٹھا تو ملک میں امن و امان کا دور دورہ ہوا اور انصاف پرستی نے اپنا رنگ جمایا۔ اس راجہ نے کامراج میں ایک بہت بڑے شہر کی بنیاد ڈالی اور شہر کو لوہ پور کے نام سے مشہور کیا۔ اس شہر کے نقش و نگار اور تباہ کردہ آثار اب بھی کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شہر میں اسّی کروڑ گھر آباد تھے۔

ایک زمانے کے بعد راجہ اشوک یعنی راجہ جنک کے ابن عم نے مسند حکومت پر قدم رکھا۔ اس راجہ نے برہمن مذہب کو منسوخ اور جین مت کو ملک میں رائج کیا۔ اشوک کی ذاتی خوبیوں نے اُس عہد کی برکتوں کو چار چاند لگا دئے

اشوک کا فرزند راجہ جلوک اپنی انصاف پروری کی وجہ سے دُنیا کے مشہور فرمانرواؤں میں ہے۔ اس راجہ کی فتوحات کا سلسلہ دریائے شور کے کنارے آکر ختم ہوتا ہے راجہ جلوک جب ہندوستان کے دارالملک قنوج سے واپس ہوا تو اہل علم و فضل کے ایک گروہ کو اپنے ہمراہ لایا۔ اس راجہ نے اپنی فہم و فراست اور مردم شناسی سے اس گروہ میں سے سات اشخاص کو منتخب کیا جن میں ایک کو عدالت پر، دوسرے کو دیوان سلطنت، تیسرے کو خزانہ، چوتھے کو وزیر فوج، پانچویں کو صدر تجارت اور چھٹے کو میر سامان مقرر کیا، ساتویں فاضل کو علم نجوم کے اسرار دریافت کرنے کے لئے متعین کر کے سلطنت کو ہر ممکن طریقے سے فائدہ پہنچایا۔ یہ راجہ علم کیمیا سے بخوبی واقف تھا۔ جلوک کے متعلق منقول ہے کہ اُس نے ایک بہت بڑے سانپ کو اپنا مطیع کر لیا تھا اور اُس پر سوار ہو کر عرصے تک پانی کے اندر رہتا اور تہ آب کی سیر کرتا تھا۔ اس راجہ میں یہ بھی طاقت تھی کہ کبھی بوڑھوں کی شکل میں نمودار ہوتا اور کبھی جوان کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ غرضکہ راجہ کی بابت عجیب وغریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔ بودھ مذہب اُسی کے وقت میں رائج ہوا۔

راجہ دامودر کو ایک گروہ اشوک کی اولاد سے بیان کرتا ہے، دوسرے طبقے کی رائے میں اسے اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ راجہ بڑا مرتاض و عابد تھا۔ ایک رشی کی بد دعا سے سانپ کے قالب میں مسخ کر دیا گیا۔

راجہ نر کے زمانے میں برہمنوں نے بودھ مذہب پر فتح پائی اور بودھ مذہب کی پرستش گاہیں خاک میں ملا دی گئیں۔

راجہ مہر گل اگرچہ ظالم اور مردم آزار تھا لیکن گردش روزگار نے اُسے بہت بڑا فاتح بنایا۔ ایک مرتبہ اس راجہ کا گزر درہ ہستی وتر سے ہوا راجہ کے ایک ہاتھی کے پاؤں میں چوٹ آئی اور وہ درے میں گر پڑا اور راجہ کو ہاتھی کا یہ آوازا اور اُس کا درے میں گرنا ایسا پسند آیا کہ ظالم فرمانروا نے درے پر کھڑے کھڑے سو ہاتھیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اسی واقعے کی مناسبت سے یہ درہ ہستی وتر کے نام سے موسوم ہوا اس لئے کہ ہستی ہاتھی کو کہتے ہیں اور وتر کے معنیٰ زیان و نقصان کے ہیں۔

اس راجہ کے زمانے میں ایک بہت بڑا پتھر دریا کے دہانے پر حائل ہو گیا، جس قدر دن میں اس پتھر کو کاٹتے تھے رات کے وقت وہ پھر اتنا ہی بڑھ جاتا تھا اور صبح کو اصلی حالت پر آجاتا تھا۔ ہر طرح کی کوششیں اس سدّراہ کو ہٹانے کی کی گئیں لیکن سب بے سود اور بیکار ثابت ہوئیں، عرصے کے بعد ایک روز آوازِ غیبی کان میں آئی کہ اگر کوئی باعصمت عورت اس پتھر کو ہاتھ لگائے تو پتھر اپنی جگہ سے اُٹھ جائے گا۔ گروہ کا گروہ عورتوں کا آیا اور سبھوں نے کوشش کی لیکن پتھر کو جنبش نہ ہوئی۔ جب اس طرح کچھ کاربراری نہ ہوئی تو ظالم بادشاہ کا غصہ اور بڑھا اور اُس نے عورتوں کو زناکاری اور بچوں کو حرامی اور مردوں کو ایسے جرائم کا مددگار سمجھ کر قتل کرایا۔ کہتے ہیں کہ تین کروڑ آدمی اس جرم میں تیغ سیاست کا شکار ہوئے۔ آخر کار ایک کمہار قوم کی پارسا عورت کے ہاتھ لگانے سے پتھر اپنی جگہ سے ہٹا اور یہ واقعہ عجائب روزگار میں سمجھا گیا۔ یہ راجہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس نے آگ میں جل کر اپنی جان دی

راجہ گوپادت بہت بڑا فاضل تھا۔ اس نے اپنے انصاف کی وجہ سے اپنے دائرۂ حکومت کو بہت بڑھایا۔ جانوروں کی قربانی سارے مُلک میں یک قلم موقوف کی گئی اور پرہیزگار و شریف اشخاص نے گوشت خواری بالکل ترک کر دی۔ جو مندر کہ اس وقت کوہ سلیمان پر موجود ہے وہ اسی راجہ کے وزیر کا تعمیر کردہ ہے۔

راجہ جدشتر نے اپنی حکومت کے ابتدائی عہد میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی، لیکن قلیل مدت کے بعد اس کی نفس پرستی اور اُس کے حاشیہ نشینوں کے سفلہ پن نے رعایا کو برگشتہ کر دیا۔ راجہ اور رعایا کے یہ تعلقات دیکھ کر تبت اور ہندوستان کے فرمانرواؤں نے اس پر غلبہ پانے کی آرزو کی۔ کشمیر کے اراکین سلطنت نے یہ حالت دیکھ کر راجہ کو قید کر دیا۔

راجہ بنجر کے زمانے میں آفتاب کے برج اسد میں داخل ہونے سے شدید برف باری ہوئی اور ملک عالمگیر قحط کی وجہ سے تباہ و برباد ہوا۔

راجہ جنیدر کا ایک وزیر بڑا عاقل اور سمجھدار تھا۔ یہ وزیر مالک کا وفادار، نیک خصلت اور نفس پرستی اور ریاکاری سے کوسوں دور تھا۔ اُس کے

ہمعصروں کو وزیر کی حالت پر حسد ہوا۔ کور باطن و ظاہر پرست حاسدوں نے اُس کی تباہی پر کمر باندھی اور اندرونی سازشوں سے نیک سیرت وزیر کے اقتدار کو گھٹانے لگے۔ قاعدہ ہے کہ ایسے موقع پر حکّام کو غمّازی اور راستی کی شناخت میں دھوکا ہو جاتا ہے اور انھیں صحیح فیصلہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ حکمرانوں پر حاسدوں کی غمّازی کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ خود حسد کی برائیاں انھیں یاد نہیں رہتیں، چنانچہ یہ نیک سیرت دیوان بھی دشمنوں کی مکاری کا شکار ہوا اور عہدۂ وزارت سے معزول ہو کر گوشۂ گمنامی میں بٹھا دیا گیا۔ چونکہ یہ مدبّر شخص قسمت کی نیرنگیوں اور تقدیر کی گردشوں کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ اُس پر اپنے ادبار کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا اور خندہ پیشانی کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ اُس کے بد باطن دشمنوں نے یہ افواہ اُڑائی کہ معزول وزیر سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ راجہ اس مرتبہ بھی اپنی ناعاقبت اندیشی کا شکار ہوا اور غریب وزیر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ قلیل زمانے کے بعد اُس کے روحانی مرشد کا گزر اُس راستے سے ہوا جہاں وزیر کا لاشہ پڑا ہوا تھا۔ مرشد نے دیکھا کہ متوفی کی پیشانی پر مرقوم ہے کہ وزیر کا نوشتۂ تقدیر یہی تھا کہ وہ اپنے عہدے سے معزول ہو کر دشمنوں کی نگاہ میں ذلیل ہو اور اس کے بعد پھانسی پائے، لیکن اس کے ساتھ اُس کی قسمت میں یہ بھی لکھا ہے کہ مرنے کے بعد پھر وہ زندہ ہو اور اس دوسری زندگی میں تخت سلطنت پر بیٹھ کر حکمرانی کرے۔ مرشد اس عبارت کو پڑھ کر حیران ہوا اور اُس نے لاشے کو اُٹھا کر ایک جگہ حفاظت کے ساتھ رکھ دیا اور خدا سے لو لگائی۔ اس واقعے کو بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ ایک رات اُس کے لاشے کے گرد ارواح کا مجمع ہوا اور اُن کی افسوں سازی سے اس قالب بیجان میں روح نے دوبارہ حلول کیا۔ آخر وزیر نے اس دوسری زندگی میں جلد مرتبۂ حکمرانی حاصل کر لیا، لیکن دُنیائے فانی کی حقیقت سے آگاہ ہو کر اپنے کو ان جھگڑوں سے علیحدہ کر کے گوشۂ عافیت میں بیٹھ رہا۔

میگھ واہن۔ یہ راجہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے سارے زمانے میں مشہور رہا۔ اس فرمانروا نے ہندوستان میں دریائے شور کے کنارے تک

امن و امان کا سکّہ بٹھا دیا۔

راجہ بیرن نے لاولد وفات پائی اور اعیان کشمیر نے راجہ بکرماجیت فرمانروائے ہندوستان کو اپنا حکمراں تسلیم کیا۔

راجہ ماترگپت، کشمیر کا ایک فاضل برہمن تھا، راجہ بکرماجیت نے اُس کی دانش و علم سے فائدہ اُٹھایا لیکن اُس کی دُنیاوی قدر افزائی کچھ نہ کی۔ قلیل مدت کے بعد بکرماجیت نے ماترگپت کو کچھ نقد دے کر رخصت کیا اور اُسے ایک سربمہر لفافہ دیا کہ راجہ کا یہ فرمان اعیان کشمیر کو پہنچا دے۔ ماترگپت اپنی ناکامیٔ قسمت پر روتا ہوا مایوس و خستہ حال کشمیر پہنچا اور اُس نے بکرماجیت کے حکم کی تعمیل کی۔ راجہ کا سربمہر فرمان کھولا گیا اور اس میں مرقوم تھا کہ نامہ برنے قابل قدر خدمتیں انجام دی ہیں جس کا اب تک اسے صلہ نہیں ملا۔ اراکین کشمیر کو چاہیئے کہ اس خط کے دیکھتے ہی کشمیر کی عنان حکومت ماترگپت کے سپرد کر دیں اور درصورت نافرمانی شاہی قہر و غضب نازل ہونے کا خوف دل سے نہ بھلائیں۔ اعیان سلطنت نے نامہ پاتے ہی مجلس شوریٰ منعقد کی، آخرکار سبھوں کی اتفاق رائے سے ماترگپت کشمیر کا راجہ تسلیم کیا گیا۔

راجہ پرورسین جلاوطن ہو کر ہندوستان وارد ہوا اور غربت کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ ایک روشن ضمیر فقیر نے اُسے مرتبۂ حکمرانی تک پہنچنے کی خوشخبری سنائی۔ اس مژدے کو سُن کر پرورسین کے دل میں ہمت پیدا ہوئی اور وہ نگرکوٹ پہنچا۔ نگرکوٹ کو اُس نے فتح کر لیا۔ اس زمانے میں بکرماجیت فوت ہو چکا تھا، ماترگپت بکرماجیت کے مرتے ہی تخت سلطنت سے علٰحدہ ہوا، اور بنارس پہنچ کر گوشہ نشین ہو گیا۔ پرورسین نے اپنے عدل و انصاف سے تمام ہندوستان کو آباد و معمور کیا اور خود بقائے دوام حاصل کی۔ کشمیر کا دارالحکومت سری نگر اسی راجہ کا بسایا ہوا ہے، پرورسین کے زمانے میں سری نگر ایسا معمور تھا کہ چھ لاکھ گھر اس شہر میں آباد ہو گئے۔ پورسین نے اپنی عالی ہمتی سے کشمیر کا گیارہ سال کا خراج ماترگپت کے پاس بنارس میں بھجوا دیا۔ ماترگپت نے یہ تمام دولت مستحق اور حاجتمندوں کو تقسیم کر دی۔

راجہ رناوت، صاحب عدل و انصاف حکمراں تھا۔ اس راجہ نے بیشمار فتوحات حاصل کیں۔ کشتوار کے نواح میں دریائے چناب کے قریب راجہ مع اپنے اہل و عیال و خاندان اور اپنے مقرب دربانوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ایک غار میں داخل ہو کر ناپید ہو گیا۔ اس راجہ کے متعلق تعجب انگیز افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔

راجہ بالادت نے ہندوستان فتح کیا اور دریائے شور تک تمام حصۂ زمین اپنے قلمرو میں داخل کیا۔

راجہ چندرا پیڈ کے عہد حکومت میں ایک برہمن کی زوجہ دادخواہ ہو کر راجہ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اُس نے کہا کہ میرا شوہر قتل کیا گیا ہے لیکن قاتل کا نام و نشان معلوم نہیں ہے۔ راجہ نے سوال کیا کہ تجھ کو کسی شخص پر شبہہ ہے یا نہیں، عورت نے کہا کہ میرا شوہر نیک خصلت تھا اور بظاہر اُس کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ لیکن فلاں شخص سے اور میرے شوہر سے مسائل حکمت پر اکثر بحث ہوا کرتی تھی۔ یہ شخص راجہ کے حضور میں حاضر کیا گیا لیکن اُس نے جرم سے قطعاً انکار کیا۔ مدبر آگ اور پانی کے حلفی فیصلے پر راضی نہ ہوئی کہ شاید یہ شخص ایسی صورت میں افسون و منتر کو استعمال کر کے اپنے کو جرم سے بری ثابت کر لے۔ راجہ نے عالم پریشانی میں خواب و خور اپنے اوپر حرام کر لیا۔ ایک روشن ضمیر فاضل نے راجہ کو خواب میں ایک منتر سکھایا اور یہ تعلیم دی کہ چانول کے آٹے پر اس منتر کو پڑھ کر آٹے کو پھیلاؤ اور جس شخص پر جرم کا گمان ہو اُس کو حکم دو کہ آٹے پر چلے اگر اُس آٹے پر دو اشخاص کے نقش قدم بن جائیں تو اس چلنے والے کو بطور مجرم گرفتار کر لو، اس ترکیب پر عملدرآمد کیا گیا اور حقیقت کا پتا چلا اور مجرم کو سزا دی گئی لیکن چونکہ برہمن کو قتل کرنا ناجائز تھا اس لئے ایک آہنی انسانی ڈھانچہ بے سر کا بنایا گیا اور مجرم کی پیشانی داغ اندوز کی گئی۔

راجہ للتادت نے مُلک کی ترقی و مرفہ الحالی کی طرف توجہ کی اور خدا کی مدد سے ایران و توران و فارس و ہندوستان و خطا و نیز دیگر معمورآباد و بلاد عالم پر قبضہ کیا اور انصاف و عدل کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس راجہ نے شمالی کوہ میں وفات پائی کہتے ہیں کہ

یہ راجہ ایک عابد رشی کی بد دعا سے پتھر ہو گیا، بعض اشخاص اس کی موت کا دوسرا ہی افسانہ بیان کرتے ہیں۔

راجہ جیا پیڈ نے اقتدار و عظمت حاصل کی اور ممالک فتح کئے۔ اس راجہ نے بنارس میں ننانوے ہزار نو سو ننانوے گھوڑے خیرات کئے، اسی طرح مال اہل حاجت کو تقسیم کیا۔ جیا پیڈ نے ضعیف العمر درباریوں سے سوال کیا کہ میرے جد راجہ للتادت کا لشکر تعداد و شمار میں میرے لشکر سے زیادہ تھا یا میری فوج اُس کے حشم سے زائد ہے۔ ان درباریوں نے جواب دیا کہ تمھارا لشکر اسی ہزار سکھپال ہے اور تیرے جد کے ہمراہ ایسے ہی ایک لاکھ پچیس ہزار سکھپال تھے، اسی اندازے سے دیگر حشم کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ راجہ ایک مہم میں ملک سے دور چلا گیا اور اس کے برادر نسبتی مسمی اجج نے کشمیر میں حکمرانی کا جھنڈا بلند کیا، راجہ کے درباریوں نے اپنے زن و فرزند کی محبت میں باغی کا ساتھ دیا اور حقیقی عزت و وقعت کو ظاہری جاہ و حشم پر قربان کیا۔ راجہ تن تنہا بنگالہ روانہ ہوا اور وہاں کی فوج کی مدد سے اپنے ملک پر بار دگر قابض ہوا۔ اجج اس معرکہ کارزار میں کام آیا۔

راجہ للتا پیڈ نے سفلہ مزاج اشخاص پر نوازش کی، یاوہ گو افراد کا بول بالا ہوا اور راجہ کے عاقل و فاضل درباریوں نے خلوت نشینی اختیار کی۔ راجہ کے وزیر نے کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر دربار سے کنارہ کشی کی۔

راجہ سنگرورما نے گجرات اور سندھ کو فتح کیا اور ملک دکن پر قبضہ کر کے حکومت والی دکن کو واپس کر دی۔ اس راجہ نے اگرچہ ابتدائے عہد حکومت میں سلامت روی سے کام لیا لیکن آخر تک اس روش کو سنبھال نہ سکا اور دولت دُنیا کے تباہ کُن نشے نے اُس کی آنکھوں پر غفلت کے پردے ڈال کر اُس کو ہر قسم کی بدی کا شیفتہ بنا دیا۔

راجہ جیسکر دیو کے عہد حکومت میں ایک برہمن کا کیسہ جس میں سو اشرفیاں تھیں گم ہو گیا۔ برہمن نے غم و غصہ میں جان دینے کا ارادہ کیا، چور کو برہمن کا حال معلوم ہوا اور اُس نے مالک مال سے سوال کیا کہ اگر اُس کو گم شدہ کیسہ مل جائے تو کس قدر اشرفیوں پر قناعت کرے گا۔ برہمن نے جواب دیا کہ یہ امر چور کی مرضی پر منحصر ہے۔ چور نے برہمن کو دس اشرفیاں واپس دیں۔ برہمن رنجیدہ خاطر ہوا اور راجہ کے حضور میں حاضر ہو کر واقعہ

بیان کیا اور داد خواہ ہوا۔ راجہ نے چور کو طلب کر کے حکم دیا کہ نوے اشرفیاں برہمن کو واپس کرے۔ اس فیصلے سے مراد یہ ہے کہ چور جس قدر رقم خود اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا تھا وہ برہمن کے حصے میں شمار ہو۔

سنیہ دیو کے عہد حکومت میں ایک شخص شاہ میر نام نے جو اُس زمانے میں مسلمان اور اپنے کو راجہ ارجن پانڈو کی اولاد میں ظاہر کرتا تھا راجہ کے دربار میں ملازم ہوا۔ اسی زمانے میں حاکم قندھار کے بخشی مسمی ذیجو نے کشمیر پر حملہ کر کے ملک کو تباہ و تاراج کیا۔ راجہ نے کوہستانی دروں میں پناہ لی اور رعایا سے بجبر رقم وصول کر کے روپیہ فاتح کے پاس بطور نذر روانہ کر کے رحم و کرم کا خواستگار ہوا۔ ذیجو سردی کے خوف سے واپس ہوا اور اُس کے بیشمار سپاہی برف میں ہلاک ہوئے۔ اس دوران میں حاکم تبت کے پسر مسمی رنجن نے ملک پر حملہ کیا۔ اس حلے سے ملک بیحد تباہ و تاراج ہوا اور عنان حکومت رنجن کے ہاتھ میں آگئی۔ اس راجہ نے اپنی بخشش و الطاف کی وجہ سے خاص شہرت حاصل کی۔ راجہ نے شاہ میر مذکور کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اُس کی مصاحبت و ارتباط کی وجہ سے دین اسلام قبول کیا۔

راجہ اودن دیو کی وفات کے بعد شاہ میر مذکور نے ایک خاص چاپلوسی اور سازش سے راجہ کی زوجہ سے نکاح کر لیا۔ شاہ میر نے ۷۴۲ہجری میں اپنے کو سلطان شمس الدین کے نام سے فرمانروا مشہور کر کے ملک میں اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا اور تمام مال و اسباب پر جس کی درآمد کشمیر میں ۱/۷ حصہ محصول مقرر کیا۔ شاہ میر کو اس سے پیشتر خواب میں بشارت ہوئی تھی کہ وہ ایک زمانے میں کشمیر کا بادشاہ ہوگا۔

سلطان علاء الدین نے حکم دیا کہ بدکار عورت اپنے شوہر کی میراث نہ پائے۔

سلطان شہاب الدین نے علم و کمال کی پرورش اور انصاف و عدل کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس بادشاہ نے نگرکوٹ و تبت و دیگر بلاد پر قبضہ کیا۔

سلطان قطب الدین کے عہد حکومت میں میر سید علی ہمدانی کشمیر تشریف لائے اور بادشاہ نے حضرت سید کی بیحد تعظیم و توقیر کی۔

سلطان سکندر تقلید پرست و متعصب فرمانروا تھا۔ اس بادشاہ نے

عالیشان بیت خانوں کو منہدم کرایا اور غیر مسلم رعایا کو تباہ و برباد کیا۔ سلطان سکندر کے عہد حکومت میں حضرت صاحبقراں نے ہندوستان فتح کیا اور دو ہاتھی بطور تحفہ سلطان سکندر کو روانہ کئے۔ سکندر شاہ نے دربار صاحبقرانی میں حاضر ہونے کے لئے اپنے مُلک سے سفر کیا لیکن اثنائے راہ میں اُس کو معلوم ہوا کہ امیر تیمور کی محفل میں یہ ذکر آچکا ہے کہ حاکم کشمیر ایک ہزار گھوڑے پیش کرے گا۔ سکندر شاہ اس بے بنیاد افواہ کو سُن کر واپس ہوا اور عدم حاضری کی معافی مانگی۔ علی شاہ نے زین العابدین کو اپنا جانشین بنایا اور خود سفر حجاز کے لئے روانہ ہوا لیکن بدخصلت یاوہ گو افراد کی ترغیب اور خود اپنے ارادے کی کمزوری کی وجہ سے کشمیر پر بار دگر حکمرانی کرنے کے لئے سفر سے واپس آیا اور حاکم جمو کی امداد سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو کر ملک پر قابض ہوا۔ زین العابدین پنجاب پہنچا اور جسرت کھکر سے امداد کا خواستگار ہوا۔ علی شاہ نے بشیار لشکر ہمراہ لے کر پنجاب پر حملہ کیا لیکن ایک شدید و خونریز معرکہ آرائی کے بعد شکست کھا کر گوشۂ گمنامی میں بیٹھا اور سلطان زین العابدین بار دگر کشمیر کا فرمانروا قرار پایا۔ جسرت کشمیر سے رخصت ہو کر دہلی پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھا لیکن سلطان بہلول لودھی نے شکست کھا کر کشمیر واپس آیا اور سلطانی لشکر کی امداد سے پنجاب پر قابض ہوا۔ زین العابدین نے تبت و سندھ فتح کئے۔ یہ بادشاہ بیحد عاقل و حکیم و صلح کُل سیاست کا بہترین ماہر تھا۔ عام و خاص تمام اشخاص اُس کو خدا کا مقبول ترین بندہ خیال کرتے اور بادشاہ کو اولیاء اللہ کے گروہ میں داخل سمجھتے ہیں۔ بادشاہ کی بابت مشہور ہے کہ یہ اپنی روح کو قیود بدن سے آزاد کر سکتا تھا۔ زین العابدین نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ قوم چک کے عہد حکمرانی میں مُلک کی حکومت اس خاندان سے منتقل ہو کر فرمانروایان دہلی کے قبضہ و اقتدار میں چلی جائے گی۔ چند سال کے بعد بادشاہ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ اس بادشاہ نے اپنی خوبی فطرت و رعایا پروری کی وجہ سے جزیہ اور گاؤکشی کے مراسم مٹا دئے اور جرمانہ و پیشکش وغیرہ کے قواعد یکقلم منسوخ کئے۔ جریب پر قدرے اضافہ کیا اور اپنے ذاتی اخراجات کو تانبے کی ایک کان کی آمدنی پر محدود کر دیا۔ بادشاہ مریضوں کا خود علاج کرتا اور مشکل امراض کی نہایت آسانی کے ساتھ معقول تشخیص کرتا تھا۔ چور اس عہد میں پابزنجیر کر کے عمارات کی تعمیر میں لگائے گئے اور بادشاہ کی مہربانی سے

صید افگنی کا مشغلہ بالکل ناجائز قرار پایا اور خود بادشاہ نے بھی گوشت خواری سے کنارہ کشی اختیار کی۔ سلطان زین العابدین نے بیشمار عربی و فارسی و کشمیری و ہندی کتابوں کے ترجمے کرائے، اس بادشاہ کے عہد میں ایران و توران کے مشہور اہل موسیقی کشمیری دربار میں جمع ہوئے جن میں میاں ملا عودی خراسانی جو خواجہ عبد القادر کے بیواسطہ شاگرد تھے اور ملا جمیل جو فن نغمہ و مصوری کے بےمثل اُستاد تھے، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سلطان ابو سعید نے تازی گھوڑے اور بختی اونٹ بطور تحفہ سلطان زین العابدین کے دربار میں روانہ کئے اور سلطان بہلول لودھی بادشاہ دہلی اور سلطان محمود گجراتی نے اس بادشاہ سے مراسم دوستی جاری کئے۔

سلطان حسین ایک جرار لشکر کے ہمراہ پنجاب پر حملہ آور ہوا اور تاتار خاں کے مقابلے میں بارہا صف آرا ہو کر ملک کو تاراج و تباہ کیا۔

فتح شاہ کے عہد میں میر شمس الدین نام شاہ قاسم انوار کا ایک مرید عراق سے کشمیر آیا اور اُس نے نور بخشی مذہب کو رائج کیا۔ اس زمانے سے ملک میں شیعہ و سنیوں میں اختلاف پیدا ہو کر مذہبی جنگ شروع ہوئی۔

محمد شاہ کے سوّمی دور حکومت میں جبکہ اُس نے سلطان سکندر لودھی کی مدد سے سلطنت حاصل کی تھی، فردوس مکانی نے ہندوستان فتح کیا۔

سلطان ابراہیم لودھی کے عہد میں آبدال ماکری نے فردوس مکانی سے عرض کیا کہ اگر بادشاہ توجہ فرمائیں تو کشمیر کا ملک آسانی سے قبضے میں آسکتا ہے۔ شیخ علی بیگ و محمد جان و محمود خاں کشمیر روانہ کئے گئے۔ ان امیروں نے اگرچہ ملک فتح کر لیا لیکن اہل کشمیر کی سازشوں سے ملک کو ضبط میں نہ لا سکے اور پیشکش وصول کر کے واپس آئے۔ ان امیروں کی واپسی کے بعد نازک شاہ بادشاہ قرار پایا۔ محمد شاہ نے جب بار چہارم عنان حکومت ہاتھ میں لی اُس وقت جنّت آشیانی فرمانروائے ہندوستان تھے۔ جس زمانے میں کہ میرزا کامران لاہور میں مقیم تھا انھیں امیروں نے جو پیشتر کشمیر کی مہم پر نامزد کئے گئے تھے، میرزا کے دلنشین کر دیا کہ ملک کشمیر نہایت آسانی سے فتح ہو سکتا ہے۔ میرزا کامران نے محرم کوکہ کو انھیں امیروں و نیز ایک لشکر کے ہمراہ اس مہم پر نامزد کیا اور محرم کوکہ نے ملک پر

قبضہ کیا۔ اس ہنگامے میں شدید خونریزی ہوئی اور میرزائی لشکر کے بیجا مظالم نے رعایا کو بغاوت پر مجبور کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چغتائی لشکر صلح کر کے واپس آیا۔ سنہ ۹۳۰ ہجری میں سلطان سعید جان کاشغری کے حکم سے سلطان کا فرزند مسمی سکندر جان اور میرزا حیدر دس ہزار کی جمعیت کے ہمراہ تبت والار (لاہور) کی راہ سے کشمیر پر حملہ آور ہوئے اور بیشمار مال غنیمت حاصل کر کے قلیل مدت کے بعد حریف سے صلح کی اور ملک سے واپس ہوئے۔ سنہ ۹۴۸ ہجری میرزا حیدر نے جنت آشیانی کے حکم اور اہل کشمیر کے ایک گروہ کی رہنمائی سے بار دگر کشمیر پر حملہ کیا جیسا کہ پیشتر معرض تحریر میں آچکا ہے۔ میرزا حیدر نے اس مرتبہ تبت کلاں کے ایک حصے پر قبضہ کیا۔ کاجی چک ہندوستان آیا اور شیر خاں سے ایک امدادی لشکر لے کر کشمیر پہنچا اور میرزا حیدر کے مقابلے میں صف آرا ہوا اور حریف سے شکست کھائی۔ مرزا نے نرمی و دوستی سے اہل کشمیر کو اپنا بہی خواہ بنایا۔ چنانچہ کشمیر کے باشندے نازک شاہ کا خطبہ پڑھتے تھے اور میرزا، جنت آشیانی کے نام سے منبر و سکہ کو زیب و زینت دیتا تھا۔

اس زمانے میں یہ ملک شاہی قلمرو میں داخل اور بیشمار ایرانی و تورانی کشمیری نسل کے مختلف قبائل و اقوام کا مسرت انگیز ملجا و ماوی ہے۔

سرکار پکلی[1]

اس کا طول ۳۵ کوس اور عرض پچیس کوس ہے۔ اس سرکار کے پورب کشمیر اور شمال میں کتور ہے۔ پکلی کے جنوب میں کھکروں کا ملک اور بجانب غرب اٹک بنارس واقع ہے۔ صاحبقراں امیر تیمور نے ایک گروہ کو اس ملک کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں اسی گروہ کی اولاد یہاں آباد ہے۔ پکلی کے کوہستان میں ہمیشہ برف باری ہوتی ہے اور جنگلوں میں کبھی کبھی سردی گرمی سے زیادہ

---

[1] اس سرکار کے پرگنوں کے نام مشخص نہیں ہیں۔

ہوتی ہے۔ بارش کا موسم تقریباً ہندوستان کی بارش کے مماثل ہے۔ ملک تین
دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے۔ کشن گنگ، بہت اور سندھ۔ اس ملک کی زبان
کشمیر، ہندوستان اور زابلستان، کسی ملک کی زبان سے نہیں ملتی۔ اس ملک میں
چینا اور جو کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ میووں میں زرد آلو، شفتالو اور چہار مغز
خودرو ہیں۔ پکلی میں پھلوں کی زراعت کا دستور نہیں ہے۔ اس ملک کے شکاری
جانور اور گھوڑے، اونٹ اور بھینس میانہ قد کے ہوتے ہیں اور بکریاں اور مرغیاں
کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اس ملک کے اکثر فرمانروا راجگان کشمیر کے
باجگزار ہیں۔

سرکار سواد

اس سرکار میں سرکار ہی کو ضلع کہتے ہیں۔ بنیر، سواد اور بجوڑ ان کے نام ہیں۔
بنیر سولہ کوس لانبا اور بارہ کوس چوڑا ہے۔ اس کے مشرق جانب پکلی، شمال کی طرف کتور و
کاشغر جنوب میں اٹک، بنارس اور مغرب کی سمت ملک سواد واقع ہے۔ ہندوستان
سے سواد جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک راہ درۂ شیرخاں سے مڑتی ہے اور
دوسرا راستہ کوتل ملندری سے گزر کر طے کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ دونوں راستے
دشوار گزار ہیں لیکن پہلی راہ دوسرے راستے سے بھی زیادہ سخت ہے۔
سواد چالیس کوس طویل اور پانچ سے پندرہ کوس چوڑا ہے۔ اس کے
پورب بنیر اور کتور و کاشغر، دکھن بگرام اور پچھم کی طرف بجوڑ واقع ہیں۔ اس
علاقے میں فراواں درے ہیں۔ درۂ دمغار کاشغر سے ملا ہوا ہے۔ اس درے کے
قریب قصبۂ منگلور آباد ہے جو حکام علاقہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں نہ جاڑا زیادہ
ہوتا ہے اور نہ گرمی تیز ہوتی ہے۔ اس علاقے میں برفباری ہوتی ہے لیکن
جنگلوں میں تین یا چار روز سے زیادہ برف نہیں پڑتی۔ اس کے کوہساروں میں
بارہ مہینے برابر جاڑا رہتا ہے۔ ہندوستان کی بارش کا موسم یہاں کی بہار کا موسم ہے
بارش بھی اچھی ہوتی ہے۔ اس ملک کی خزاں اور یہاں کی بہار دونوں دلکش ہ

فرحت بخش ہیں، یہاں ہندوستان اور توران دونوں ممالک کے پھول پائے جاتے ہیں
اور بنفشہ و نرگس کے جنگل کے جنگل لہلہاتے ہیں، خودرو میوے ہر قسم کے
بکثرت پیدا ہوتے ہیں، یہاں کے شفتالو اور ناشپاتیاں اچھی ہوتی ہیں۔ شکاری
جانوروں میں باز وجرہ و شاہین اچھے ہوتے ہیں۔ اس علاقے میں لوہے کی ایک
کان بھی ہے۔

بجوڑ، اس کا طول پندرہ کوس اور عرض پانچ سے دس کوس تک ہے
اس ملک کے مشرق میں سواد، شمال میں کتوڑ اور کاشغر، جنوب میں بگرام اور
مغرب میں کنیر نور کل واقع ہیں۔ اس میں بہت سے درے ہیں جن کا راستہ
کابل سے ہے اور جو بجوڑ آکر ختم ہو گئے ہیں۔

یہاں ایک قدیم اور پرانی یادگار ہے جس میں بڑا مضبوط قلعہ ہے۔
یہ قلعہ حکام کا صدر مقام ہے۔ امیر سید علی ہمدانی نے اسی جگہ وفات پائی
اور ان کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ ختلان لے جا کر لاش وہیں
پیوند خاک کی گئی۔ یہاں کی آب و ہوا سواد کے موسم سے مشابہ ہے فرق
اتنا ہے کہ بجوڑ میں سردی اور گرمی دونوں سواد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس علاقے میں
داخل ہونے کے تین راستے ہیں۔ ایک راستہ دانش کول کہلاتا ہے جو ہندوستان
سے سیدھا بجوڑ تک چلا گیا ہے اور دو راستے کابل سے بجوڑ تک آئے ہیں،
ان میں سے ایک کا نام شمج ہے اور دوسرے کو کنیر و نور کل کہتے ہیں۔ ان تینوں
راستوں میں دانش کول کی راہ سب سے زیادہ آسان گزار ہے۔ اس علاقے سے
ملحق اور پہاڑ اور دریائے کابل و سندھ کے درمیان ایک جنگل ہے جو تیس کوس لانبا
اور بیس سے پچیس کوس تک چوڑا ہے۔

اس سرکار کے جنگل اور پہاڑ سب کے سب یوسف زئی قبیلے کے
افغانوں سے آباد ہیں۔ میرزا الغ بیگ کابلی کے زمانے میں یہ قبیلہ کابل سے جلاوطن
ہو کر اس سرکار میں قیام پذیر ہوا۔ ان افغانوں نے سرکار سواد کو یہاں کے فرمانرواؤں
سے جو اپنے کو سکندر ذوالقرنین کی دختری اولاد میں بتاتے تھے چھین لیا اور
خود یہاں متوطن ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ مغلوب فرمانروا نے اپنے چند دفینے یہیں

چھوڑ دئے اور خزانوں کا محافظ اپنے اعزہ کے ایک گروہ کو مقرر کیا۔ اس گروہ کی اولاد اب تک اس سرکار میں آباد و موجود ہے اور اس وقت تک یہ گروہ اپنے کو سکندر کی اولاد جانتا اور اپنا نسب نامہ ذوالقرنین تک ملاتا ہے۔

جہاں پناہ کے عہد معدلت میں اس مُلک کے باشندوں میں بعض بدبخت تو تہ تیغ کئے گئے اور بعضوں نے زندان اسیری میں زندگی کاٹی اور بعض خوش نصیب بادشاہی اطاعت گزاروں میں داخل ہو کر اب تک زندہ و سلامت ہیں۔

سرکار دورونیون و عیسیٰ خیل

یہ خطہ ملک کابل سے جنوب و مشرق میں واقع ہے اور اس حصے میں زیادہ تر شیرانی، کررانی اور وزیری قبیلوں کے لوگ آباد ہیں۔

سرکار قندھار

یہ سرکار اقلیم سوم میں داخل ہے اور قلات بنجارہ سے غور و غرجستان تک تین سو کوس طویل سندھ سے فرہ تک دو سو کوس چوڑی ہے۔ اس کے شرق میں سندھ شمال کی طرف غور و غرجستان ہیں۔ اس کے جنوب میں سیوی اور غرب کی جانب ملک فرہ کی سرحد سے ملا ہے۔ کابل اور غزنی اس سرکار کے مشرق و شمال میں واقع ہیں قندھار کے کوہستان ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں لیکن شہر میں برفباری بہت کم ہوتی ہے۔

قندھار میں اٹھارہ دینار کا ایک تومان ہوتا ہے اور ایک تومان آٹھ سو درم کے برابر ہے۔ خراسانی تومان کی قیمت تیس روپے ہے اور عراقی تومان چالیس روپے پر چلتا ہے۔

غلے کی خرید و فروخت اکثر خروار کے وزن اور حساب سے ہوتی ہے۔ ایک قندھاری خروار چالیس قندھاری اور دس ہندوستانی منوں کے برابر ہوتا ہے۔

ضلع کا دار الحکومت قندھار ہے۔ اس کا طول البلد ۱۰۷ درجے چالیس دقیقے اور عرض البلد ۳۳ درجے تین دقیقے ہے۔ قندھار میں دو قلعے ہیں۔ گرمی کا موسم بہت سخت ہوتا ہے۔ جاڑوں میں ٹھنڈ بہت کم ہوتی ہے لیکن دے اور بہمن میں برتن برف سے بھر جاتے ہیں۔ ہر تیسرے یا چوتھے سال برفباری سے بدنوں میں تازہ جان پیدا ہو جاتی ہے۔ شہر میں پھول اور پھل دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کا گیہوں بہت سفید ہوتا ہے جسے تحفے کے طور پر دور دراز ملکوں میں لے جاتے ہیں۔ قندھار سے پانچ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جسے اژدر کوہ کہتے ہیں۔ اس پہاڑ میں ایک عجیب وغریب غار ہے جو غارِ جمشید کے نام سے مشہور ہے۔ لوگ چراغ جلا کر اس درے میں داخل ہوتے ہیں لیکن ہوا کے مسدود ہو جانے سے دم ایسا گھٹنے لگتا ہے کہ انسان آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ اس غار کے پھیلاؤ کا پورا اندازہ نہیں ہو سکا۔ قلات سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کے ایک طرف ایک عجیب وغریب غار ہے جسے غار شاہ کہتے ہیں۔ اس غار میں دو قدرتی ستون ہیں جن میں ایک تو بیس گز لانبا غار کی چھت سے بالکل ملا ہوا ہے۔ اس ستون سے پانی گرتا ہے جو ایک حوض میں جو پائے ستون کے قریب ہے، جمع ہوتا ہے۔ دوسرا ستون گیارہ گز لانبا ہے۔ دریائے ہرمند کا پانی پہاڑوں کے دامن سے بہتا ہوا یہاں سے گزرتا ہے۔ ہرمند کے معنی بابرکت کے ہیں اور اس کا سرچشمہ کابل اور بلخ کے درمیان میں ہے۔ مولانا معین الدین تاریخ خراسانی میں لکھتے ہیں کہ اس دریا سے ہزار نہریں سیراب ہوتی ہیں۔ سولہ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ کے دامن میں ایک میدان ہے جو نیتل کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم زمانے میں ساری زمین متعدد چشموں سے سیراب ہوتی تھی۔ یہاں خربزے بہت اچھے اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ پہاڑ مختلف اور خوشگوار چشموں کا منبع ہے۔ یہاں لوہے کی ایک کان بھی ہے اور پہاڑ کے دامن میں قدیم زمانے کا بنایا ہوا لوہے کا ایک تنور موجود ہے۔ اسی تنور میں لوہے کو گلاتے اور اسے صاف کرتے تھے۔

غزنی قندھار بہت لانبا اور گرم ملک ہے۔ دریائے ہرمند اس خطے کے درمیان سے گزرتا ہے۔ قندھار کا یہ حصہ ایک طرف زمین داور سے اور دوسری جانب

سیستان سے ملا ہوا ہے۔ دریا کے دونوں جانب بہت سے قلعے ہیں اور زراعت بہت اچھی ہے۔ اس نواح میں کسی زمانے میں ایک بہت بڑا شہر آباد تھا۔ یہ شہر حاکمان غور کا پایۂ تخت تھا۔ خاندان شاہی کی اکثر عمارتوں کے شکستہ آثار اب بھی کثرت سے کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔

ہرمند اور قندھار کے درمیان دُنیا کا مشہور ترین شہر تیمند واقع ہے۔ قدیم زیجات میں اس شہر کا تفصیلی حال مرقوم ہے۔

اس مُلک میں گیہوں اور جو کو سفید ربیع کہتے ہیں اور ساٹھ گز کی جریب سے پیمائش کرتے ہیں لیکن تیس گز کا شمار حجاز کے حساب کے مطابق کرتے ہیں۔ ہر گز حجاز کے رواج کے مطابق ۴۲½ انگشت کا ہوتا ہے اور سب کا مجموعہ چون گز قندھاری کے برابر ہوتا ہے۔ خالصے کی زمین میں جتنی پیداوار ہوتی ہے اُس میں ہر دس خروار میں دو خروار دیوان بصیغۂ مال وجہات وصول کر لیتا ہے۔ پیداوار کا اعلیٰ یا ادنیٰ ہونا سات مختلف نشانوں سے بتلایا جاتا ہے۔ دفتر مالگزاری میں اعلیٰ قسم کی زمین کا امتیازی نشان حرف ع ہے جو زمین کی پیمائش میں ایک جریب ہوتی ہے۔ اس کی پیداوار عام طور پر تین خروار سمجھ لی جاتی ہے اور اسی انداز سے کے موافق ہر تین خروار میں چوبیس من غلہ مالگزاری میں لیا جاتا ہے، اوسط درجے کی زمین کا نشان حرف ط ہے۔ اس تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	زمین کی قسمیں	نشانات امتیازی	پیداوار بحساب خروار	مالگزاری حساب میں
۱	اعلیٰ	ع	۳	۲۴
۲	اعلیٰ و اوسط	ع ط	۲½	۲۰
۳	اوسط	ط	۲	۱۶
۴	اوسط و ادنیٰ	ط د	۱½	۱۲
۵	ادنیٰ	د	۱	۸
۶	ادنیٰ ادنیٰ	دد	۳۰ من	۶
۷	ادنائے ادنیٰ	دو	۸	۴

لیکن بزرگستر انتظام معقول نہیں کر سکتا تو پیداوار تین مساوی حصوں میں تقسیم کی جاتی ہے

جن میں دو حصّے کاشتکار کو دیے جاتے ہیں اور تیسرا حصّہ بار دگر تین مساوی حصّوں پر منقسم کیا جاتا ہے۔ ان حصّوں میں دو حصّے محکمۂ مالگزاری میں داخل ہوتے ہیں اور تیسرا حصّہ اتفاقی واقعات وحوادث کے اخراجات کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ انگور کی مالگزاری بھی کسی خاص معاہدے یا مقررہ رقم پر ادا کی جاتی ہے۔ آخری صورت میں چند تجربہ کار ماہر گل باغ کی پیداوار کا تخمینہ کرتے ہیں اور ہر خروار کے عوض چار بابری وصول کرتے ہیں فردوس مکانی جنت آشیانی کے عہد حکومت میں دو بابری چار تنگے کی رقم مقرر کر دی گئی تھی۔ بابری وزن میں ایک مثقال ہے اور قیمت میں ½ ۲ بابری ایک روپے کے مساوی ہیں۔ ان ہر سہ پیداوار کے علاوہ دیگر نو اجناس پر جو سبزبری کے نام سے مشہور ہیں ہر جریب پر ½ ۷ بابری وصول کی جاتی ہیں مگر پیشتر صرف پانچ بابری وصول کرتے تھے۔ سبزبری اشیا کے نام حسب ذیل ہیں۔

شالی، خربزہ، تربوز، شلجم، خشخاش اور کاہو۔

ان اشیا کے علاوہ دیگر پیداوار پر پیشتر دو بابری وصول کی جاتی تھیں۔ ترکمان تین بابری وصول کرتے تھے۔ جیسا کہ گرم سیر میں بھی قندھار کی طرح سفیدبری پیداوار تین انباروں میں تقسیم کی جاتی ہے اور تمام فصلیں جن کی پیداوار پر ایک مقررہ رقم وصول کی جاتی ہے حرف ع اور ط سے نشان زد کی جاتی ہیں۔ ہر جریب میں گرم سیر کی پیداوار کے بجاس من جو قندھار کے بیس من ہوتے ہیں۔ وصول کرتے ہیں۔ گرم سیر کا خروار سو من کا ہوتا ہے جو ہندوستان کے دس من کے برابر ہے اور انگور کی مالگزاری کا وہی دستور ہے جو قندھار میں ہے۔ سبزبری کی تمام پیداوار میں فی جریب دو بابری رقم مالگزاری قرار دی گئی ہے۔ زمین داور میں بھی مذکورۂ بالا طریقے کے مطابق سبزبری کی پیداوار تین انباروں میں تقسیم کی جاتی ہے اور ہر جریب پر ایک داوری خروار بطور محصول لے لیا جاتا ہے۔ داوری خروار ایک خروار قندھاری اور دس من کے برابر ہوتا ہے۔ دیگر اشیا کے متعلق ہر تین جریب پر ایک خروار وصول کرتے ہیں۔

سرکار قندھار

اسمائے محال	تومان	دینار	گوسفند اسپ	خروار غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
چوبیس محل	۸۱۱۴ ½	۳۹۶۰۰	گوسفند ۴۵۷۷۵ اسپ بلوچی ۴۵	۳۷۵۲۹۷۷ خروار چاول من ۲۴۰ آٹا خروار ۲۰ گھی من ۲۰	۱۳۸۷۵	۲۵۲۲۶۰	۰
قندھار	نقد ۵۲۷۰	۰	۰	خروار ۳۵۱۲۰	۵۵۰	۱۰۰۰	۰

توابع شرقی قندھار

اسمائے محال	تومان	دینار	گوسفند اسپ	خروار غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
ولایت دوکی۔ کچی اینٹ کا قلعہ ہے	تومان نقد ۶		گوسفند ۱۲۰۰۰ اسپ بلوچی ۱۵	خروار غلہ ۱۸۰۰	۵۰۰	۱۰۰۰	افغان قبائل ترین وکاکر
ولایت پشنگ۔ اس مقام میں کچی اینٹ کا قلعہ قدیم سے موجود ہے۔	تومان نقد ۳۳	۱۰	گوسفند ۳۲۰۰	خروار غلہ ۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۰
ولایت شال اس مقام میں مٹی کا قلعہ ہے	تومان نقد ½ ۴	۰	گوسفند ۹۴۰	خروار غلہ ۷۸۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	افغان کاسی وبلوچست
ولایت مشتنگ یہاں بھی مٹی کا قلعہ ہے	تومان ۱۰	۸۰۰۰		خروار غلہ ۴۷۰	۱۰۰	۵۰۰	افغان کاسی وبلوچست
ولایت خیل گری	تومان نقد ۱۲	۔	۔	خروار غلہ ۲۱۵	۲۰۰	۳۰۰	
الوس پنی	۰	۰	گوسفند ۶۰	۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	قوم افغان

اسمائے محال	تومان	دینار	[illegible]	خرواری غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	[illegible]
الوس ابدالی زمانۂ قدیم میں اس کی جمع ایک ہزار گوسفند تھی مگر قزلباشیہ کے عہد میں سو تومان مقرر ہو گئے۔	۰	۰	۰	۰	۴۰۰	۶۰۰	۰
الوس ابدالی (ابدانی)	۰	۰	گوسفند ۲۰۰۰	۵ خروار روغن زرد	۲۰۰۰	۳۰۰۰	افغان
الوس جیندی	تومان ۱۱	دینار جو ایک ۴۰۰۰ کہتے ہیں۔	۰	۰	۳۰	۲۰	۰
سرخ رباط بلوچاں۔ اس کی جمع بلدہ قندھار میں شامل ہے۔	۰	۰	۰	۰	۵۰	۵۰	۰
توابع جنوبی قندھار							
قلات بنجارہ اس میں مٹی کا مضبوط قلعہ ہے۔	۰	۰	اسپ [illegible] ۳۶، اونٹ ۳۰۰	۰	۵۰۰	۵۰۰	۰
شورابک	۰	۰	گوسفند ۱۲۰	۰	۲۰۰	۱۰۰	افغان
الوس بیگہ	۰	۰	گوسفند ۲۲۵	۰	۲۰۰	۳۰۰	افغان
الوس میرخانی	تومان نقد ۹	۰	گوسفند ۳۶۵۰	۰	۲۰۰	۴۰۰	افغان
الوس سوانی	۰	۰	گوسفند ۲۰۰	گھی من ۷	۵۰	۱۰۰	افغان

اسمائے محال	تومان	دینار	گوسفند	خروار و غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	اقوام
شمالی قندھار							
ولایت قلات ترلوک اس میں بھی مٹی کا قلعہ نہایت مضبوط ہے۔	تومان ۵۲۰	دینار نقد ۹۶۰	گوسفند ۶۳۲۶۴	خروار ۱۷۱۱ ایک من گھی ایک خروار چاول۔	۲۲۰۰	۳۸۲۰	افغانان غلزئی
ہزارہ دہلہ	۰	۰	گوسفند ۱۴۵۷۵	خروار غلہ ۲۰	۲۰۰	۵۰۰	۰
ہزار بنجہ بنجی	۰	۰	گوسفند ۱۶۰	۰	۱۵	۵۰۰	۰
ولایت ترین اس میں ایک مضبوط قلعہ ہے۔	۰	۰	گوسفند ۱۵۰	خروار غلہ ۱۰۰۰	۱۵۰۰	۳۰۰۰	قوم ہزارہ
غربی قندھار							
ولایت گرم سیر	تومان ۶۰۲	دینار نقد ۸۰۰۰	۰	خروار غلہ ۱۲۰۰۰	۲۰۰	۲۰۰۰	۰
ولایت زمین دارد	۰	۰	۰	۰	۱۲۰۰	۱۰۰۰	۰
الوس سیاہ خانہ	تومان ۴۲	۰	۰	۰	۳۰	۷۰	۰
قلعۂ کشک نخود۔ مٹی کا قلعہ ہے جمع قندھار میں شامل ہے۔	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار کابل

یہ سرکار اقلیم سوم وچہارم میں داخل ہے۔ اس کا طول اٹک بنارس سے جو دریائے سندھ پر واقع ہے ہندوکوہ تک سو کوس ہے اور اس کا عرض قراباغ قندھار سے

چغان سرائے تک سو کوس ہے۔ اس سرکار کے شمال میں ہندوستان واقع ہے۔ شمال و مغرب میں کوہستانی سلسلہ اور ملکِ غور، شمال کے درمیانی حصے میں آندراب، بدخشاں اور بالکل درمیانی حصے میں ہندوکوہ ہے۔ جنوب میں قربل اور نغر ہیں۔ اس صوبے کی آب وہوا ایسی خوشگوار ہے کہ اس کی تعریف زبانِ قلم سے ممکن نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں جاڑا شدت سے ہوتا ہے لیکن موسمی ٹھنڈ سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ سرد اور گرم مزاج ایسے باہم دست و گریبان ہیں کہ ایک دن میں انسان عالمِ سرد سے گرمی کی دُنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ چونکہ گرمی اور سردی کے زمانے میں زیادہ تفاوت نہیں ہوتا اور ایک موسم کے ختم ہوتے ہی دوسری فصل شروع ہوجاتی ہے اس لئے اس ملک میں ایلاق اور قشلاق، دونوں چھاؤنیوں (گرمی اور سردی کی چھاؤنیاں) کا بہت کم وجود پایا جاتا ہے۔ جنگلوں میں اور پہاڑوں پر شدید برفباری ہوتی ہے۔ فردوس مکانی فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی سمت جو کابل سے شمال کی جانب پڑتا ہے بادام چشمے کے سرے تک برفباری ہوتی ہے۔ یہ حالت فردوس مکانی کے عہد میں تھی لیکن اس زمانے میں تو اس شدید برفباری کی سرحد اور بڑھ گئی ہے اور بجائے بادام چشمے کے غلہ کی سرحد تک بلکہ درۂ خیبر کی گورگاہ تک برابر برف گرتی ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ گرمیوں میں بھی رات کو بغیر کچھ اوڑھے نیند نہیں آتی۔ مختلف قسم کے میوے یہاں پیدا ہوتے ہیں لیکن خربزہ اچھا نہیں ہوتا۔ زراعت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ ملک چاروں طرف سے بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور غنیم کو جلد جلد حملہ کرنا دشوار ہے۔ ہندوکش پہاڑ کابل کو بدخشاں اور بلخ سے جدا کرتا ہے۔ اس سرکار میں آنے کے سات راستے ہیں جن سے تورانی اپنے ملک سے کابل آتے ہیں۔ ان میں سے تین راستے وادیٔ پنجہیر کے دامن سے ہوکر نکلے ہیں جن میں سے سب سے اونچا راستہ درۂ خیبر کے اوپر ہے اس درے سے نیچے راستے کو طول کہتے ہیں اور فروترین راہ بازارک کے نام سے مشہور ہے۔ ان تینوں راہوں میں بہترین راستہ طول ہے لیکن جیسا کہ اس کے نام سے خود ظاہر ہے یہ راہ بہ نسبت دو دوسرے راستوں کے دراز ہے۔ سب سے سیدھا راستہ بازارک ہے۔ کوہ کلاں اور پروان کے درمیان سات اور اونچے راستے ہیں جن کو ہفت بچ کہتے ہیں۔ آندراب سے دو راستے نکلے ہیں جو درۂ کلاں کے کنارے تک آکر باہم مل گئے ہیں اور پھر ان کی راہ ہفت بچ کے راستے سے ہوکر نکلتی ہے۔ یہ راستہ بھی دشوار گزار ہے۔

تین راستے اور ہیں جو درۂ پروان سے غوربند تک چلے گئے ہیں۔ سب سے قریب تر وہ راہ ہے جو سنگی بولی (یا بکی بول) سے ہوتی ہوئی ڈکیان اور خنجان تک برابر چلی آتی ہے دوسری راہ درۂ قبچاق سے ہوکر نکلی ہے۔ یہ راستہ بھی دشوار گزار نہیں ہے تیسری راہ درۂ شبرتو سے نکلی ہے۔ موسم گرما میں جبکہ دریا چڑھ جاتے ہیں تو مسافر اسی راہ سے ہوکر بامیان اور طالقان ہوتے ہوئے بستی کا راستہ کرتے ہیں لیکن جاڑے کے زمانے میں عام طور پر آبدرہ کا راستہ سفر کے لئے پسند کیا جاتا ہے اس لئے موسم سرما میں سوائے اس راستے کے بقیہ تمام راہیں برفباری کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں۔

ایک راستہ خراسان سے قندھار جاتا ہے۔ یہ راستہ بالکل سیدھا ہے اور اس میں کوئی درہ نہیں ہے۔

ہندوستان سے کابل جانے کے پانچ راستے ہیں۔ کرپہ جودہ کوتل طے کرنے کے بعد جلال آباد چلا گیا ہے۔ اس راستے کا فردوس مکانی نے اپنی تصنیف میں ذکر نہیں کیا اور میرا خیال ہے کہ عہد بابری میں یہ راہ کھلی ہی نہ تھی۔ خیبر یہ راستہ قدیم زمانے میں بہت دشوار گزار تھا لیکن جہاں پناہ کے حکم سے راہ کی خرابیاں کچھ دور ہو گئی ہیں اور مسافر اب باربرداری کے جانوروں کو ساتھ لے کر نسبتہً آسانی سے سفر کی منزلیں طے کر لیتے ہیں۔ اس زمانے میں تورانیوں اور ہندیوں کا شارع عام یہی راستہ ہے۔ بنگش اس راستے میں دلنکوٹ کے گھاٹ پر پہنچ کر دریائے سندھ کو پار کرتے ہیں۔ چوتھا نغز اور پانچواں فرمل ہے جہاں چوپارہ گھاٹ پر پہنچ کر دریائے سندھ کو عبور کرتے ہیں۔

اس صوبے میں گیارہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر قبیلے کی زبان جدا ہے۔ ترکی مغولی، فارسی، ہندی، افغانی، پشتو، پراچی، گبری، برکی، لمغانی اور عربی۔

اس سرکار میں دو بڑے اور نامی قبیلے ہزارہ اور افغان ہیں اور اس ملک کی چراگاہیں انہی دونوں قبیلوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ہزارہ قوم کے لوگ ان چغتائی لشکریوں کی اولاد میں ہیں جن کو منکو قاآن نے ہلاکو خاں کی مدد کے لئے روانہ کیا تھا۔ ہلاکو خاں نے اس فوج کو اپنے فرزند نکودار اوغلان کی ماتحتی میں اس نواح میں بھیجا۔

یہ لوگ غزنی سے قندھار اور میدان سے سرحد بلخ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ خاندان کے قریب ہے جس میں تقریباً ایک تہائی سوار ہیں۔ گھوڑے، بکریاں اور بھیڑ ان کا مال ومتاع ہیں۔ اس قوم کا ہر گروہ حرص ولالچ کا بندہ ہے اور یہ باہم ایک دوسرے سے صفائی نہیں رکھتے اور نفاق وریاکاری برتتے ہیں۔

افغان اپنے کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ اُن کے مورث اعلیٰ کا نام ہی افغان تھا۔ افغان کے گھر میں تین بیٹے پیدا ہوئے۔ سربن، جس کی اولاد میں سربنی قبیلہ موجود ہے۔ غرغشت، جو غرغشتی قبیلے کے افغانوں کا مورث اعلیٰ ہے بٹن جسے بٹنی افغان اپنا جد اعلیٰ کہتے ہیں۔ ان تین قبیلوں کی اولاد بڑھی اور ہر قبیلے سے مختلف شاخیں مُلک میں پھیلیں۔ ہر شاخ اپنے خاندان کے سردار یا کسی مشہور شخص کے نام سے مشہور ہوئی چنانچہ ترین، بریچ، میانہ، خرشبین، شیرانی اور آرمڑ کا سجی ججند، خویشگی، کتانی، خلیل، مہمند زئی، داؤد زئی، یوسف زئی، کلیانی اور ترکلانی خاندان قبیلۂ سربن کی شاخیں ہیں اور سورانی (سرانی) جبلیم اورک زئی آفریدی، جگھانی، ختکی کرارانی، باور، منسوب، ناکر، ناغر، بانی، موانی، بتی اور تارین غرغشتی قبیلے میں داخل ہیں اور غلزئی، لودی، نیازی، لوحانی، سور، بنی، سروانی اور کبھور قبیلۂ بتن کے مختلف خاندان ہیں۔

کہتے ہیں کہ ست علی غوری نام ایک شخص نے جسے افغان متی کہتے ہیں، بٹن قبیلے میں کی ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کیا۔ جب یہ تعلق زیادہ بڑھا اور قریب تھا کہ قبیلے کی بدنامی ہوجائے تو اس قبیلے نے اپنی عزت اور آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے لڑکی کو غوری کے ساتھ بیاہ دیا۔ متی کے گھر میں اس افغانی لڑکی کے بطن سے تین بیٹے پیدا ہوئے جو غلزئی، لودی اور سروانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

بعض مورخین افغانوں کو قبطی النسل بتلاتے ہیں۔ ان مورخوں کا بیان ہے کہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس سے مصر میں آئے تو یہ قبطی مصر سے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزیں ہوئے۔ یہ داستان اتنی طویل ہے کہ اس مختصر میں اس کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے ناظرین کی تفریح طبع کے لئے چند سطریں ان کے احوال میں لکھ دی گئیں۔

بیشمار وحشی قبائل بھی ملک میں آباد ہیں جو خواجہ خضری، فاقشال، آوزبک، کلقلی، پراچی، بورچی، ملکدری، بہسودی، سید بائی، تفنگ انداز، عرب، گلہ بانی اور توکئی کے مختلف ناموں سے مشہور ہیں لیکن ان وحشی قبائل کے افراد کی تعداد اس قدر کثرت سے نہیں پائی جاتی جیسی کہ مذکورۂ بالا متمدن افغانیوں کی معرض بیان میں آچکی ہے اور اس زمانے میں ان میں سے بہت سے جاگیرداروں میں داخل ہو گئے ہیں۔

شہر کابل یہ شہر اقلیم چہارم میں داخل ہے۔ اس کا طول البلد ۱۰۴ درجے چالیس دقیقے اور عرض البلد ۳۴ درجے بتیس دقیقے ہے۔ کابل قدیم زمانے کے مشہور بہترین شہروں میں ہے۔ اس شہر کی بابت مشہور ہے کہ یہ جگہ پشتنگ کے زمانے میں آباد ہوئی اس میں مٹی کے دو مضبوط قلعے ہیں۔ قلعے کے غربی شمالی سمت ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو ملک کے لئے بیحد فیض رساں اور فائدہ مند ہے۔ قدیم زمانے میں ایک بادشاہ نے اس پہاڑی پر ایک عالی شان عمارت تعمیر کرائی تھی اور اسی مناسبت کی وجہ سے اس پہاڑی کو شاہ کابل کہتے ہیں۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر گڑھی ہے اور اس سے متصل مگر اس سے علٰحدہ ایک ڈھلواں بلندی ہے جسے عقابین کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بلندی قلعے سے کچھ اونچی ہے جہاں پناہ کے حکم سے یہ جگہ بھی قلعے کی حدود میں داخل کر لی گئی۔ اس پہاڑی کے دامن دلفریب پشتے اور دلکش باغ و فرحت افزا بھیل اور درختوں کے جھنڈ اور خاصکر شہر دار اخصوصیت کے ساتھ خوشنما و خوبصورت ہیں دو چشمے شہر کو سیراب کرتے ہیں۔ ایک چشمے کا نام جوئے خطیبان ہے یہ چشمہ للندر سے داخل ہوتا ہے اور شہر آرا میں گزرتا ہوا خاص شہر میں بہتا ہے۔ دوسرے چشمے کو جوئے پل مستان کہتے ہیں۔ اس چشمے کا پانی جوئے خطیبان سے زیادہ صاف و خوشگوار ہے۔ دیہہ یعقوب کے تنگ مقامات سے نکل کر دروازۂ دہلی کے سامنے سے گزرتا ہوا دیہہ معمور میں بہتا ہے۔ اس نواح میں ماہم آنگہ نام ایک نہر ہے جس سے مقامی آبادی کو بیحد آرام ہو گیا ہے۔ اس نہر سے قریب ہی ایک مقام ہے جسے کلکتہ کہتے ہیں یہ جگہ ایسی فرحت بخش ہے کہ اس کو دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک اور دلوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ شاہ کابل سے تین چشمے شہر کی طرف بہتے ہیں۔ ان چشموں میں سے ایک کے سرے پر خواجہ تہو کا مزار ہے، دوسرے چشمے کے دہانے پر عوام کے

عقاید کے موافق قدمگاہ خضر علیہ السلام ہے۔ تیسرے چشمے کے روبرو خواجہ عبد الصمد المعروف بہ خواجہ روشنائی کا مزار ہے۔

قدیم عہد کے عقلا کابل و قندھار کو ہندوستان کے دو دروازے کہتے تھے۔ ایک دروازے سے توران اور دوسرے سے ایران کی سرزمین میں داخل ہوتے تھے۔ مشہور ہے کہ ان دونوں دروازوں کی حفاظت اور نگہبانی سے ہندوستان کی سرزمین اہل ملک کو فاتحین کی پابجائی سے ایک حد تک محفوظ رہتی ہے۔

کابل میں بھی قندھار و سمرقند کی طرح پرگنوں کو جن میں قصبات و دیہات شامل ہیں توماں کہتے ہیں۔ توماں بگرام کو پرشاور کہتے ہیں۔ اس توماں کا موسم بہار بحید دلکش ہے۔ پرشاور میں ہندوؤں کی بڑی پرستش گاہ ہے جسے کورکھتری کہتے ہیں۔ جہاں پوجاری خصوصاً جوگی دور دراز مقامات سے ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔

توماں نیک نہال۔ یہ توماں عقان کے مضافات میں سے ہے اس توماں کا داروغہ پیشتر آدینہ پور میں رہتا تھا لیکن اس زمانے میں جلال آباد حکام کا صدر مقام ہے۔ اس حصۂ ملک میں برفباری نہیں ہوتی اور نیز یہ کہ یہاں موسم سرما زیادہ تیز نہیں ہوتا۔ نو نہروں سے کھیتوں کو سرسبز و شاداب کرتے ہیں۔ یہاں انار بیدانہ پیدا ہوتا ہے۔ جلال آباد کے قریب باغ صفا ہے۔ یہ باغ فردوس مکانی کا لگایا ہوا آجتک مرحوم کی یادگار ہے۔ آدینہ پور کے نواح میں بھی ایک ایک چمنستان ہے جو باغ صفا کی طرح حضرت فردوس مکانی کی یادگار سمجھا جاتا ہے۔ اس پرگنے کی جانب جنوب سفید کوہ واقع ہے۔ اس پہاڑ کو دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اس کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں اور اسی مناسبت کی وجہ سے اس پہاڑ کو سفید کوہ کے نام سے مشہور کر دیا گیا ہے۔ اس نواح میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی میں یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ کابل میں جب برفباری ہوتی ہے تو اس پہاڑ پر بھی برف گرتی ہے۔

توماں مندراور۔ اس مقام پر بندر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس پرگنے میں علی تنگ دریا نکار دریا سے مل کر دوباراں میں گرتا ہے۔ اس کے علاوہ دریائے جغان سرائے مشرقی شمالی سمت سے گزرتا ہوا الکتور میں بہتا چلا آیا ہے۔

تومان علی شنگ۔ اس کے گرد اونچے پہاڑ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ کوہستان ہمیشہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کوہستان میں دریائے علی شنگ کا منبع ہے۔ یہاں کے باشندے کافر کہلاتے ہیں۔ اس نواح میں ایک مزار ہے جو یہاں کے عام عقیدے کے موافق لام یا پدر نوح کی قبر ہے۔ یہاں کے لوگ کاف کا تلفظ غین سے کرتے ہیں اسی وجہ سے منسان کا لفظ غین سے بولا اور لکھا جاتا ہے۔

کوہستان تومان نجراؤ میں بھی کافر ہی آباد ہیں یہاں کے باشندے بجائے چراغ کے چلغوزے کی لکڑیاں جلاتے ہیں۔ یہاں ایک جانور پایا جاتا ہے جسے روباہ کہتے ہیں۔ یہ جانور زمین پر ایک گز اوپر اُڑ سکتا ہے۔ اس ملک میں ایک چوہا پایا جاتا ہے جس کے بدن سے مشک کی بو آتی ہے۔

چرخ تومان نو کہر کا ایک موضع ہے۔ یہ مقام مولانا یعقوب چرخی کی پیدائش گاہ ہے۔ سجاوند اسی تومان کا مشہور قصبہ ہے۔

کوہستان تومان بدراؤ میں کافر اور وحشی ہزارہ اور افغان آباد ہیں۔

تومان السا منطقۂ حار و منطقۂ بارہ کے درمیان واقع ہے پرندے ابتدائی موسم بہار میں کثرت سے اُڑتے ہیں اور شوقین شکاری ان چڑیوں کو مارتے اور اُن کا گوشت کھاتے ہیں۔

تومان بنگش سات ہزار سوار اور ستاسی ہزار آٹھ سو پیادے۔ تھند ایک ہزار جن میں پانچ سو سوار ہیں۔ خلیل پانچ سو سوار اور چھ ہزار پانچ سو پیادے۔ داؤد زئی تین ہزار سوار تینتیس ہزار پیادے۔ گگیانی پانچ سو سوار چار ہزار پانچ سو پیادے۔ محمد زئی چار سو سوار چار ہزار پیادے۔ صافی ایک سو سوار ایک ہزار چار سو پیادے۔ اتمان خیل پچاس سوار آٹھ سو پچاس پیادے۔ غلزئی سو سوار دو ہزار نو سو پیادے، خضر خیل تیس سوار نو سو پچاس پیادے۔ شیرزاد بیس سوار ایک ہزار چار سو پیادے۔ خرگونی دس سوار دو سو پیادے۔ ختکی دو سو سوار چار ہزار پیادے۔ عبد الرحمانی سو سوار دو ہزار پانچ سو پیادے۔ آفریدی پانچ سو سوار دس ہزار پانچ سو پیادے۔ ورک پانچ سو سوار پانچ ہزار پانچسو پیادے۔

تومان گردیز میں ایک مضبوط قلعہ ہے۔ مکانات زیادہ تر سہ منزلہ و چہار منزلہ

ہوتے ہیں۔

غزنین اقلیم سوم میں داخل ہے اور اس حصۂ ملک کو زابل بھی کہتے ہیں۔ یہ شہر سلطان محمود و سلطان شہاب الدین و دیگر فرمانرواؤں کا پائے تخت تھا۔ قدیم زمانے میں اس کو زابلستان کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اکثر اشخاص قندھار کو بھی حدود غزنی میں شامل خیال کرتے ہیں۔ حکیم سنائی و دیگر بیشمار اولیاء اللہ اسی سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ کہتے ہیں کہ غزنی میں جاڑے کا موسم سمرقند و تبریز کے موسم سرما سے مشابہ ہے۔ اس حصے میں دریا شمال سے جنوب کی طرف بہتا اور کشتکاری کے رقبے کو سیراب کرتا ہے۔ کسانوں کو بحد محنت گوارا کرنی پڑتی ہے اس لئے کہ اُن کو کھیتوں میں ہر سال نئی مٹی ڈالنی پڑتی ہے تاکہ غلہ بار آور ہو اور اس صورت میں غزنی میں کابل سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ یہاں ایک قسم کی دھات جس کو روئین کہتے ہیں پیدا ہوتی اور ہندوستان میں لائی جاتی ہے۔ فردوس مکانی کے عہد حکومت میں ایک قبر تھی جو درود شریف کے پڑھنے سے ہلنے لگتی تھی۔ اہل بصیرت و صاحبان فراست نے اس کی حقیقت سے آگاہ ہونے کی کوشش کی اور معلوم ہوا کہ یہ جنبش قبر پرستوں کی دکانداری کا ایک کرشمہ ہے۔ غزنی میں ایک چشمہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس میں غلیظ ڈال دیا جائے تو فوراً ابر و باد و طوفان برپا ہو جاتا ہے اور برف باری شروع ہو جاتی ہے۔

تومان دامن کوہ میں پھول بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں اور یہاں کی بہار و خزاں ہر دو موسم دلفریبی میں بےنظیر و بےمثال ہیں۔

تومان غوربند میں پھولوں کی رنگ آمیزی حد بیان سے باہر ہے۔ اس حصۂ ملک میں تینتیس قسم کے گل لالہ پھولتے ہیں جس میں ایک قسم کے پھول سے گلاب کی سی خوشبو آتی ہے۔ اس پھول کو لالۂ گلبو کہتے ہیں۔ غوربند میں چاندی و لاجورد کی کانیں بھی ہیں۔ کوہستان کے قریب ایک ریگستان ہے جس کو خواجہ ریگ رواں کہتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں اس ریگستان سے ڈھول اور نقارے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

تومان ضحاک و بامیان کے قدیم آثار میں قلعۂ ضحاک عمدہ حالت میں موجود ہے اور حصار بامیان خراب حالت میں ہے۔ یہاں بارہ ہزار سمج ہیں۔ اس حصے کے

باشندوں نے کوہستان کے اطراف میں غار کھود دیے ہیں اور ان کو گچ کر کے اُن میں نقاشی کی ہے۔ انھیں غاروں کو سمج کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ قدیم زمانے میں یہ غار جاڑے کے موسم میں مکانات کا کام دیتے تھے۔ اس مقام پر تین عجیب و غریب بتوں کی مورتیں ہیں۔ ایک بت کی شکل مرد کی ہے جو اسّی گز بلند ہے۔ دوسری عورت کی ہے، یہ بت پچاس گز اونچا ہے اور تیسرا بت ایک بچے کا ہے جس کی بلندی پندرہ گز ہے۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ مذکورۂ بالا غاروں میں سے ایک سمج میں ایک تابوت رکھا ہوا ہے اور تابوت کے اندر ایک شخص موت کی نیند سو رہا ہے۔ ضعیف العمر اہل علم بھی اس تابوت کی ابتدا سے واقف نہیں ہیں لیکن اس کو بعید قدیم زمانے کی یادگار خیال کرتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اکثر اشخاص بعض دوائیں تیار کرتے تھے اور اُن کو مردہ اجسام پر مل کر لاشوں کو سخت زمین میں پیوند خاک کر دیتے تھے۔ ناواقف اشخاص اس کارروائی سے دھوکا کھاتے اور کرامت کے معتقد ہو جاتے تھے۔

سرکار کابل میں بیس تومان ہیں، فردوس مکانی نے اپنے واقعات میں ان تمام تومانوں کی آمدنی جس میں تمغا کی رقوم بھی شامل ہیں بیس لاکھ شہرخی تحریر فرمائی ہے جو تین لاکھ بیس ہزار اکبر شاہی روپے کے برابر ہے۔ ایک روپیہ چالیس دام کا ہوتا ہے اس حساب سے یہ رقم ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ دام کے مساوی ہے۔ اس زمانے میں باوجود قبلۂ عالم کی ہر طرح کی بخشش و عطا و مختلف محاصل کی معافی کے کل آمدنی چھ کروڑ تہتر لاکھ چھ ہزار نو سو تراسی دام قرار پاتی ہے۔ غالباً اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ فردوس مکانی کے عہد میں ملک اس قدر آباد نہ تھا اور نیز یہ کہ پرشاور داشتنغر و بعض دیگر حصوں کی آمدنی عہد بابری کے محاصل میں شامل نہ تھی۔ اس کے علاوہ بابری عمال مالگزاری موجودہ حکام کی طرح قابل و کارگزار بھی نہ تھے۔

سرکار کابل

اسمائے محال	پیمائش		محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بیگہ	بسوہ					
بائیس محل	۰		۸۰۵۰۷۴۱۵	۱۳۷۱۷۸	۲۸۱۸۷	۲۱۲۷۰۰	۰
شہر کابل	۰		۱۲۷۵۸۴۶۰	۰	۷۰۰۰	۱۵۰۰۰	۰
مضافات شرقی کابل							
تومان بگرام	۰		۹۶۹۲۴۱	۰	۰	۰	۰
تومان نیک نہال (ننگ نہار)	۰		۱۱۸۹۴۰۳	۱۲۲۴	۲۰۰	۵۰۰۰	۰
بلوک کامہ نامشخص	۰		۰	۰	۰	۰	۰
شمالی							
تومان مندراور	۰		۲۶۸۴۸۸۰	۰	۵۰	۵۰۰	۰
تومان علی شنگ	۰		۳۷۰۱۱۵۰	۱۹۴۸	۵۰	۵۰۰۰	از قوم علی شنگ
تومان النگار	۰		۱۵۴۴۶۷۰	۰	۵۰۰	۱۰۰۰	لمغانی
پولک بجراد	۰		۲۰۴۵۴۵۱	۰	۳۰۰۰	۳۰۰۰	کفار
تومان لوگہر	۰		۳۱۹۳۲۱۴	۲۲۹۶۰	۵۰	۵۰۰	۰
تومان بدراؤ	۰		۴۱۳۸۸۵	۰	۵۰	۵۰۰	ترمان
تومان السای	۰		۶۰۰۰۰	۰	۰	۵۰۰۰	دلازاک
تومان پنجہیر	۰		۴۶۱۹۴۰	۰	۰	۳۵۰۰۰	پنی
جنوبی							
تومان بنگش	۰		۳۳۳۲۳۴۶	۰	۷۰۸۷	۸۷۸۰۰	افغان

اسمائے محال	پیمائش		محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	[illegible]	[illegible]					
تومان کوہت	۰		۷۰۱۶۰۲	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	اورکزئی وغیرہ
تومان نغز	۰		۸۵۴۰۰	۰	۱۰۰۰	۷۰۰۰	افغان بنوخیل
تومان گردیز	۰		۲۰۳۰۰۲	۱۸۶۴	۲۰۰	۱۰۰۰	افغان
تومان میدان	۰		۱۶۰۹۷۹۹	۱۸۶۴	۲۰۰۰	۰	ہزارہ میدانی
تومان غزنین	۰		۳۷۶۸۶۴۳	۱۰۷۶	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۰

غزنی

اسمائے محال	پیمائش		محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
تومان فرمل	۰		۳۲۵۷۱۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۰
تومان دامن کوہ	۰		۱۲۴۶۱۷۸۵	۰	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰	۰
تومان غوربند	۰		۱۵۷۴۷۶۰	۰	۳۰۰۰	۵۰۰۰	ہزارہ وترکمان
تومان ضحاک بامیان	۰		۸۶۱۷۵۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	۰

۷۸ھ ہجری میں عبد الملک بن مروان نے امیہ بن عبد اللہ کو خراسان کی حکومت سے معزول کر کے حجاج بن یوسف ثقفی کو حاکم خراسان اور عبید اللہ بن ابی بکر کو والی سیستان مقرر کیا۔ عبید اللہ نے سیستان میں لشکر و فوج مرتب کر کے رتبیل حاکم کابل پر حملہ کیا۔ رتبیل جو حریف سے مقابلہ کرنے سے عاجز تھا ملک کو چھوڑ کر پہاڑی دروں میں پناہ گزیں ہوا عبید اللہ نے گرجرأت سے کام لے کر حریف کا تعاقب کیا لیکن اپنی مشکلات کا صحیح اندازہ نہ کر سکے۔ اس ملک کے باشندوں نے پہاڑی دروں کو پتھروں سے بند کر دیا اور حریف کے لئے راہ مسدود کر دی۔ بیگانہ لشکر کے لئے ملک کے دشوار گزار راستوں کو طے کرنا مشکل ہو گیا اور غلہ و خوراک کے بہم نہ پہنچنے سے ہر فرد عاجز ہو گیا۔ عبید اللہ نے مجبوراً سات ہزار درم جو تین لاکھ روپے کے مساوی ہوتے ہیں، ادا کئے اور اس طرح راہ پا کر حریف کے ملک سے باہر آئے۔

شریح بن ہانی اس مہم کا حال سُن کر غضبناک ہوا اور باوجود پیرانہ سالی کے جنگ آزما ہو کر مردانہ وار مبید ان میں کام آیا۔ حجّاج ان واقعات کو سن کر غصے ہوا اور عبداللہ کو سرزنش کر کے حکومت سے معزول کیا۔ ۸۰ھ ہجری میں حجاج نے عبدالرحمن بن محمد اشعث کو آن تھیل کی مہم پر نامزد کر کے سیستان اور اُس کے نواح کا حاکم مقرر کیا۔ عبدالرحمن حدود کابل میں داخل ہوا اور وہی پہلا طرز عمل اختیار کیا لیکن انجام اندیشی کو ملحوظ رکھ کر ہر درے پر بہادروں کا ایک گروہ حفاظت کے لئے مقرر کیا عبدالرحمن نے حیرت انگیز جرأت دکھائی اور بیشمار مال غنیمت حاصل کیا لیکن مقامی دشواریوں کی وجہ سے مُلک پر قبضہ نہ رکھ سکا اور واپس ہوا۔ حجاج اُس کی واپسی سے بیحد ناخوش ہوا اور عبدالرحمن کے نام ایک عتاب نامہ روانہ کیا۔ اس خط میں بیحد ملامت کے بعد مرقوم تھا کہ اگرچہ اس سال تم نے کابل کی مہم میں کارہائے نمایاں انجام دئے لیکن تمھاری یہ حقارت انگیز واپسی سخت قابل ملامت ہے جس کی سزا یہ ہے کہ اس خط کے پہنچتے ہی فوراً کابل روانہ ہو کر ملک پر قبضہ کرو۔ حجّاج نے تمام لشکر سے مخاطب ہو کر نامے میں یہ لکھا کہ اگر عبدالرحمن اپنی خود رائی اور خواہش سلامتی کو عزیز رکھ کر اس حکم پر عمل نہ کرے اور مہم کو سال آئندہ پر ملتوی کر دے تو میں اُس کو حکومت سے معزول کرتا ہوں ایسی حالت میں اہل لشکر اسحاق بن محمد کو اپنا حاکم تصور کر کے احکام کے مطابق عمل کریں عبدالرحمن نے مال و مقبوضات کی قوت و طاقت پر مغرور ادر اپنی بد طینتی سے مجبور ہو کر افسران لشکر سے سازش کی اور حجّاج سے منحرف ہو کر حاکم کابل سے صلح کی اور حجاج کے مقابلے میں جنگ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ عبدالرحمن نے حاکم کابل سے اس شرط پر صلح کی کہ اگر وہ حجاج پر فتح پائے گا تو کابل پر کسی قسم کی دست درازی نہ کرے گا اور نہ اہل ملک کو کوئی نقصان پہنچائے گا اور اگر حریف سے شکست کھائیگا تو حاکم کابل کے دامن میں پناہ گزیں ہوگا اور ایسی حالت میں والی کابل کا فریضہ ہوگا کہ عبدالرحمن کو ہر طرح کی مدد دے۔ حجاج اس فتنہ انگیزی سے غضبناک ہوا اور نواح تستر میں حریف کے مقابلے میں صف آرا ہوا۔ عبدالرحمن نے اس معرکے میں فتح پائی اور حجّاج بصرہ واپس گیا۔ حجّاج نے دوسرے سال بار دگر معرکہ آرائی کی اور عبدالرحمن ناشکر گزار ذلیل و خوار ہو کر بست کے قلعے میں پناہ گزیں ہوا۔ اس حصار کا حاکم عبدالرحمن کا ایک

دست گرفتہ تھا۔ سیہ کار حاکم نے حجاج کے حضور میں سرخرو ہونے کے لئے اپنی دین و دنیا تباہ کی اور عبدالرحمن کو گرفتار کر کے ارادہ کیا کہ اُس کو بصرے روانہ کرے۔ حاکم کابل کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی اور اُس نے بجد جرأت کے ساتھ حریف پر حملہ کر کے عبدالرحمن کو دشمن کے پنجے سے آزاد کیا اور اُس کو اپنے ہمراہ کابل لے آیا۔ عبدالرحمن نے بارہا حاکم کابل کی مدد سے معرکہ آرائی کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ۸۴ ہجری میں زن تھیل، حجاج کے دل خوش کن وعدوں اور اُس کی سخن سازی کا شکار ہوا اور اُس نے عبدالرحمن کو گرفتار کر کے حجاج کے حضور میں روانہ کیا۔ عبدالرحمن نے اپنی فطری غیرت کی وجہ سے اس طرح حریف کے سامنے حاضر ہونا گوارا نہ کیا اور ایک بلند مقام سے نیچے گر کر اپنی جان دی۔

۱۲۰ ہجری میں ہشام بن عبدالملک کے عہد حکومت میں امین بن عبداللہ قشری حاکم خراسان نے غور و غرجستان و نیمروز و کابل کو فتح کر کے کابل کو اپنا صدر مقام مقرر کیا۔ اس واقعے کے بعد سے بنی امیہ و بنی عباس کے عہد میں کابل ہمیشہ حاکم خراسان کے ماتحت رہا یہاں تک کہ سامانیوں کے دور حکومت میں الپتگین نام ایک غلام نے آل سامان کی قید اطاعت سے آزاد ہو کر غزنی اور کابل پر قبضہ کیا اور خود مختار فرماں روا ہو گیا۔ الپتگین کی وفات کے بعد محمود غزنوی کا باپ سبکتگین اس ملک کا بادشاہ ہوا اور اس طرح غزنوی فرمانروا اس شہر پر حکومت کرتے رہے۔ غزنویوں کے بعد سلاطین غور نے کابل پر حکومت کی اور ان سلاطین کے بعد اُن کے غلام جن میں ایک تاج الدین یلدوز بھی تھا، ملک پر قابض رہے۔ عہد غلاماں کے بعد سلاطین خوارزم نے قبضہ کیا اور ان کے بعد کابل قاآن بزرگ چنگیز خاں کے دائرۂ حکومت میں داخل ہوا اور چنگیز خانی سلسلے سے حضرت صاحبقراں امیر تیمور کے قبضے میں آیا اور حضرت کے گرامی فرزند یکے بعد دیگرے اس ملک کے فرمانروا قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاندان شاہنشاہی کے دائمی عدل و انصاف و نیز حاتم بخشش و عطا روز افزوں حسن سیاست سے اس ملک کی سرزمین ہمیشہ سعادت اندوز ہوتی رہے گی۔

آئین (۱۷)

کروہ

زمین کو ناپنا اور اندازہ کرنا دنیاوی خوشحالی کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے قبلۂ عالم اس امر پر بجد توجہ فرماتے اور مسافتوں کا صحیح اندازہ فرما کر فاصلوں کو کوس کے حساب سے مقرر فرماتے ہیں۔ جہاں پناہ نے ایک کوس میں سو طنابیں اور ہر طناب میں پچاس گز الٰہی مقرر کئے ہیں یا یہ کہ ایک کوس چار سو بانس کا اور ہر بانس ساڑھے بارہ گز کا قرار پایا ہے۔ ہر دو حساب کی رو سے ایک کوس پانچ ہزار گز کا سمجھا جاتا ہے۔ قبلۂ عالم جب سفر فرماتے ہیں تو احتیاط پسند ملازمین بانسوں سے فاصلے کی پیمائش کر کے مسافت کا صحیح اندراج کرتے ہیں۔ ان ملازمین کے اعداد و شمار کو داروغہ اور مشرف جانچتے ہیں اور اس طرح مسافتوں کا شمار غلطیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

شیر خاں نے ایک کوس ساٹھ جریب کا اور ہر جریب ساٹھ سکندری گز کی قرار دی تھی۔ دہلی میں پیمائش اسی حساب سے کی جاتی ہے۔ مالوے میں ایسی نوے جریب کا ایک کوس اور ہر جریب ساٹھ گز کی خیال کی جاتی ہے۔ گجرات میں گاؤ کوس رائج ہے جس سے مراد وہ انتہائی فاصلہ ہے جہاں تک کہ ایک معمولی

گانے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ماہرین پیمائش نے اس فاصلے میں پچاس جریبوں کا اندازہ کیا ہے۔ بنگال میں کوس کو دہیپہ کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ فاصلہ ہے جس کو تیز دوڑنے والے ایک سانس میں طے کر سکیں۔ بعض اشخاص کا بیان ہے کہ دہیپہ سے مراد وہ فاصلہ ہے جو ایک شخص اس قدر زمانے میں طے کر سکے کہ اس کے سر پر رکھی ہوئی سبز پتی خشک ہو جائے۔

قدیم فرسنگ ناموں میں بُعد اور اجرام فلکی کے متعلق مرقوم ہے کہ کرۂ زمین کا محیط قدیم حکما کے خیال میں آٹھ ہزار فرسخ اور مابعد کے ماہرین ہیئت کے اندازے کے مطابق چھ ہزار آٹھ سو فرسخ ہے۔ ہر دو گروہ کی رائے میں ایک فرسخ سے تین کوس مراد ہیں، گویا اولین مذہب کے مطابق ایک کوس تین ہزار گز اور ہر گز بتیس انگشت کا اور دومیں مشرب کے حساب سے ایک کوس چار ہزار گز کا اور ایک گز چوبیس انگشت کا قرار پایا ہے۔ انگشت سے ہر دو فریق کے خیال میں وہ فاصلہ مراد ہے جو چھ معتدل جَو کو اس طرح پیوستہ رکھنے سے پیدا ہو کہ ہر جَو کا شکم دوسرے دانے کی نشست سے ملحق ہو۔ ہر جَو کی چوڑائی ترکی گھوڑے کی ایال کے چھ بالوں کے برابر ہے۔ ظاہر میں حقیقت ناشناس افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کروہ کے اندازے میں ہر دو فریق کے درمیان اختلاف ہے لیکن ارباب بصیرت و معاملہ فہم حضرات کو معلوم ہے کہ ہر دو قطعاً متحد ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بظاہر اس غیر واقعی فرق کا منشا انگشت کا شمار ہے جو دونوں میں مختلف ہے لیکن یہ اختلاف بے بنیاد ہے جیسا کہ اربعہ تناسبہ سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اربعۂ تناسبہ سے چار ایسے عدد مراد ہیں جن میں اول کو دوم کے ساتھ وہی نسبت ہو جو سوم کو چہارم کے ساتھ حاصل ہے، مثلاً دو کو چار کے ساتھ وہی نسبت ہے جو آٹھ کو سولہ کے ساتھ ہے۔ اس قاعدے کا خاصّہ یہ ہے کہ طرفین (یعنی ہر دو انتہائی اعداد) کا حاصل ضرب وسطین (دو درمیانی اعداد) کے حاصل ضرب کے برابر ہوتا ہے۔ جیسا کہ مذکورۂ بالا مثال سے واضح ہو سکتا ہے (دو اور سولہ کا حاصل ضرب بتیس، چار اور آٹھ کے حاصل ضرب کے مساوی ہے) اس کلیے کی دلیل اقلیدس کے مقالۂ ہفتم کی انیسویں شکل میں مذکور ہے۔ اس بنا پر ہم اس ظاہری اختلاف کو

اس طرح غلط ثابت کر سکتے ہیں کہ تین ہزار کو چار ہزار کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چوبیس کو بتیس کے ساتھ حاصل ہے۔ اگرچہ یہ ہر چار عدد باہم مختلف ہیں لیکن تین ہزار اور بتیس کا حاصل ضرب جو طرفین ہیں وسطین یعنی چار ہزار اور چوبیس کے حاصل ضرب کے مساوی ہے یعنی ہر دو صورت میں حاصل ضرب چھیانوے ہزار ہے۔ اس لحاظ سے میل ہر دو فریق کے اندازۂ شمار کے مطابق متحد فاصلہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جو فرق کہ گزوں کے شمار میں پایا جاتا ہے وہ اعداد انگشت کے اختلاف پر مبنی ہے جو ہر دو مذہب میں مختلف ہیں لہٰذا ہر فرسخ جدید مشرب کے مطابق بارہ ہزار گز کا اور قدیم رائے کے موافق نو ہزار گز کا قرار پایا۔

ان اعداد میں بیشمار خواص و رموز و اشارات ہیں منجملہ اُن کے ایک یہ ہے کہ اگر طرفین میں سے ایک طرف معلوم نہ ہو تو وسطین کو باہم ضرب دے کر طرف معلوم سے تقسیم کرو تو طرف مجہول کا علم حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ مثال مذکور میں فرض کرو کہ اگر طرف اول یعنی دو مجہول ہو تو وسطین یعنی چار اور آٹھ کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو طرف معلوم یعنی سولہ سے تقسیم کریں تو طرف مجہول یعنی دو معلوم ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر طرف دیگر یعنی سولہ مجہول ہو تو وسطین یعنی چار اور آٹھ کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو طرف معلوم یعنی دو سے تقسیم کرو تو طرف مجہول یعنی سولہ کا علم حاصل ہو جائیگا۔ اس طرح وسطین میں کوئی عدد مجہول ہو تو طرفین کے حاصل ضرب کو وسط معلوم سے تقسیم کرو تو وسط مجہول معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ فرض کرو کہ چار جو وسط اول ہے لامعلوم ہے تو اگر طرفین یعنی سولہ اور دو کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو وسط معلوم یعنی آٹھ سے تقسیم کرو تو خارج قسمت وسط مجہول یعنی چار ہوگا۔ اگر وسط دوم یعنی آٹھ لامعلوم ہے تو طرفین کے حاصل ضرب کو چار سے تقسیم کرنے پر خارج قسمت آٹھ ہوگا اور اسی طرح وسط مجہول کا علم ہو جائے گا۔

علاوہ اس کے انھیں اوساط کے ذریعے سے کسی شے کے قاعدے سے اس کا ارتفاع اور فاصلہ بھی دریافت کرتے ہیں جس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔ ایک معین ارتفاع کی ایک لکڑی زمین میں گاڑتے ہیں اور اس لکڑی کے سائے

اور دیوار کے سائے کی پیمائش کرتے ہیں۔ لکڑی کے سائے اور خود اُس لکڑی میں جو تناسب ہوتا ہے وہی دیوار اور اُس کے سائے میں خیال کیا جاتا ہے اور اس طرح دیوار کی بلندی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک لکڑی کسی بلند مقام کے برابر کھڑی کرتے ہیں اور ایک ایسے مقام سے نظر کرتے ہیں جہاں سے کہ خط شعاع راست اُس لکڑی کے سرے پر سے گزرتا ہوا اُس بلندی کے سرے تک پہنچتا ہے۔ موضع نظر اور پایان جنوب کے بعد اور لکڑی کے ارتفاع میں جو تناسب ہوتا ہے وہی تناسب اُس مقام اور بلندی کے پایاں سے بلندی کے ارتفاع میں خیال کیا جاتا ہے۔

اگر کسی شے کی بلندی کو آئینے یا پانی وغیرہ میں اندازہ کرتے ہیں تو ایک ایسے نقطے کو معین کرتے ہیں جہاں سے کہ خط منعکس اس بلند شے کے سرے تک پہنچتا ہے جو تناسب کہ منعکس ارتفاع اور پائے ناظر سے اُس بلند شے کے سرے میں ہوتا ہے وہی نسبت اُس نقطے اور شے کے بعد سے اُس شے کے ارتفاع میں خیال کی جاتی ہے۔

اگر کسی کنوئیں کی گہرائی کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں تو ایک ایسے مقام پر کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے کہ خط شعاعی ناظر کے طرف مقابل سے لب چاہ سے گزرتا ہوا اُس کی گہرائی تک پہنچتا ہے۔ پائے ناظر اور لب چاہ کے بعد اور اُس کی اونچائی میں جو تناسب پایا جاتا ہے وہی کنوئیں کی چوڑائی اور اس کی گہرائی میں خیال کیا جاتا ہے۔

بعض اشخاص جب برید سے مسافت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ ایک برید تین فرسخ کے برابر ہے ایک فرسخ تین میل کا اور ایک میل بارہ ہزار باع ایک باع چار گز کا اور ایک گز چوبیس انگشت کا ایک انگشت چھ جو کا اور ایک جو خچر کی دم کے چھ بالوں کے برابر ہوتا ہے۔

ہند و حکما کی رائے ہے کہ آٹھ پوست کندہ جو جب عرض میں ایک دوسرے کے برابر رکھے جاتے ہیں تو فاصلہ ایک انگشت شمار کیا جاتا ہے۔

ایسے چوبیس انگشت کا ایک ہاتھ اور چار ہاتھ کا ایک ڈنڈ جسے دھنگ بھی کہتے ہیں اور بارہ ہزار ڈنڈ کا ایک کوس اور چار کوس کا ایک جوجن ہوتا ہے۔

بعض ہندی حکما کا عقیدہ ہے کہ ایک کوس اُس عورت کے ہزار قدم کے برابر ہوتا ہے جو سر پر گھڑا اور گود میں بچہ لے کر مسافت طے کرے۔

پروردگار کا شکر ہے کہ آئین ملک آبادی تمام ہوا اور توفیق الٰہی کی امداد واعانت سے تمام قلمرو شاہی کا مفصل حال معرض تحریر میں آگیا۔ قومی گروہوں اور نیز قدیم فرمانرواؤں کے حال و بعض دیگر اہم واقعات بھی قلمبند ہو گئے۔

ان واقعات کے قلمبند کرنے میں مولف کو سخت ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ واقعات کے اختلاف و اشکال سے قریب تھا کہ مصنف کے ارادے میں خلل واقع ہو جائے اور یہ عظیم الشان کام ناتمام رہے لیکن نوشتۂ تقدیر کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اور جو کچھ کہ کاتب تقدیر نے لکھا ہے اس کا پورا ہونا ناگزیر ہے مولف نے اپنے خیال وعقیدہ کے مطابق صحیح وقابل اطلاع واقعات کو اس کتاب میں درج کیا ہے امید ہے کہ عام ناظرین کرام اغلاط پر مؤلف کو نشانۂ ملامت نہ بنائیں گے اور اس کتاب سے تمام عالم کے قلوب علوم و واقفیت کی مبارک شعاع سے ہمیشہ منور و درخشاں ہوں گے۔

تمت

صحت نامہ

آئین اکبری جلد اوّل (حصّہ دوم)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۶۱۹	۲	تفد	نقد	۹۱۸	۱۷	دوسو وبہتر	دوسو بہتر
۶۶۹	۳	(ساتوان)	(ساتواں)	〃	۱۸	اس توم	اس رقم
۶۸۹	۲	شالی موتحی	شالی مونجی	۹۳۳	۳	دغیرہ	وغیرہ
۷۳۹	۶	حدس	عدس	۹۳۶	۱۱	تارالیور	تاراپور
۷۶۳	۲۴	اس اکب	اس ملک	۹۴۵ تا ۹۵۱	۲	محاصل	محاصل ارقام
۷۶۴	۱۲	حرض	حوض	۹۵۷ / ۹۵۸	پیشانی کتاب	سرکار سورٹھ	سرکار سورٹھ
۷۶۹	۱۱	پہئے	پہیے	۹۶۰	۱۳	تابان	تاباں
۸۰۷	۲۳	قلعۂ نگین	قلعۂ سنگین	〃	۱۸	سیلا دلو	سیلا دیو
۸۱۷	۱۰	آبشار ہیں جن	آبشار ہیں جن کو	〃	۱۹	رادہن پورے آیا	رادھن پور سے آیا
۸۳۰	۱۱	کرتے ہیں	کرتے ہیں عمل کرکے	۹۶۲	۲۰	بشتر	پیشتر
〃	۱۲	غفلفت	غفلت	۹۶۸	۲۵	راحپوتوں	راجپوتوں
۸۳۱	۹	بہجہ	بہجنہ	۱۰۱۱	۱۱	جوگان بازی	چوگان بازی
۸۴۰	۱	سرکار کوڑہ غزنی	سرکار کوڑہ غزنی	۱۰۱۳	۱۴	بغرا حاں	بغرا خاں
۹۰۶	۱۸	پرسسر پیکار	برسر پیکار	۱۰۵۵	۱۷	صلاح الدیں	صلاح الدین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵۵	۱۸	جام فیرور	جام فیروز
۱۰۵۶	۱۳	حضرت عمر خطاب	حضرت عمر بن خطاب
۱۰۵۸	۱۶	پناہ گریں	پناہ گزیں
۱۰۶۲	۳	گدی	گدھی
۱۰۹۲	۲۵	واپس دین	واپس دیں
۱۰۹۷	۱۱	کنورو کاشغر	کتورو کاشغر
۱۱۰۲	۹	ہر جریب بر	ہر جریب پر
۱۱۰۴	۱۹	افسان	افغان
۱۱۱۸	۱	آئین (۱۷) کروہ	آئین (۱۸) گروہ